فضائل امیر المؤمنین

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ (ثبوت حاضر ہیں)

امیر عرب وشام

امام تدبیر وسیاست، فاتح عجم

حضرت سیدنا امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ

#فضائل_معاویہ #صحابہ_کرام_رضوان_اللہ_علیہم_اجمعین

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے پہلے سمندری لشکر کے لیے جنت کی بشارت دی ہے۔ دیگر آحادیث سے ثابت ہے اس لشکر میں نہ صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے بلکہ آپ ہی اس لشکر کے امیر و سپہ سالار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہم میں مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے آپ کا کنفرم جنتی ہونا ثابت ہوا

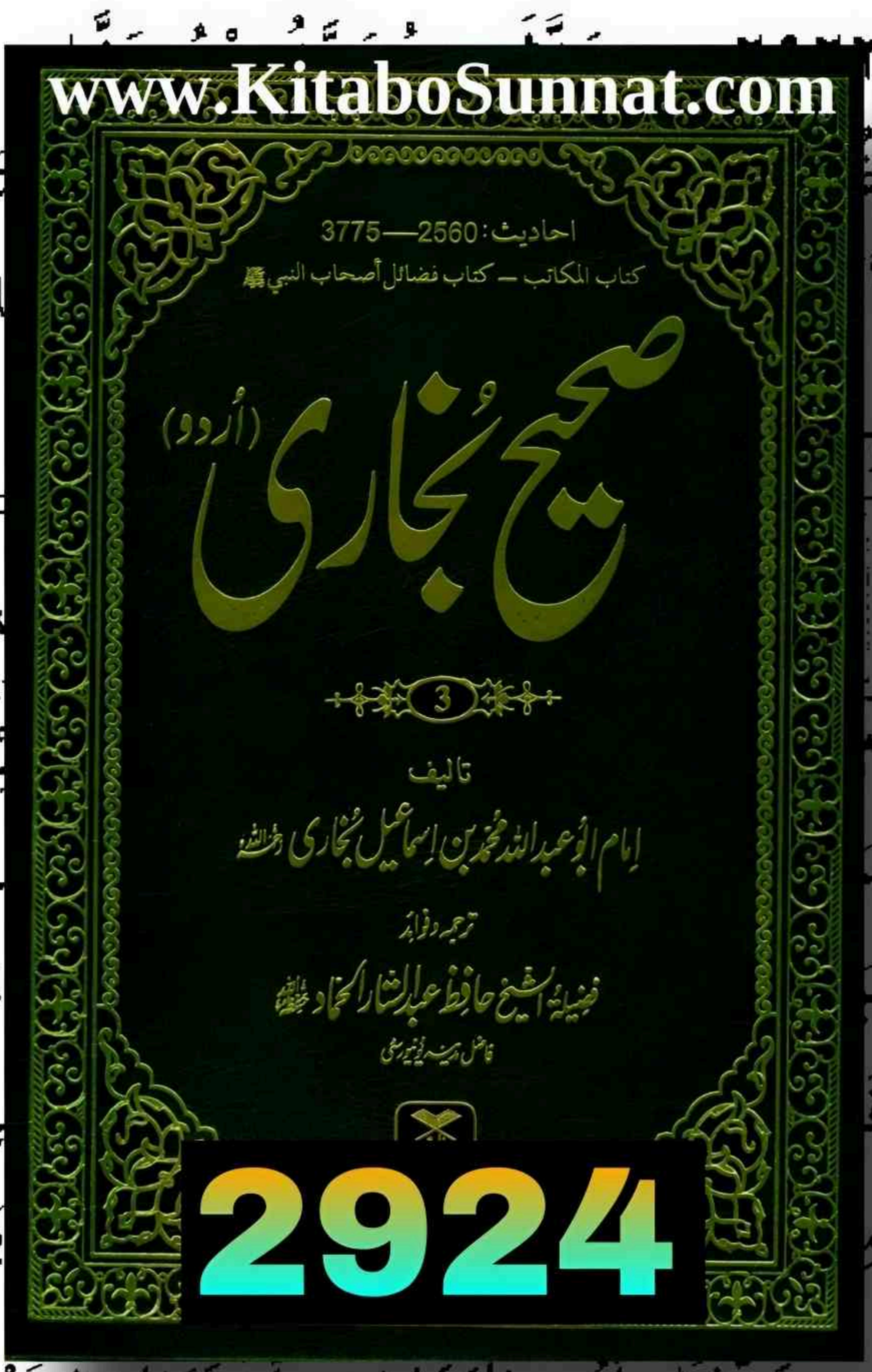

حَدَّثَنَا ... قَتَادَةَ عَنْ ... لِحِكَّةٍ

[2922] حضرت انس سے مزید روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما) دونوں کو خارش کی وجہ سے رخصت دی یا انھیں رخصت دی گئی۔

باب: 92- چھری کے متعلق روایات کا بیان

... عَبْدُ اللهِ: ... عَنْ ... عَنْ أَبِيهِ ... يَحْتَزُّ ... يَتَوَضَّأْ.

[2923] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو شانے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ اس دوران میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ. [راجع: ٢٠٨]

ایک روایت میں امام زہری رحمہ اللہ سے یہ اضافہ ہے کہ آپ نے چھری کو پھینک دیا۔

(٩٣) بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

باب: 93- روم سے جنگ کے متعلق روایات کا بیان

٢٩٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا»، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: «أَنْتِ فِيهِمْ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَّهُمْ»، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا». [راجع: ٢٧٨٩]

[2924] حضرت عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کا قیام ساحل حمص پر ان کے اپنے ہی مکان میں تھا۔ اور (ان کی بیوی) حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا: ہم سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں سے ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

مسلمان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پہلی سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوئے۔

(صحیح بخاری 2800/2799)

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلِ اللهِ ... مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا ... فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ...

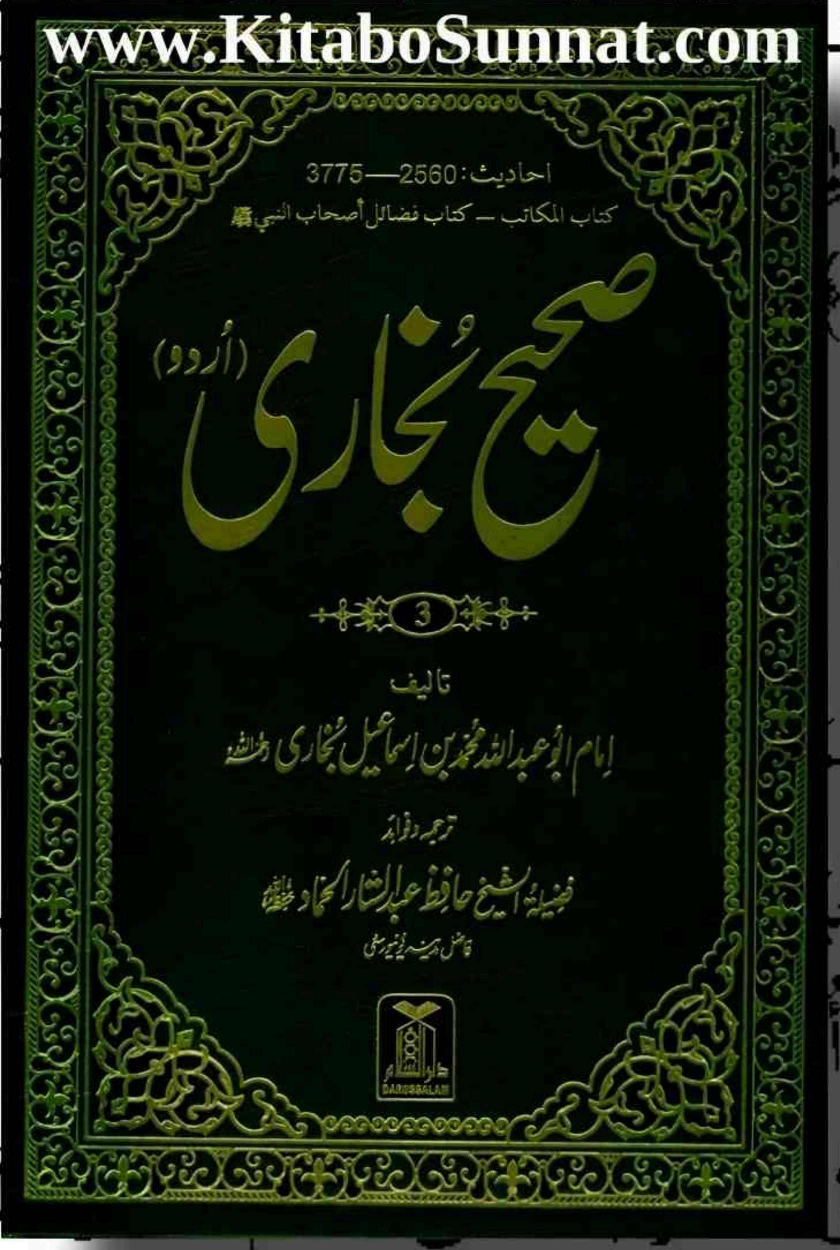

٢٧٩٩ ... بْنُ يُوسُفَ قَالَ: ... عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْ... مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ ... نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْ... يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آجائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔'' وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ۔

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

مسلمان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پہلی سمندری جنگ کے لیے روانہ ہوئے

(ابن ماجہ حدیث نمبر 2776 قال الشیخ الألباني: صحیح ، قال الشیخ زبیر علی زئي: متفق علیه)

بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

١٠ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

باب: بحری جنگ کی فضیلت

٢٧٧٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهِ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْاَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ .

٢٧٧٦: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہونگے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرما دے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ ... م عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اُمِّ ... سُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ ... فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يُسْدَرُ فِي ... سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ .

٢٧٧٧: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے ... یا کی ایک جنگ خشکی ... ئی سفر میں جس کا س ... راہِ خدا میں اپنے خو ...

... يُوْسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا قَيْسُ ... نُ مَعْدَانَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُلَيْمِ

٢٧٧٨ ... ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

وَسَنَدُهٗ صَحِيْح

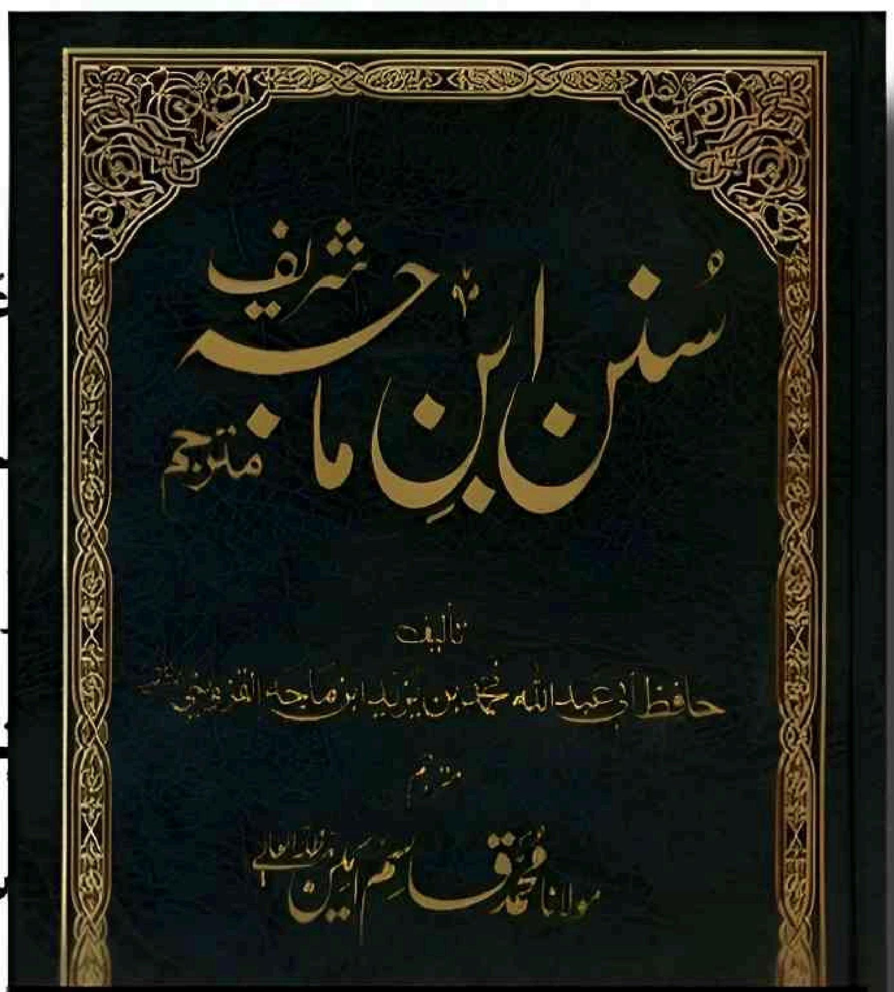

2776

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی کتنی عظیم فضیلت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں اپنی امت کے پہلے سمندری لشکر کو دیکھا، اور انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ اس خواب پر خوش ہوئے اور اس لشکر کے لیے جنت کی بشارت دی۔ اس پہلے سمندری لشکر کے امیر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے؛ یوں آپؓ کی قیادت میں جانے والے اس لشکر کو خود رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے جنت کی بشارت ملی۔ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دنیا ہی میں ملنے والی عظیم فضیلت اور بشارت ہے۔

وَقَوْلِ اللهِ … مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا … وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ﴾ …

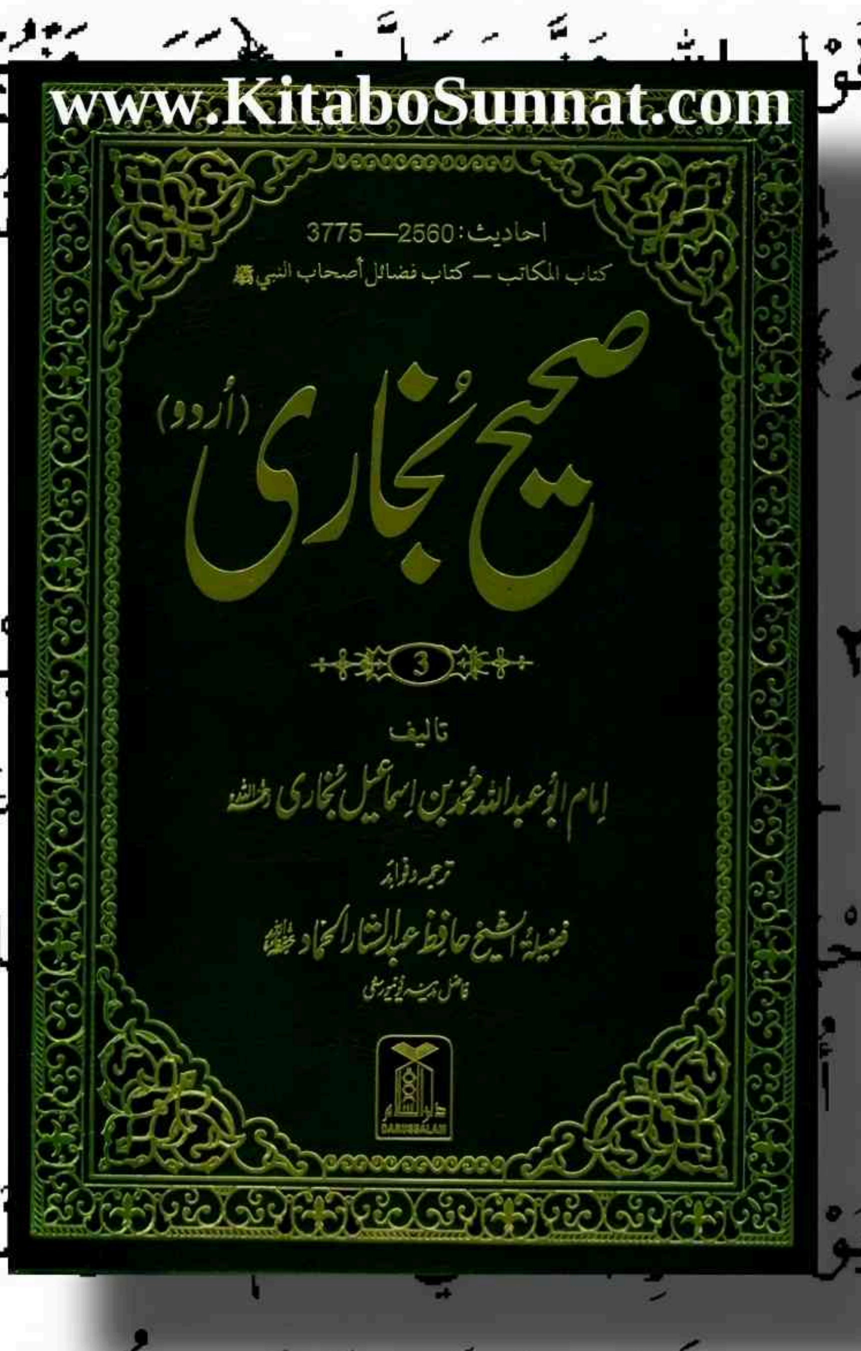

٢٧٩٩ … بْنُ يُوسُفَ قَالَ: … عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْ… مَالِكٍ، عَنْ خَالَتِهِ أُ… نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْ… يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: «أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔“ وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔“ چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

یہ حدیث صحیح مسلم 4935 میں بھی موجود ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے خواب میں پہلے سمندری لشکر کو شان و شوکت کے ساتھ دیکھا اور اسے دیکھ کر مسکرائے، جو اس لشکر سے آپ ﷺ کی خوشی اور مسرت کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس لشکر کے سپہ سالار تھے، اس لیے آپؓ بھی اس عظیم بشارت میں شامل ہیں۔ اسی لشکر کی شان و شوکت دیکھ کر امّ حرام رضی اللہ عنہا نے بھی عرض کیا کہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما دے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔

نے فرمایا: ”تم اولین لوگوں میں سے ہو۔“

پھر حضرت ام حرام بنت ملحان ؓ حضرت معاویہ ؓ کے زمانے میں سمندر میں (بحری بیڑے پر) سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر شہید ہو گئیں۔ (اس طرح شہادت پائی۔)

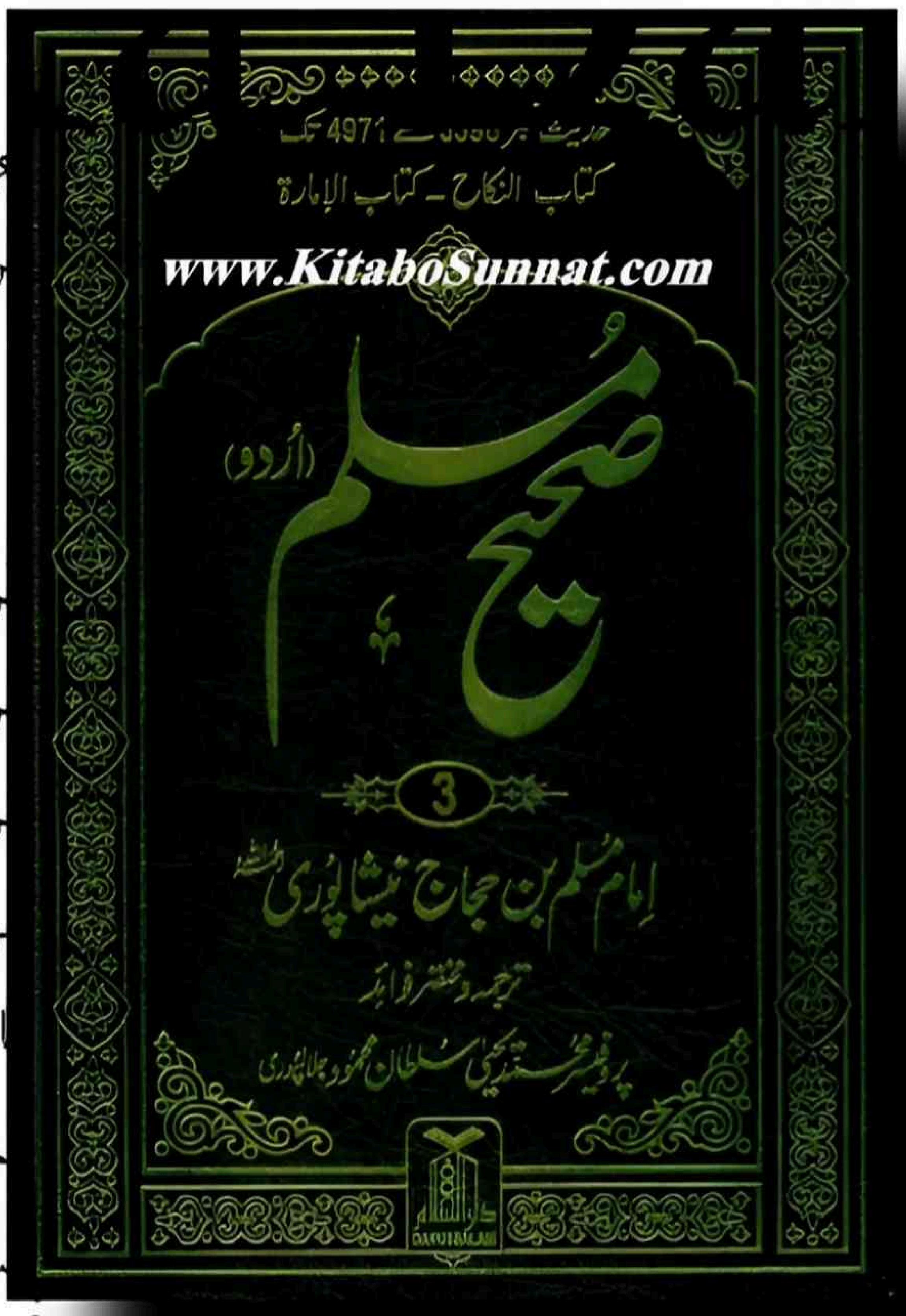

قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ، كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «فَإِنَّكِ مِنْهُمْ» قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ».

[4935] حماد بن زید نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے انس بن مالک ؓ سے، انھوں نے حضرت ام حرام ؓ سے روایت کی، وہ حضرت انس ؓ کی خالہ تھیں، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے میری امت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں، جیسے بادشاہ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے ہوں۔“ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تم انھی میں ہو۔“ حضرت ام حرام ؓ نے کہا: آپ پھر سو گئے اور آپ دوبارہ جاگے تو بھی آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے (پھر) آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تم اولین لوگوں میں سے ہو۔“

قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، بَعْدُ، فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ، فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ، فَرَكِبَتْهَا، فَصَرَعَتْهَا، فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

کہا: پھر اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے ان سے نکاح کر لیا، انھوں نے سمندر کے راستے جہاد کیا اور حضرت ام حرام ؓ کو اپنے ساتھ لے گئے، جب وہ پہنچیں تو ان کے پاس ایک خچر لائی گئی، وہ اس پر سوار ہوئیں لیکن اس نے ان کو گرا دیا جس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ (اور اس طرح انھوں نے شہادت پائی۔)

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام ابن بطالؒ لکھتے ہیں:

"سب سے پہلے بحری غزوہ سیدنا معاویہؓ نے کیا،
اور اس سے ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے"

(شرح صحیح البخاري لابن بطال، جلد 5، صفحہ 107)

قال : أنت فيهم ، ثم قال : أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم . قلت : أنا فيهم ؟ قال : لا » .

قال المهلب : من هذا الحديث فضل لمعاوية ؛ لأنه أول من غزا / [٢/ق١٥٤-ب] الروم وابنه يزيد غزا مدينة قيصر . وعمير بن الأسود العنسي منسوب إلى قبيلة من العرب يقال لهم : بنو عنس بالكوفة ، والعيش بالبصرة ، في أخرى ولا (. . .) (١) .

❋ ❋ ❋

باب : قتال اليهود

فيه : ابن عمر قال النبي - عليه السلام - « (تقاتلوا) (٢) اليهود حتى يختبئ أحدهم وراء الحجر فيقول : يا عبد الله ، هذا يهودي ورائي فاقتله» .

وقال أبو هريرة عن النبي - عليه السلام - : « لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا اليهود حتى يقول الحجر ... » الح

قال المهلب : في هذا الحديث دليل
وما شاكله عند نزول عيسى ابن مريم
معه .

وفيه دليل على بقاء دين محمد ود
لقوله : « (تقاتلوا) (٢) » ولا يكونوا
دينهم لجواز علم النبي - عليه السلام -
من يخاطب بالحضرة ، لكن خاطب

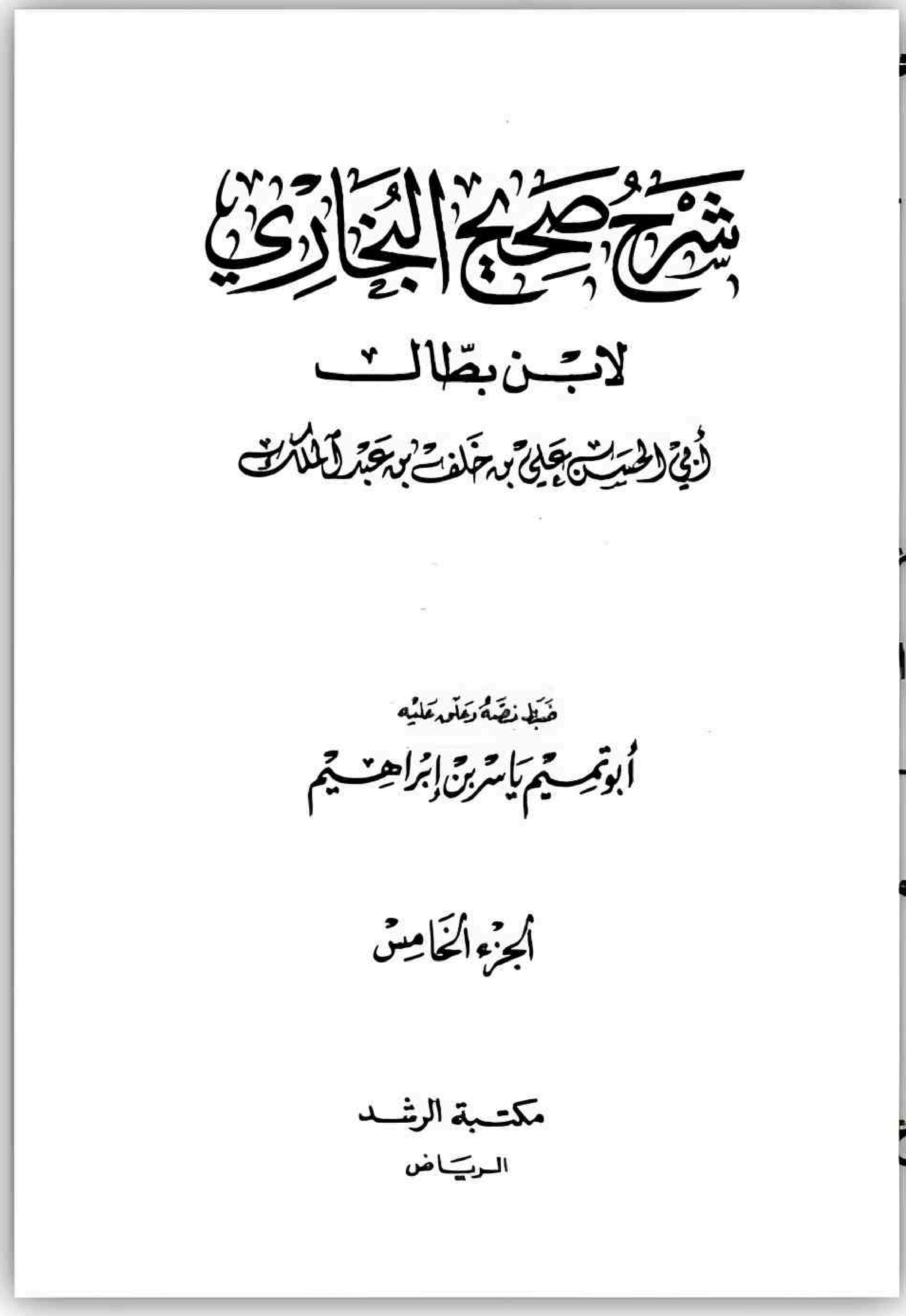
شرح صحيح البخاري
لابن بطال
أبي الحسن علي بن خلف بن عبد الملك
ضبط نصه وعلق عليه
أبو تميم ياسر بن إبراهيم
الجزء الخامس
مكتبة الرشد
الرياض

(١) كلمة غير واضحة .
(٢) كذا في « الأصل » : وفي الصحيح المطبوع

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ صحیح بخاری حدیث 2924 کی شرح میں فرماتے ہیں:

«أَيْ فَعَلُوا فِعْلاً وَجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ»

انہوں نے ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

وجَوَّزَ بعضُهم أنَّ المرادَ بمدينة قَيصَر المدينة التي كان بها يومَ قال النبي ﷺ تلك المقالةَ، وهي حِمصُ، وكانت دارَ مملكته إذ ذاكَ، وهذا يَندَفِعُ بأنَّ في الحديث أن الذين يَغزُونَ البحرَ قبلَ ذلك، وأنَّ أمّ حَرَام فيهم، وحِمصُ كانت قد فُتِحَت قبلَ الغزوة التي كانت فيها أمُّ حَرَام، والله أعلم.

قلت: وكانت غزوةُ يزيدَ المذكورة في سنة اثنتَين وخمسينَ من الهجرة، وفي تلك الغَزاةِ مات أبو أيوبَ الأنصاري، فأوصى أن يُدفَنَ عند باب القُسطَنطينيَّة، وأن يُعفَّى قبرُه، ففُعِلَ به ذلك، فيقال: إنَّ الرُّومَ صاروا بعدَ ذلك يستسقون به.

وفي الحديث أيضاً التَّرغيب في سُكْنى الشَّام.

وقوله: «قد أَوجَبُوا» أي: فعلوا فعلاً وَجَبَت لهم به الجنَّة.

٩٤- باب قتال اليهود

٢٩٢٥- حدَّثنا إسحاقُ بنُ محمَّدٍ الفَرْويُّ، حدَّ

رضي الله عنهما، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «تقاتلونَ ا

فيقولُ: يا عبدَ الله، هذا يهوديٌّ ورائي فاقتُلْه».

[طرفه في: ٣٥٩٣]

٢٩٢٦- حدَّثنا إسحاقُ بنُ إبراهيمَ، أخبرنا جَرِ

عن أبي هريرةَ ﷺ، عن رسولِ الله ﷺ قال: «لا تقو

الحجرُ وراءَه اليهوديُّ: يا مسلمُ، هذا يهوديٌّ ورائي ف

قوله: «باب قتال اليهود» ذكر فيه حديثَي ابن ع

يقعُ في مُستقبَل الزَّمان.

قوله: «الفَرْوي» بفتح الفاءِ والرّاء[1]، منسوب

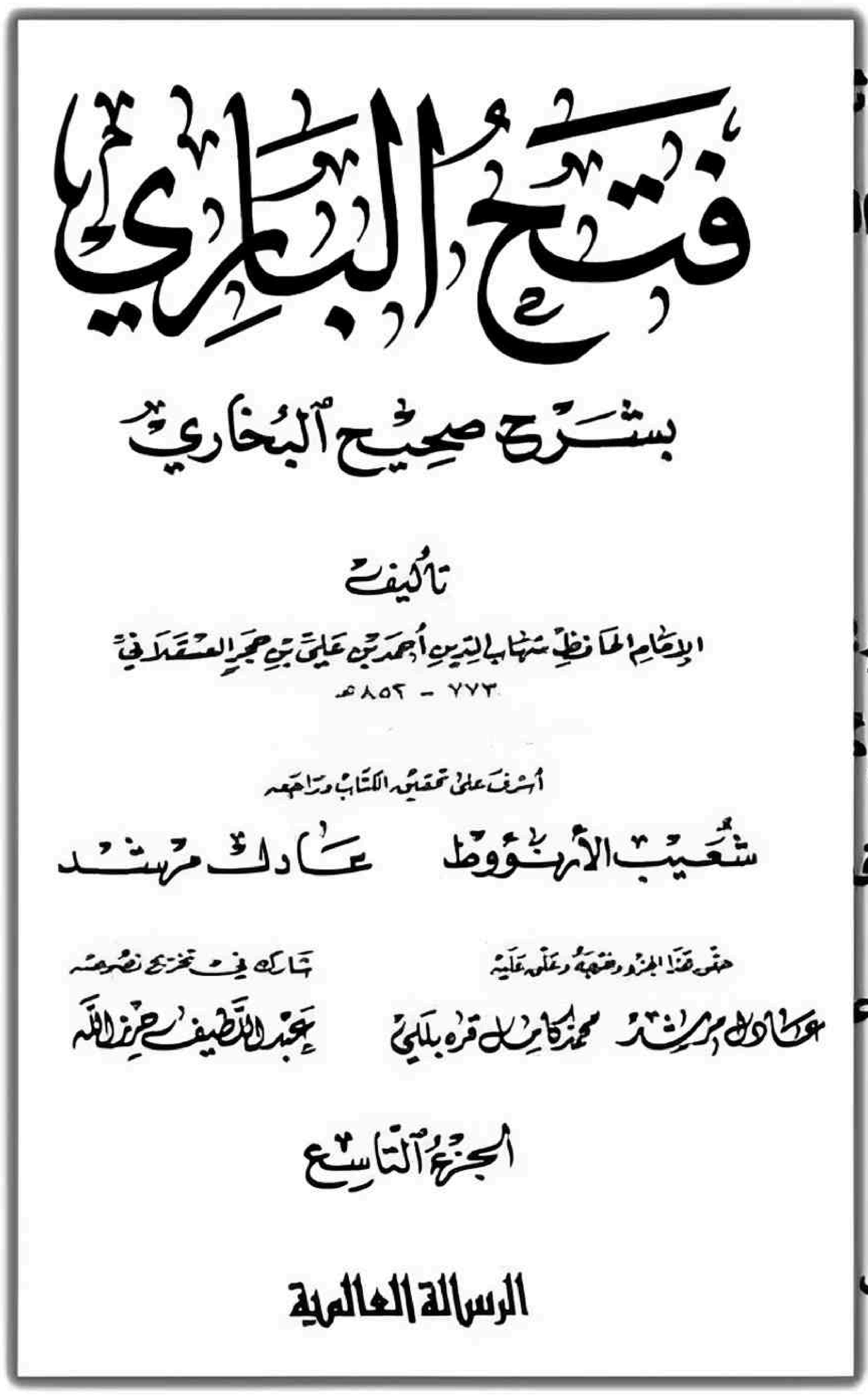
فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرجه وعلق عليه

عادل مرشد محمد كامل قره بللي

شارك في تخريج نصوصه

عبد اللطيف حرز الله

الجزء التاسع

الرسالة العالمية

(١) كذا وقع هنا، وظاهر العطف غير مرادٍ، والصواب ما قاله الحافظ نفسه في «تبصير المنتبه» ٣/ ١١٠٦: الفَرْوي بالفتح وسكون الراء، إسحاق بن محمد من شيوخ البخاري.

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام مناوی رحمہ اللہ پہلے بحری غزوے کے بارے میں فرماتے ہیں:

«أَي: فَعَلُوا فِعْلًا وَجَبَتْ لَهُمْ بِهِ الْجَنَّةُ»

"انہوں (معاویہؓ اور ان کے لشکر) نے ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔"

(فیض القدیر، ج 3، ص 84)

٢٨١١ — أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا. وَأَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ - (خ) عن أم حرام بنت ملحان (صح)

٢٨١٢ — أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ - (طب) عن عقبة بن عامر - (ح)

رأت ولا أذن سمعت وأولها المغفرة للمصلين والحاملين لأنهم شيعوه إعظاماً إلى بابه واهتموا بشأنه متقربين بذلك إلى مولاه لجعل المغفرة لهم تحفة له لأن حامل الهدية وموصلها لابد له من جائزة وإذا كان لو أهدى لبعض ملوك الدنيا هدية لمريض فى حقه بانصراف من أحضرها إليه خائباً وقد عد ذلك ازدراءاً بالهدية فما بالك بأكرم الأكرمين (الحكيم) الترمذى (عن أنس) من حديث معبد بن مسرور العبدى عن الحكم بن سنان بن عون عن النميرى والحكم بن سنان قال الذهبى ضعفوه وزياد النميرى أورده فى الضعفاء وقال صالح الحديث ابتلى برواة ضعفاء ورواه الخطيب عن جابر والديلمى عن أبى هريرة وفيه عنده عبدالرحمن بن قيس رمى بالكذب ولأجله حكم الحاكم على الحديث بالوضع وعده ابن الجوزى من الموضوعات.

(أول جيش من أمتى يركبون البحر) للغزو (قد أوجبوا) أى فعلوا فعلا وجبت لهم به الجنة أو أوجبوا لأنفسهم المغفرة والرحمة بذلك والبحر معروف وحقيقته الماء الكثير المجتمع فى فسحة سمى به لعمقه واتساعه ويطلق على الملح والعذب والمراد هنا الملح ومعنى ركوبه الاستعلاء على ظهره كما تركب الدابة وهو مجاز إذ الركوب إنما هو على السفن حقيقة فيه لحذف ذلك اتساعاً لدلالة الحال عليه (وأول جيش من أمتى يغزون مدينة قيصر) ملك الروم يعنى القسطنطينية أو المراد مدينته التى كان بها يوم قال النبى صلى الله عليه وسلم ذلك وهى حمص وكانت دار مملكته إذ ذاك (مغفور لهم) لا يلزم منه كون يزيد بن معاوية مغفوراً له لكونه منهم إذ الغفران مشروط بكون الإنسان من أهل المغفرة ويزيد ليس كذلك لخروجه بدليل خاص ويلزم من الجمود على العموم أن من ارتد ممن غزاها ...
له وقد أطلق جمع محققون حل لعن يزيد به حتى قال التفتاز...
البيت مما تواتر معناه وإن كان تفاصيله آحاداً فنحن لا نتوق...
وأعوانه قال الزين العراقى وقوله بل فى إيمانه أى بل لا يتوق...
قال البسطامى فى كتاب الجفر القسطنطينية مدينة بناها قسطنطين...
مدينة مثلثة الشكل منها جانبان فى البحر وجانب فى البر ولها...
ذراعاً وفيه مائة باب وبابها الكبير يسمى باب الذهب وهو با...
واحدة وليس لها باب وفيها منارة قريبة من مارستانها قد ألبس...
على فرس وقوائمه محكمة بالرصاص ماعدا يده اليمين فإنها مط...
موقوفة فى الجو وقد فتح كفه يشير نحو بلاد الشام ويده اليسرى...
كفى مثل هذه الكسرة وخرجت منها كما ترى (خ عن أم حر...
ابن حرام الأنصارية النجارية خالة أنس وزوجة عبادة بن...
وكان أهل الشام يستسقون بها.

(أول خصمين يوم القيامة جاران) لم يحسن أحدهما جو...
على كف الأذى عن الجار وإنجار وأنه تعالى يهتم بشأنه وبت...
فمن شعائر الإيمان الكف عن أذى الجيران وعدم منازعتهم...

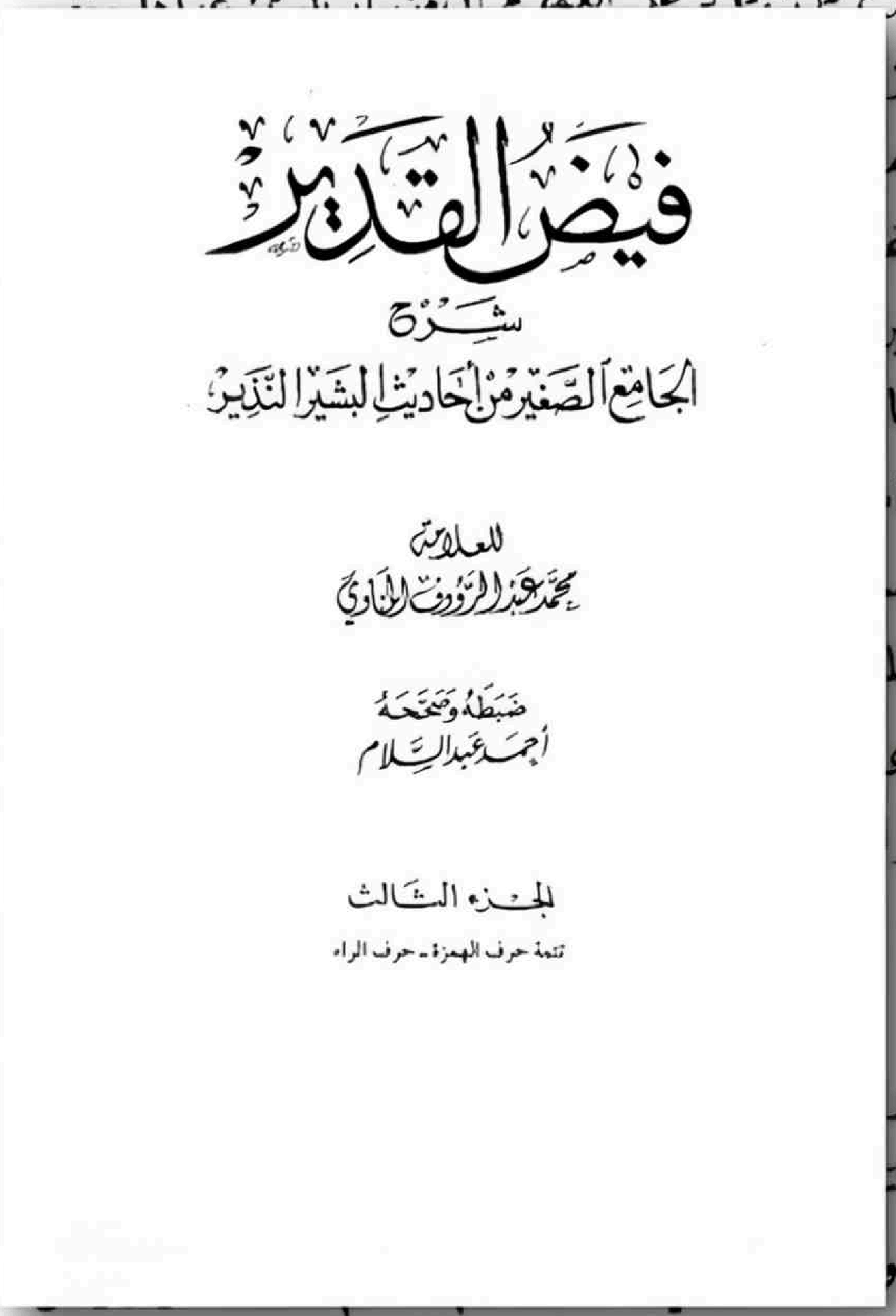

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وفيه فضلٌ لمعاوية رحمه الله، إذ جُعل من غزا تحت رايته من الأولين، ورؤيا الأنبياء صلوات الله عليهم وحي.»

"اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کی فضیلت ہے، کیونکہ ان کی قیادت میں جہاد کرنے والوں کو اولین میں شمار کیا گیا، اور انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔"

(التمهيد ،امام ابن عبد البرؒ، ج 1، ص 196)

ورخص آخرون فى الإتيان بالمعانى، وقد أوضحنا هذا المعنى فى باب أفردناه له فى كتاب جامع العلم وفضله، وما ينبغى فى روايته وحمله، وسيأتى من هذا الباب ذكر، فى مواضع من هذا الكتاب، إن شاء ا لله.

وفيه أن الجهاد تحت راية كل إمام جائز ماضى إلى يوم القيامة، لأنه ﷺ، قد رأى الآخرين ملوكا على الأسرة، كما رأى الأولين، ولا نهاية للآخرين إلى يوم قيام الساعة، قال ا لله عز وجل: ﴿قُلْ إِنَّ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ﴾ [الواقعة ٤٩، ٥٠]. وقال: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الآخِرِينَ﴾ [الواقعة ٣٩، ٤٠]. وهذا على الأبد.

وفيه فضل لمعاوية رحمه ا لله إذ جعل من غزا تحت رايته من الأولين، ورؤيا الأنبياء صلوات ا لله عليهم وحى، الدليل على ذلك قول إبراهيم عليه السلام: ﴿إِنِّى أَرَى فِى الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى﴾. فأجابه ابنه: ﴿قَالَ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾ [الصافات ١٠٢]. وهذا بين واضح.

وقالت عائشة: «أول ما بدئ ب...

الصادقة، فكان لا يرى رؤيا، إلا جا...

وفى فرح رسول ا لله ﷺ، واستبش...

بعده، سرورا بذلك، بيان ما كان عل...

والمحبة فيهم، وفى ذلك دليل على أن ...

يسر به لنفسه.

وإنما قلنا، إن فى هذا الحديث دلي...

للنساء والرجال، إلى سائر ما استنبطن...

---

(١) أخرجه البخارى، ٥٢/٩ كتاب التعبير ...

ومسلم ١٣٩/١ كتاب الإيمان باب ...

المصنف برقم ٩٧١٩ عن عائشة. والحا...

عوانة فى المسند ١١٠/١ عن عائشة. ...

التمهيد

لما في الموطأ من المعاني والمسانيد

تأليف

الإمام الحافظ يوسف بن عبد الله بن محمد

ابن عبد البر القرطبي

المتوفى ٤٦٣ هـ سنة

حققه وخرج أحاديثه

محمد عبد القادر عطا

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-Ilmiyah
DKI

Copyrighted material

حضرت معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

علامہ بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں:

امام مہلبؒ نے صاف الفاظ میں فرمایا: **هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر** — اس حدیث میں معاویہؓ کی منقبت ہے، کیونکہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سمندری جہاد کیا۔

سير معاوية جيشاً كثيفاً مع سفيان بن عوف إلى القسطنطينية فأوغلوا في بلاد الروم، وكان في ذلك الجيش ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وأبو أيوب الأنصاري وتوفي أبو أيوب في مدة الحصار. قلت: الأظهر أن هؤلاء السادات من الصحابة كانوا مع سفيان هذا ولم يكونوا مع يزيد بن معاوية، لأنه لم يكن أهلاً أن يكون هؤلاء السادات في خدمته. وقال المهلب: في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر، ومنقبة لولده يزيد، لأنه أول من غزا مدينة قيصر. انتهى.

قلت: أي منقبة كانت ليزيد وحاله مشهور؟ فإن قلت: قال، ﷺ، في حق هذا الجيش: مغفور لهم. قلت: لا يلزم، من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص، إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله، ﷺ: مغفور لهم، مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل في ذلك العموم، فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه منهم، وقيصر لقب هرقل ملك الروم، كما أن كسرى لقب من ملك الفرس، وخاقان من ملك الترك، والنجاشي من ملك الحبشة.

٩٤ — بابُ قِتالِ اليَهُودِ

أي: هذا باب في بيان إخبار النبي ﷺ
من معجزاته، ﷺ، واليهود...(١)

١٣٦/٢٩٢٥ — حدَّثنا إسْحَاقُ بنُ مُحَ
عُمَرَ رضيَ الله تعالى عنهُما أنَّ رسولَ الله، ﷺ
الحَجَرِ فَيقُولُ يا عَبْدَ الله هذَا يَهُودِيٌّ ورَائِي

مطابقته للترجمة في قوله: «تقاتلون
فروة أبو يعقوب الفروي، بفتح الفاء وسكون
وعشرين ومائتين.

قوله: «تقاتلون»، خطاب للحاضرين،
عيسى ابن مريم، عليهما السلام، فإن المسلم

وفيه: إشارة إلى بقاء شريعة نبينا مح
شريعة نبينا ﷺ. وفيه: معجزة للنبي ﷺ
السلام، من تكلم الجماد والإخبار والأمر ب
قوله: «فيقول يا عبد الله» أي: يقول الحج
شيء قدير، وقيل: يحتمل أن يكون مجازاً، لأن

١٣٧/٢٩٢٦ — حدَّثنا إسْحَاقُ بنُ إب

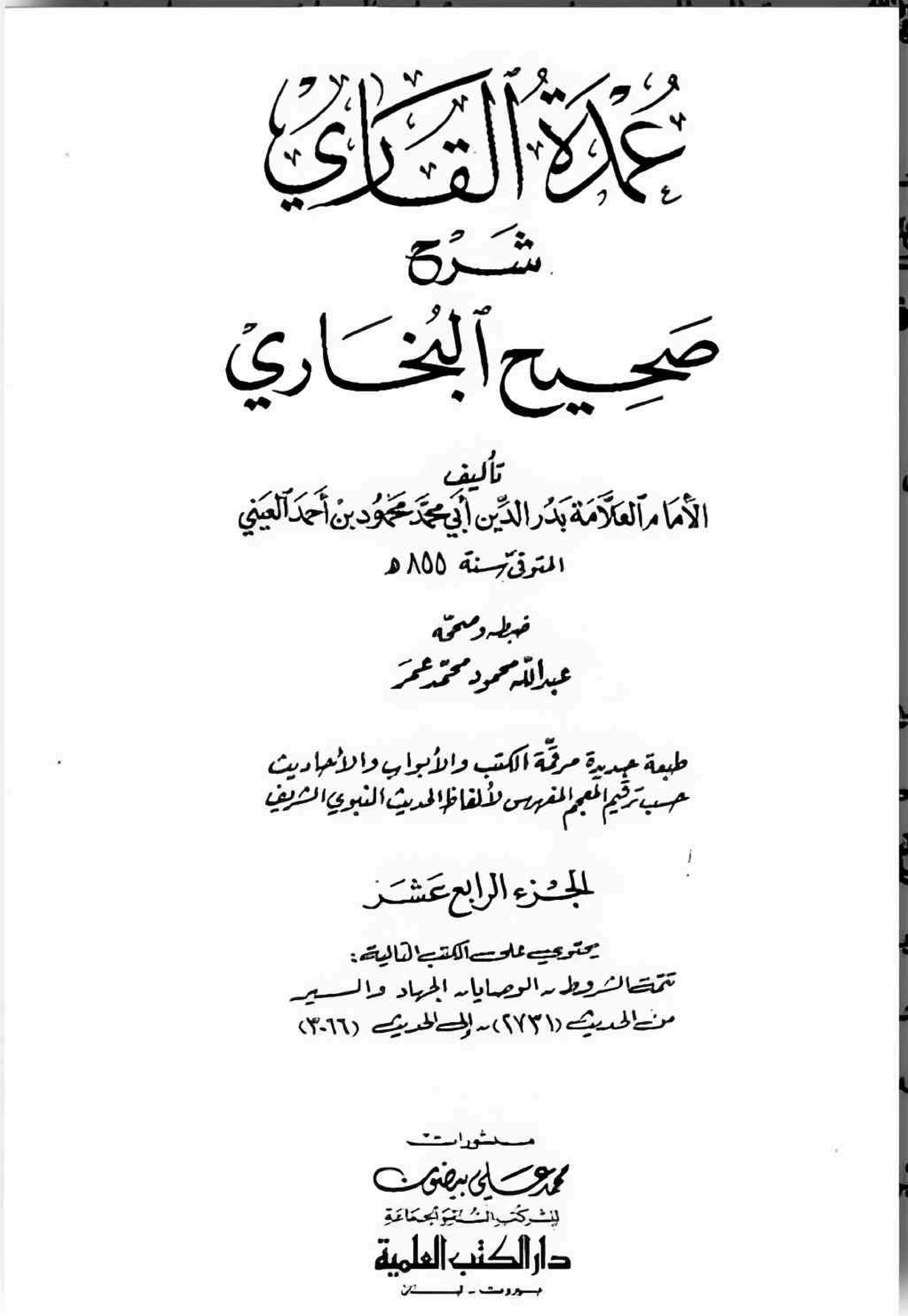
عُمدةُ القاري
شرح
صحيح البُخاري
تأليف
الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ
ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر
طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف
الجزء الرابع عشر
يحتوي على الكتب التالية:
تتمة الشروط - الوصايا - الجهاد والسير
من الحديث (٢٧٣١) - إلى الحديث (٣٠٦٦)
منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

(١) هنا بياض في الأصل.

حضرتِ معاویہؓ کے لیے جنت کی بشارت

امام محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«فيه منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر»

"اس حدیث میں سیدنا معاویہؓ کی منقبت ہے، کیونکہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے سمندر میں جہاد کیا۔"

(شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك، ج 3، ص 52)

فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

زوجها عبادة **(في زمان)** غزو **(معاوية بن أبي سفيان)** صخر بن حرب في خلافة عثمان سنة ثمان وعشرين وكان معاوية أميرالجيش من جهة عثمان على غزاة قبرس وهي أوّل غزوة كانت إلى الروم، هذا قول أكثر العلماء وأهل السير. وقال البخاري ومسلم: في خلافة معاوية. قال الباجي وعياض: وهو الأظهر. **(فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت)** أي ماتت لما رجعوا من الغزو بغير مباشرة قتال. ففي رواية للبخاري: فخرجت مع زوجها عبادة غازياً أوّل ما ركب المسلمون البحر مع معاوية فلما انصرفوا من غزوهم قافلين نزلوا الشام فقرّبت إليها دابة لتركبها فصرعتها فماتت. وله أيضاً: فلما رجعت قرّبت لها دابة لتركبها فوقعت فاندقت عنقها. ولمسلم مرفوعاً: «من مات في سبيل الله فهو شهيد» وروى ابن وهب مرفوعاً: «من صرع عن دابته في سبيل الله فمات فهو شهيد» أخرجه الطبراني بإسناد حسن ففي حديث أم حرام أن حكم الراجع من الغزو حكم الذاهب إليه في الثواب. وفي الصحيح عن أم حرام أيضاً مرفوعاً: «أول جيش من أمتي يغزون البحر قد أوجبوا»، قلت: أنا منهم؟ قال: أنت منهم، ثم قال: أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم، فقلت: أنا منهم؟ قال لا» قال المهلب: فيه منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر، ولابنه يزيد لأنه أوّل من غزا مدينة قيصر وهي القسطنطينية. وتعقبه ابن المنير وابن التين بما حاصله: أنه لا يلزم من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص، إذ لا خلاف أن قوله مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد بعد ذلك لم يدخل في العموم ... جد شرط المغفرة فيه منهم، واحتمال أن يزيد لم يحضر ... تال فيمكن لأنه كان أميراً على ذلك الجيش اتفاقاً من قبل ... باب مدينة قيصر سنة اثنين وخمسين، وفيه جواز ركوب ... طاب منع منه فلما مات استأذن معاوية عثمان فأذن له في ... د العزيز فمنع من ركوبه ثم ركب بعده إلى الآن. قال ابن ... جارة وطلب الدنيا أما في الجهاد والحج فلا، وقد أباحت ... لى. قال: وأكثر العلماء يجيزون ركوبه في طلب الحلال ... ركوبه عند ارتجاجه، وكره مالك ركوب النساء البحر لما ... ل وعكسه إذ يعسر الاحتراز من ذلك، وخصه أصحابه ... ا الاستتار بأماكن تخصهنّ فلا حرج وفيه مشروعية القائلة ... من أعلام النبوّة وهو الإخبار بما سيقع فوقع كما قال ﷺ ... فضل لحديث: «من لم يدرك الغزو معي فليغز في البحر ... البر» الحديث وهو ضعيف، وشهيد البر أفضل لقوله ﷺ: ... ه» وفيه غير ذلك. وأخرجه البخاري هنا عن عبد الله بن ... م عن يحيى الثلاثة عن مالك به.

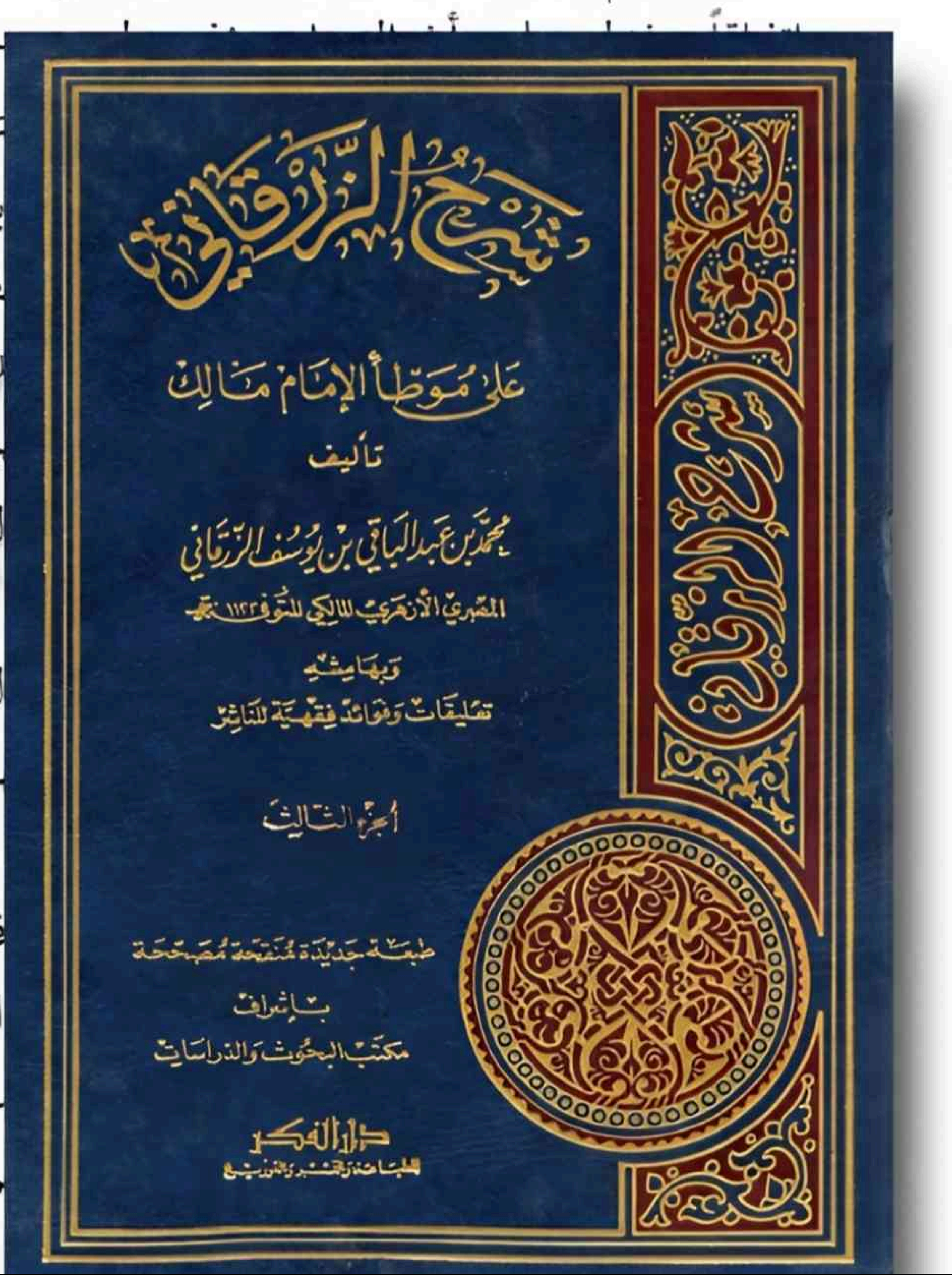

ہَادِی و مَہدی کی فَضِیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ھادی ومھدی بنا دے، یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں۔ یہ کوئی چھوٹی سی سعادت یا معمولی سی فضیلت نہیں، کیونکہ مھدی ہونا بہت بڑی خوش بختی ہے

www.KitaboSunnat.com

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنه

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

❀❀❀❀

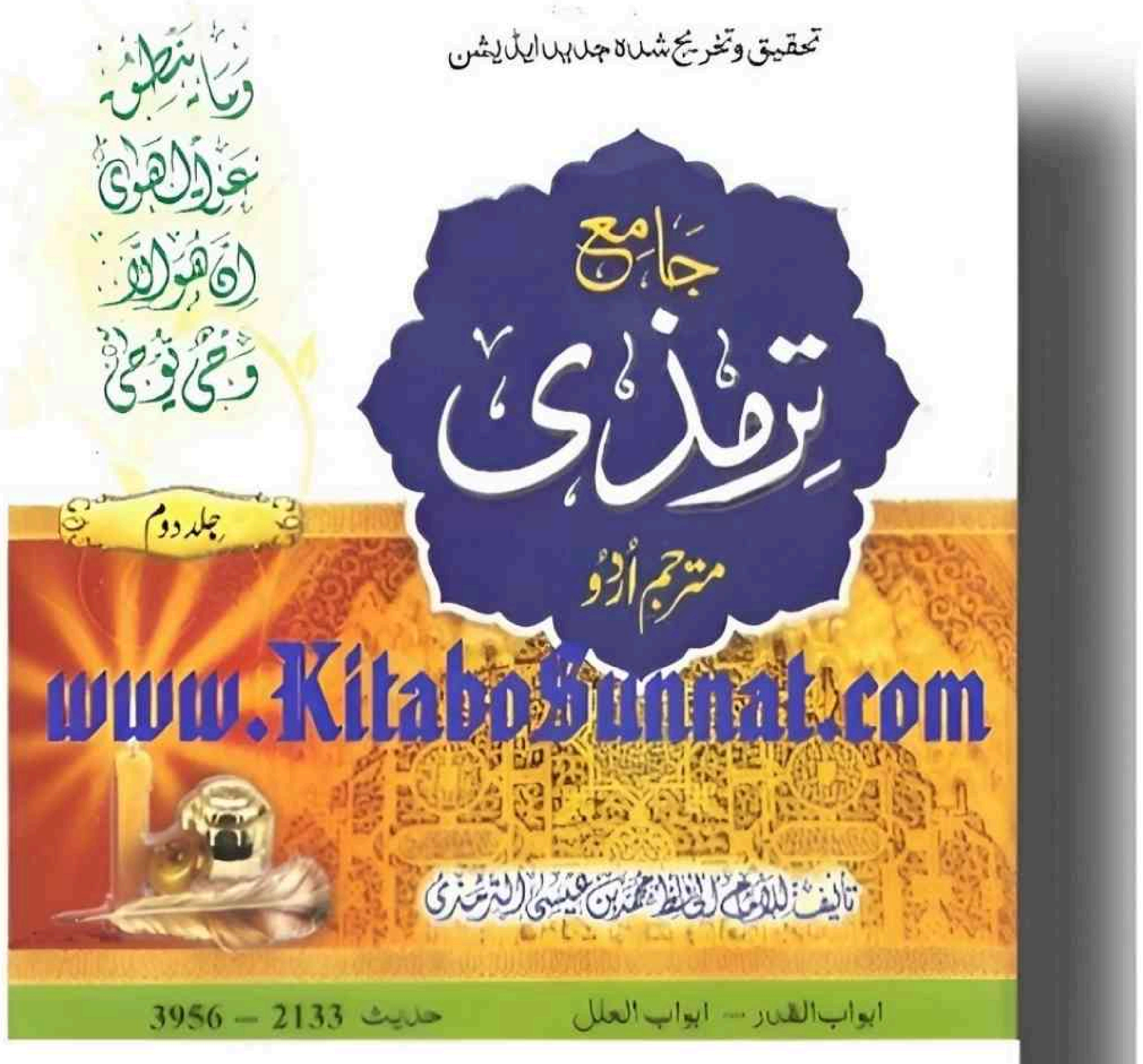

3842

هَادِی و مَهدی کی فَضِیلت

سیدنا معاویہؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی"" حدیث کو حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا

كتب إليَّ أَبُو نصر بن القُشيري، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي، أَنَا أَبُو عَبْد اللّه الحافظ قال: سمعت أبا العباس الأصم يقول: سمعت أَبي يقول: سمعت إِسْحَاق بن إِبْرَاهيم الحنظلي يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه[1]. وبعده حديث العرباض: «**اللّهمّ علّمه الكتاب**»، وبعده حديث ابن أَبي عميرة: «**اللّهمّ اجعله هادياً مهديا**»[2] [3].

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن الإسفرايني، أَنَا عَلي بن الحُسَيْن ـ إجازة ـ نا أَبُو منصور، نا أَبُو القَاسِم، نَا إِسْحَاق، نَا أَبُو عمران، نَا عيسى بن عَبْد اللّه بن سُلَيْمان، نَا نُعَيم بن حمّاد[4]، نَا مُحَمَّد بن حرب، عَن أَبي بكر بن أَبي مريم، نَا مُحَمَّد بن زياد، عَن عوف بن مالك الأشجعي قال:

بينا أنا راقد في كنيسة يوحنا ـ وهي يومئذ مسجد يُصَلّى فيها، ـ إذ انتبهت من نومي، فإذا أنا بأسد يمشي بين يدي، فوثبتُ إلى سلاحي، فقال الأسد: مَه، إنّما أُرسلت إليك برسالة لتبلّغها، قلتُ: وَمَنْ أرسلك؟ قال: اللّه ... من أهل الجنّة، فقلت له: ومن مُعَاوِيَة؟ قال: مُ...

أَنْبَانَا أَبُو عَلي الحدّاد وغيره، قالوا: أنا ... أَبُو يزيد القراطيسي، نَا المعلّى بن الوليد القعقا... بكر بن عَبْد اللّه بن أَبي مريم الغسّاني، عَن مُ... الأشجعي قال:

كنت قائلاً في كنيسة بأريحا ـ وهي يومئذ ... من نومته وإذا معه في البيت أسدٌ يمشي إليه، فق...

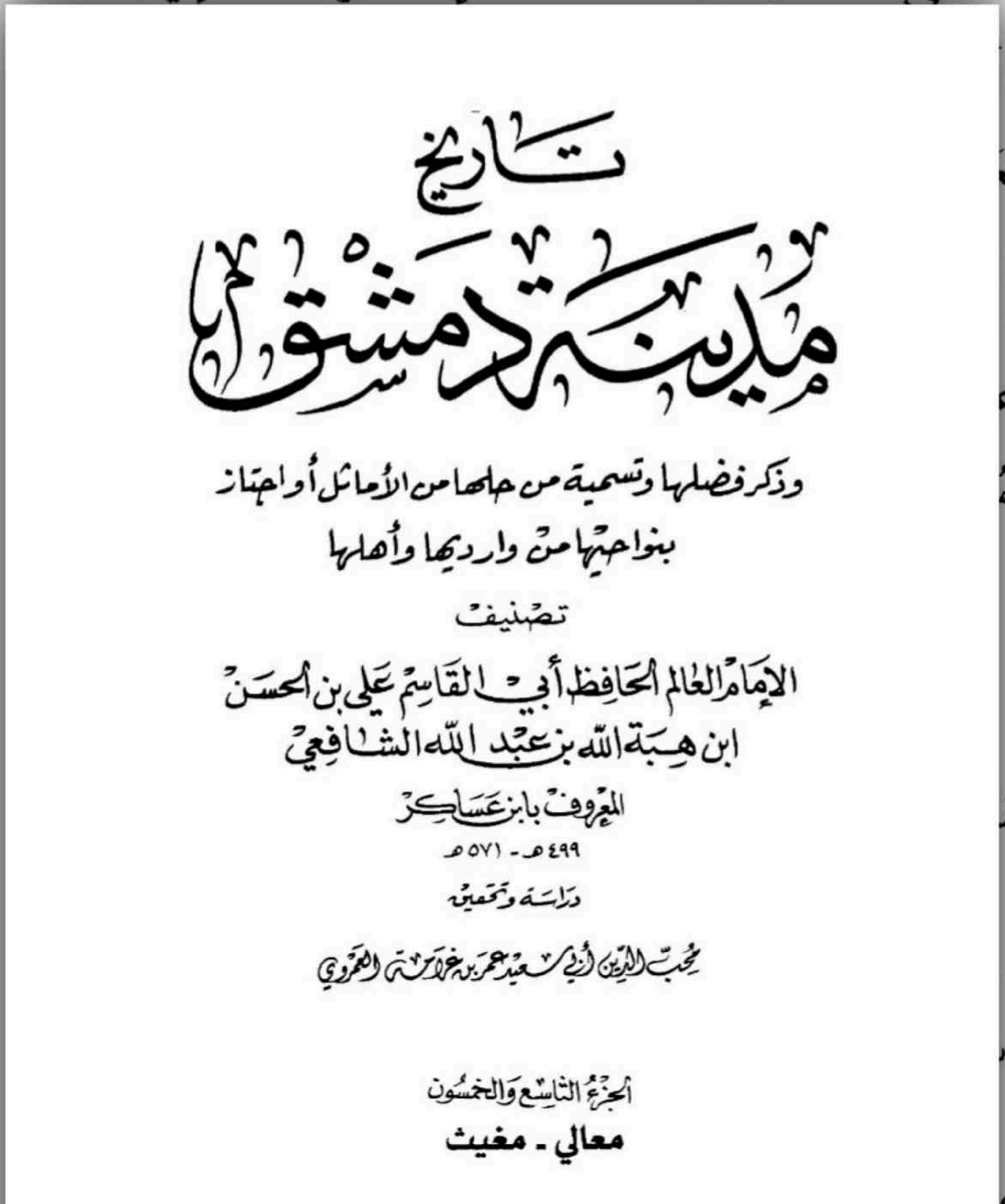
تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي ـ مغيث

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

(١) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣١، نقلاً عن ابن ...

(٢) راجع صحيح مسلم ٤٤ كتاب فضائل الصحابة (٤٠) با...

(٣) انظر ما تقدم قريباً.

(٤) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٢ نقلاً عن ابن ع...

(٥) رواه الطبراني في المعجم الكبير ١٩/ ٣٠٧ رقم ٦٨٦.

(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبيب.

ہَادِی و مَہدی کی فَضِیلت

سیدنا معاویہؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی"" حدیث کو امام جورقانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا

عباس بن عبدالله الترفقي، أخبرنا أبو مسهر، قال: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عميرة المزني، قال سعيد ـ وكان من أصحاب النّبيّ ﷺ ـ عن النّبيّ ﷺ أنه قال في معاوية: «اللّهم اجعله هادياً، واهد به» [الترمذي: ٦٨٧/٥، أحمد: ٢١٦/٤].

هذا حديث حسن.

١٨٣ ـ أخبرنا محمد بن طاهر، أخبرنا أبو محمد الصريفيني، قال: حدثنا أبو الحسين الدقاق، قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز، قال: حدثنا سريج بن يونس، قال: حدثنا عبدالله بن رجاء، عن عثمان بن أبي الأسود، عن ابن أبي مليكة قال: قيل لابن عباس: إن معاوية أوتر بركعة، [illegible] : [illegible] قد [illegible] النبي ﷺ.

هذا حديث صحيح.

أخرجه البخاري في الصحيح [١٠٣/٧] عن الحسن بن بشر، عن المعافى، عن عثمان بن أبي الأسود

١٨٤ ـ أخبرنا أحمد بن س

علي بن ثابت في كتابه، أخبرنا

حدثنا أبو الحسين أحمد بن عثمان

الحسين محمد بن أحمد بن أبي

الموصلي قال: سمعت رجلاً يسأل

أين عمر بن عبدالعزيز من معاوية

شديداً، وقال: لا يقاس بأصحاب

وصهره، وكاتبه، وأمينه على وحي

«دعوا لي أصحابي وأصهاري؛ فمن

أجمعين».

هذا حديث مشهور.

١٨٥ ـ أخبرنا أبو علي الـ

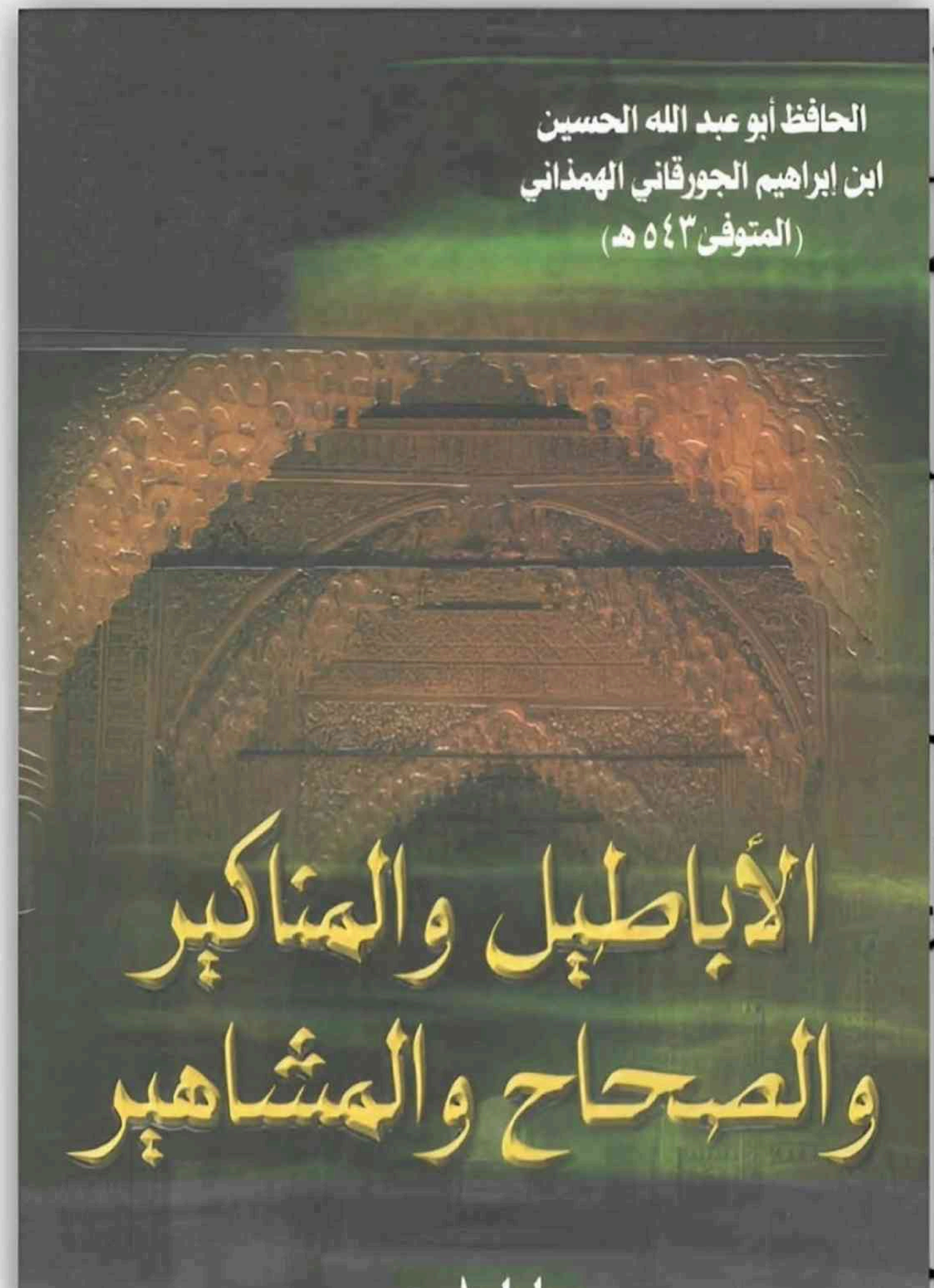

ہادِی و مَہدی کی فضِیلت

سیدنا معاویہؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی"" حدیث کی سند کے تمام راویوں کو شعیب ارناؤوط رحمہ اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

١٧٨٩٥- حدثنا عليُّ بن بَحْر، حدثنا الوليدُ بن مُسلم، حدثنا سعيدُ بن عبدِ العزيز، عن رَبيعةَ بن يزيد

عن عبدِ الرحمٰن بن أَبي عَميرةَ[١] الأَزدي، عن النبيِّ ﷺ أَنه ذَكَرَ معاويةَ وقال: «اللهمَّ اجْعَلْهُ هادياً مَهْدِيًّا، واهْدِ به»[٢].

= ويشهد لشطره الأول حديث أنس السالف برقم (١٢٠٠٣).

ويشهد لشطره الثاني حديث أبي هريرة السالف برقم (٧١٥٧). وهما صحيحان.

(١) في (ظ١٣): ابن عميرة.

(٢) رجاله ثقات رجال الصحيح، إلا أن سعيد بن عبد العزيز، الذي مدار الحديث عليه، اختلط في آخر عمره فيما قاله أبو مسهر ويحيى بن معين. وغمز في هٰذا الحديث ابنُ عبد البر وابنُ حجر. انظر «الإصابة» ٤/٣٤٢-٣٤٣، و«الفتح» ٧/١٠٤.

وأخرجه البخاري في «التاريخ الكب

أبي عاصم في «الآحاد والمثاني

١/٢٠٧-٢٠٨، وابن الجوزي في «العل

عبد الأعلى بن مسهر، والبخاري أيض

الطاطري، وابن قانع ٢/١٤٦ من طريق

ابن عبد العزيز، به، وقال الترمذي: هٰ

وأخرجه الخلال في «السنة» (٩

٢/١٤٦، والطبراني في «الأوسط» (٦٠

طريق زيد بن أبي الزرقاء، وأبو نعيم

كلاهما عن الوليد بن مسلم، عن سعي

عن عبد الرحمٰن بن أبي عميرة.

وأخرجه الخلال في «السنة» (٦٩٧

خالد الأزرق، عن عمر بن عبد الواح

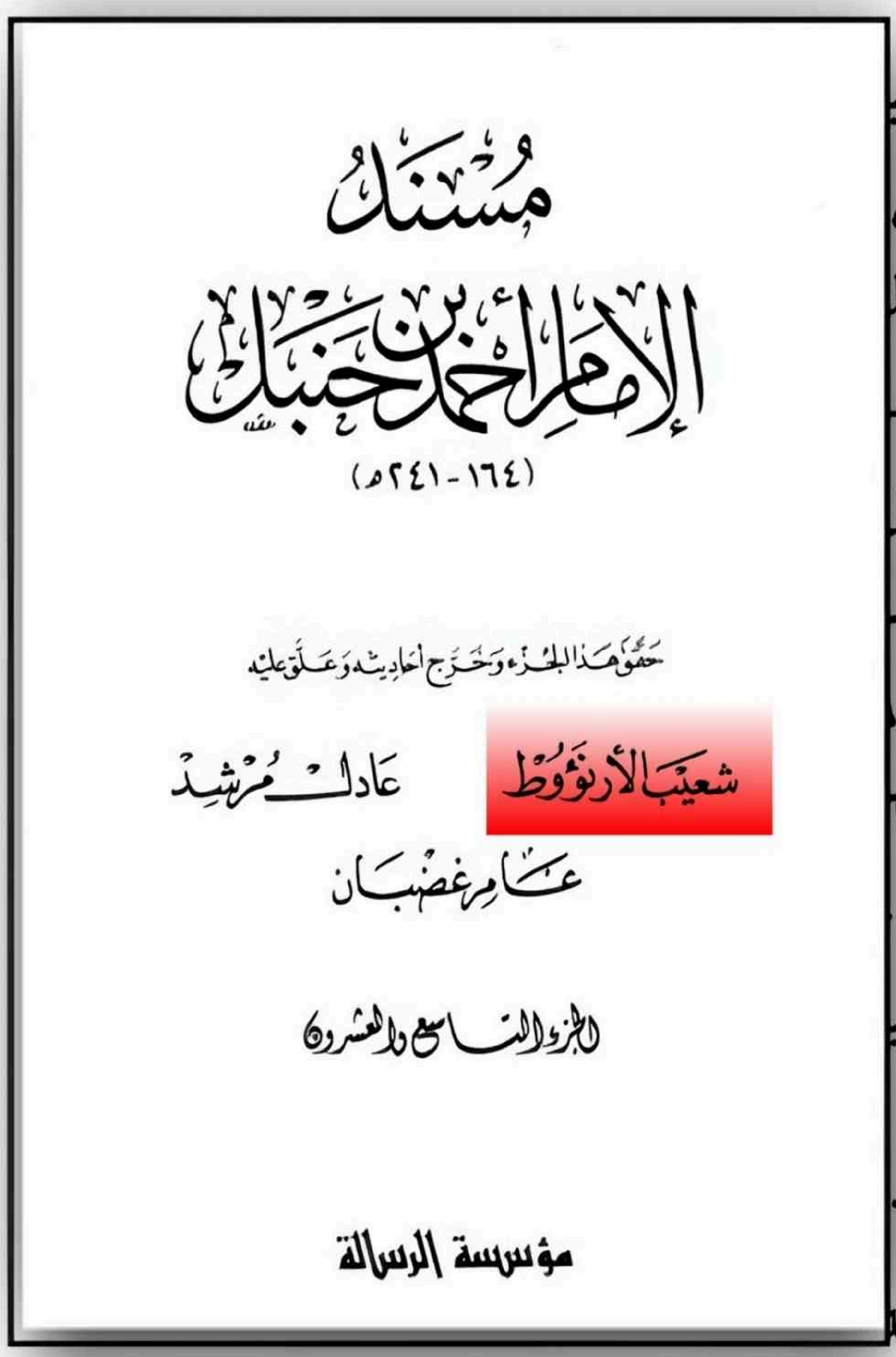

ہادی و مہدی کی فضیلت

سیدنا معاویہؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی"" حدیث کی سند کو علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے "قوی سند" قرار دیا

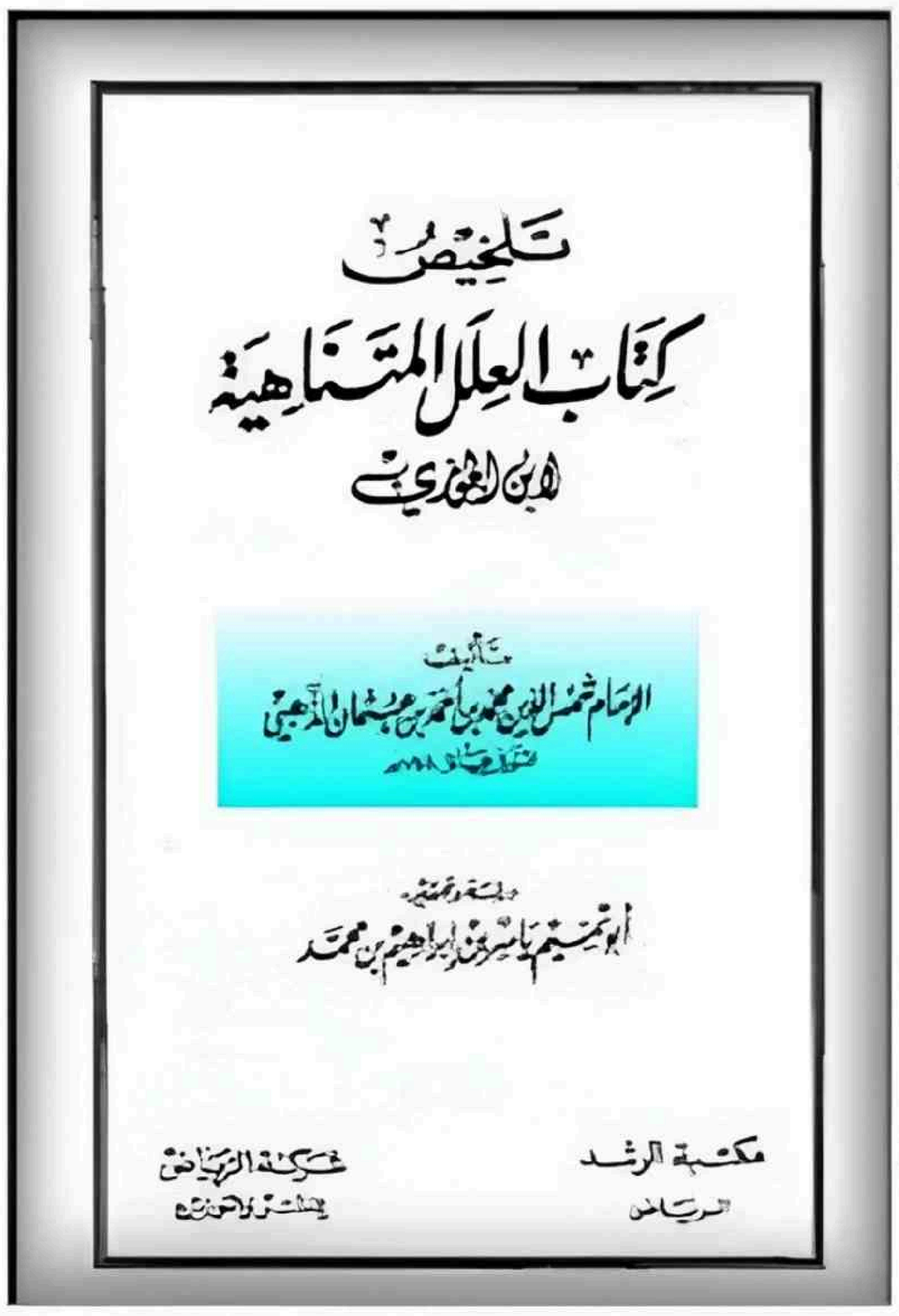

[. . . . .] (١) ، ثنا أبو هلال محمد

[عن رجل] (٢) ، عن مسلمة بن مخلد

رواه ابن بطة في « الإبانة » من طريقين

٢٢٤ - حديث : « احتجم - عليه السلا

فقبله، فقال : يا معاوية ، ما حملك على هذ

الله . قال : آلله ؟ قال : آلله . فنظر إلى السماء

وقه العذاب » .

رواه عبد الرحمن بن نافع درخت - ثقة

عن محمد بن عمرو ، عن أبي سلمة ، عن

فالآفة : ابن يزيد .

٢٢٥ - حديث : سعيد بن عبد العزيز ، عن ربيعة بن يزيد ، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة : **« اجعله هاديًا مهديًا »** .

قال ابن الجوزيّ : مداره على محمد بن إسحاق اللؤلؤي ، ولم يكن ثقة . وهذا جهل منه ؛ فإنما محمد بن إسحاق هنا أبو بكر الصاغاني ، ثقة ، ثم إن الحديث رواه أبو مسهر ، ومروان بن محمد ، والوليد ، عن سعيد هكذا .

ورواه عمر بن عبد الواحد ، والوليد بن مسلم ، عن سعيد ، عن ربيعة، فقال : عن أبي إدريس ، أنه سمع عبد الرحمن بن أبي عميرة(٣) ، **وهذا سند قويّ** .

---

(١) كلمة غير واضحة في الأصل ، ورسمها يحتمل أن يكون شيبان - وهو ابن فروخ - وهو ممن يروي عن أبي هلال الراسبي .

وفي «هـ» (١/ ٢٧٣) : أبو سلمة - وهو التبوذكي -والحسن الأشيب كلاهما عن أبي هلال .

وفي البداية والنهاية (٨/ ١٢١) : سليمان بن حرب ، والحسن الأشيب عن أبي هلال وكذا هو عند الطبراني في « الكبير » (١٩/ ٤٣٩) .

(٢) ليس في «هـ» ولا عند الطبراني . وهو مثبت في السير (٣/ ١٢٤) ، والبداية .

(٣) انظر السير (٣/ ١٢٦) .

ہَادِی و مَھدی کی فَضِیلت

علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ، جو معروف محدث، محقق اور علمِ حدیث کے جلیل القدر امام تھے، نے اپنی معروف کتاب «سلسلة الأحاديث الصحيحة» میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے متعلق اس روایت کو درج کیا ہے۔ یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں انتہائی مضبوط اور قابلِ اعتماد احادیث میں شمار ہوتی ہے، جس کی صحت کو محدثین کی تصریحات کی روشنی میں نظرانداز کرنا آسان نہیں۔ بالخصوص امام البانی رحمہ اللہ کا اسے اپنی «سلسلة الأحاديث الصحيحة» میں درج کرنا اس روایت کی صحت کے بارے میں ایک اہم علمی شہادت ہے۔

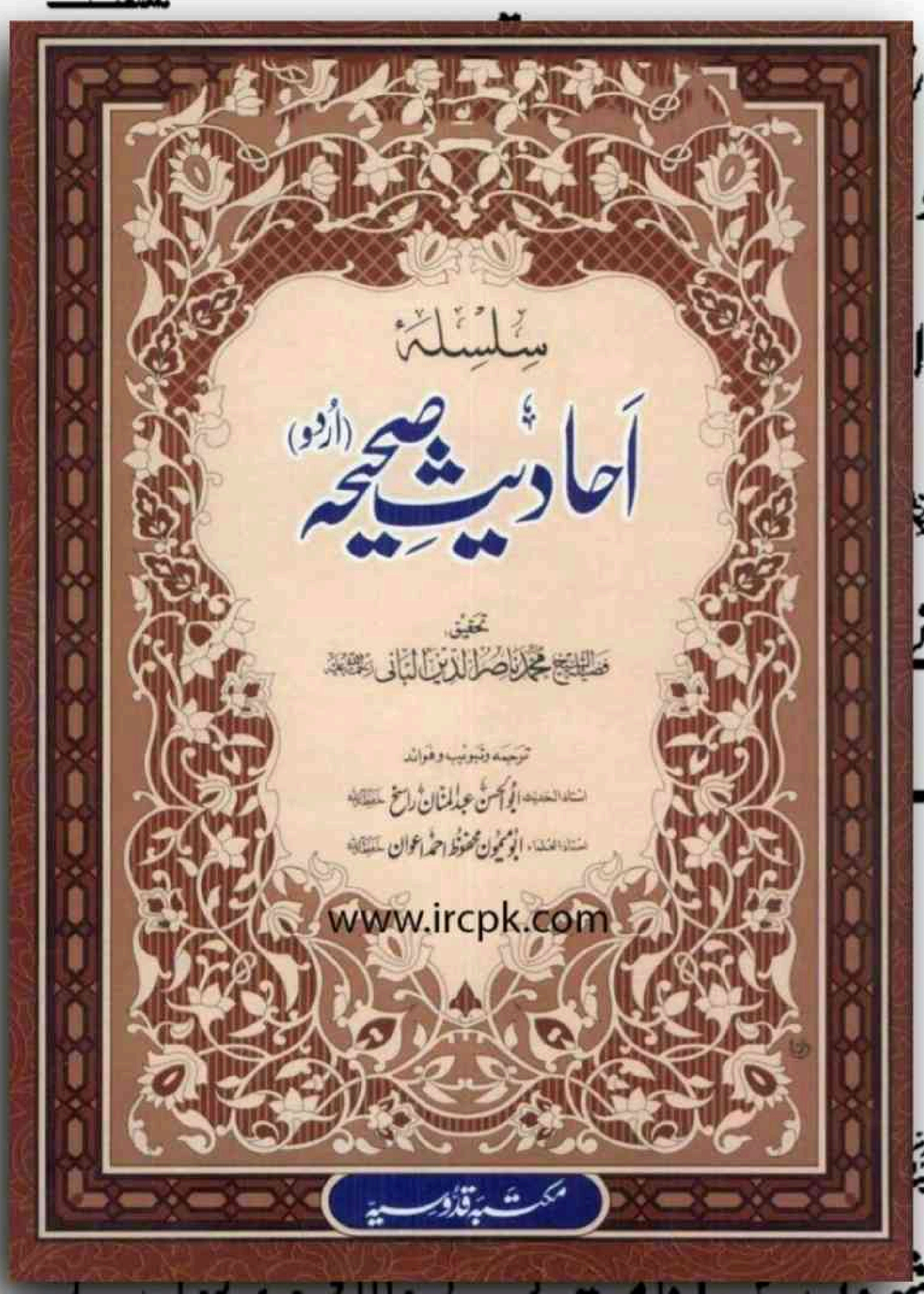

فوائد: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور ام المومنین ماریہ ...
لئے آپ ﷺ نے ان کا لحاظ کیا اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے مومنوں کا اعوان و ...

باب: فضيلة المدينة بأنه مبارك

مدینہ کی فضیلت ...

٣٣٧٩: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)).

[الصحيحة: ٣٩٩٧]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ... فرمایا: ''اے اللہ! تو نے ... مدینہ میں نازل فرما دے ...

تخریج: الصحیحة ۳۹۹۷۔ بخاری (۱۸۸۵)' مسلم (۱۳۶۹)' احمد (۳/ ۱۴۳)۔

فوائد: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے برکتوں کی دعائیں کی تھیں' آپ ﷺ ... گنی برکت کی دعا کی ہے۔ یاد رہے کہ برکت غیر محسوس انداز میں ہوتی ہے۔ ان دونوں شہروں میں اقامت کرنے والا فرد برسوں سے اس فرق کو محسوس کرتا ہے۔

باب: دعاؤه ﷺ لمعاوية

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی ﷺ کی دعا

٣٣٨٠: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ الْمُزَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ مُعَاوِيَةَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِهِ، وَاهْدِ بِهِ)). [الصحيحة: ١٩٦٩]

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ مزنی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اے اللہ! اسے ہدایت کی رہنمائی کرنے والا ہدایت یافتہ بنا دے' اس کو ہدایت دے اور اس کے ذریعے (دوسرے لوگوں کو) ہدایت دے۔''

تخریج: الصحیحة ۱۹۶۹۔ الترقفی فی حدیثه (ق:۴۵/ ۱)' بخاری فی التاریخ (۷/ ۳۲۷)' ترمذی (۳۸۴۲)' ابن سعد (۷/ ۴۸۷)۔

باب: اهمية عمر بن الخطاب

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہمیت کا بیان

٣٣٨١: عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً)).

[الصحيحة: ٣٢٢٥]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ نصیب فرما۔''

تخریج: الصحیحة ۳۲۲۵۔ ابن حبان (۶۸۸۲)' بیہقی (۶/ ۳۷۰)' خطیب فی تاریخه (۴/ ۵۴)' حاکم (۳/ ۸۳)۔

فوائد: اللہ تعالی نے اس دعائے نبوی کی قدر کی اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو اقتدار عطا کیا۔

باب: فضل حذيفة وأمه

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی فضیلت کا بیان

ہادِی و مہدی کی فضیلت

امام ترمذیؒ نے مناقبِ معاویہؓ کا باب قائم کرکے ایک تو روافض کی موت کا سامان کر دیا، دوسرا "ہادی و مہدی" والی حدیث درج کرکے اسے حسن غریب کہا؛ غریب سے مراد یہاں پنجابی والا غریب نہیں، بلکہ امام ترمذیؒ کی اصطلاح ہے، اور انکے نزدیک ایسی حدیث صحیح اور قابلِ حجت ہوتی ہے۔ خود روافض کا دلال مرزا جہلمی بھی امام ترمذیؒ کی اصطلاح "حسن غریب" کو صحیح حدیث شمار کرتا ہے۔ اس لنک پر مرزا جہلمی کا ویڈیو کلپ دیکھ سکتے ہیں:

https://youtube.com/shorts/RCaeLnwLdh0?si=cm9xtlucKL5ps4J-

طَرَفَي النَّهَارِ فلاَ نَشُكُّ إلاَّ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ مَا لا نَسْمَعُ وَلاَ نَجِدُ أَحَداً فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رسولِ الله ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ».

قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ حَدِيثِ مُحمَّدِ بنِ إسْحَاقَ، وَقد رَوَاهُ يُونُسُ بنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عن مُحمَّدِ بنِ إسْحَاقَ.

٣٨٣٨- [صحيح، صححه الترمذي والألباني] حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ آدَمَ بنِ بنت أَزْهَرَ السَّمَّانُ، حدثنا عبدالصَّمَدِ بنُ عبدالوَارِثِ، أَخبرنا أَبو خَلْدَةَ، حدثنا أَبو الْعَالِيَةِ عن أَبي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيّ ﷺ: «مِمَّنْ أَنْتَ قال: قُلْتُ: مِنْ دَوْس، قالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَداً فِيهِ خَيْرٌ».

قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ غَرِيبٌ. وَأَبو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بنُ دِينَار، وَأَبو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رفيعٌ.

٣٨٣٩- [حسن الإسناد] حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، حدثنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ، أخبرنا المُهَاجِرُ عن أبي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عن أَبي هُرَيْرَةَ، قالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ الله ادْعُ الله فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ لِي: خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِ هَذَا أَوْفِي هَذَا المِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً فَأَدْخِ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلاَ تَنْثُرْهُ نَثْراً، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّ كَذَا، وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ الله وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِ وَكَانَ لاَ يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَ انْقَطَعَ».

قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَ الْوَجْهِ. وَقد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الوَجْهِ، ع أبي هُرَيْرَةَ.

٣٨٤٠- [حسن الإسناد] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ سَعِي المُرَابِطِيِّ، أخبرنا رَوْحُ بنُ عُبَادَة حدثنا أُسَامَةُ بنُ زَيْدٍ، ع عبدالله بنِ رَافِعٍ قالَ: «قُلْتُ لأبِي هُرَيْرَةَ: لِمَ كُنِّيتَ أَ هُرَيْرَةَ؟ قالَ: أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي؟ قُلْتُ: بَلَى وَالله إنِّي لأَهَابُكَ قال: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي، فَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَ مَعِي، فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنُونِي أَبَا هُرَيْرَةَ».

قال أبو عيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٣٨٤١- [صحيح، رواه البخاري] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، أخبرَ

سُفْيَانُ بنُ عُيَيْنَةَ، عن عَمْرِو بنِ دِينَار، عن وَهْبِ بنِ مُنَبِّه، عن أَخِيهِ هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قال: «لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثاً عن رسول الله ﷺ مِنِّي إلاَّ عبدالله بنَ عَمْرو، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ، وَكُنْتُ لاَ أَكْتُبُ».

[خ: ١١٣].

قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

٤٨- باب مناقب مُعَاوِيَةَ بنِ أَبي سُفْيَانَ رضِيَ الله عَنْه

٣٨٤٢- [صحيح، صححه الألباني وحسنه الترمذي وضعفه الحافظ ابن حجر وأعله أبو حاتم] حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بنُ يَحيى، حدثنا أَبو مُسْهِرٍ عبدالأعلى بن مسهر، عن سَعِيدِ ابنِ عبدالعَزِيزِ، عن رَبِيعَةَ بنِ يَزِيدَ، عن عبدالرَّحْمَنِ بن أبي عميرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ الله ﷺ: عن النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قال لِمُعَاوِيَةَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيّاً وَاهْدِ بِهِ».

قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٣٨٤٣- [صحيح بما قبله] حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بنُ يَحيى،

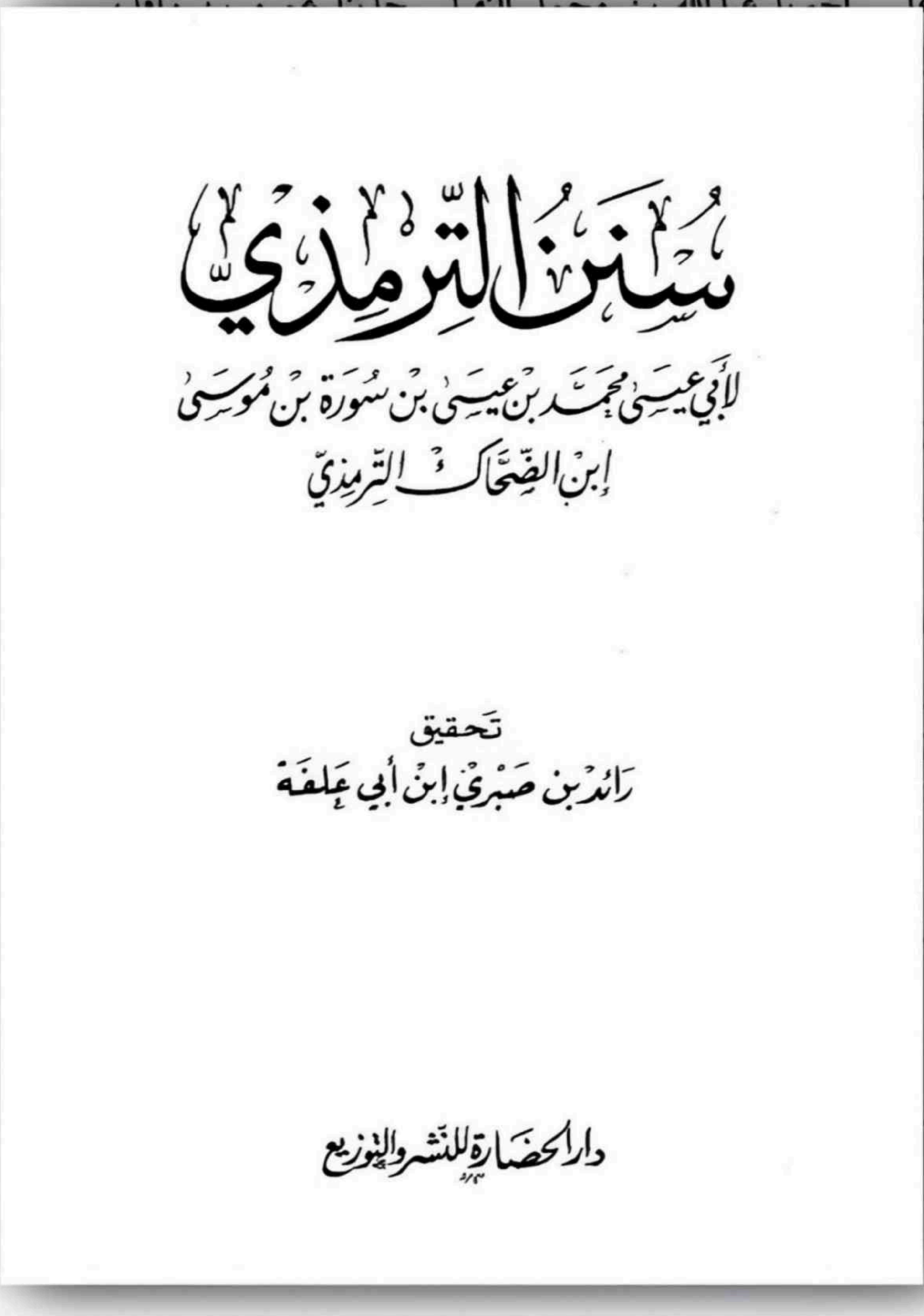

سُنَنُ التِّرمِذِي

لِأبِي عِيسَى مُحَمَّد بن عِيسَى بن سُورة بن مُوسَى

ابن الضَّحَّاك التِّرمِذِي

تحقيق

رَائِد بن صَبرِي ابن أبي عَلفَة

دار الحضارة للنشر والتوزيع

ہادِی و مہدی کی فضِیلت

سیدنا معاویہ ؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی"" حدیث کو شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا

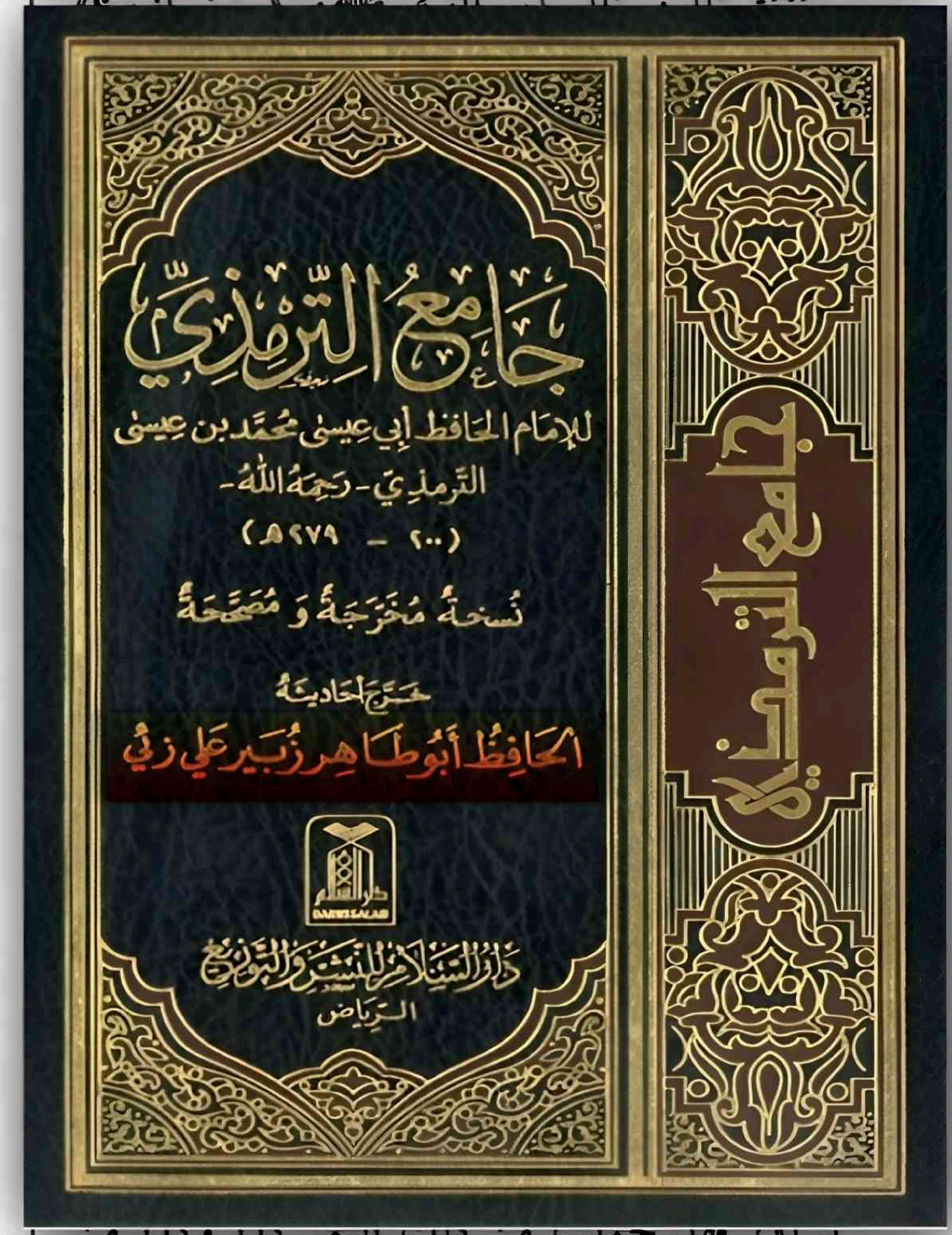

تَمرًا»، فَقَد حَمَلتُ مِن ذٰلِكَ التَّمرِ كَذا وَكَذا مِن وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ ٱنْقَطَعَ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/ ٣٥٢ من حديث حماد بن زيد به وصححه ابن حبان (الإحسان): ٦٤٩٨ * المهاجر حسن الحديث (تسهيل الحاجة، ح: ٥٥٦).

٣٨٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ. قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: لِمَ كُنِّيتَ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: أَمَا تَفْرَقُ مِنِّي؟ قُلْتُ: بَلَى، وَاللهِ! إِنِّي لَأَهَابُكَ، قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمَ أَهْلِي، فَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ.

[قَالَ:] هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: [إسناده حسن].

٣٨٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ].

تخريج: [صحيح] تقدم: ٢٦٦٨.

(المعجم ٤٧) - بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (التحفة ١٢١)

٣٨٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ [عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ]، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى:] هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ٥/ ٢٤٠ وابن سعد: ٧/ ٤٨٧ وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني: ٢/ ٣٥٨، ح: ١١٢٩ من حديث أبي مسهر به.

٣٨٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

ہادِی و مَہدی کی فضِیلت

سیدنا معاویہؓ کے لیے نبی کریم ﷺ کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی" کو محدثِ العصر، شیخ الحدیث، محقق و ناقدِ حدیث شیخ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ نے حسن قرار دیا۔

کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔''

(شرح ابن بطال : 11/5، التّمهيد :235/1)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعائیں:

① سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی عَمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا، وَاهْدِهٖ، وَاهْدِ بِهٖ، وَلَا تُعَذِّبْهُ .

''اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کنندہ بنا۔ انہیں ہدایت دے اور ان کے ذریعے انسانیت کو ہدایت دے، انہیں عذاب سے بچا۔''

(مسند الإمام أحمد : 216/4، سنن التّرمذي : 3842، وقال : حسنٌ غريبٌ، التّاريخ الكبير للبخاري : 240/5، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 1129، الشّريعة للآجرّي : 1914، والسياق له، تاريخ بغداد للخطيب :207/1، 208، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَ...

بَابٍ، قَالَ : فَجَاءَ، فَحَطَأَنِي...

مُعَاوِيَةَ، قَالَ : فَجِئْتُ، فَقُلْ...

اذْهَبْ، فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ، ...

فَقَالَ : لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ .

''میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا...

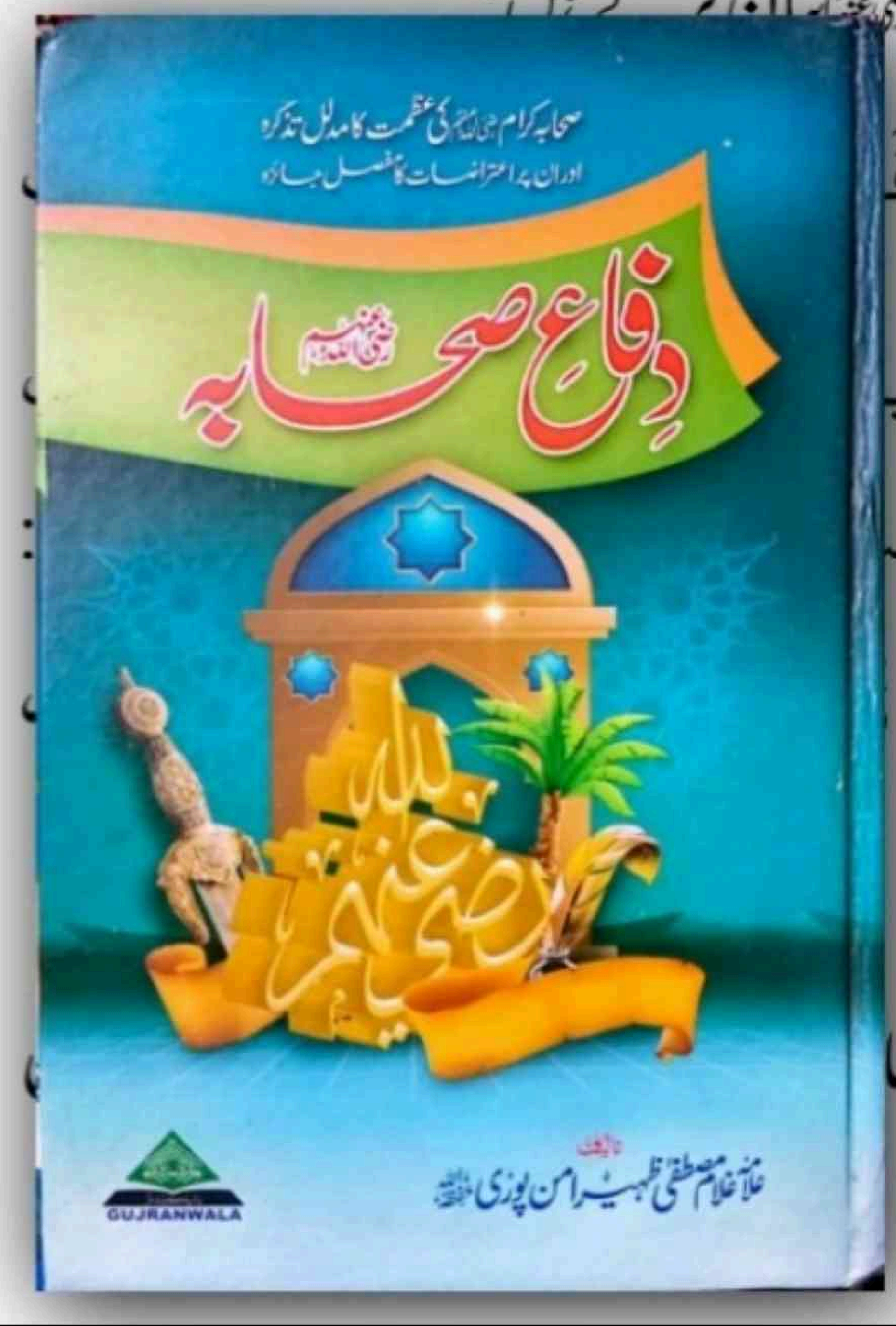

ہَادِی و مَھدی کی فضِیلت

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و فضیلت "ہادی و مہدی" حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا

سُنَنُ التِّرْمِذِيّ

وَهُوَ الجامع المختصر مِنَ السُّنَن عَن رَسُول اللهِ صَلّى اللهُ عليه وسلّم
وَمعرفةِ الصَّحيح والمعلول وَما عَلَيْهِ العَمَل المعروف بجامع التِّرمِذيّ

للإمام الحافظ محمّد بن عيسى بن سَوْرَة التِّرمِذيّ
المتوفّى سَنَة ٢٧٩هـ رَحِمَهُ الله

حكم على أحاديثه وآثاره وعلّق عليه
العَلّامَة المحدِّث محمّد ناصر الدّين الألباني

طبعة مميّزة بضبط نصّها، ووضع الحكم على الأحاديث والآثار،
وفهرست الأطراف والكتب والأبواب

اعتنى به
أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لِصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

يُونسُ بن بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عن محمدِ بن إسحاقَ.

٣٨٣٨ ـ (صحيح) حَدَّثَنَا بِشْرُ بن آدَمَ ابن بِنْتِ ...
قَال: حَدَّثَنَا أبو خَلْدةَ، قَال: حَدَّثَنَا أبو الْعَالِيةِ، عن ...
قُلْتُ: من دَوْس. قال: «مَا كُنْتُ أرَى أنَّ في دَوْس ...
خَلْدةَ اسْمهُ: خَالدُ بن دِينارٍ، وأبو الْعَاليةِ اسْمهُ: رُفَيْـ ...
مخلد].

٣٨٣٩ ـ (حسن الإسناد) حَدَّثَنَا عِمْرانُ بن ...
الْمُهاجرُ، عن أبي الْعَاليةِ الرِّياحي، عن أبي هُريرةَ، ...
اللّهَ فِيهنَّ بِالْبرَكةِ فَضمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لي فِيهنَّ بِالْبرَكةِ. ...
الْمِزْودِ، كُلَّما أرَدْتَ أنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً فَأدْخِلْ يَدكَ فيـ ...
من وَسقٍ في سَبِيلِ اللّهِ»، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعمُ، وَكـ ...
هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ من هذا الْوَجْهِ. وقد رُوِي هذ ...

٣٨٤٠ ـ (حسن الإسناد) حَدَّثَنَا أحمدُ بن سَعـ ...
أُسامةُ بن زَيْدٍ، عن عَبداللّهِ بن رَافعٍ، قال: قُلْتُ لأبـ ...
بَلَى وَاللّهِ إنِّي لأهَابُكَ. قال: كُنْتُ أرْعَى غَنمَ أهْلي، ...
فإذا كَانَ النَّهارُ ذَهَبْتُ بها مَعي فَلعِبْتُ بها فَكَنَّوْني أبا هُـ ...

٣٨٤١ ـ (صحيح) حَدَّثَنَا قُتيبةُ، قَال: حَدَّثَنَا سُفيانُ بن عُيينةَ، عن عَمْرِو بن دِينارٍ، عن وَهْبِ بن مُنَبِّهٍ، عن أخيهِ هَمَّام بن مُنبِّهٍ، عن أبي هُريرةَ، قال: لَيْسَ أحدٌ أكْثرَ حديثاً عن رَسولِ اللّهِ ﷺ مِنِّي إلاّ عَبداللّهِ بن عَمْرٍو فإنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لاَ أكْتبُ. هذا حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ. [خ، ومضى رقم (٢٦٦٨)].

(٤٨) باب مناقب معاوية بن أبي سفيان رضي اللّه عنه

٣٨٤٢ ـ (صحيح) حَدَّثَنَا محمدُ بن يحيى، قَال: حَدَّثَنَا أبو مُسْهِرٍ عَبدُالأعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ، عن سَعيدِ بن عَبدالعزيزِ، عن رَبيعةَ بن يَزِيدَ، عن عَبدالرحمن بن أبي عَميرةَ وَكانَ من أصْحَابِ رَسولِ اللّهِ ﷺ عن النبيِّ ﷺ أنّهُ قال لِمُعاويةَ: «اللّهُمَّ اجْعلهُ هَادياً مَهْدِيّاً وَاهْدِ بِهِ». هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ. [«المشكاة» (٦٢٣)، «الصحيحة» (١٩٦٩)].

٣٨٤٣ ـ (صحيح بما قبله. حَدَّثَنَا محمدُ بن يحيى، قَال: حَدَّثَنَا عَبداللّهِ بن محمدٍ النُّفيليُّ، قَال: حَدَّثَنَا عَمْرُو بن وَاقدٍ، عن يُونسَ بن حَلْبس، عن أبي إدْريسَ الْخَوْلانيِّ، قال: لَمَّا عَزلَ عُمرُ بن الخطَّابِ عُمَيْرَ بن سَعْدٍ عن حِمْصٍ وَلَّى مُعاويةَ، فقال النَّاسُ: عَزلَ عُمَيْراً وَوَلَّى مُعاويةَ، فقال عُمَيْرٌ: لاَ تَذْكُروا مُعاويةَ إلاّ بِخَيْرٍ، فإنِّي سَمِعتُ رَسولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: «اللّهُمَّ اهْدِ بهِ». هذا حديثٌ غريبٌ، وَعَمْرُو بن وَاقدٍ يُضعَّفُ.

(٤٩) باب مناقب عَمرو بن العاص رضى الله عنه

٣٨٤٤ ـ (حسن) حَدَّثَنَا قُتيبةُ، قَال: حَدَّثَنَا ابن لَهِيعةَ، عن مِشْرحِ بن هَاعَانَ، عن عُقْبةَ بن عَامرٍ، قال:

ہادی و مهدی کی فضیلت

بعض لوگ تمام محدثین کرام کے فیصلے کو چھوڑ کر صرف پانچویں صدی ہجری کے ایک محدث، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کے قول کی وجہ سے اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے والے راوی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی نہیں، لہذا یہ روایت منقطع (ضعیف) ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ کو تمام بڑے محدثین نے صحابی قرار دیا ہے، جنہوں نے صحابی قرار دیا اور نبی ﷺ سے سماع کی صراحت پیش کی انکے نام

① امام سعید بن عبدالعزیزؒ ② امام ابن سعدؒ ③ امام بخاریؒ ④ امام ابو حاتمؒ ⑤ امام بغویؒ ⑥ امام ابن ابی حاتمؒ ⑦ امام ابن حبانؒ ⑧ خطیب بغدادیؒ ⑨ امام ابو نعیم اصفہانیؒ ⑩ حافظ ابن عساکرؒ ⑪ حافظ نوویؒ ⑫ حافظ مزیؒ ⑬ حافظ ذہبیؒ ⑭ حافظ تقی الدین فاسیؒ ⑮ امام سیوطیؒ ⑯ ابن حجر ہیتمیؒ ⑰ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ⑱ امام ابن البرقیؒ

www.KitaboSunnat.com

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

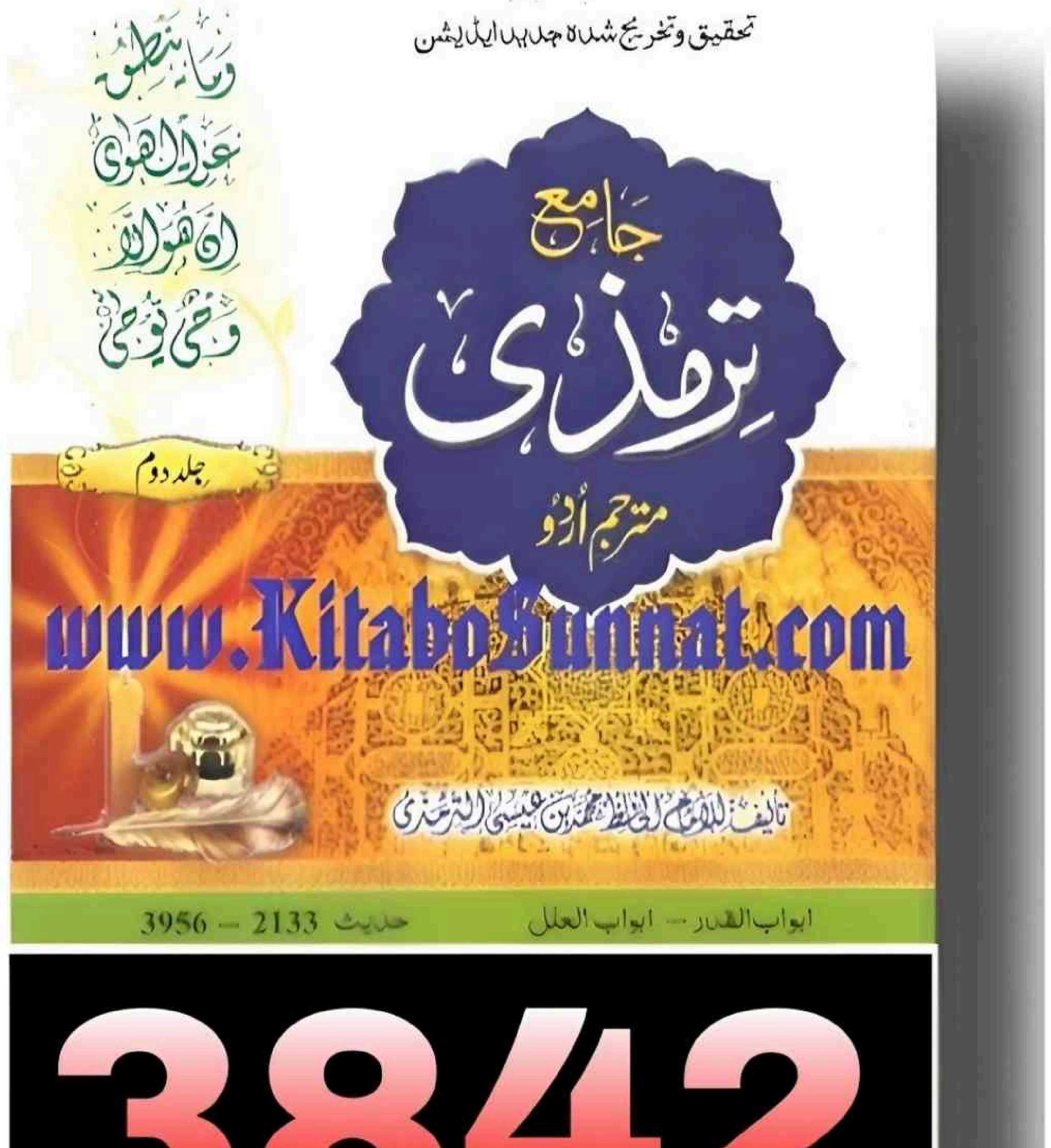

3842

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(التاريخ الكبير للبخاري بحواشي المطبوع :5 / 240)

القرشي رضي الله عنه، شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه و سلم، قال الحسن عن ضمرة: مات لست بقين من خلافة عثمان، و قال محمد بن مقاتل اخبرنا احمد بن محمد اخبرنا يعقوب بن ابراهيم: لتسع من سني عثمان، و قال يعقوب بن ابراهيم: و هو ابن خمس و سبعين ·

٧٩١ – عبد الرحمن[١] بن ابی عميرة المزنی[٢]، يعد فی الشيامين؛ قال ابو مسهر حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد: عن ابن ابی عميرة قال النبي صلى الله عليه و سلم لمعاوية: اللهم اجعله هاديا مهديا و اهده و اهد به، و قال عبد الله عن مروان عن سعيد عن ربيعة: سمع عبد الرحمن سمع النبي صلى الله عليه و سلم – مثله ·

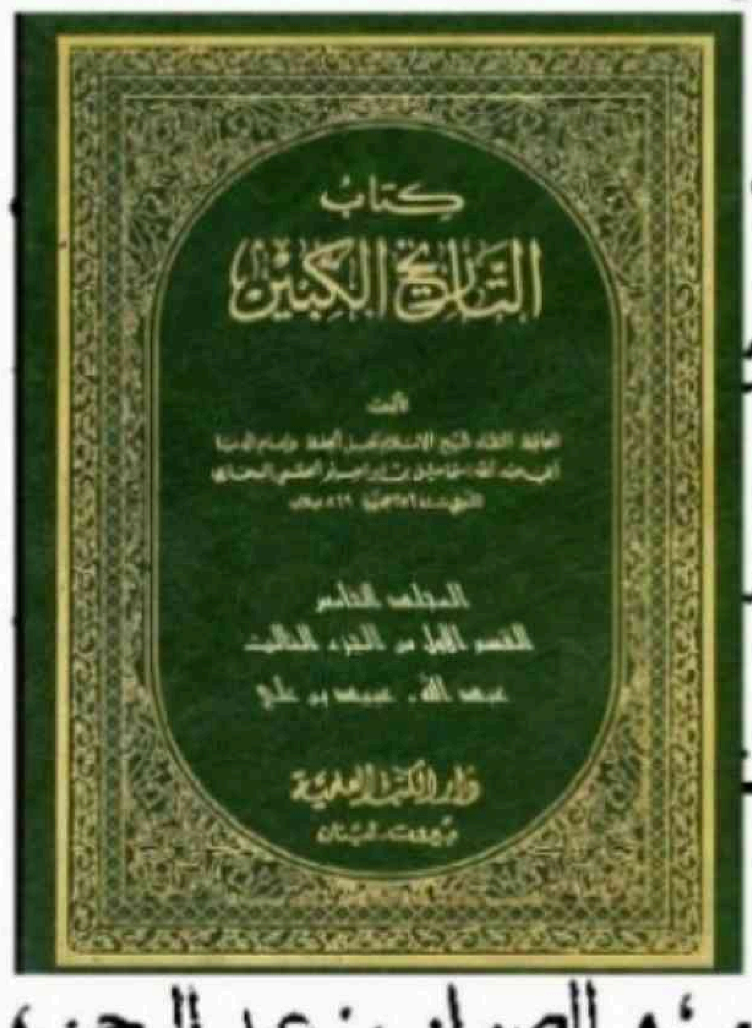

ا خ ا د ١١٢٧ ٧٩٢ – عبد الرحمن بن ازهر بن عبد
القرشي، له صحبة؛ ابراهيم بن موسى اخبرنا هش
كان عبد الرحمن بن ازهر يحدث ان خالد بن و
خيل[٣] النبي صلى الله عليه و سلم يوم حنين فرأيـ

(١) و كان فی الأصل: عبد الله · و هو من قلم السهو؛ و الصواب: عبد الرحمن، كما هو معروف فی رجال الصحابة، راجع أسد الغابة و الإصابة و الجرح و التعديل (٢) و فی اسد الغابة: و قال الوليد بن مسلم عبد الرحمن بن عميرة و قيل عبد الرحمن بن ابی عمير و قيل عبد الرحمن بن عمير او عميرة القرشي · (٣) و كان فی الأصل: علی حمل؛ و الصواب: علی خيل، راجع اسد الغابة ·

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام ابن سعد رحمہ اللہ (230ھ) فرماتے ہیں:
"عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں
"(الطبقات الکبری ط العلمیة :7/ 292)

قال محمد بن عمر: وتوفي أبو ثعلبة
أوّل خلافة عبد الملك بن مروان.

[٣٧٤٣] ـ أبو كبشة الأنماري، قال الهيثم بن

[٣٧٤٤] ـ عبد الرحمن بن قتادة السُّلمي، صح

أخبرنا معن بن عيسى قال: حدّثنا م
عبد الرحمن بن قتادة السلمي، وكان من أ
رسول الله، ﷺ، يقول: «إنّ الله، تبارك وت
فقال هؤلاء في الجنّة ولا أبالي، وهؤلاء في ا
فعلى ماذا نعمل؟ قال: على مواقع القَدَر.

[٣٧٤٥] ـ نُعيم بن هبّار الغطفانيّ، هكذا أخ
عن أبي الزاهريّة عن كثير بن مرّة عن نُعيم ب
فيما يحدّث به نُعيم بن هبّار، وقال غيرهم:
النبيّ، ﷺ، وروى عنه ونزل بعد ذلك دمشق.

[٣٧٤٦] ـ عبد الرحمن بن أبي عُميرة المزني، وكان من أصحاب رسول الله، ﷺ، نزل الشأم، وهو الذي روى في معاوية ما رُوي من حديث الوليد بن مسلم قال: حدّثنا شيخ من أهل دمشق قال: حدّثنا يونس بن ميسرة بن جليس قال: سمعتُ عبد الرحمن ابن أبي عميرة المزني يقول: سمعتُ رسول الله، ﷺ، يقول: يكون في بيت المقدس بيعة هُدًى.

قال: وحدّث أبو مُسْهِر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، وكان من أصحاب النبيّ، ﷺ، أنّه قال في معاوية: اللهمّ اجعله هادياً مَهْديّاً اهْده واهْد به.

[٣٧٤٧] ـ أبو سيّارة المُتْعي، وكان حليفاً لبني بجالة.

[٣٧٤٣] التقريب (٢/٤٦٥).
[٣٧٤٥] التقريب (٢/٣٠٦).
[٣٧٤٦] التقريب (١/٤٩٣).
[٣٧٤٧] التقريب (٢/٤٣٣).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام ابو حاتم (277ھ) نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔
(علل الحدیث لابن آبي حاتم :6/ 382)،

لي النبيُّ ﷺ. . . .

قلتُ لأبي: فهو ابنُ أبي عَمِيرَة أو ابنُ عَمِيرَة ؟

قال: لا ؛ إنما هو ابنُ أبي عَمِيرَة .

فسمعتُ أبي يقول: غَلِطَ الوليدُ؛ وإنما هو: ابنُ أبي عَمِيرَة، ولم يسمعْهُ من النبيِّ ﷺ؛ هذا[1] الحديثَ[2].

---

(١) اسم الإشارة « هذا » بدلٌ من ضمير النصب في « يسمعه ».

(٢) ذكر الذهبي في "سير أعلام النبلاء" (٨/ ٣٧-٣٨) الحديث من طريق أبي مُسْهر، ثم ذكره من طريق الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبدالعزيز، ثم قال: « فهذه عِلَّة الحديث قَبْلَه ».

وقال ابن عبدالبر في "الاستيعاب" (٦/ ٦٦-٦٧): « عبدالرحمٰن بن أبي عميرة - وقال الوليد بن مسلم: عبدالرحمٰن بن عمرة، أو عميرة - المزني، وقيل: عبدالرحمٰن بن أبي عمير المزني، وقيل: عبدالرحمٰن بن عمير أو عميرة القرشي، حديثه مُضطرب لا يثبت في الصَّحابة، وهو شاميٍ، رُوي عن ربيعة بن يزيد عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول - وذكر معاوية -

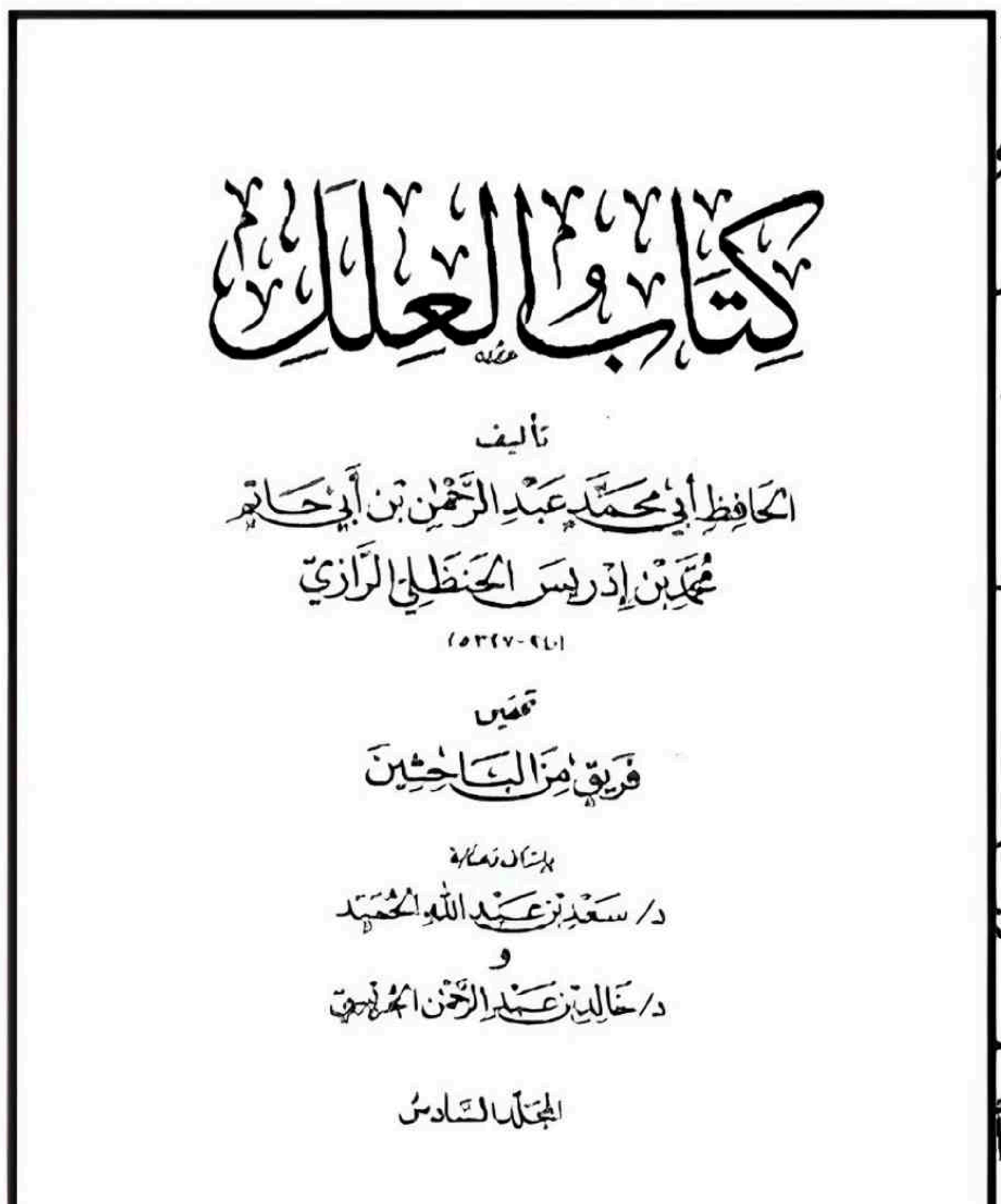
كِتَابُ العِلَلِ
تأليف
الحافظ أبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم
محمد بن إدريس الحنظلي الرازي
(٢٤٠-٣٢٧هـ)
تحقيق
فريق من الباحثين
بإشراف وعناية
د/ سعد بن عبد الله الحميد
و
د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي
المجلد السادس

واهدِ به "، ومنهم من يوقف حديثه هذا و

وروى عنه أيضًا القاسم أبو عبدالرحمٰن مرفو

وروى عنه علي بن زيد مرسلاً، عن النبيِّ

الإسناد مرسل، لا تثبتُ أحاديثه، ولا تصحُّ

وتعقَّبه ابن حجر في "الإصابة" (٦/ ٣٠٩)-

ﷺ - بقوله: « وهذه الأحاديث وإن كان لا

يُثبت لعبدالرحمٰن الصُّحبة، فعَجَبٌ من قو

مرسل، لا تثبُت أحاديثه، ولا تصحُّ صحبت

ما هذا ؟ فقد رواه مروان بن محمد الطَّاط

يزيد: أنه سمع عبدالرحمٰن بن أبي عميرة: أ

ذكر من أخرج الروايتين، وفات ابن فتحون

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام ابوالقاسم البغوی (317ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(معجم الصحابة للبغوي :4/ 489)

عبد الرحمن بن أبي عميرة [المزني ، القرشي](١)

١٩٤٦-حدثني [عبد الكريم بن] الهيثم [القطان ، نا] حَيْوَة بن شريح، نا بقية ، نا بَحِير بن سعد ، عن خالد ، يعني ابن معدان ، عن [ابن أبي عميرة] : أن رسول الله ﷺ قال :« ما في الناس من نفس مسلمة يقبضُها [ربّها تعالى تحب أنْ ترجع إليكم]، وإن لها الدنيا وما فيها غير الشهيد.»(٢)

مُعجم الصَّحابة
تصنيف
أبي القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي
ت-٣١٧ هـ رحمه الله
الجزء الرابع
الأحاديث (١٥٤٢ - ١٩٦٠)
[عبدالله - عبدالرحمن]
دراسة وتحقيق
محمد الأمين بن محمد محمود أحمد الجكني
عضو هيئة التدريس بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
طبع على نفقة أبي باسل سعد بن عبد العزيز
بن عبد المحسن الراشد غفر الله له ولوالديه ولزوجته
وذريته وجميع المسلمين فجزاه الله خيرا الجزاء
وجعل ثواب هذا العمل في ميزان حسناته
مكتبة دار البيان
دولة الكويت

(١) ما بين المعقوفتين مطموس . ويلاحظ أن أحادي
ترجمة حاتم بن أبي بلتعة . مما يشير إلى حد
الصحابة لأبي نعيم ، ١٨٣٦/٤ ، [١٨٤٥
أسد الغابة ، ٣٧٥/٣ [٣٣٦٢]
الإصابة ، ٤١٤/٢ [٥١٧٧] قال أبو حاتم
ذكره البخاري وابن سعد ، وابن البرقي وابن
أبو الحسن بن سميع في الطبقة الأولى من الصح

(٢) ما بين المعقوفات مطموس . وقد أثبته كما
عن البغوي ، به . ثم قال : كذا قال ، وقد
وقد رواه أحمد عن المسند ، ٢١٦/٤
ونقله الحافظ ، وعزاه لأحمد ، الإصاب
(١٣٥١٢)

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی حاتم (327ھ) فرماتے ہیں:
"محمد بن ابی عمیرہ اور عبد الرحمن بن عمیرہ دونوں بھائی صحابی ہیں۔"(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم :8/ 54)

٢٤٨ - محمد بن ابى عميرة شامى له صحبة و هو اخو عبد الرحمن بن ابى عميرة لهما صحبة روى عن محمد بن أبى عميرة خالد بن معدان و جبير بن نفير سمعت ابى يقول ذلك .

٢٤٩ - محمد بن ابى عميرة (١) روى عن سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه و سلم فى المثلة روى عنه معان بن رفاعة سمعت ابى يقول ذلك .

٢٥٠ - محمد بن ابى عمرة روى عن ابيه عن عمرو على رضى الله عنهما قولها سمع منه ابن جريج سمعت ابى يقول ذلك و سمعت ابى يقول : هو مجهول .

باب الغين

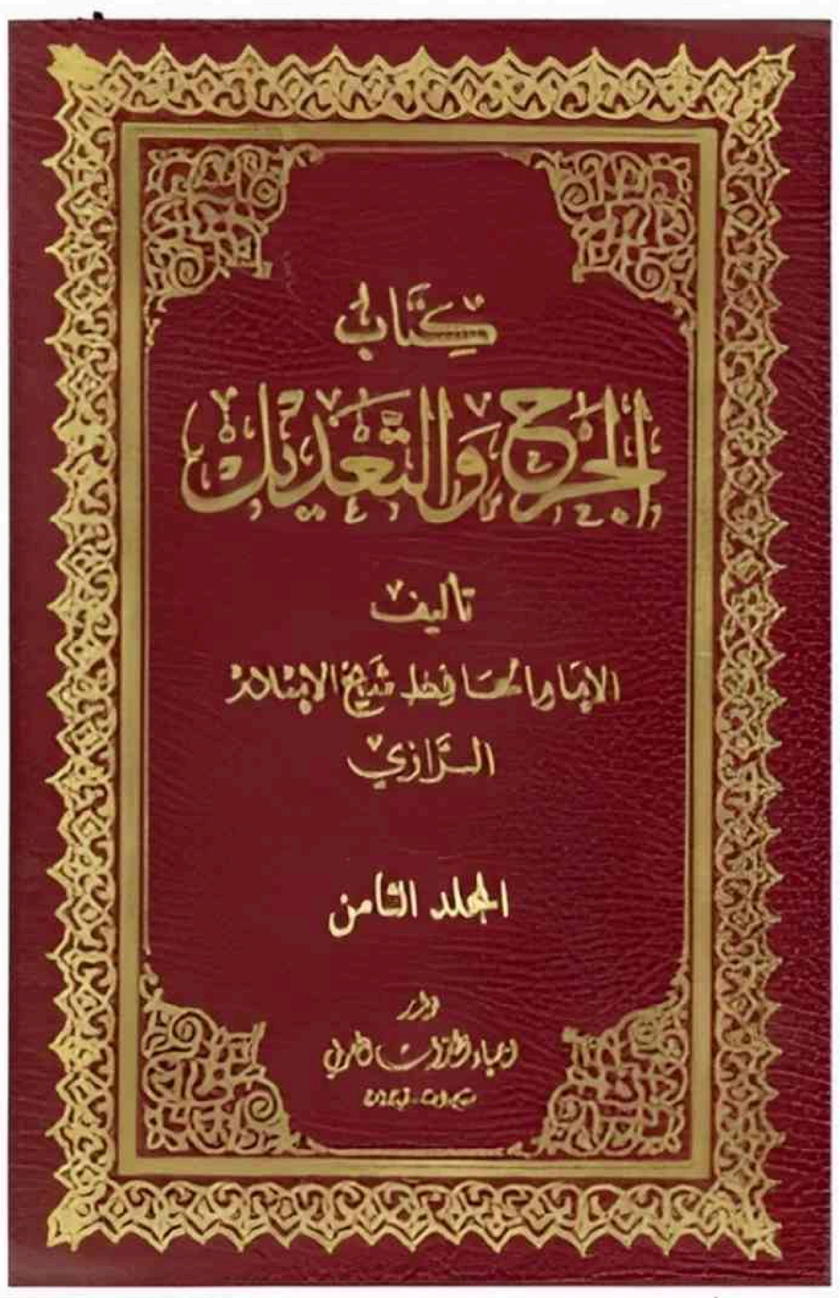

٢٥١ - ‹ ٣٦ م ٥ › محمد بن غزوان الدمشقى
روى عنه سليمان بن شرحبيل [الدمشقى ـ ٢
ابو زرعة : محمد بن غزوان الدمشقى الذى يو
منكر الحديث .

٢٥٢ - محمد بن غياث ابو لبيد (٣) السرخى
و ابن ابى الزناد و محمد بن جابر روى عنه ابو ع
و يحيى بن المغيرة و سلمة بن شبيب سمعت ا
فقال : هو [شيخ ـ ٤] بلخى مرجىء .

____

= و فى ترجمته من تهذيب المزى ذكر محمد بن عميرة فى شيوخه و وقع فى ك هنا « سلمة » كذا (١) كذا و فى تاريخ البخارى (١/١/٢٠٦) « محمد بن ابى عمرة » و أراه الصواب (٢) من م (٣) مثله فى تاريخ البخارى (١/١/٢٠٧) و هكذا ذكره الدولابى فى الكنى (٢/٩٢) فى باب اللام ووقع فى ك « ابو الوليد » كذا (٤) من م .

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی حاتم (327ھ) فرماتے ہیں:

"عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

(الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم :5/ 273)"

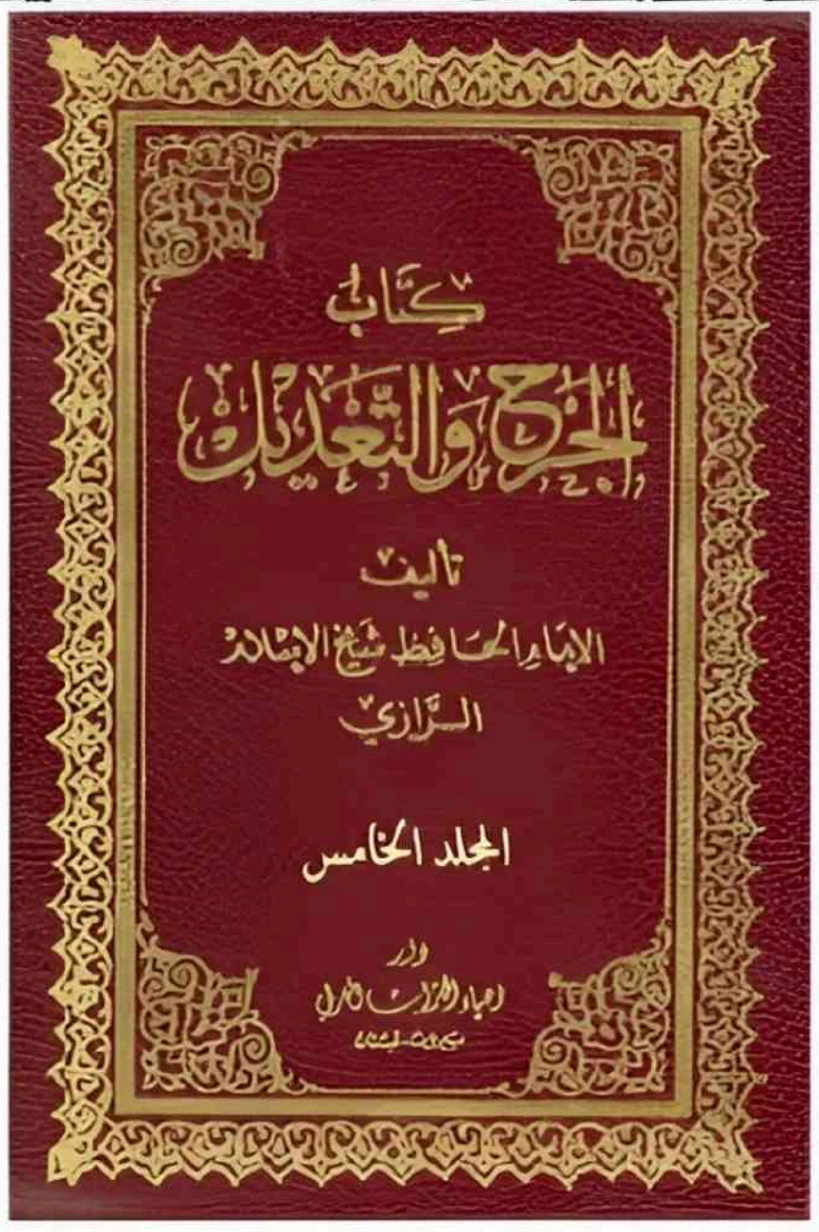

١٢٩٣ ـ عبد الرحمن بن علقمة الثقفى و يقال
[النبى صلى الله عليه و سلم مرسلا، و روى ـ
ابن ابى عقيل روى عنه جامع [بن ـ ٢]
ابن ابى جحيفة و ابوحذيفة (٤) [قال ابو
ابن حبيب فى كتاب (٥) ﴿ ٥٩٠ ك ﴾ الو
فقال : هو تابعى ليست له صحبة .

١٢٩٤ ـ عبد الرحمن ﴿ ٩٤ م ٤ ﴾ بن علقمة
عن شريك و الجراح بن مليح و ابراهيم بن
حمزة السكرى و ابن المبارك روى عنه ابى و ابوزرعة . سئل ابى عنه
فقال : صدوق [قال ابو محمد ـ ٧] .

١٢٩٥ ـ عبد الرحمن بن ابى عقيل الثقفى انه اتى النبى صلى الله عليه و سلم فى وفد . روى عون بن ابى جحيفة عن عبد الرحمن بن علقمة الثقفى عنه .

١٢٩٦ ـ عبد الرحمن بن ابى عميرة المزنى، له صحبة يعد فى الشاميين روى عنه القاسم ابوعبد الرحمن و ربيعة بن يزيد و جبير بن نفير .

١٢٩٧ ـ عبد الرحمن بن ابى عمرة الانصارى نجارى مدينى قاضى المدينة روى عن عثمان بن عفان و ابى هريرة و ابيه روى عنه مجاهد و اسحاق ابن عبد الله بن ابى طلحة و محمد بن ابراهيم و عثمان بن حكيم و هلال بن على و عبد الكريم الجزرى سمعت ابى يقول ذلك . قال ابو محمد روى عنه عبد الرحمن بن هرمز الاعرج .

١٢٩٨ ـ عبدالرحمن بن ابى عائشة مدينى وهو اخوعبدالله بن ابى عائشة الذى روى عنه ابوعامر العقدى روى عن سالم بن عبدالله روى عنه خالد

---

(١) من م (٢) سقط من ك (٣) ك « ابوضمرة » خطأ (٤) هو عبد الملك بن محمد ابن بشير كما فى الاصابة (٥) م « مسند » (٦) مثله فى الثقات ووقع فى ك « المزنى » (٧) من ك .

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

خطیب بغدادی (364ھ) فرماتے ہیں:
عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی شامی صحابی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ سے روایت (بھی) بیان کرتے ہیں۔
"(تالي تلخيص المتشابہ :2/ 539)

باب ـ الياء الزائدة

عبدالرحمٰن بنُ أبي عَميرة، وعبدالرحمٰن بنُ أبي عَمْرة [٩١ب]

الأوَّل

[٣٥٢] عبدالرحمٰن بنُ أبي عَميرة المُزَنيُّ الشاميُّ(١)

له صُحبةٌ وروايةٌ عن النبيِّ ﷺ.

روى عنه رَبيعةُ بنُ يَزيدٍ الدِّمشقيُّ، ولا أعلمُ له غيرَ حديثٍ واحدٍ.

[٣٢٨] أخبرناه عبدالله بنُ يحيى بن عبدالجبَّار السُّكَّريُّ، أخبرنا أبو علي إسماعيلُ بنُ محمد الصَّفَّارُ، حدثنا عبَّاسُ بنُ عبدالله التَّرْقُفيُّ، حدثنا أبو مُسْهِر، حدثنا سعيدُ بنُ عبدالعزيز، عن رَبيعة بن يَزيد،
المُزَنيِّ ـ قال سعيدٌ: وكان من أصحاب النبيِّ ﷺ
معاوية:

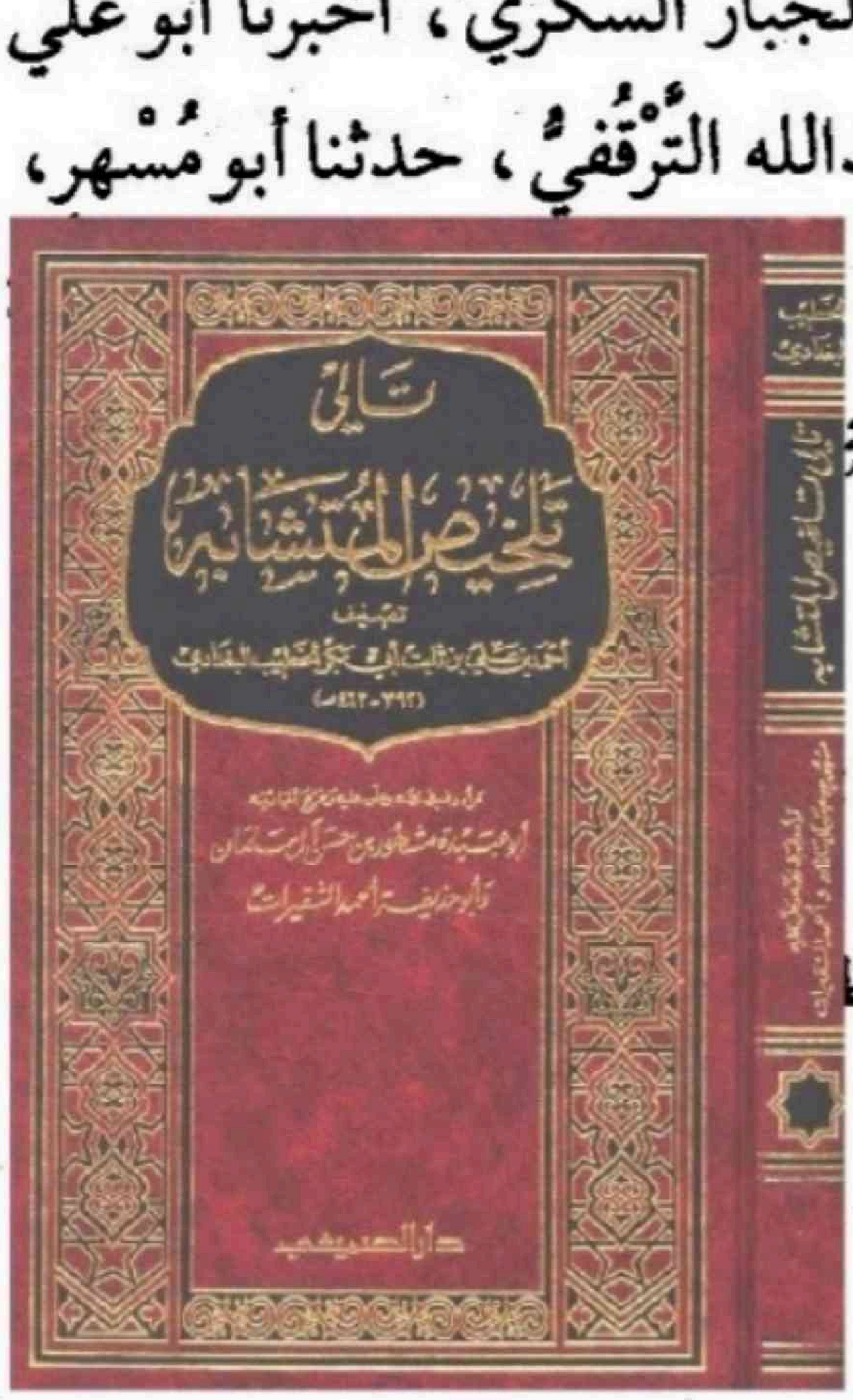

«اللهم اجْعَله هادِيًا مَهْدِيًّا، واهْدِه، واهْدِ

(١) ويقال: الأزدي، روى له الترمذي. قال الحافظ
سكن حمص».

(٢) إسناده صحيح.

=

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام ابن حبان (354ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(الثقات لابن حبان: 3/ 252)

﴿ عبد الرحمن[١] ﴾ بن عثمان[٢] بن [٣]عبيد الله بن عثمان بن [٣]عمرو بن كعب ابن سعد بن تيم بن مرة ، ابن أخي طلحة بن عبيد الله ، له صحبة ، قتل مع ابن الزبير في يوم واحد[٤] ، حديثه عند أهل المدينة .

﴿ عبد الرحمن[٥] ﴾ بن أبي عميرة المزني ، سكن الشام ، حديثه عند أهلها .

﴿ عبد الرحمن[٦] ﴾ بن أبي سبرة يزيد[٧] الجعفي وهو والد خيثمة بن عبد الرحمن ، أتى مع أبيه[٨] النبي صلى الله عليه و سلم ، روى عنه الشعبي .

﴿ عبد الرحمن[٩] ﴾ بن معاذ التيمي[١٠] ، يقال : إن له صحبة .

﴿ عبد الرحمن[٩] ﴾ بن مطيع بن الأسود بن [١١]المطلب بن أسد بن عبدالعزى القرشي[١١] . أخو عبد الله بن مطيع ، له صحبة ، كنيته أبو عبد الله ، أمه [[١٢]أم كلثوم

---

(١) له ترجمة في الإصابة ٤/ ٧٠؛ (٢) زيد في الأصل : بن مالك ـ خطأ . (٣ ـ ٣) و مثله في الإصابة و غيره ، و سقطت من م (٤) من م ، و مثله في الإصابة ، و وقع الأصل : احد ـ مصحفا (٥) له ترجمة في الإصابة ٤ /١٧٥ و من لفظه : و قيل ابن عميرة ، و قيل ابن عمير ، و زيد في أسد الغابة ٣/ ٣١٣ : ابن أبي عمير ، و زيد أيضا

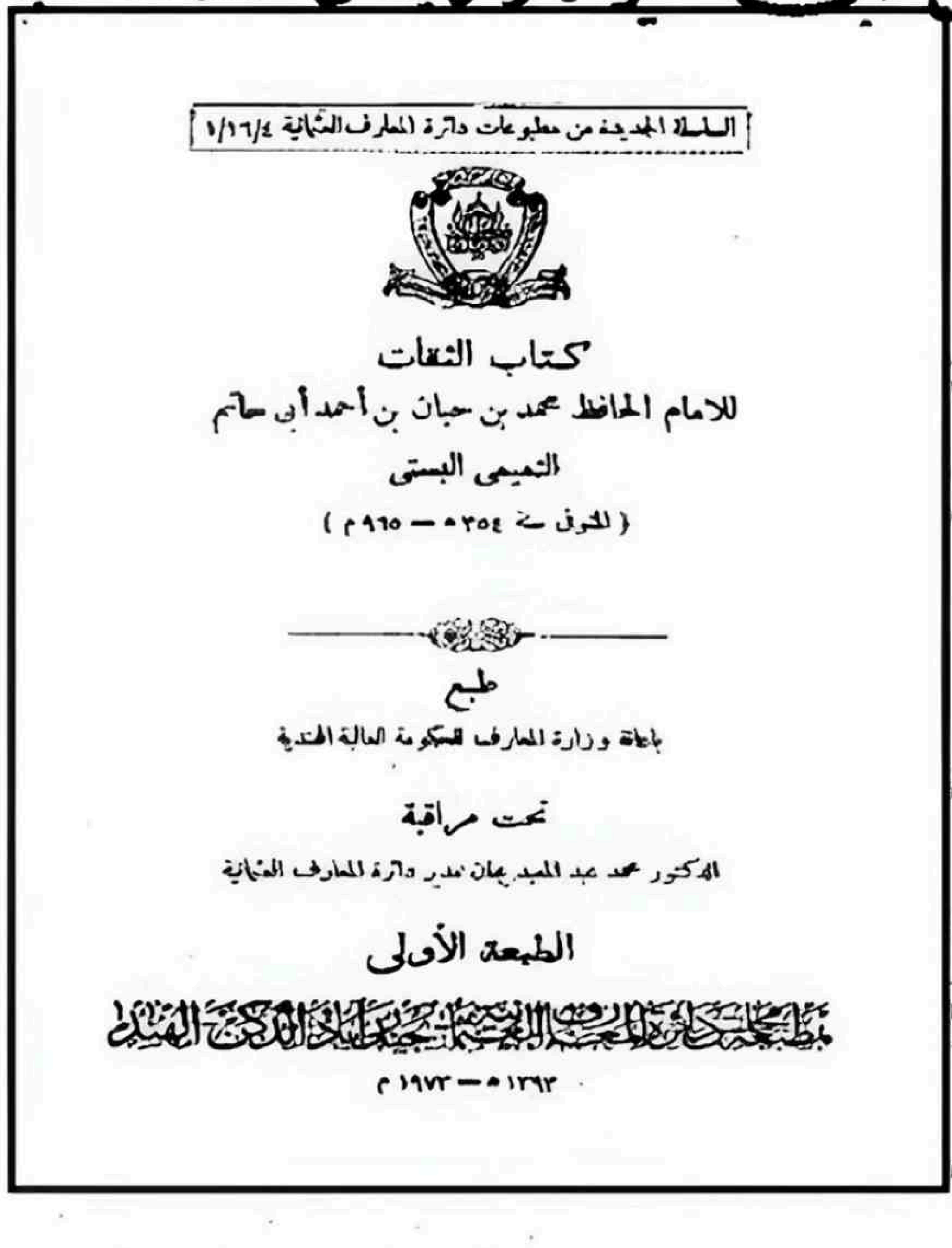
السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف العثمانية ١/١٦/٤

كتاب الثقات

للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم

التميمي البستي

(المتوفى سنة ٣٥٤ هـ — ٩٦٥ م)

طبع

باعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الطبعة الأولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند

١٣٩٣ هـ — ١٩٧٣ م

(٦) له ترجمة في الإصابة ٤/١٦١ (٧) ... لفظه : اسم أبي سبرة يزيد بن مالك ، وم... في الأصلين : بن زيد ـ خطأ ، وفي الا... مصحفا (٨) التصويب من م والإصابة ... ترجمة في الإصابة ٤/١٨٢ (١٠) من م ، و... ابن كعب بن سعد بن تيم بن مرة بن ... عبيد الله ـ راجع الإصابة ، و وقع في الا... المؤلف ، و مثله في الإصابة ٤/١٨٢ ؛ و م...

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ ابن عساکر (571ھ) فرماتے ہیں:

"عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی اور ان کو ازدی بھی کہا گیا ہے محمد بن ابی عمیرہ کے بھائی اور صحابی ہیں۔"(تاریخ دمشق لابن عساکر :35/ 229)

رأيت الأوزاعي في منامي فقلت: يا أبا عمرو

وجل، قال: ما رأيت هناك درجة أرفع من درجة العل

أخْبَـرَنا أبو القاسم علي بن إبراهيم، أنا أبو

إسماعيل، أنا أحمد بن مروان، نا أبو بكر بن أبي

يزيد بن مذعور:

رأيت الأوزاعي في المنام، فقلت له: يا أبا

وقال: ومن بعدهم(٣) درجة المحزونين.

٣٩٠٨ ـ عبد الرَّحمن بن ع

حدَّث عن صَدَقة بن عبد الله السَّمين.

روى عنه أبو زرعة الدمشقي.

أنْبَانا أبو تراب حيدرة بن أحمد الأنصاري(٥)، نا أبو بكر الخطيب، أنا الحسين بن بِشْرَان، أنا الحسين بن صَفْوَان، نا عبد الله بن محمَّد القرشي، قال: كتب إليَّ أبو نصر العابد، نا أبو زرعة الدمشقي، نا عبد الرَّحمن بن عمرو اليَحْصبي، عن صَدَقة، عن أبي وَهْب، عن مكحول، عن أبي أُمامة، قال: كان الناس كشجرة ذات جنًى ويوشك أن يعودوا كشجرة ذات شوك.

٣٩٠٩ ـ عبد الرَّحمن بن أبي عَمِيرة المزني(٦) ـ ويقال: الأَزْدي(٧)(٨) ـ

أخو محمَّد بن أبي عَمِيرة وله صحبة.

---

(١) الأصل وم: به.
(٢) كذا بالأصل وم، وفي المختصر ١٤/ ٣٤٠ المحرومين.
(٣) الأصل: بعده، والمثبت عن م، باعتبار الضمير يعود على العلماء.
(٤) ذكره المزي في تهذيب الكمال ١١/ ٣٠٨ في شيوخ أبي زرعة الدمشقي عبد الرحمن بن عمرو النصري.
(٥) بعدها في م: وحدثنا عمي، أنا حيدرة قراءة.
ويبدو أن الخبر من استدراكات القاسم على أبيه.
(٦) في الأصل: المري، والمثبت عن م ومصادر ترجمته.
(٧) قال المزي: وهذا وهم ولأنه مزني وليس بأزدي. أما البرقي فقد جزم أنه أزدياً، نقله عنه في تهذيب التهذيب.
(٨) ترجمته وأخباره في تهذيب الكمال ١١/ ٣٢٠ وتهذيب التهذيب ٣/ ٤٠٣ والإصابة ٢/ ٤١٤ وأسد الغابة ٣/ ٣٧٥ والاستيعاب ٢/ ٤٠٧ (هامش الإصابة).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

امام ابو نعیم اصبھانی (439ھ) نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔
(معرفة الصحابة لأبي نعيم :4/ 1836)

[١٨٤٥] عبد الرحمن بن أبي عُميرة المزني (١)

□ عداده في الشاميين، روى عنه ربيعة بن يزيد، والقاسم أبو عبد الرحمن.

٤٦٣٤ ـ حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبـو زرعة الدمشقي، ثنا أبومسهر، ثنا سعيد ابن عبـد العزيز، عن ربيـعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عـميرة، قال: سـمعت رسول الله ﷺ يقول لمعاوية: **«اللهم اجعله هاديًا مهديًا، واهده واهد به»**.

* رواه الوليد بن مسلم، وغيره، عن سعيد.

* ورواه عمرو بن واقد، عن يونس بن ميسرة، عن عُمير الأنصاري، عن النبي ﷺ مثله.

٤٦٣٥ ـ حدثنا عبد الله بن محمد، ثنا أحمد بن عمرو بن الضحاك، ثنا محمد بن المصفى، ثنا سويد بن عبد العزيز، عن أبي عبد النجراني، عن القاسم أبي عبد الرحمن، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، قال: خمس حفظتهن من رسول الله ﷺ قال: **«لا صفر، ولا هامة، ولا عدوى، ولا يَتِمُّ شهران ستين يومًا، ومن أخفر ذمة لله لم يرح ريح الجنة»**.

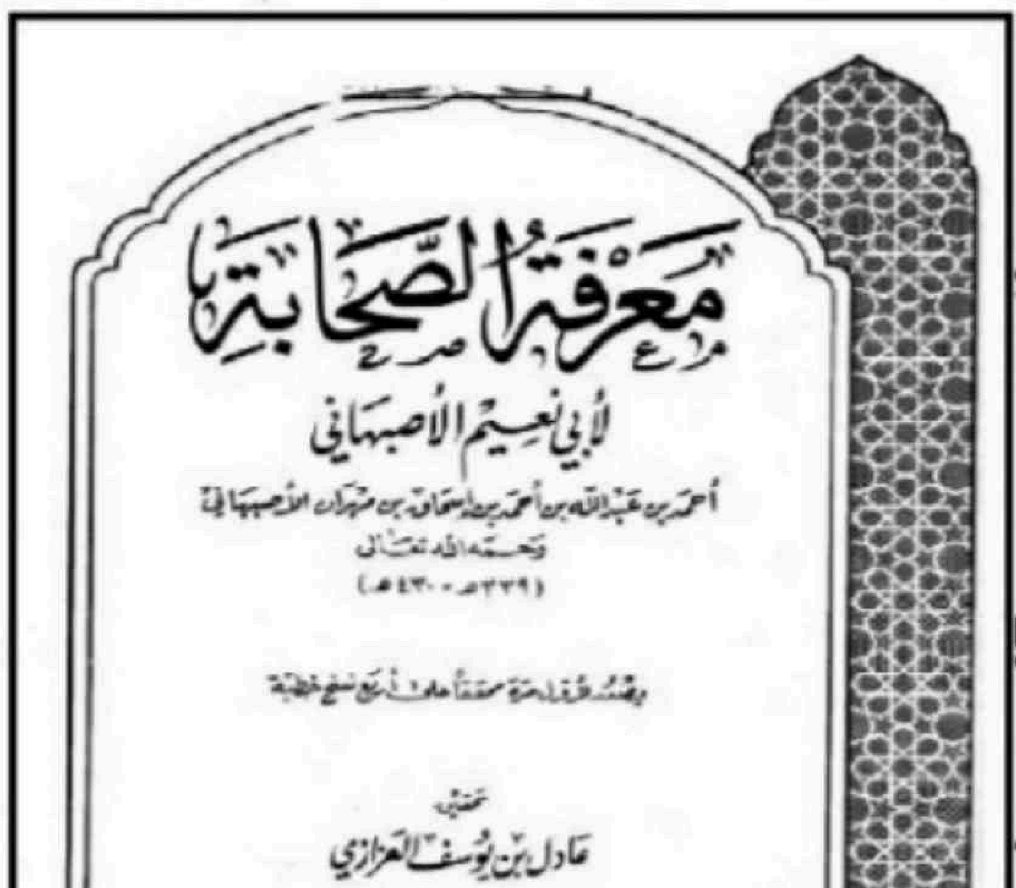

* رواه سليمان بن عبد الرحمن، ومحمد بن الم

* * *

[١٨٤٦] عبد الرحمن

□ غير منسوب، وقيل: إنه من بني تميم، روى
التياج، وأرسله عنه فيما زعم بعض المتأخرين وهو غي

٤٦٣٦ ـ حدثنا أبو عمرو بن حمدان، ثنا الحس
القواريري، ثنا جعفر بن سليمان، ثنا أبو التياج قال

(١) الاستيعاب (١٤٥٣)، الأسد (٣/ ٤٧٩)، الإصابة (٢/ ٤١٤).
(٢) الاستيعاب (١٤١٤)، الأسد (٣/ ٤٤٣)، الإصابة (٢/ ٣٩٦).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ مزی (742ھ) فرماتے ہیں: لہُ صُحبَۃٌ "صحابی ہیں۔"(تھذیب الکمال في أسماء الرجال :17/ 321)

منصور النَّسائيِّ، عن حجّاج بن مِنْهال، عن حمّاد بن سلمة، فوقع لنا عالياً بدرجتين أيضاً.

٣٩٢١ ــ ت: عَبْد الرَّحْمَان[١] بن أبي عَمِيرة المُزَنيُّ، ويقال: الأَزْديُّ البَرْقيُّ، وهذا وهم لأنه مُزَني وليس بأَزْدي، وهو أخو محمد بن أبي عَمِيرة. لهُ صُحبة، سكنَ حِمْص.

روىٰ عن: النبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (ت) أحاديث.

روىٰ عنه: جُبير بن نُفير، وخالد بن مَعْدان، وربيعة بن يزيد الدمشقيُّ (ت)، والقاسم أبو عَبْد الرَّحْمَان، ويونُس بن مَيْسَرة بن حَلْبَس[٢].

روىٰ له التِّرمذيُّ حديثاً واحداً وقد وقع لنا عالياً عنه.

أخبرنا به أبو الفرج بن قُدامة، وأبو الحسن بن البُخاريّ، قالا: أخبرنا أبو اليُمن الكِنْديُّ، قال: أخبرنا الحُسين بن عليّ، قال: أخبرنا أبو الحسين بن النَّقُور، قال: أخبرنا أبو الحسين ابن أخي ميمي، قال: حَدَّثنا عبد الله بن سُليمان، قال: حدَّثنا عيسى بن هلال السَّلِيْحيُّ، قال:

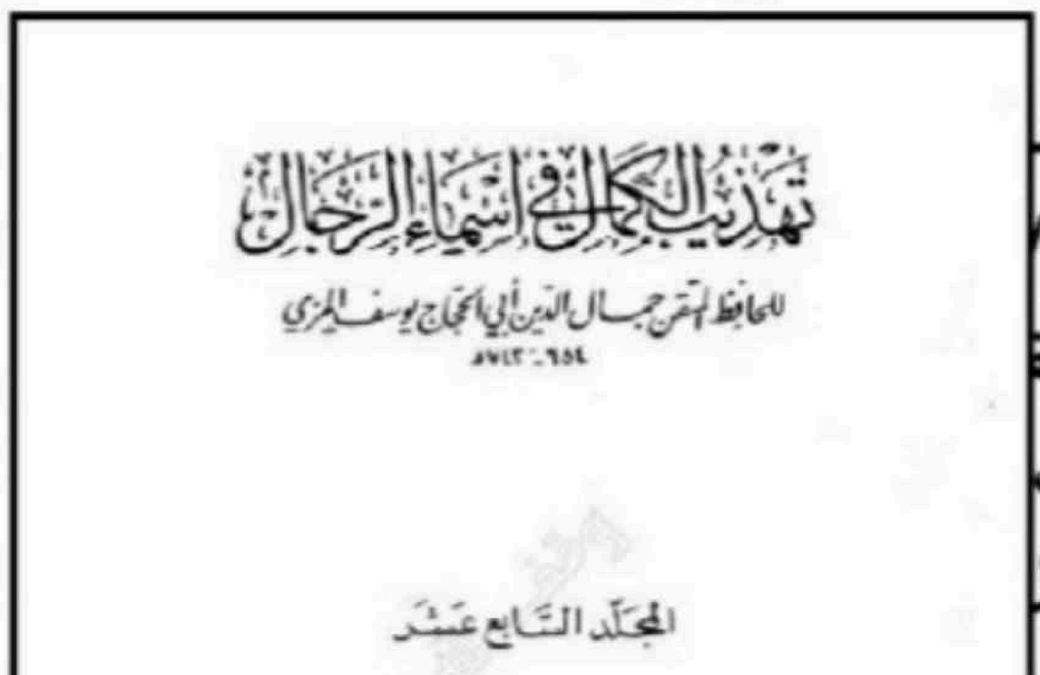

(١) طبقات ابن سعد: ٤١٧/٧، ومسند أحمد
٥/الترجمة ٧٩١، والمعرفة والتاريخ: ١/
١٢٩٦، والاستيعاب: ٨٤٣/٢، والكاشف
الصحابة: ١/الترجمة ٣٧٤٢، وتذهيب
التحصيل: الترجمة ٤٤٨، ونهاية السول
٤٤٣/٦ ــ ٤٤٤، والإصابة: ٢/الترجمة
الخزرجي: الترجمة ٤٤٠٧.

(٢) قال ابن أبي حاتم: له صحبة (الجرح
ابن عبد البر: حديثه منقطع الإسناد مرس
(الاستيعاب: ٨٤٣/٢).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ نووی (676ھ) فرماتے ہیں:

"صحابی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

(تهذيب الأسماء واللغات :2/219)

وكان ابنه يزيد غائباً بِحُوَّارَيْن وَقت وفاة معاوية ، فأرسل إليه البريد ، فلم يدركه[١].

وكان معاوية أبيض جميلاً ، يخضب .

وروي عنه ، قال: ما زلت أطمع بالخلافة منذ قال لي رسول الله ﷺ: **«إنْ وُلِّيْتَ فَأَحْسِنْ[٢]»**.

قال ابن قُتيبة في «المعارف»[٣]: لم يولد لمعاوية في زمن خلافته [ولد] ؛ لأنه ضرب على أُنْثَيَيْهِ[٤] فانقطع عنه الولد ، وولد له قبلها: عبدُ الرحمن لأم ولد ، ويزيدُ ، أمه: مَيْسون بنتُ بَحْدَل[٥] الكَلْبِية ، وعبد الله ، وهند ، ورَمْلة وصفية .

روينا عن عبد الرحمن بن أبي عَمِيْرَةَ الصحابي ـ رضي الله عنه ـ عن النبي ـ ﷺ ـ أنه قال لمعاوية: **«اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ هادِياً مَهْدِيّاً»[٦]** رواه الترمذي ، وقال: هذا[١] حديث حسن .

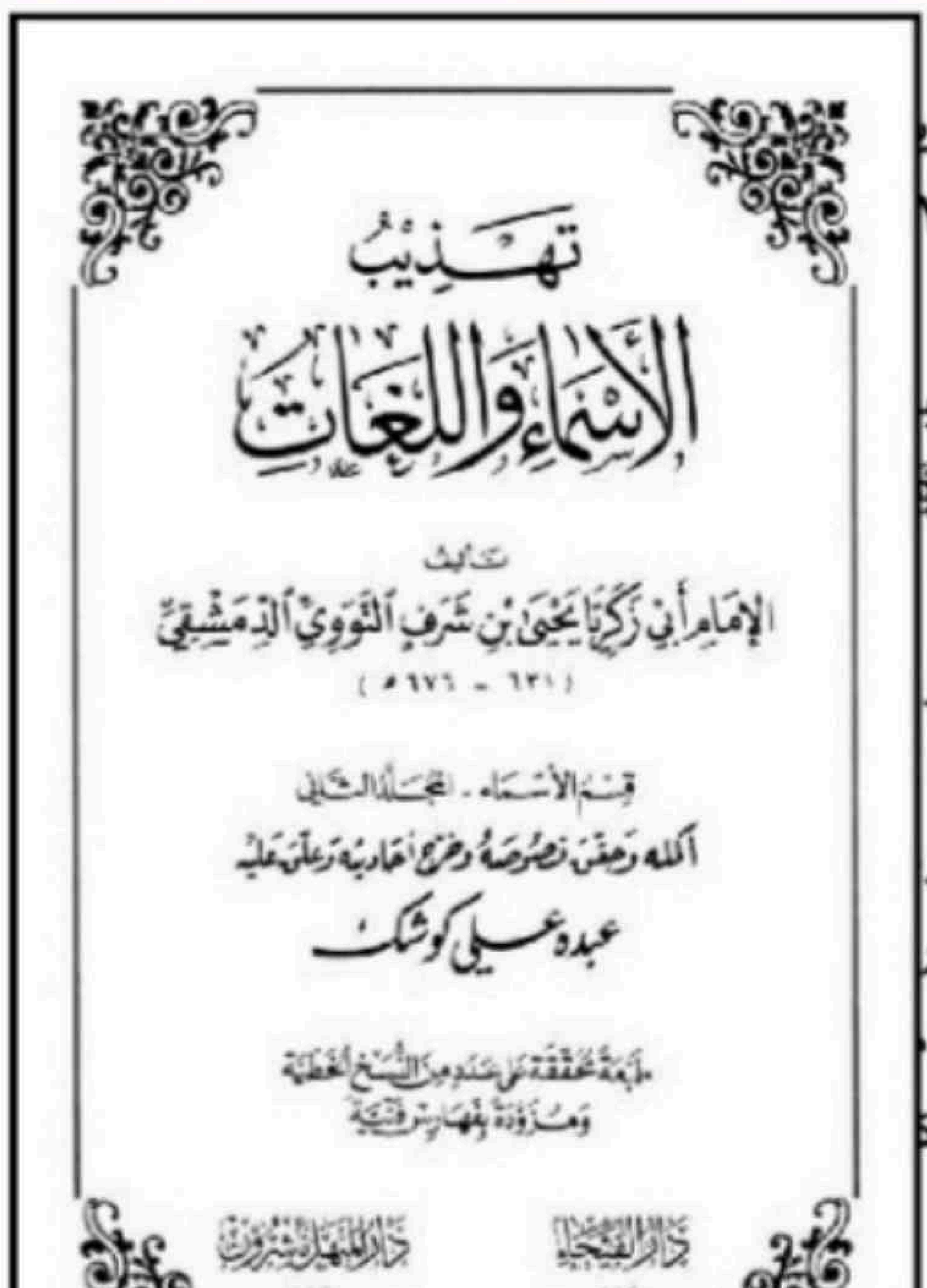
تهذيب الأسماء واللغات

تأليف

الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف النووي الدمشقي

(٦٣١ - ٦٧٦ هـ)

قسم الأسماء - المجلد الثاني

أكمله وحقق نصوصه وخرج أحاديثه وعلق عليه

عبده علي كوشك

طبعة محققة على عدد من النسخ الخطية ومزودة بفهارس فنية

دار الفيحاء دمشق — دار المنهل ناشرون دمشق

(١) أسد الغابة (٤/ ٤٣٦). (حُوَّارَيْن). مكان في سور... الأثيرة ص : ١٠٥) ، وانظر معجم البلدان (٢/ ١٥... تحرَّف «حُوَّارين» إلى «حَوْران».

(٢) أخرجه أحمد (٤/ ١٠١) من حديث عمرو بن يحيى ب... معاوية أخذ الإداوة بعد أبي هريرة يتبع رسول الله ﷺ... يوضئ رسول الله ﷺ رفع رأسه مرة أو مرتين فقال: يا... واعدل. قال: فما زلت أظن أني مُبْتَـلًى بعملٍ ، لقو... يعلى في المسند (٧٣٨٠) من حديث معاوية ،... (٩/ ٣٥٥ ـ ٣٥٦) وقال: «رواه أحمد واللفظ له ،و... فقال فيه: عن معاوية قال: قال رسول الله ﷺ . . . ور... ورجال أحمد وأبي يعلى رجال الصحيح». وقال الذ... فضائل معاوية أشياء ضعيفة تحتمل ، منها. . . .» وذك...

(٣) ص (٣٥٠).

(٤) في (أ ، ع ، ف) ، ونسخة بهامش (ح) ، والمعارف ...

(٥) في (ع ، ف): «ميسورة بنت مجدل» ، خطأ.

(٦) أخرجه الترمذي (٣٨٤٢) ، وأحمد (٤/ ٢١٦) ، وابن الأثير في أسد الغابة (٤/ ٤٣٤). وقال الترمذي: «هذا حديث حسن غريب»، ونقل الذهبي في السير (٣/ ١٢٥) تحسين الترمذي له ، وسكت عنه، وفي سنده سعيد بن عبد العزيز التَّنُوخي الدمشقي. قال الحافظ في التقريب: =

= «ثقة إمام ، سوَّاه أحمد بالأوزاعي ، وقدَّمه أبو مُسْهِرٍ ، ولكنه اختلط في آخر عمره».

(١) كلمة: «هذا» ليست في (أ ، ع ، ف).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

علامہ ذھبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

راجح یہی ہے کہ سیدنا عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔(تاریخ الاِسلام ت بشار :2/ 541)

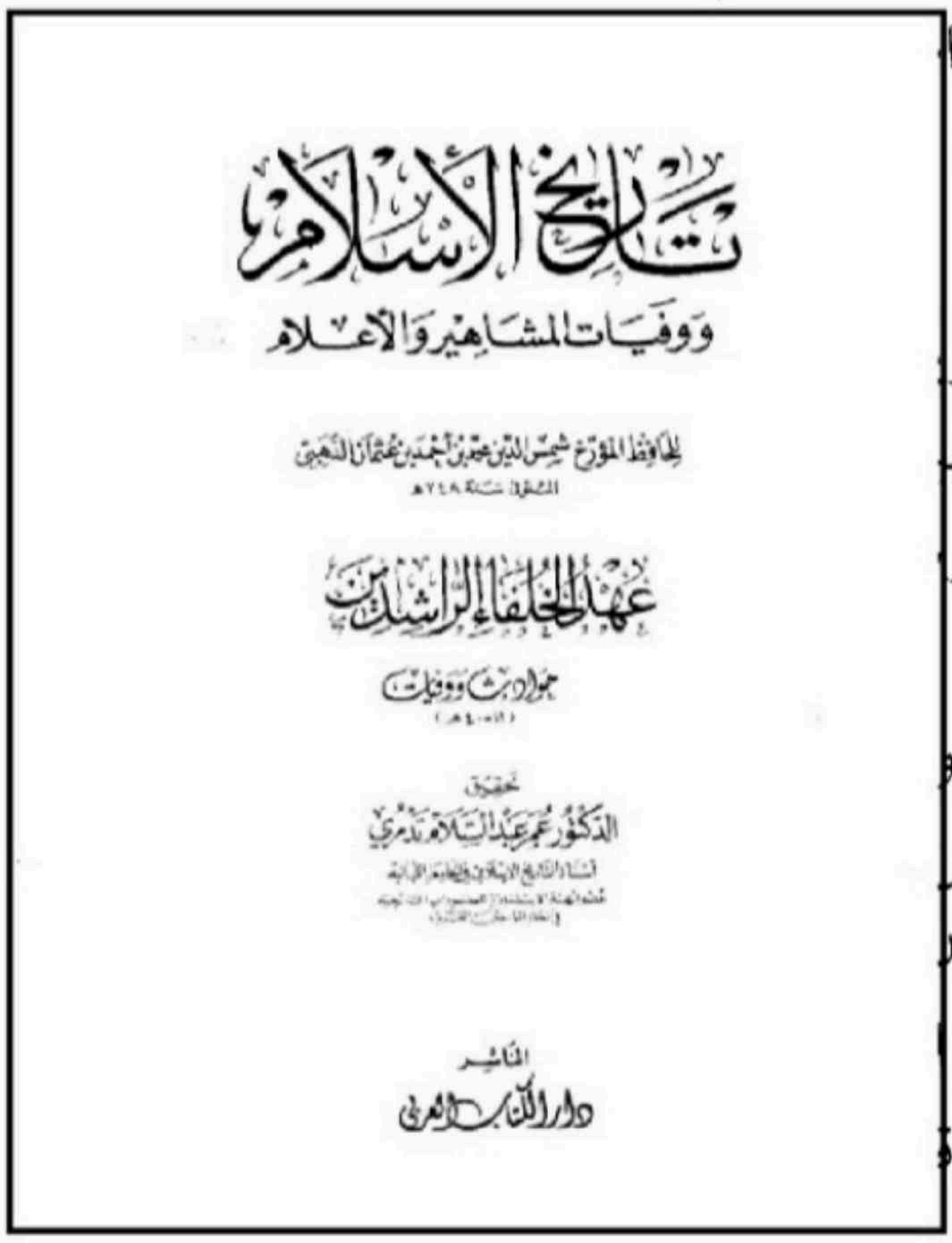

المدينة يقول: أين فقهاؤكم يا أهل ا
هذه القُصّة، ثم وضعها على رأسه
غيرها أجمل منها على معاوية[1].

وذكر المُفَضَّل الغَلاَبي: أنَّ ز
ﷺ، وكان معاويةُ كاتبَه فيما بينه وب
عباس قال: كنت ألعبُ، فدعاني ر
وكان يكتب الوحي[2].

وقال معاوية بن صالح عن يو
عن أبي رُهْم السَّماعي، عن العِرْباض
يدعونا إلى السُّحور: «هَلُمَّ إلى الغد
علِّمْ معاوية الكتابَ والحسابَ، وقِهِ ا
رواه أحمد في «مُسنده»[3] و
والعِرْباض.

وقال أبو مُسْهِر: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عَمِيرة المُزني، وكان من أصحاب النبيِّ ﷺ، أنَّ النبيَّ ﷺ قال لمعاوية: «اللَّهم علِّمه الكتاب والحساب وقِهِ العذاب». هذا الحديث رُواته ثقات، لكن اختلفوا في صُحبة عبدالرحمن، والأظهر أنه صحابي، وروي نحوه من وجوه أُخَر[4].

---

(١) إبراهيم صدوق، والحديث صحيح من طرق عن معاوية.
أخرجه ابن عساكر ٥٩/ ٦٤- ٦٥ من طريق إبراهيم، به.
وأخرجه البخاري ٤/ ٢١١ و٢١٧، ومسلم ٦/ ١٦٧ و١٦٨ من طريق حميد بن عبدالرحمن، عن معاوية، به. وانظر تخريجه في تعليقنا على الترمذي (٢٧٨١).

(٢) أخرجه أحمد ١/ ٣٣٥ ومسلم ٨/ ٢٧ من طريق أبي حمزة القصاب، عن ابن عباس، به.

(٣) أحمد ٤/ ١٢٦، وإسناده ضعيف لجهالة الحارث بن زياد كما بيناه في «تحرير التقريب». وأخرجه من هذا الطريق أبو داود (٢٣٤٤)، والنسائي ٤/ ١٤٥، وغيرهما. وليس عند أبي داود الدعاء لمعاوية.

(٤) هكذا قال وإسناده ضعيف، فقد اختلط سعيد بن عبدالعزيز بأخرة، وقد اضطرب في

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني صحابي

"عبدالرحمن بن ابی عمیرہ صحابی ہیں۔"

(الکاشف :1/ 638)

٣٢٧٦ ـ عبد الرحمن بن عمرو أبو زُرعة النَّصْريُّ الحافظ، عن أبي مُسْهِر، وهَوْذَة، والحُميديّ، وعنه أبو داود، وابن أبي العَقَب، والطَّبَرانيُّ، ثقة إمام، توفي ٢٨١ . د.

٣٢٧٧ ـ عبد الرحمن بن عمرو بن عَبَسَة السُّلَميُّ، عن العِرْباض، وعُتْبة بن عَبْد، وعنه ابنه جابر، ومحمد ابن زياد الألْهانيُّ، صدوق، توفي ١١٠ . د ت ق.

٣٢٧٨ ـ عبد الرحمن بن عمرو، شيخُ الإسلام أبو عمرو الأوزاعيُّ، الحافظ الفقيه الزاهد، عن عطاء، ومكحول، ومحمد بن إبراهيم التَّيميِّ، ورأى محمدَ بن سيرين، وعنه قتادة، ويحيى بن أبي كثير شيخاه، وأبو عاصم، والفِرْيابيُّ، وكان رأساً في العلم والعبادة، مات في الحَمَّام في صفر ١٥٧ . ع.

٣٢٧٩ ـ عبد الرحمن بن أبي عمرو، عن بُسْر بن سعيد، والمَقْبُري، وعنه عمرو بن الحارث، والدَّراوَرْديُّ. د س.

٣٢٨٠ ـ عبد الرحمن بن أبي عَمْرة الأنصاريُّ القاصُّ، عن عثمان، وعُبادة، وعنه شَرِيك بن أبي نَمِر، وعبد الرحمن بن أبي المَوَال، ثقة مشهور. ع.

٣٢٨١ ـ عبد الرحمن بن أبي عَميرة المُزَنيُّ، صحابيٌّ، عنه خالد بن مَعْدان، والقاسم أبو عبد الرحمن. ت.

٣٢٨٢ ـ عبد الرحمن بن عَوْسَجَة النَّهْميُّ، عن البَرَاء، وعلقمة، وعنه أبو إسحاق، وقَنَانٌ النَّهْميُّ، ثقة، قُتِل مع ابن الأشعث. ٤.

٣٢٨٣ ـ عبد الرحمن بن عوف بن عبدِ عوفِ بن عبد بن الحارث بن زُهْرة بن كِلاب أبو محمد، أحدُ العشرة، وأمه زُهريةٌ أيضاً، عنه بنوه: إبراهيم، وحُمَيد، ومُصْعَب، وأبو سلَمة، صلَّى نبيُنا ﷺ خَلْفه

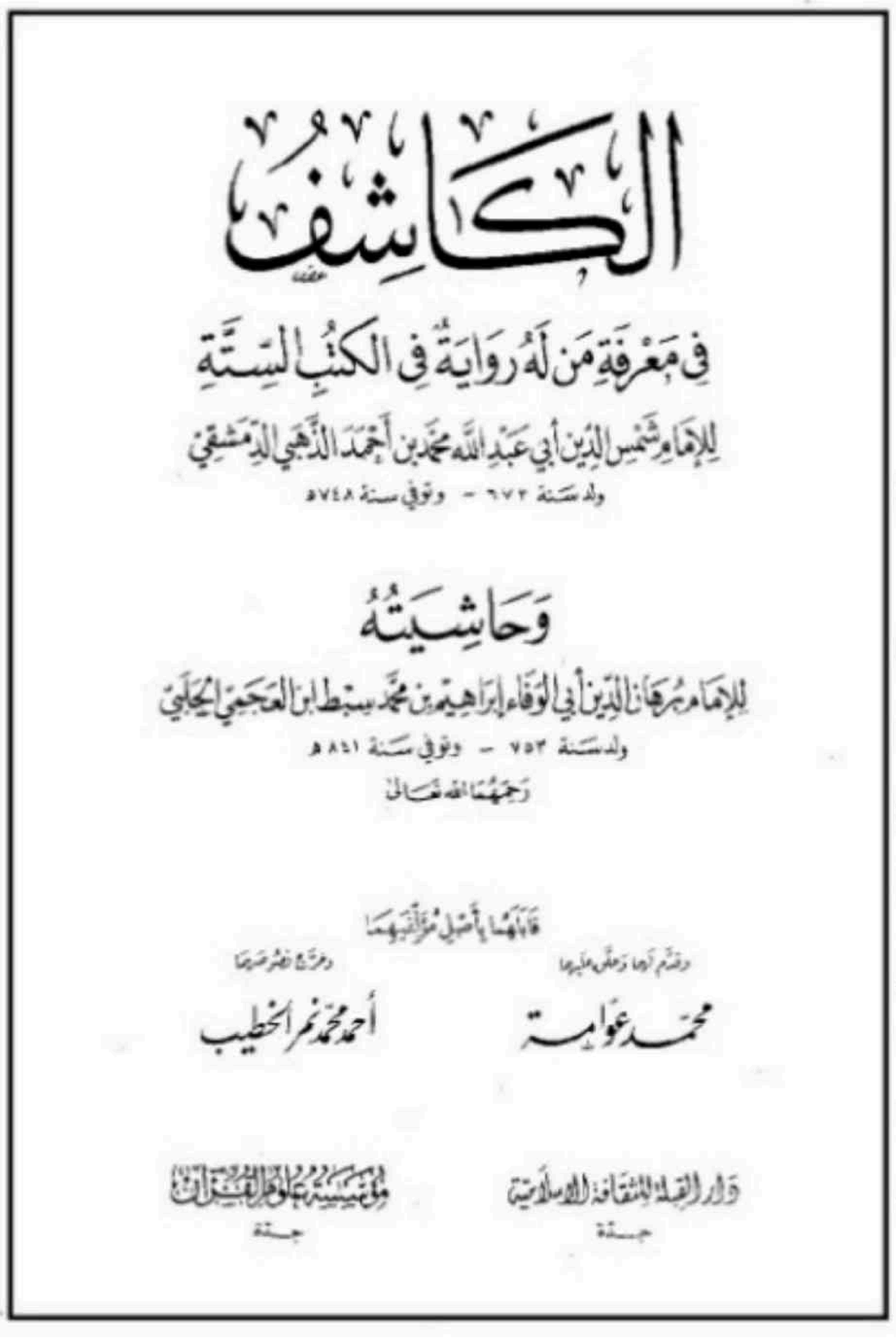
الكاشف
في معرفة من له رواية في الكتب الستة
للإمام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد الذهبي الدمشقي
ولد سنة ٦٧٣ - وتوفي سنة ٧٤٨هـ
وحاشيته
للإمام برهان الدين أبي الوفاء إبراهيم بن محمد سبط ابن العجمي الحلبي
ولد سنة ٧٥٣ - وتوفي سنة ٨٤١هـ
رحمهما الله تعالى
قابلهما بأصل مؤلفيهما
وقدم لهما وعلق عليهما
محمد عوامة
وخرج نصوصهما
أحمد محمد نمر الخطيب
دار القبلة للثقافة الإسلامية جدة
مؤسسة علوم القرآن جدة

٣٢٧٩ ـ (٣٩٦٨): «مقبول».

٣٢٨٠ ـ [أبو عمرة اسمه بَشِير بن عمرو بن مِحْصن].
هذا قول حَكَيَاه في التهذيبين، لكن تحرف فيهما إ
١: ٢٨١، وستأتي ترجمته في الكنى (٦٧٦٠) وجاء
والمترجَم ولد على عهد النبي ﷺ.

٣٢٨١ ـ (٣٩٧١): «مختلف في صحبته»، ورجَّحها المصنف ف
١٧٥ (٥١٦٩).

٣٢٨٢ ـ [عبد الرحمن بن عَوْسَجة: قال الأزدي: قال لنا محمد
ابن سعيد يقول: سألت عنه بالمدينة فلم أَرَهم يَحْمدونه
«الميزان» ٢ (٤٩٣١)، ومثله في «تهذيب» ابن ح
«النَّهْمي»: [بطن من هَمْدان]. «اللباب» ٣: ٣٣٨

٣٢٨٣ ـ «وأبو سلمة»: [أرسل عنه، كذا قاله ابن معين والبخار
هذا بعضُ كلام العلائي في «جامع التحصيل» ٣
سلَمة الآتية في الكنى (٦٦٦١). ولم أرَ قول البخاري
أما قول ابن معين: ففي رواية الدوري عنه ٢: ٨
وأما حديث عائشة مرفوعاً: «قد رأيت عبد الرحمن

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

علامہ سیوطی (911ھ) انہیں صحابی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمن بن أبي عميرة الصحابي عن النبي -صلى الله عليه وسلم- أنه قال لمعاوية: "اللّٰهُمَّ اجعله هاديًا مهديًّا

(تاريخ الخلفاء، ص: 323)

خلافة معاوية بن أبي سفيان
رضي الله عنهما
[٤١ـ ٦٠هـ][١]

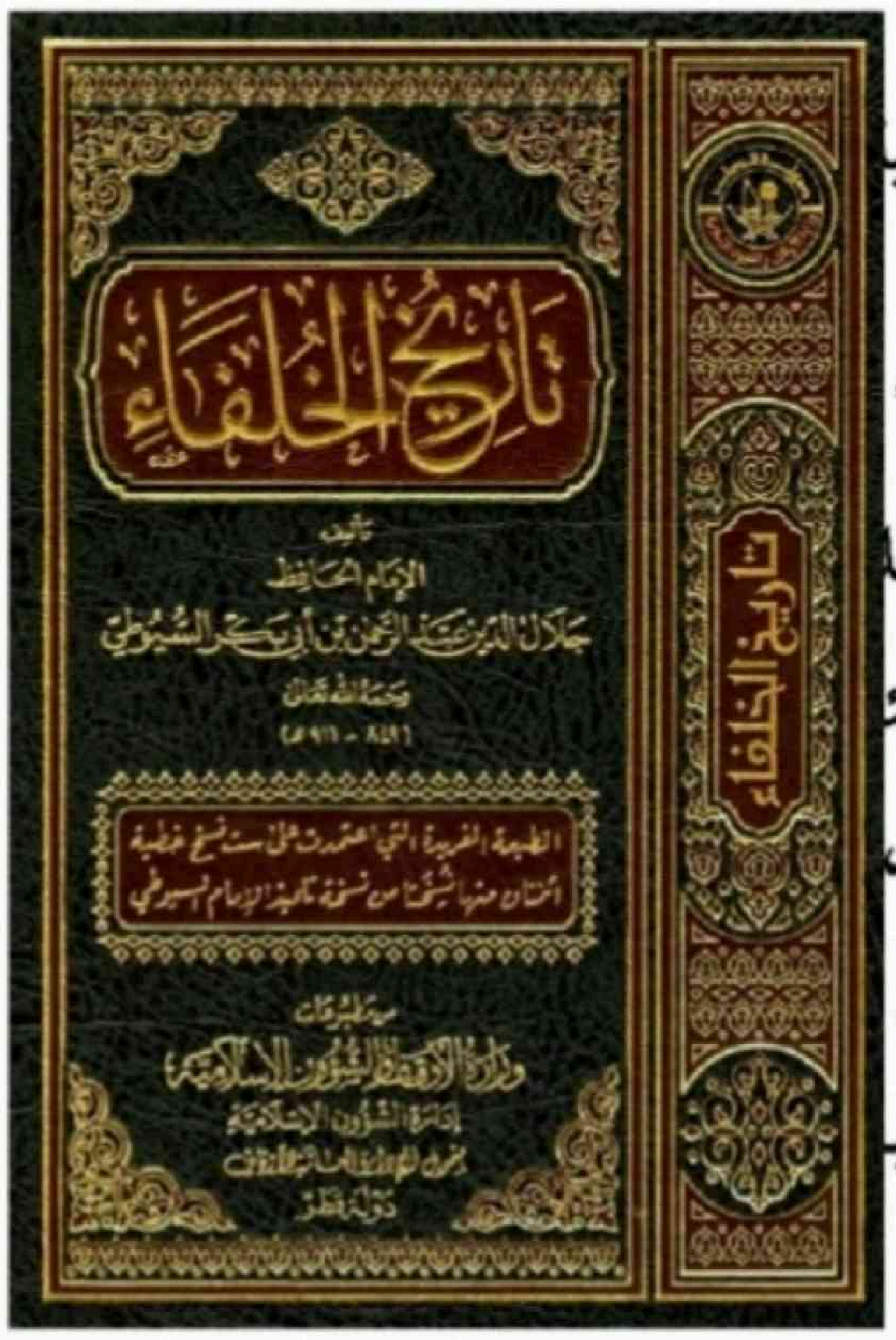

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حَرْب بن أمي
قصي الأموي ، أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأبوه يوم فتح مكة ، وشهد حنيناً
حسن إسلامه ، وكان أحد الكُتَّاب لرسول الله ص

روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم م

روىٰ عنه من الصحابة : ابن عباس
وأبو الدرداء[٢] ، وجرير البَجَلي ، والنعمان بن

ومن التابعين : ابن المسيب ، وحميد بن عب

[وصفه وما ورد في فضله رضي الله عنه]

وكان من الموصوفين بالدهاء والحلم ، وقد ورد في فضله أحاديث قلما تثبت .

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمٰن بن أبي عُميرة الصحابي رضي الله عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لمعاوية : « اللهمَّ ؛ اجعَلْه هَادِياً مَهْدِياً »[٣] .

---

(١) انظر ترجمته في : « الطبقات الكبرىٰ » (١٥/٦) ، و« تاريخ الطبري » (٣٢٣/٥) ، و« مروج الذهب » (١٨٨/٣) ، و« معرفة الصحابة » لأبي نعيم (٢٤٩٦/٥) ، و« تاريخ بغداد » (٢٠٧/١) ، و« تاريخ دمشق » (٥٥/٥٩) ، و« المنتظم » (١٨٥/٥) ، و« الكامل في التاريخ » (٥/٤) ، و« أسد الغابة » (٢٠٩/٥) ، و« تهذيب الكمال » (١٧٦/٢٨) ، و« تاريخ الإسلام » (٣٠٦/٤) ، و« البداية والنهاية » (١١٧/٨) ، و« الإصابة » (٤١٢/٣) .

(٢) اسمه : عويمر بن زيد بن قيس .

(٣) سنن الترمذي (٣٨٤٢) .

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ تقی الدین محمد بن احمد الحسنی الفاسی المکی (832ھ) لکھتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ کے حق میں فرمایا: اے اللہ! ان کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا دے۔اس کو امام ترمذی نے صحابی عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رویت کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔"(العقد الثمین فی تاریخ البلد الأمین :6/ 92)

«اللهم علِّمه الكتاب والحساب وَقِهِ العذاب»(١). وقال فى حقه: «اللهم اجعله هاديًا مَهْدِيًا»(٢). رواه الترمذى من حديث عبدالرحمن بن أبى عميرة الصحابى، عن النبى ﷺ، وحَسَّنه الترمذى.

ورُوى له على ما قال النووى، عن النبى ﷺ: مائة حديث وثلاثة وستون حديثًا، اتفق البخارى ومسلم على أربعة منها، وانفرد البخارى بأربعة، ومسلم بخمسة. روى عنه من الصحابة: أبو الدرداء، وأبو سعيد الخُدْرِى، والنعمان بن بشير، وابن عمر، وابن عباس، وابن الزبير، وغيرهم.

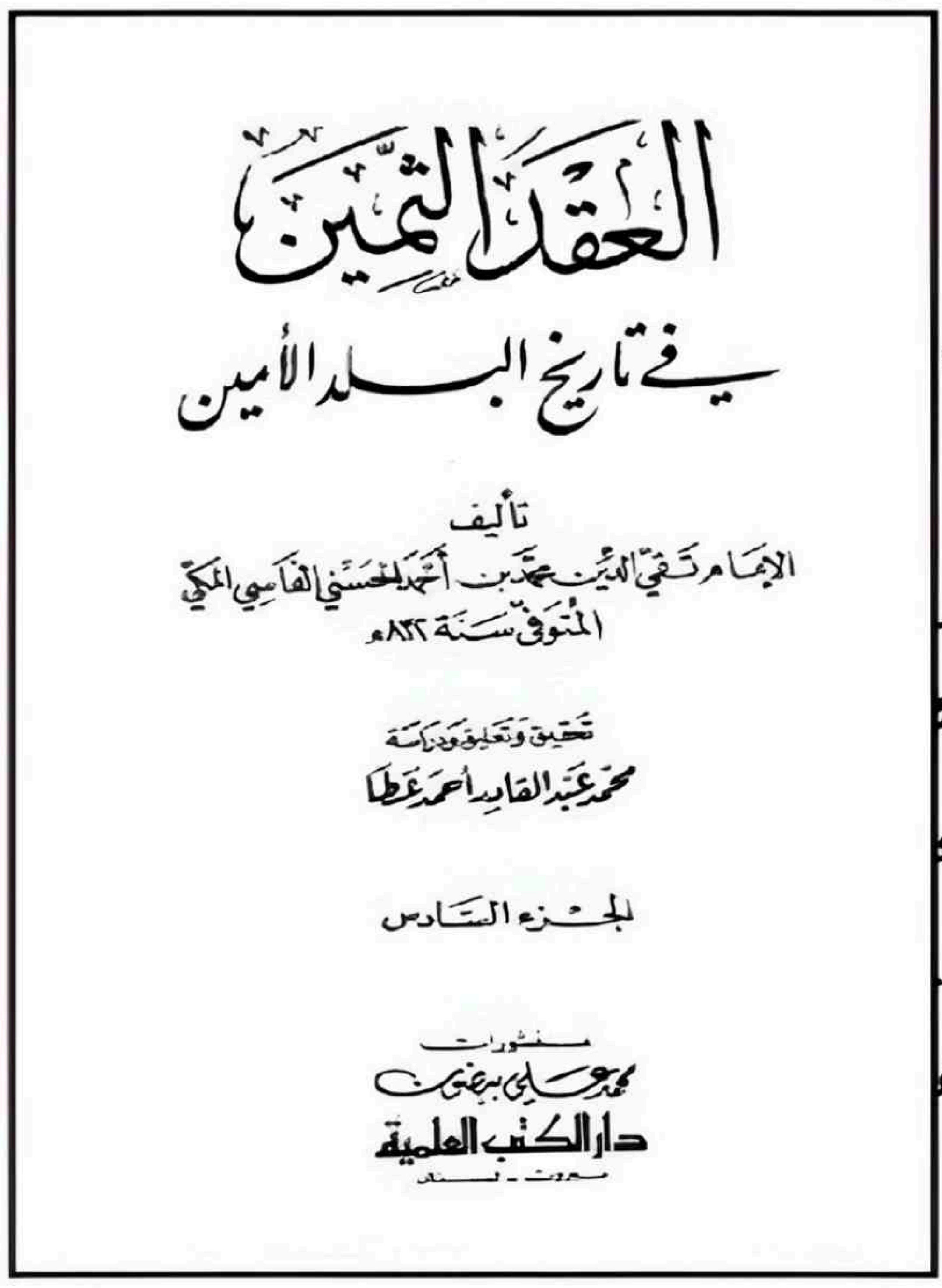
العقد الثمين
في تاريخ البلد الأمين
تأليف
الإمام تقي الدين محمد بن أحمد الحسني الفاسي المكي
المتوفى سنة ٨٣٢هـ
تحقيق وتعليق ودراسة
محمد عبد القادر أحمد عطا
الجزء السادس
منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

روى له الجماعة.

وقيل لابن عباس رضى الله عنهما: هل لك ... واحدة، قال: أصاب، إنه فقيه.

وروى جَبَلَة بن سُحَيْم، عن ابن عمر، قال ... أسود من معاوية، فقيل له: فأبو بكر وعمر وعث... معاوية فأفضل، وكان معاوية أسود منهم. انته...

قال ابن عبدالبر: وذُمَّ معاوية عند عمر يوما ... يضحك فى الغضب، فلا(٣) ينال ما عنده إلا ع... إلا من تحت قدميه.

وقال عمر رضى الله عنه، إذ دخل الشام، ورأى معاوية: هذا كسرى العرب. وكان

---

(١) أخرجه أحمد فى المسند بمسند الشاميين حديث رقم (١٦٧٠٢) من طريق: عبد الرحمن ابن مهدى، عن معاوية يعنى ابن صالح، عن يونس بن سيف، عن الحارث بن زياد، عن أبى رهم، عن العرباض بن سارية السلمى، قال: سمعت رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السحور فى شهر رمضان: «هلموا إلى الغذاء المبارك»؛ ثم سمعته يقول: «اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب».

(٢) أخرجه الترمذى فى سننه كتاب المناقب حديث رقم (٣٨٤٢) من طريق: محمد بن يحيى، حدثنا أبو مسهر عبد الأعلى بن مسهر، عن سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبى عميرة وكان من أصحاب رسول الله ﷺ، عن النبى ﷺ أنه قال لمعاوية: «اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به». قال أبو عيسى: هذا حديث حسن غريب.

وأخرجه أحمد فى المسند بمسند الشاميين حديث رقم (١٧٤٣٨).

(٣) فى الاستيعاب: «ولا».

(٤) فى الاستيعاب: «الرضا».

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (974ھ) نے انہیں صحابی لکھا ہے:

(الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة :2/ 626)

عبدالرحمن بن أبي عميرة الصحابي ، عن النبي (ﷺ) أنه قال لمعاوية : « اللهم اجعَله هادِيًا مَهديًا »(١) .

وأخرجَ أحمد في مُسنده عن العرْباض بن سَارية : سمعتُ رسولَ الله (ﷺ) يقول: « اللهم عَلِّم مُعاويةَ الكِتابَ والحِسابَ ، وقِهِ العَذاب » (٢) .

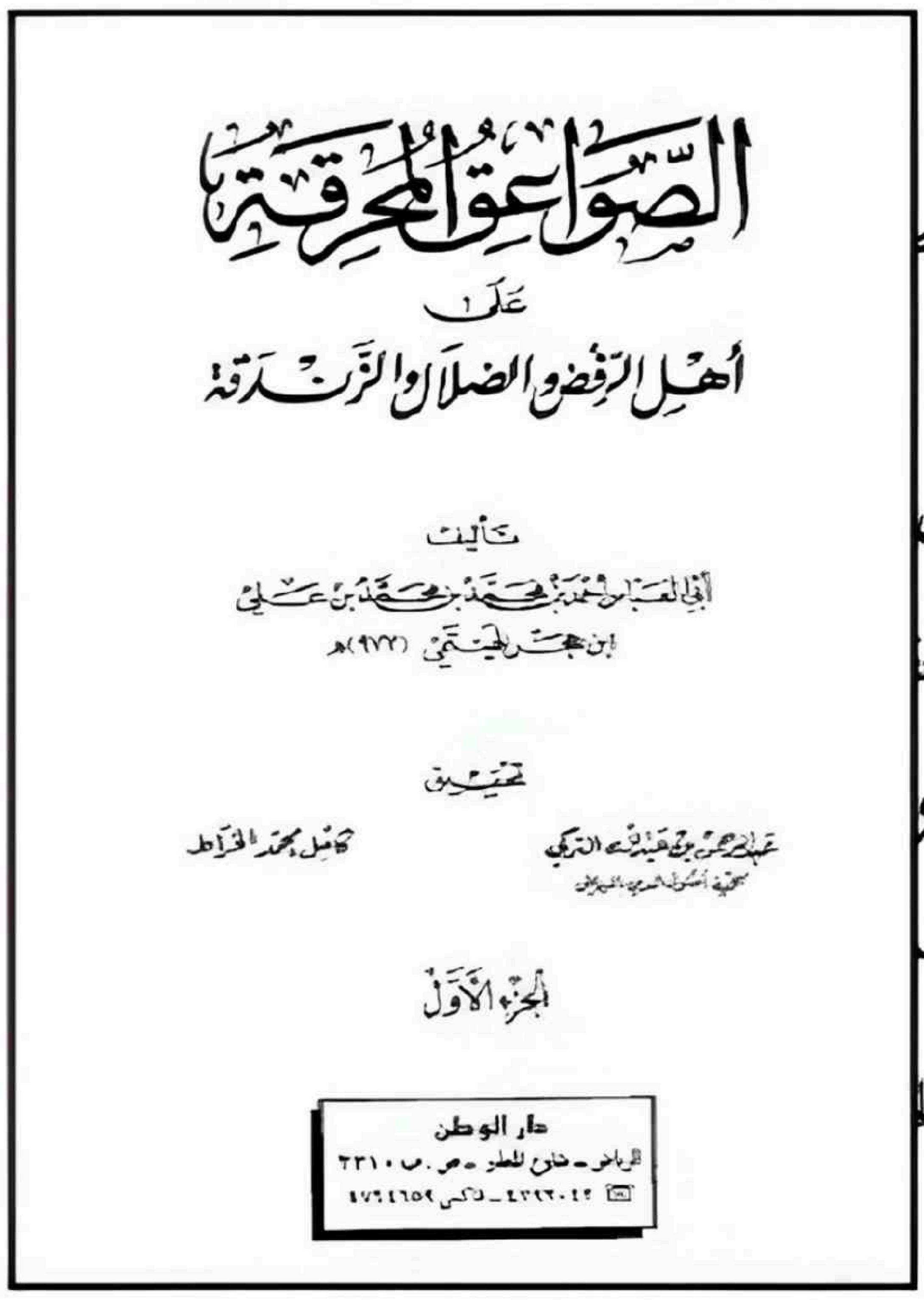
الصواعق المحرقة
على
أهل الرفض والضلال والزندقة
تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي
ابن حجر الهيتمي (٩٧٤)هـ
تحقيق
عبدالرحمن بن عبدالله التركي
كامل محمد الخراط
الجزء الأول
دار الوطن

وأخرج ابنُ أبي شَيبة في « المصنف » ،
ابن عُمَير (٣) قال : قال معاويةُ : ما زلتُ أط
(ﷺ) : « يا معاوية ، إذا ملكتَ فأحسن »
الحديث الأول بأن الله يجعلُه هادِيًا مهديًا ،
يُحتج به على فَضل معاوية ، وأنه لا ذمَّ يلحـ
مبنية على اجتهاد ، وأنه لم يكن له إلا أجر و
عليه ، ولا ذمَّ يلحقه بسبب ذلك ؛ لأنه معذ
ومما يدل لفَضله أيضًا ، الدعاء في الـ

---

(١) أخرجه أحمد ٢١٦/٤ ، والترمذي (٣٨٤٢) ، والخطيب البغدادي في تاريخه ٢٠٨/١ ، وأبو نعيم في « الحلية » ٣٥٨/٨ ، وابن عساكر في تاريخه كما في التهذيب ١٠٩/٢ ، والعقيلي في « الضعفاء » ٢٧٤/١ ، وأورده الهندي في الكنز (٣٦٩٢٣) .

(٢) أخرجه أحمد ١٢٧/٤ ، وابن عدي في « الكامل » ٢٤٠٢/٦ ، والبزار (٢٧٢٣) ، وابن حبان (٧٢١٠) ، وابن الجوزي في « العلل » : (٧٣٤) ، وأورده الهيثمي في المجمع ٣٥٦/٩ ؛ والهندي في الكنز (٣٣٦٥٦) .

(٣) تحرفت في (ط) : « عمر » .

(٤) أخرجه ابن أبي شيبة ١٤٨/١١ ، والبيهقي في « الدلائل » : ٤٤٦/٦ ، والطبراني في الكبير ٨٥٠/١٩ ، وأورده ابن حجر في « المطالب » : (٤٨٠٥) ، والهندي في الكنز (٣٣٦٥٤) .

(٥) تحرفت في (ك) إلى : « الإسلام » .

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کر رکھی ہے

(مسند الشاميين للطبراني :1/ 190)

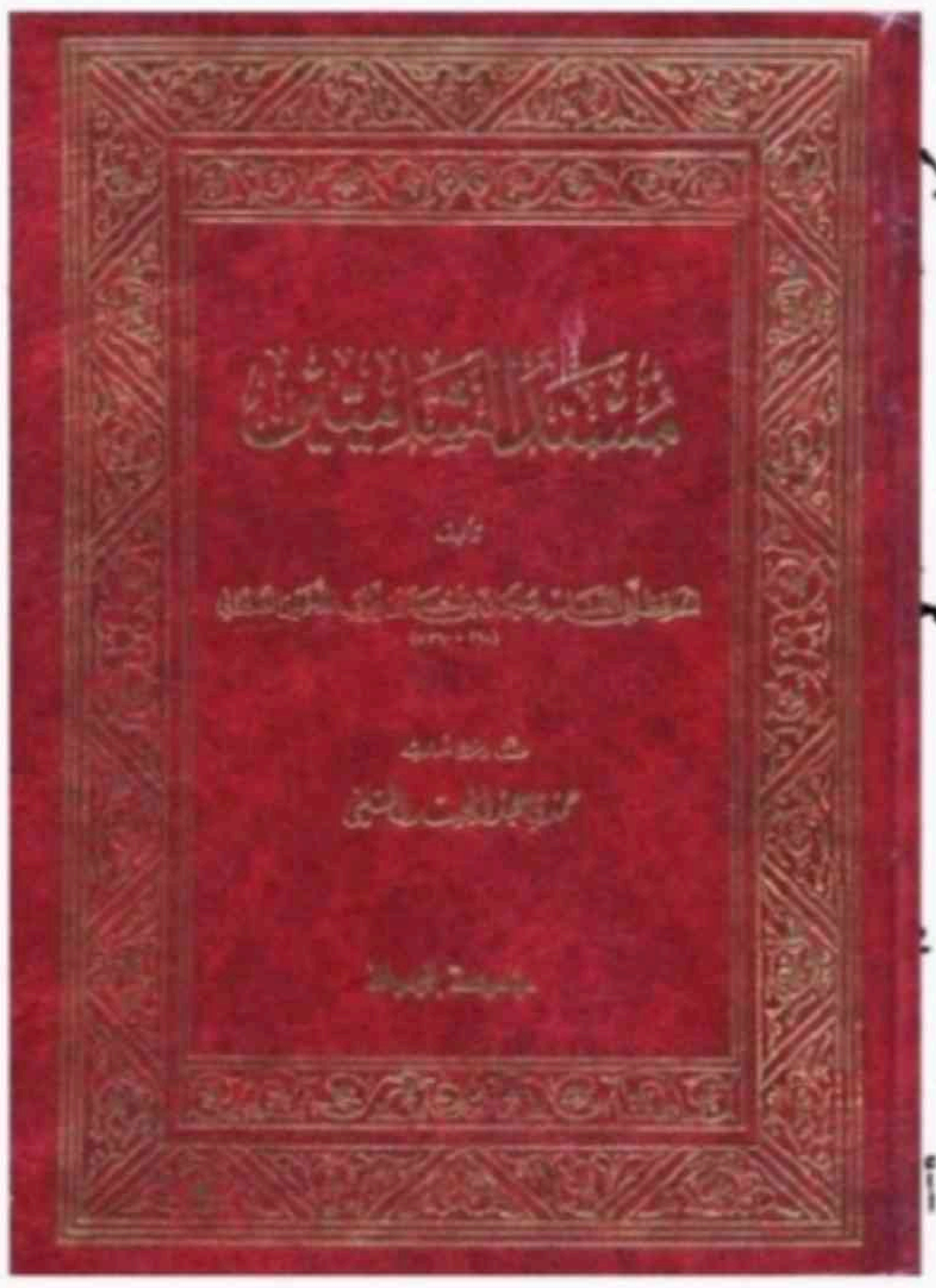

٣٣٢ – حدثنا عبد العزيز بن سليمان
وحدثنا إبراهيم بن دُحَيْم ، ثنا أبي ، قالا
العزيز ، عن ربيعة بن يزيد ، عن معاوية بن
رسولَ الله ﷺ يقول :

« لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا يُقْضَى فيها بالح
غَيْرَ مُتَعْتَعٍ » .

٣٣٣ – حدثنا أبو زرعة ، وأحمد بن
مُسْهِر ، ثنا سعيد بن عبد العزيز ، عن ربيعة
المزني – وكان من أصحاب النبي ﷺ – أ
الكِتابَ والحِسابَ ، وَقِهِ العَذابَ » .

٣٣٤ – حدثنا أبو زرعة ، ثنا أبو مُسْهِر ، ثنا سعيد بن عبد العزيز ، عن ربيعة ابن يزيد ، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني ، قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول لمعاوية : « اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هادِياً مَهْدِيّاً ، وَاهْدِهِ واهْدِ بِهِ » .

---

٣٣٢ ورواه المصنف في « المعجم الكبير » (ج ١٩ رقم ٩٠٨) ، وأبو نعيم في « الحلية » (٦/ ١٢٨) . قال في « مجمع الزوائد » (٥/ ٢٠٩) ، ورجاله ثقات . في المخطوطة : عبدالله بن سليمان الحرملي ، وهو خطأ . وتقدم (٣١٥) .

٣٣٣ ومن طريقه رواه الذهبي في « سير أعلام النبلاء » (٨/ ٣٨) ، وله شاهد من حديث العرباض بن سارية عند أحمد (٤/ ١٢٧) ، وابن حبان (٢٢٧٨) ، والبزار (٢٥٧/ ١) ، والطبراني في « الكبير » (ج ١٨ رقم ٦٢٨) ، وسيأتي (٢٠١٠) .

٣٣٤ ورواه الترمذي (٣٩٣١) ، وابن عساكر في « تاريخ دمشق » (٢/ ٣٣٣/ ١ و ١٦/ ٣٤٣/ ٢) ، ورواه من طريق المصنف الذهبي في « سير أعلام النبلاء » (٨/ ٣٧) ، وتقدم (٣١١) . وفي المخطوطة : عن معاوية ، عن أبي عميرة ، وهو خطأ . ورواه البخاري في « التاريخ الكبير » (٤/ ١/ ٣٢٧) ، والترقفي في حديثه (٤٥/ ١) ، وقال الترمذي : حسن غريب .

وقال شيخنا في سلسلة « الصحيحة » (٤/ ٦١٥) : رجاله كلهم ثقات رجال مسلم ، فكان حقه أن يُصَحِّحَ ، ثم أفاض في بيان ذلك (٤/ ٦١٥ – ٦١٨) ، فراجعه .

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے واضح طور پر لکھا ہے کہ امام بخاریؒ، ابن سعدؒ، ابن البرقیؒ، ابن حبانؒ اور عبدالصمد بن سعیدؒ نے عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

اور حافظ ابن حجرؒ نے حافظ ابن عبدالبرؒ کے اس موقف کا رد کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ کی صحابیت ثابت نہیں۔

(الإصابة في تمييز الصحابة :4/ 287)

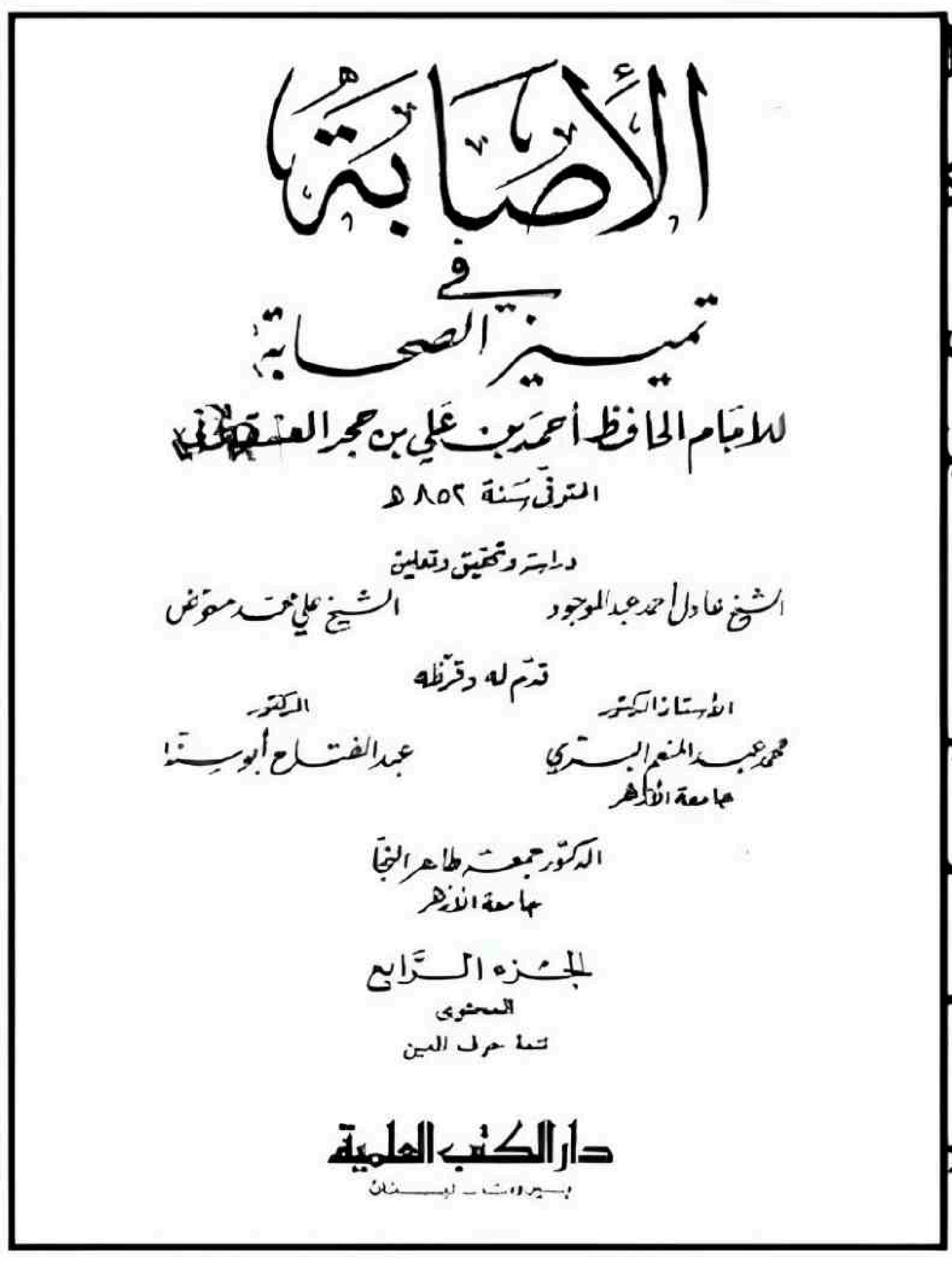
الإصابة في تمييز الصحابة
للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
المتوفى سنة ٨٥٢ هـ
دراسة وتحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علي محمد معوض
قدم له وقرظه
الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري جامعة الأزهر
الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
الدكتور جمعة طاهر النجار جامعة الأزهر
الجزء الرابع
المحتوى
تتمة حرف العين
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

غزية؛ ظنه الذي قبله، ولم يذكر لذلك مستنداً، وكأنه ا
البر ظنه صاحبَ الحديث؛ لكن لم يردّه جزمُ ابن السك
ليست له رواية، ولم ينسب ابن الأثير تخريجه إلا لأبي
على قوله: أورده الطبراني، ثم ساق الحديث من طري
الرحمن ولا جدّه.

وقد أخرجه ٱلبَاوَرْدِيُّ وَٱبْنُ شَاهِين في الصحاب
مريم عبد الغفار بن القاسم، أحد الضعفاء، عن محمد
عمرو بن عمرو بن محصن الأنصاري، عن عبد الرحم
قال رسول الله ﷺ: «مِنِ اقْتِرابِ السَّاعَةِ كَثْرَةُ الْمَطَر
الفُقَهاءِ، وَكَثْرَةُ الأمَراءِ، وَقِلَّةُ الأمَناءِ».

٥١٩٣ ـ عبد الرحمن بن أبي عَميرة المزني(١): وقيل ابن عُمَيْرة، بالتصغير، بغير أداة كنية، وقيل ابن عُمَير، مثله بلا هاء، ويقال فيه القرشي.

قال أَبُو حَاتِمٍ وَٱبْنُ ٱلسَّكَنِ: له صحبة، ذكره البخاري، وابن سعد، وابن البرقي، وابن حبان، وعبد الصمد بن سعيد في الصحابة. وذكره أبو الحسن بن سميع في الطبقة الأولى من الصحابة الذين نزلوا حِمْص، وكان اختارها.

وقال ابن حبان: سكن الشام(٢)، وحديثه عند أهلها.

وأخرج ٱلتِّرْمِذِيُّ وَٱلطَّبَرَانِيُّ وغيرهما، مِنْ طريق سعيد بن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عَميرة المُزَني، وكان من أصحاب النبي ﷺ أَنَّ النبيَّ ﷺ قال لمعاوية: «اللهُمَّ عَلِّمْه الْكِتَابَ وَالحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ». لفظ الطبراني.

ولفظ الترمذي: اللهم اجعله هادياً مهديًّا، واهْدِ به.

وأخرج ٱبْنُ قَانِعٍ، من طريق الوليد بن مسلم، عن سعيد بن عبد العزيز، أنه سمعه يحدِّثُ عن يونس بن مَيْسرة، عن عبد الرحمن بن أبي عَمِيرة، أنه سَمع رسول الله ﷺ نحو اللفظ الثاني.

---

(١) أسد الغابة ت (٣٣٦٨)، الاستيعاب ت (١٤٥٣)، الثقات ٣/ ٢٥٢، تجريد أسماء الصحابة ١/ ٣٥٣، تقريب التهذيب ١/ ٤٩٣، الجرح والتعديل ٥/ ٢٧٣، تهذيب التهذيب ٦/ ٢٤٣، التاريخ الكبير ٥/ ٢٤٠، تهذيب الكمال ٢/ ٨٠٨، خلاصة تذهيب ٢/ ١٤٧، الكاشف ٢/ ١٧٩ ـ بقي بن مخلد ٣٥٥.

(٢) في أ: وقال ابن حبان: سكن الشام.

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کر رکھی ہے

(الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم :2/ 358)

٢٨٥ عبد الرحمٰن بن أبي عميرة* المزني رضي الله عنه

١١٢٩ ـ حدثنا محمد بن عوف نا مروان بن محمد وأبو مسهر قالا: نا سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمٰن بن أبي عميرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول في معاوية:

«اللّهم اجعله هادياً مهدياً واهده وأهد به».

(*) قال الحافظ ويقال الأزدي مختلف في صحبته سكن حمص/ت.
الطبقات الكبرى ٤١٧/٧، طبقات خليفة ٣٩، ٢٥١، التاريخ الكبير ٣٤٠/٥، المعرفة والتاريخ ٢٨٧/١، اسد الغابة ٤٧٩/٣، الإصابة ٣٤٢/٤، التهذيب ٢٤٣/٦.

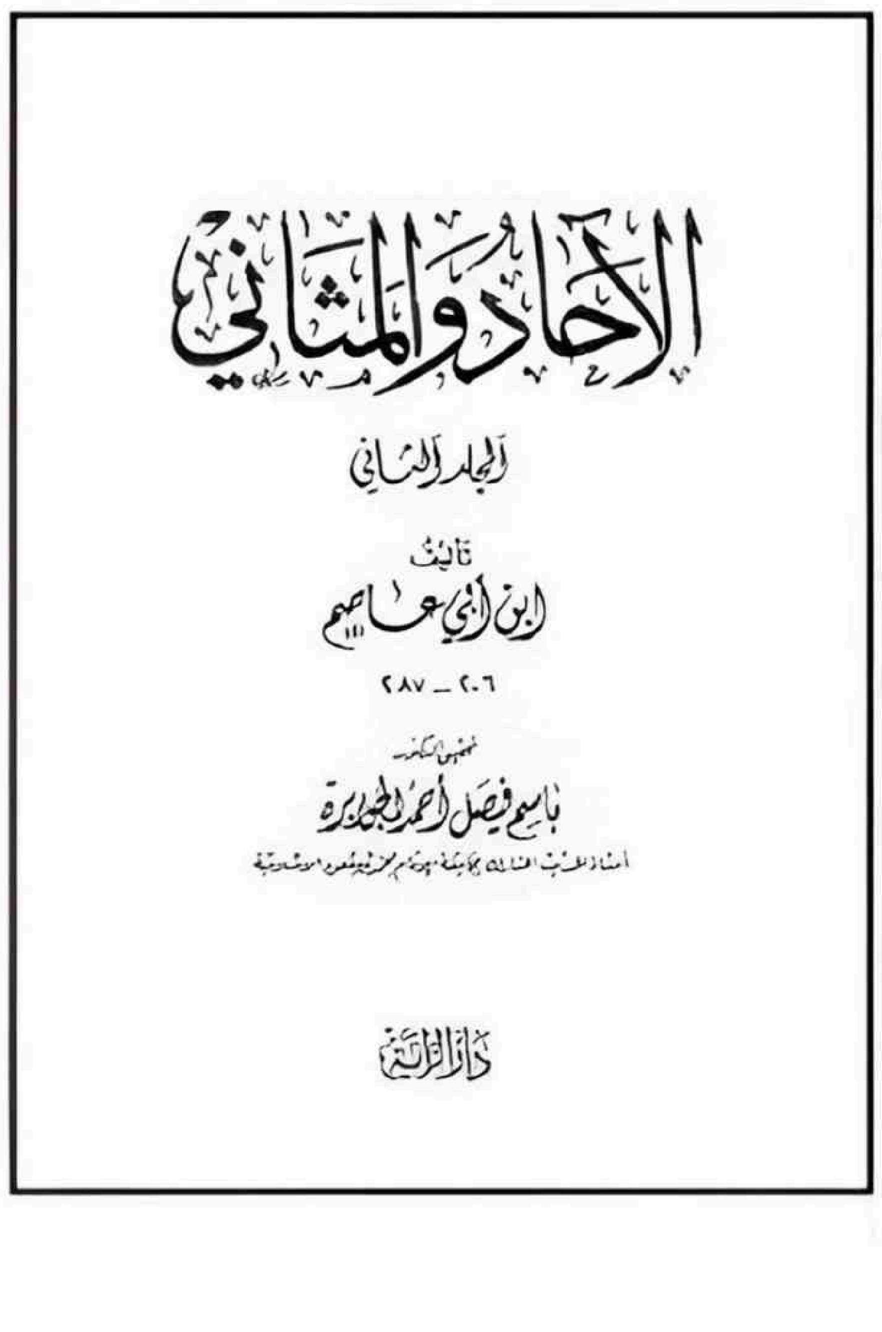

١١٢٩ ـ رواه الترمذي كتاب المناقب ٣٥٠/٥
٢٤٠/٥ وابن سعد في الطبقات ٨١/٧
نحوه، وقال الترمذي حسن غريب وروا
طريق الوليد بن مسلم ثنا سعيد بن عبد
الرحمٰن بن أبي عميرة الازدي. قال الحاف
طريق الوليد بن مسلم عن سعيد بن عب
يونس بن ميسرة عن عبد الرحمٰن بن أبي
قال الذهبي في السير ١٢٥/٣ حسنه التر
ثقات...

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کر رکھی ہے

(معجم الصحابة للبغوي :4/ 490)

١٩٤٧-وقال ابن أبي عميرة قال : قال رسول الله ﷺ : « لأن أُقتل في سبيل الله أحبّ إليّ من أن يكون لي أهل الوبر والمدر .»[١]

١٩٤٨-حدثنا ابن زنجويه ، نا سلمة بن شبيب ، نا مروان ، يعني ابن محمد ، نا سعيد ، يعني ابن [عبد العزيز ، عن /[٤٤٢] ربيعة] بن يزيد قال: سمعت عبد الرحمن بن أبي عميرة ، [أنه سمع رسول الله ﷺ يقول] لمعاوية : «اللهم اجعله هاديا مهديا واهده واهد به .»[٢]

مُعجَم الصَّحابَة
تصنيف
أبي القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي
ت-٣١٧هـ رحمه الله
الجزء الرابع
الأحاديث (١٥٤٢ - ١٩٦٠)
[عبدالله - عبدالرحمن]
دراسة وتحقيق
محمد الأمين بن محمد محمود أحمد الجكني
عضو هيئة التدريس بالجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
طبع على نفقة أبي باسل سعد بن عبد العزيز
بن عبد المحسن الراشد غفر الله له ولوالديه وزوجته
وذريته وجميع المسلمين فجزاه الله خيرا الجزاء
وجعل ثواب هذا العمل في ميزان حسناته
مكتبة دار البيان
دولة الكويت

(١) هذا الحديث ورد في المخطوط ص١٣٣ و٥...
الحديث الذي بعده فلم يرد في ص١٣٣ وإنما...
تاريخه ، ٣٥ / ٢٣٠ ، عن البغوي ، به .

(٢) ما بين المعقوفات مطموس . وقد أثبته كما في...

وقد رواه الترمذي المناقب
وأحمد في المسند ، ٤/٢١٦
وابن قانع في الصحابة ، ٢/١٤٦
وأبو نعيم في الصحابة ، ٤/١٨٣٦ (٤٦٣٤)
وابن الأثير بسنده إلى أبي مسهر ، عن سعيد بن عبد العزيز .
والحافظ ، وعزاه للترمذي والطبراني وغيرهما من طريق سعيد بن عبد العزيز . . .
وأخرجه ابن قانع من طريق الوليد بن مسلم عن سعيد بن عبد العزيز (الإصابة ،)
وفي إتحاف المهرة ، ١٠/٦٢٥ ، (١٣٥١٣)

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کرر کھی ہے

-(معرفة الصحابة لأبي نعيم :4/ 1836)

[١٨٤٥] عبد الرحمن بن أبي عُميرة المزني[١]

□ عداده في الشاميين، روى عنه ربيعة بن يزيد، والقاسم أبو عبد الرحمن.

٤٦٣٤ ـ حدثنا سليمان بن أحمد، ثنا أبو زرعة الدمشقي، ثنا أبومسهر، ثنا سعيد ابن عبد العزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول لمعاوية: «**اللهم اجعله هاديًا مهديًا، واهده واهد به**».

* رواه الوليد بن مسلم، وغيره، عن سعيد.

* ورواه عمرو بن واقد، عن يونس بن ميسرة، عن عُمير الأنصاري، عن النبي ﷺ مثله.

٤٦٣٥ ـ حدثنا عبد الله بن محمد، ثنا أحمد بن عمرو بن الضحاك، ثنا محمد بن المصفى، ثنا سويد بن عبد العزيز، عن أبي عبد النجراني، عن القاسم أبي عبد الرحمن، عن عبد الرحمن بن أبي عميرة المزني، قال: خمس حفظتهن من رسول الله ﷺ قال: «**لا صفر، ولا هامة، ولا عدوى، ولا يَتِمُّ شهران ستين يومًا، ومن أخفر ذمة لله لم يرح ريح الجنة**».

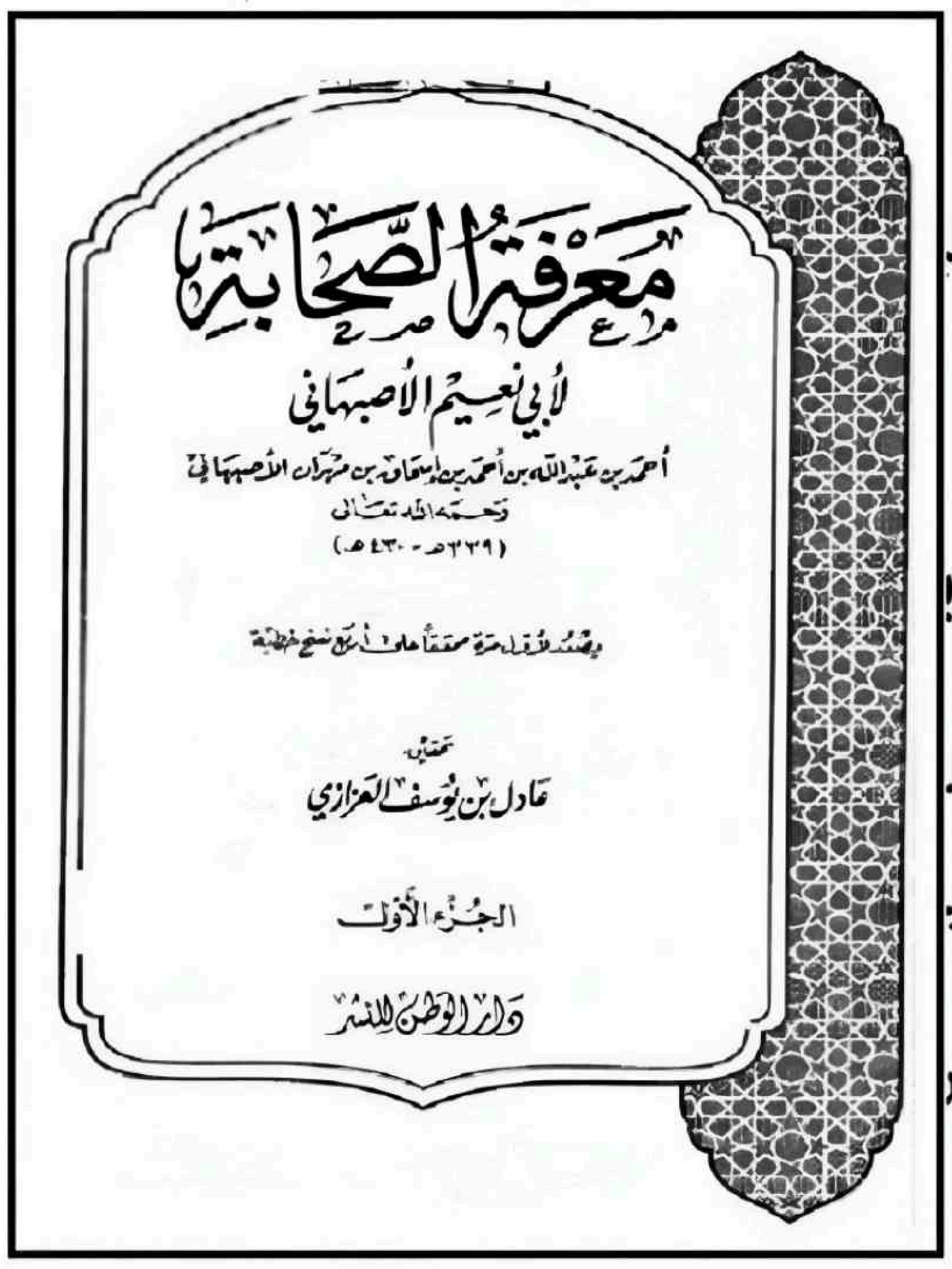

* رواه سليمان بن عبد الرحمن، ومحمد بن الم

* * *

[١٨٤٦] عبد الرحمن ب

□ غير منسوب، وقيل: إنه من بني تميم، روى التياج، وأرسله عنه فيما زعم بعض المتأخرين وهو غي

٤٦٣٦ ـ حدثنا أبو عمرو بن حمدان، ثنا الحسـ القواريري، ثنا جعفر بن سليمان، ثنا أبو التياج قال

---

(١) الاستيعاب (١٤٥٣)، الأسد (٣/ ٤٧٩)، الإصابة (٢/ ٤١٤).

(٢) الاستيعاب (١٤١٤)، الأسد (٣/ ٤٤٣)، الإصابة (٢/ ٣٩٦).

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے

عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کی صراحت کرر کھی ہے

(التاريخ الكبير للبخاري بحواشي محمود خليل :7/ 326)

ستين، قال ابراهيم بن موسى فيما حدثونى عنه عن هشام (بن يوسف - ١) عن معمر قال سمعت (همام - ١) بن منبه عن ابن عباس قال ما رأيت احدا اخلق للملك من معاوية • وقال (٢) ابو مسهر عن سعيد بن عبدالعزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبدالرحمن بن عميرة (٣) عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم علم معاوية الحساب وقه العذاب (وقال لى ابن ازهر يعنى ابا الازهر نا مروان بن محمد الدمشقى نا سعيد نا ربيعة بن يزيد سمعت عبد الرحمن بن ابى عميرة المزنى يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فى معاوية بن ابى سفيان اللهم اجعله هاديا مهديا و اهده واهد به - ١) وقال خطاب (الفوزى - ١) الحمصى نا محمد بن عمر المحررى (٤) قال سمعت ثابت بن سعد عن معاوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتى قائمة على امر الله او على الحق لا يضرهم من خالفهم ولا ينقصهم من خذلهم حتى يأتى امر الله او حتى تقوم الساعة • حدثنى

---

(١) من قط (٢) قط « ونا » وفى الاصابة فى ترجمة عبد الر...
بعد ذكر هذا الحديث « واخرجه البخارى فى التاريخ قال قا...
وفى ترجمة ابى مسهر من التهذيب « روى عنه البخارى فى كتا...
عنه » التهذيب (٦ - ٩٩) - ح (٣) سياتى بلفظ « عبدالرحمن...
وكلاهما قد قيل كما فى الاصابة - خ (٤) وقع فى الاصلين «...
فى ترجمة محمد فى اصلين « المحررى » وقال هناك « كانوا من المحر...
ابن ابى حاتم والثقات « المحرى » وكذا ضبطه فى التبصير و...
والخلاصة تخليط والله اعلم - ح

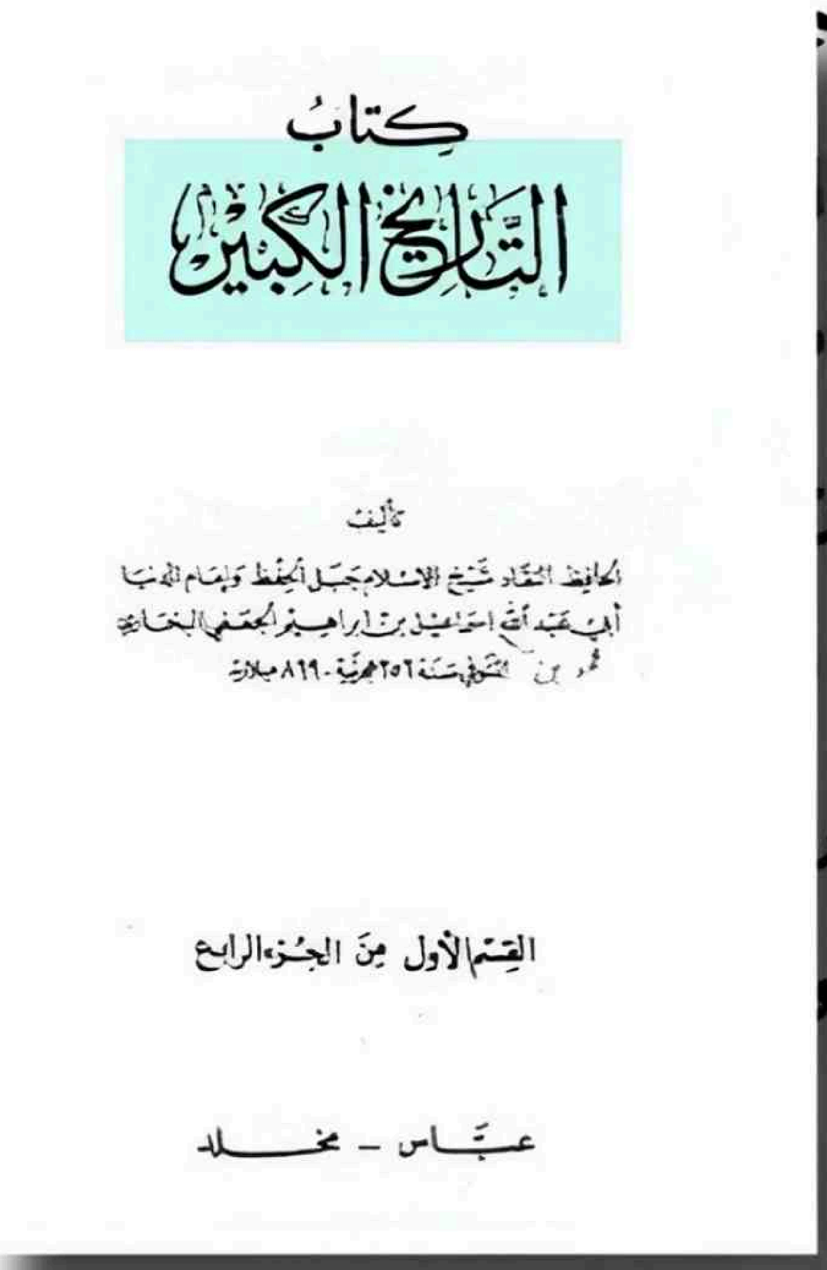
كتاب
التاريخ الكبير
تأليف
الحافظ النقاد شيخ الاسلام جبل الحفظ وامام الدنيا
أبي عبد الله اسماعيل بن ابراهيم الجعفي البخاري
المتوفى سنة ٢٥٦ هجرية - ٨٦٩ ميلادية
القسم الأول من الجزء الرابع
عباس - مخلد

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ "آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب بنا لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ضرور"

(مسلم :6409)

(المعجم ٤٠) (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)(التحفة ٨٦)

باب:40۔حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409] عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرمالیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

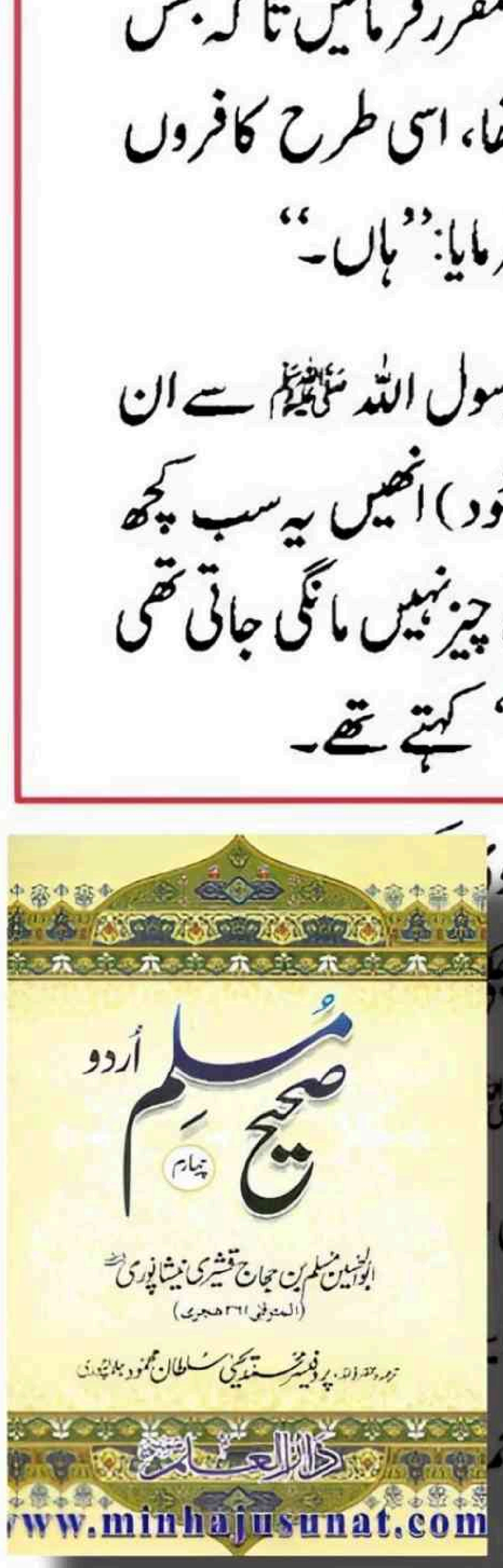

فوائد ومسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راو...
ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہو چک...
ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آگئیں۔ ابوسفیان رضی...
کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول...
بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روا...
معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ائم...

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء صحیح مسلم 6409 کو لے کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سفارشی بھرتی ہوئے گویا کہ سفارش کرنا حرام ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کام کی سفارش کو قبول کیا نعوذ باللہ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ صحیح بخاری 1432 ملاحظہ فرمائیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تم میرے سے سفارش کیا کرو اس سے تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پہ جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سفارش کر کے ثواب ملا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفارش قبول کی تو اللہ تعالیٰ کی وحی سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر کیا والحمدللہ۔

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہ...
بعد جلد ہی گ...
تھے کہ باہر ت...
دریافت کیا ...
ناخالص سو...
تھی کہ اسے ...
اسے تقسیم کر د...

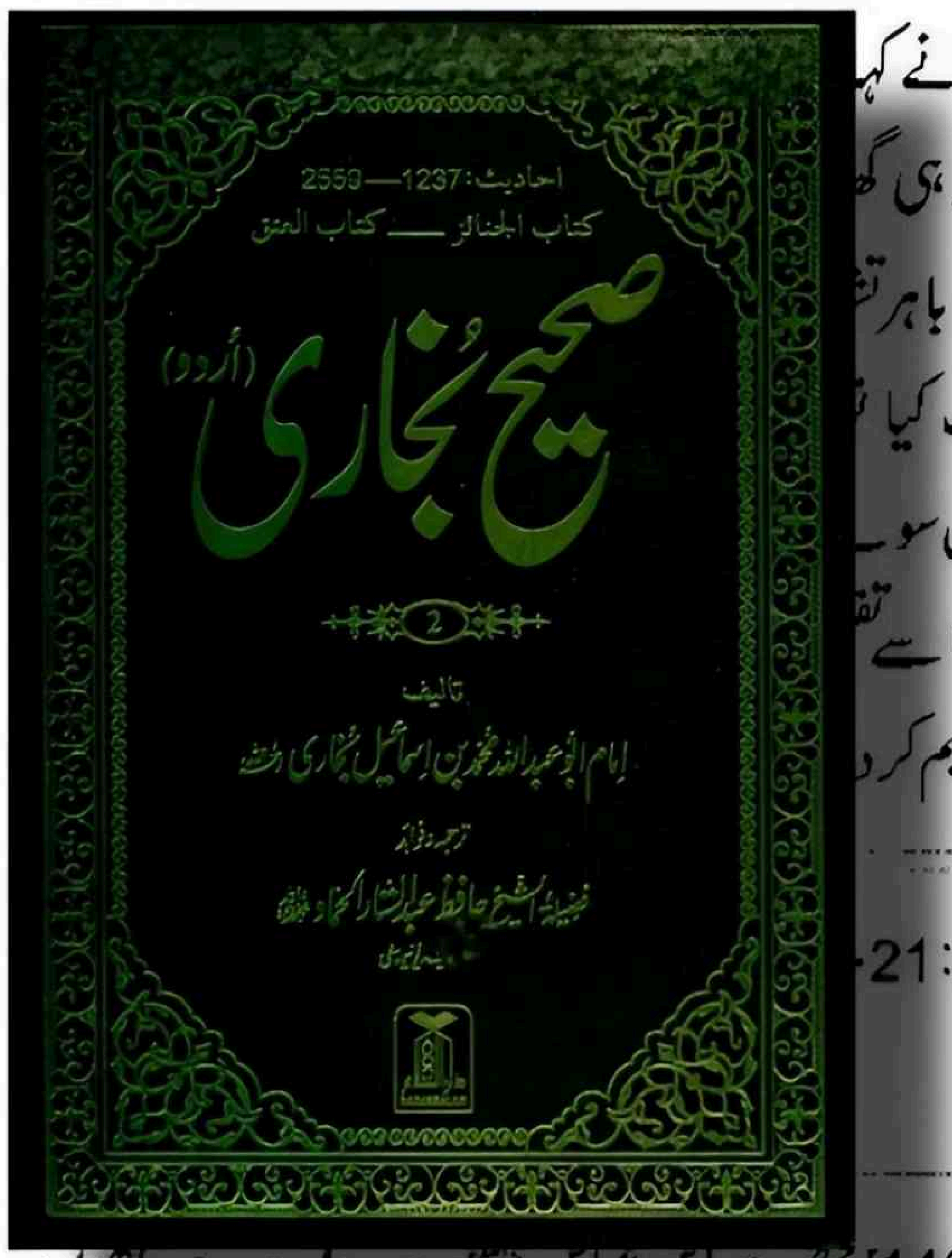

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21-...

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِيَ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ''تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمھیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔''

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جہلاء ایک یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی سفارش کی جاتی وہ قبول کر لیتے چاہے وہ جائز ہو یا نہ گویا کہ رسول اللہ ﷺ ناجائز سفارش بھی قبول کرتے جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔

جب کوئی شخص نبی ﷺ سے کوئی سفارش کرتا اور نبی ﷺ سمجھتے کہ وہ اس چیز کا اہل نہیں یا وہ سفارش جائز نہیں تو نبی ﷺ کبھی وہ سفارش قبول نہ کرتے مثلاً یہ صحیح مسلم کی حدیث 4719 جب سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سفارش کی کہ مجھے عامل بنا دیں تو نبی ﷺ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ تم ابھی کمزور ہو اس کے اہل نہیں۔ یہ بات بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش قبول کی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب مقرر کر لیں تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے بالکل اہل تھے والحمدللہ۔

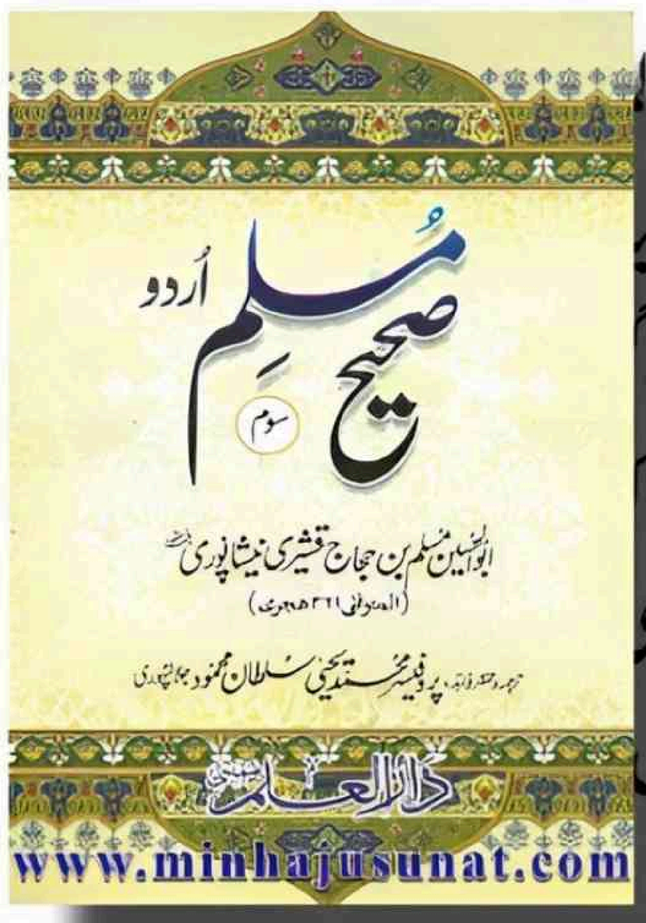

فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکا... حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گ... رات کے قیام کے بارے میں ... (یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ... میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی ... میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں ... توقع رکھتا ہوں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ)(التحفة ٥٧)

باب:4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔''

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء یہ اعتراض بھی کرتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا انکار کرنے کے حوالے سے کہ نبی ﷺ تو ہر کسی کی سفارش قبول کر لیتے تھے تو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کر دیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

یہ جہلاء کہنا چاہتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ ناجائز سفارشات کو بھی قبول کرتے تھے نعوذباللہ جبکہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ بخاری 3475 ملاحظہ فرمائیں کہ جب نبی ﷺ کے محبوب صحابی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی سفارش کی نبی ﷺ سے کہ اس چوری کرنے والی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں لیکن نبی ﷺ نے ان کی یہ سفارش قبول نہ کی ۔ اس کے برعکس سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے لائق تھے۔

فِرَارًا مِنْهُ». [انظر: ٥٧٢٨، ٦٩٧٤]

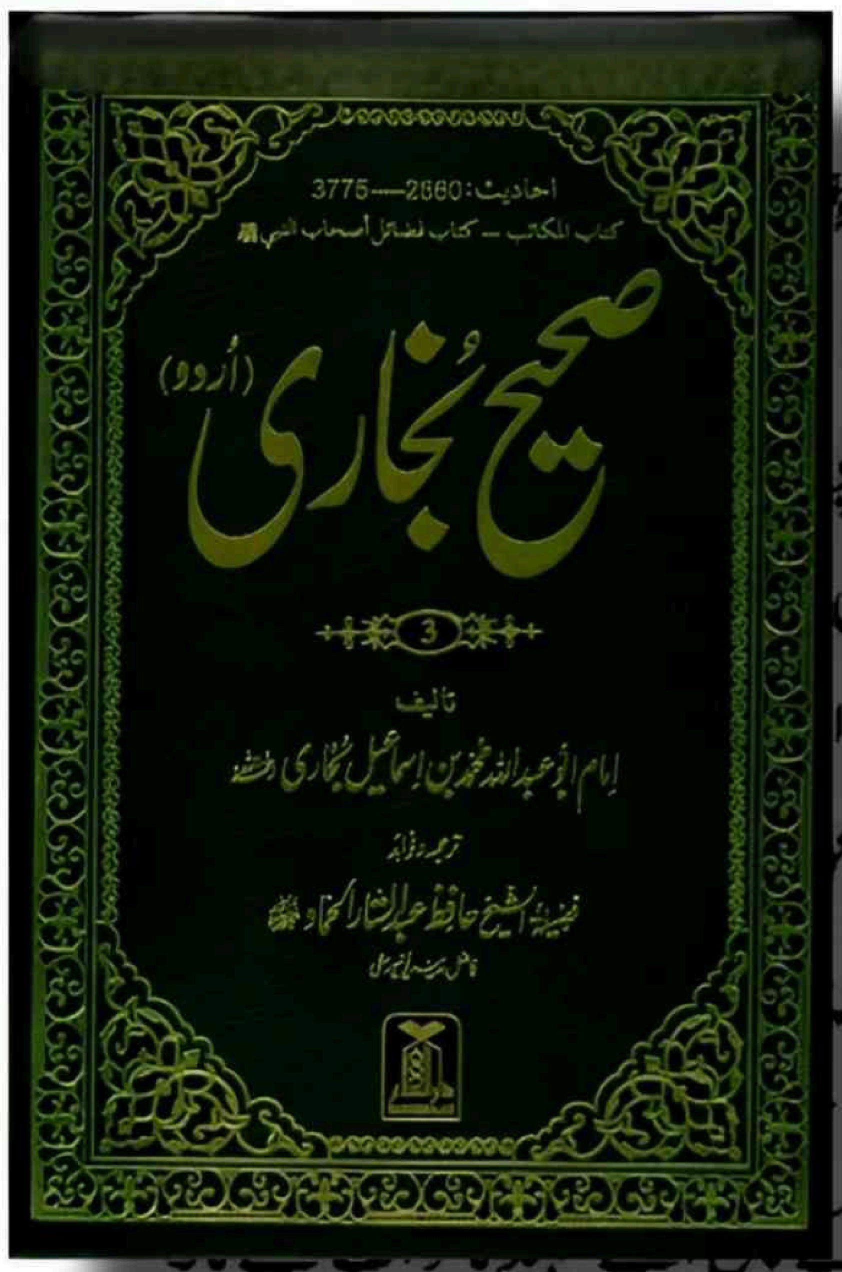

٣٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [انظر: ٥٧٣٤، ٦٦١٩]

[3474] نبی ﷺ ... روایت ہے، انھوں ... طاعون کے متعلق پ... عذاب ہے، اللہ جن... مسلمانوں کے لیے ... ہے۔ جب کہیں طا... میں صبر کر کے بغرض... ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ... پیش آئے گی، اللہ ...

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[راجع: ٢٦٤٨]

[3475] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو قریش اس کے معاملے میں بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے؟ طے پایا کہ صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ آپ سے اس کے متعلق بات کرنے کی جراءت کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے اسامہ!) کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے تباہ کیا کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند اور معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر (میری لخت جگر) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی گواہی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی ہیں۔ (دلائل النبوہ للبیہقی 243/6 وسندہ حسن)

بعض جو اشکال پیش کرتے ہیں کہ اس روایت کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ ان کا پیٹ نہ بھرے تو عرض ہے کہ یہ کوئی بدعا نہیں یہ عرب کا تکیہ کلام ہے محاورۃ ایسے کلمات کہے جاتے ہیں جہاں صحیح مسلم 6628 پہ یہ حدیث موجود ہے وہیں 6627 پہ یہ الفاظ موجود ہیں کہ "ام انس تیری عمر نہ بڑھے" یعنی کہ توں مر جائے تو یہ الفاظ بدعا کے نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث پہ یہ باب قائم کیا "نبی ﷺ کا ایسے آدمی پہ لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو ایسے آدمی کے لئے اجر اور رحمت ہے" ابوداؤد 332 ابوذر تیری ماں تجھے گم پائے صحیح بخاری 1561 میں ہے کہ صفیہ توں بانجھ ہو۔تو جس طرح یہ کلمات بدعا کے نہیں اسی طرح محدثین اس بات پہ متفق ہیں کہ یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے۔مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "کتاب خال المومنین مولانا عبدالرزاق رحمانی صحفہ 265-254"

فقلتُ : أتيتُ وهو يأكل فأرسلني (١٠) فقال : لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ .

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور (١١) ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني آشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيُّما أحدٍ دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرِّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعَا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبُ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلاّ إليَّ فآختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « آذهب فآدْعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فآذهب فآدْعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .

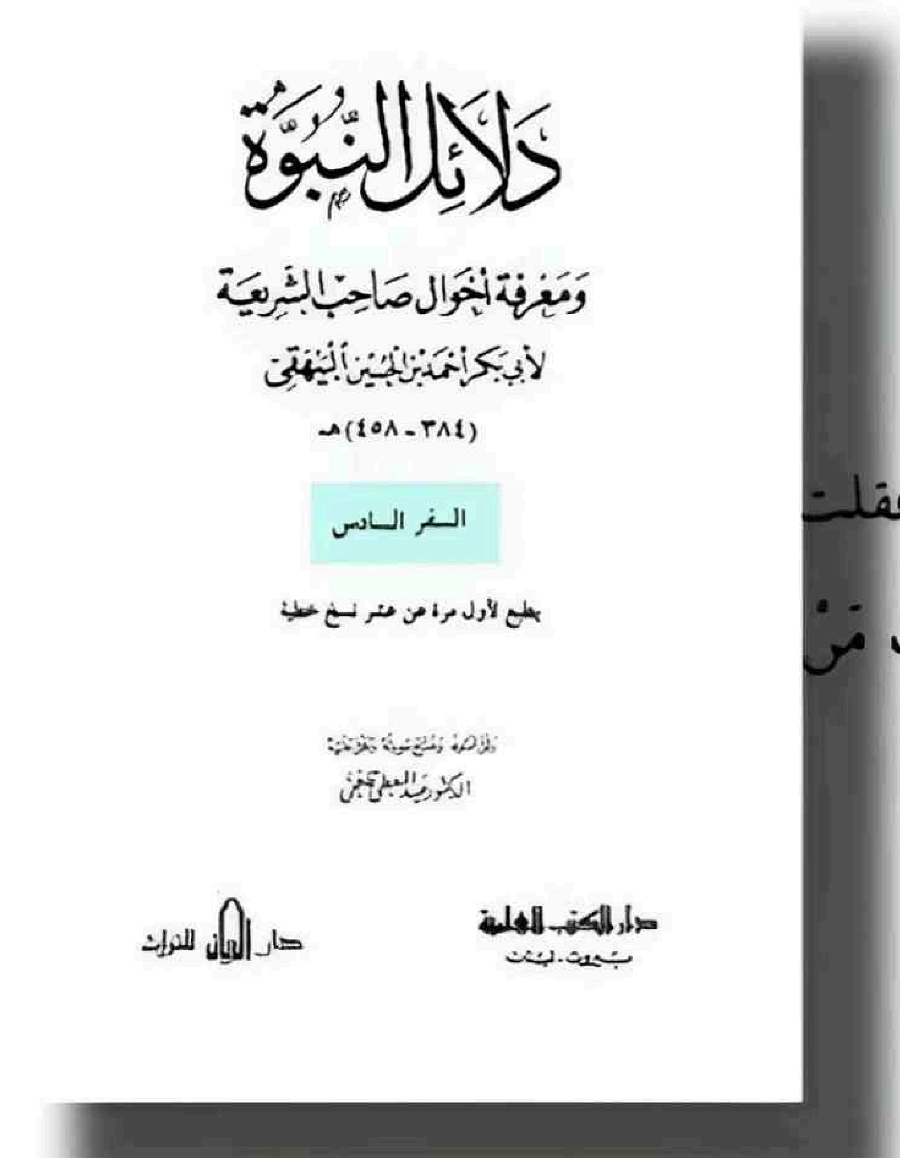

---

(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت

(١١) أخرجه مسلم في ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب مَن ... عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠).

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

بعض لوگ صحیح مسلم کی حدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بددعا دی جبکہ یہ بات درست نہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے 6628 نمبر پہ یہ حدیث لکھنے کے ساتھ اس کا مفہوم بھی سمجھا دیا کہ یہ بددعا نہیں بلکہ دعائیہ کلمات ہیں۔ اگر آپ صحیح مسلم کی اس حدیث پہ جو باب ہے وہی پڑھ لیں تو مفہوم سمجھ جائیں گے کہ "نبی ﷺ نے کسی شخص پہ لعنت کی ہو یا برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو یہ بددعا اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی" بعض جہلاء اس حدیث میں تحریف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا حکم سن کر بھی کھانا کھاتے رہے بات نہ مانی جبکہ یہ بات سراسر خیانت پہ مبنی ہے روایت میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ پیغام پہنچا ہو کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے فقط اتنا ہے کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا بلانے کے لئے انہوں نے فرمایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر ہی نہیں دی کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے۔

[٦٦٢٨] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ؛ وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ». قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ».

[6628] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی ـــ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ـــ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: ''جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔'' میں نے آپ سے آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: ''جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔'' میں نے پھر آکر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہوگئے۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً.

ابن مثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حَطَأَنِي کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک تھپکی دی۔

[٦٦٢٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ. سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

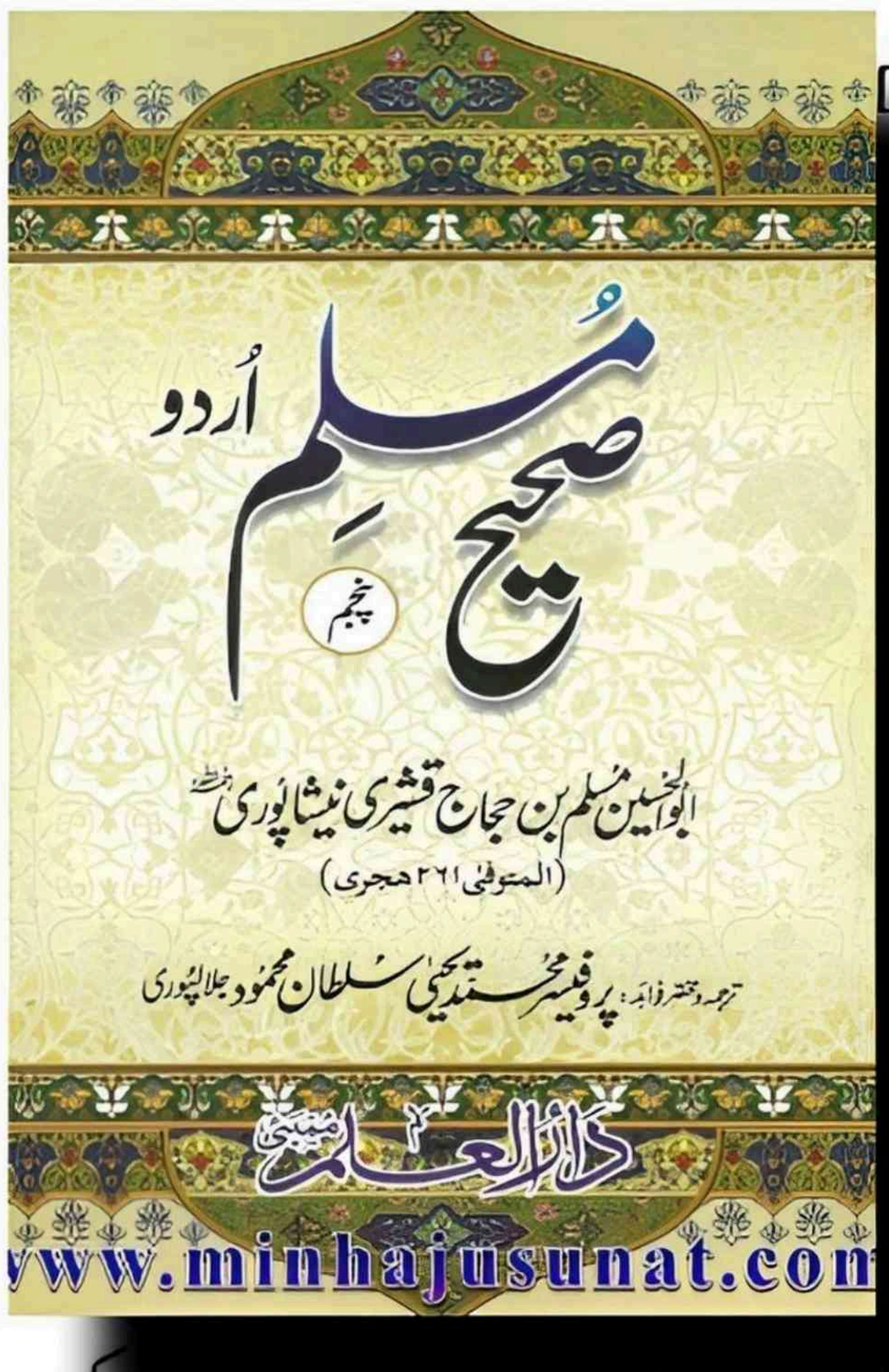

[6629] ... بیان کی، ... حضرت ابن ... کھیل رہا ... سے چھپ ...

(المعجم٢٦) (بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ) (التحفة٢٦)

[٦٦٣٠] ٩٨-(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ،

[...630] ... کہ رسول ... رخا شخص ... کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے چہرے کے

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

امام مسلمؒ نے جہاں سیدنا معاویہؓ کے متعلق 6628 نمبر پر یہ حدیث لکھی کہ "اللہ معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے" اسی کے ایک حدیث پیچھے 6627 نمبر پہ ایک حدیث لکھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کے متعلق فرمایا "تیری عمر بڑی نہ ہو" بظاہر اب یہ الفاظ بدعا کے لگتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ دعائیہ کلمات ہیں۔ روایت مکمل پڑھیں تو بات صاف ہو جائے گی کہ جب ام سلیمؓ تک یہ بات پہنچی کہ اس یتیم لڑکی کو نبی ﷺ نے فرمایا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں کسی کو کوئی برے الفاظ کہہ دوں جو وہ اس کا مستحق نہ ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے باعث رحمت ہو گا۔ ایک ہی جگہ یہ احادیث لکھ کے امام مسلمؒ نے بھی اپنا موقف واضح کر دیا کہ یہ بددعا نہیں۔

[٦٦٢٧] ٩٥-(٢٦٠٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ: «آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ» فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ! قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ قَرْنِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا، حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَ

قَالَ:

أُمَّ سُ

أَنِّي

أَرْضَى

يَغْضَ

أُمَّتِي

طَهُو

وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيرِ، فِي

[6627] زُہیر بن حرب اور ابومعن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی۔۔اور الفاظ زہیر کے ہیں۔۔دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحٰق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!'' وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرمادی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئی نکلیں، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ ہنسے، پھر فرمایا: ''ام سلیم! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشر ہی ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرمالے۔''

ابومعن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے)

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اس کی مثال یوں مزید ایک حدیث سے سمجھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کسی موقع پہ فرمایا کہ "تیرا ہاتھ خاک آلود ہو" اب جس طرح یہ بددعا نہیں اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے وہ کلمات بھی بددعا نہیں کہ "اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ نہ بھرے" یہ کلمات عرب غیر ارادی طور پہ بولا کرتے تھے بطورِ تکیہ کلام نہ کہ کسی کو بددعا دینے کے لئے۔

(٥٠) بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

باب: 50- علم کے لیے شرم سے کام لینا (درست نہیں)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

حضرت مجاہد کہتے ہیں: حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کرسکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں، انھیں دین میں سمجھ حاصل کرنے میں شرم دامن گیر نہیں ہوتی۔

١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُ
٦٠٩١

[130] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جبکہ (اپنے کپڑے پر) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (شرم سے) اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کرملتی ہے؟''

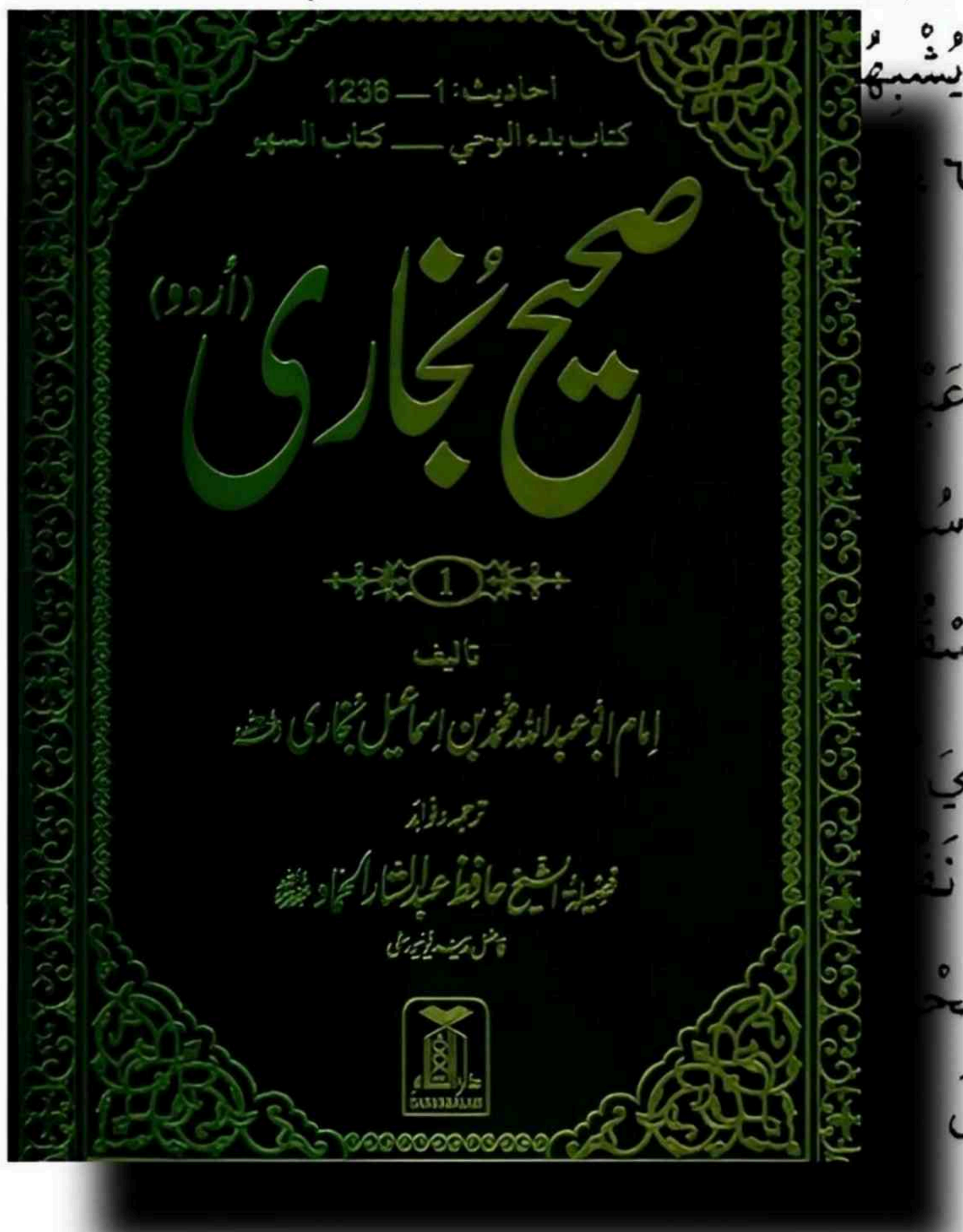

١٣١
عَنْ عَ
أَنَّ رَسُ
لَا يَسْ
مَا هِيَ
فِي نَ
فَاسْتَحْ
فَقَالَ

[131] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ اس کی شان مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: (لیکن) مجھے شرم دامن گیر ہوگئی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیں وہ کون سا درخت

کیا پیٹ نہ بھرے بد دعا ہے؟

اسی ضمن میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ "تیری ماں کے لئے افسوس تیری ماں تجھے گم پائے" یعنی کہ تم گم ہو جاؤ یا فوت ہو جاؤ اور تمہاری ماں تم پہ روئے۔ اب یہ جملہ بظاہر تو بددعا معلوم ہوتا ہے لیکن نہیں۔ یہ بس عربوں میں محاورے کے لئے یہ بات کہی جاتی ہے۔ ایسے جملوں کو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے ہیں اس میں بددعا مقصود نہیں ہوتی۔

٣٣٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ؛ ح: وحدثنا مُسَدَّدٌ قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْني ابنَ عَبْدِ الله الْوَاسِطِيَّ، عن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عن أَبِي قِلَابَةَ، عن عَمْرِو ابنِ بُجْدَانَ، عن أبي ذَرٍّ قال: اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ الله ﷺ، فقال: «يَا أَبَاذَرٍّ! ابْدُ فِيهَا». فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ، فأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فقال: «أَبُوذَرٍّ؟» فَسَكَتُّ، فقال: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ، لِأُمِّكَ الْوَيْلُ» فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ، فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَ

فَكَأَنِّي

«الصَّ

عَشْرِ

جِلْدَكَ

غُنَيْمَةٌ

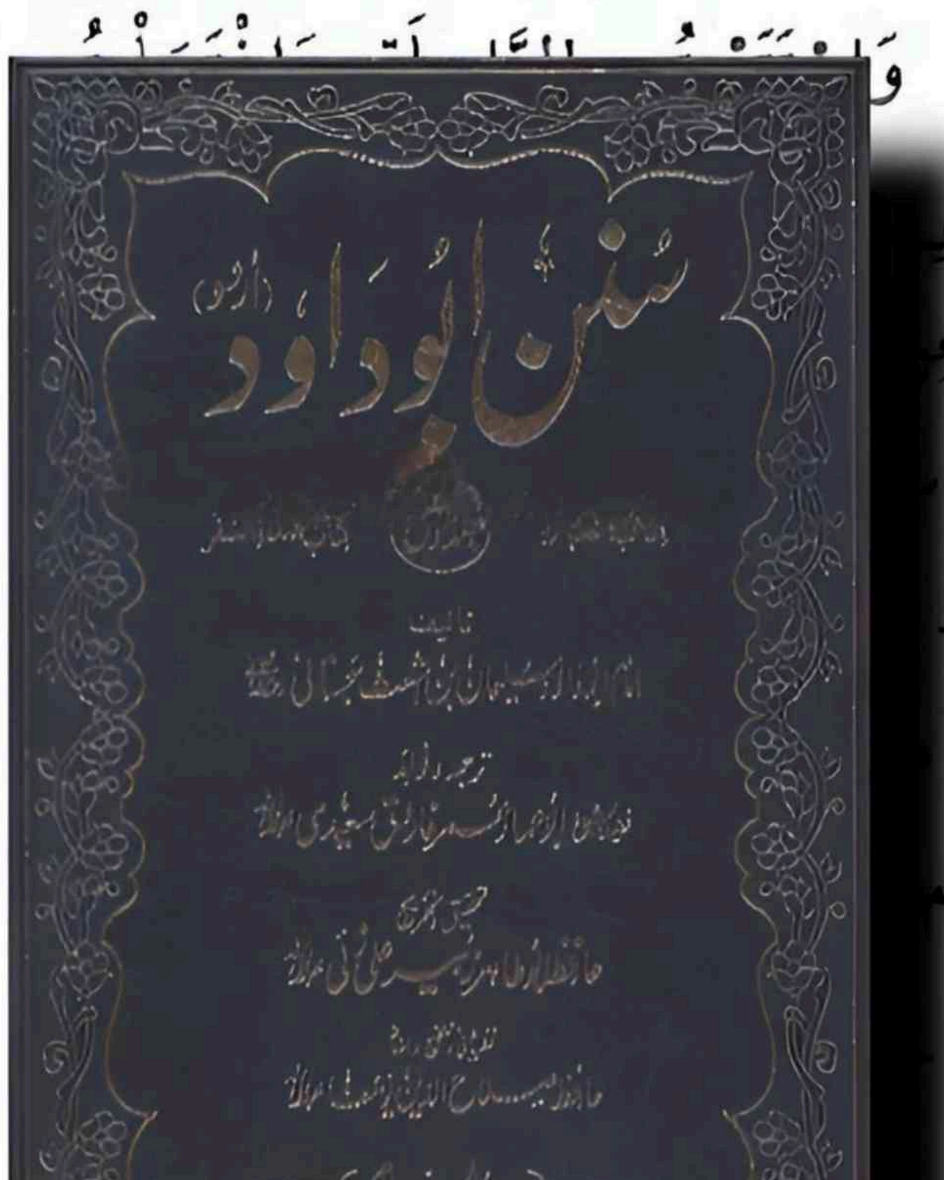

٣٣٢- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ بکریاں جمع ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! انہیں لے کر باہر جنگل میں چلے جاؤ۔'' چنانچہ میں ربذہ کے بادیے میں چلا گیا۔ پس میں جنبی ہوگیا تو پانچ چھ دن وہاں رہا پھر نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ نے کہا: ''ابوذر!'' تو میں خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے تیری ماں گم کرے' ابوذر! تیری ماں کے لیے افسوس۔'' آپ نے میری خاطر ایک کالی سی لونڈی کو بلوایا تو وہ ایک بڑا پیالہ لے آئی' اس میں پانی تھا۔ اس نے مجھے کپڑے سے پردہ کر دیا اور (دوسری طرف سے) میں اپنی سواری کی اوٹ میں ہوگیا اور غسل کیا تو (اس طرح) میرے سر سے گویا ایک پہاڑ اتر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال تک (پانی نہ پائے) پھر جب تمہیں پانی ملے تو اسے اپنے جسم پر ڈالو۔ یقیناً یہ بہتر ہے۔'' مسدد نے بیان کیا کہ یہ بکریاں صدقے کی تھیں۔ اور عمرو کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

٣٣

حَدَّثَنَا

رَجُلٍ مِ

فَأَهَمَّنِي

٣٣٣- جناب ابوقلابہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں' اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا مگر میرے دین نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ چنانچہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو ابوذر

◀◀ ح: ١٢٤ من حديث خالد الحذاء به وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة، ح: ٢٢٩٢، وابن حبان، ح: ١٣٠٨، ١٣٠٩، والحاكم: ١/ ١٧٠، ١٧٧، ووافقه الذهبي * عمرو بن بجدان ليس بمجهول، بل وثقه الجمهور، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

٣٣٣- تخريج: [صحيح] أخرجه البيهقي: ١/ ٢١٧ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اسی طرح حضرت صفیہ ؓ کو نبی ﷺ نے فرمایا "عقری حلقی" یعنی تو بانجھ ہو تیرے حلق میں بیماری ہو۔ جہاں باقی اصحاب کے متعلق آئے کہ صفیہ تو بانجھ ہو، اے لڑکی تیری عمر نہ بڑھے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، تیری عمر نہ بڑھے وغیرہ وغیرہ تو وہ بددعا نہیں لیکن اسی طرز کا جملہ جو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے تھے سیدنا معاویہ ؓ کے متعلق آ جائے کہ "اللہ معاویہ ؓ کا پیٹ نہ بھرے" تو یہ فوراً بددعا بن جاتی ہے۔ ہم ایسے دوگلی پالیسیوں اور ایسے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

(١٥١) بَابُ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: 151 - وادیٔ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي». [راجع: ٢٩٤]

[1771] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ ؓ کو روانگی کی رات حیض آگیا تو انھوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمھارے کوچ میں رکاوٹ ہوں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ۔''

١٧٧٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْ...

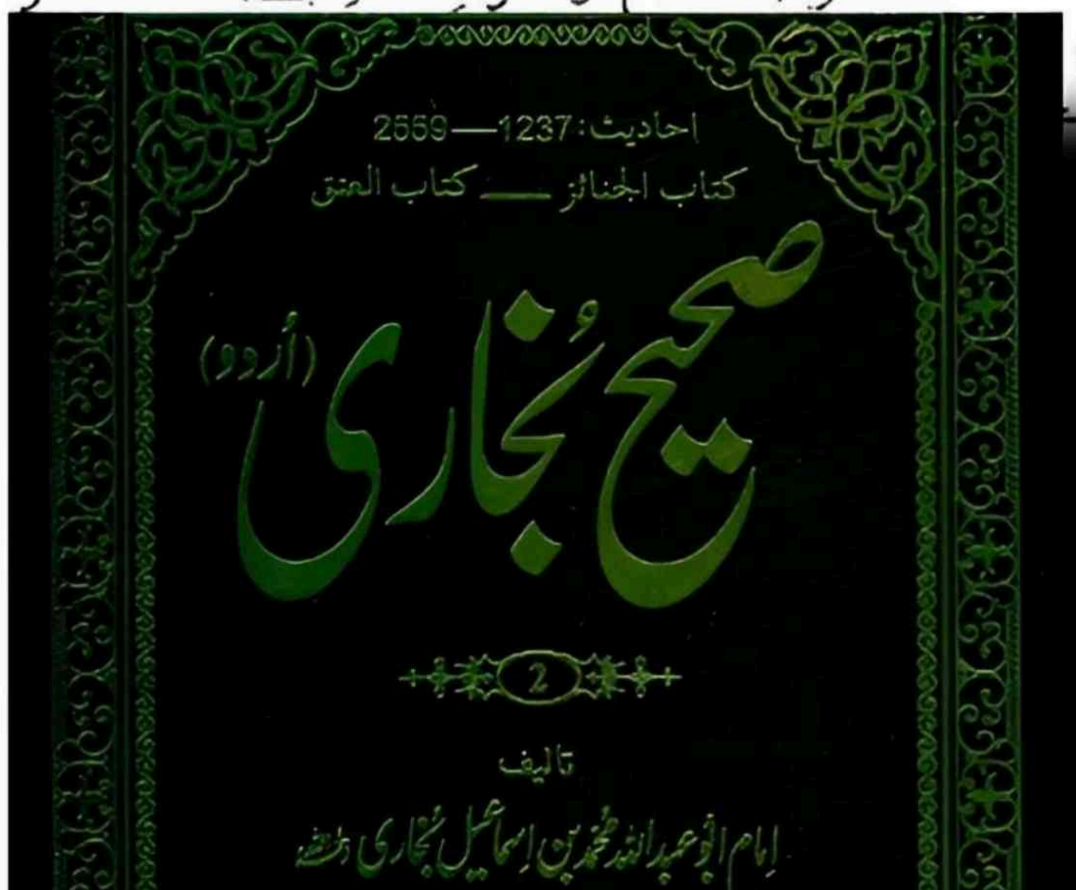

كَا... فَقَا... حَا... النَّ... قُلْ... قَال... أَخْ... كَذَ...

[1772] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات تھی تو حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آگیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلقیٰ عقریٰ! میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سفر سے روک دے گی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' صفیہ ؓ نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''پھر سفر پر روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حلال نہیں ہوئی (میں نے حج کا احرام نہیں کھولا ہے۔) آپ نے فرمایا: ''تم مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔'' چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے تو آپ نے فرمایا: ''ہم تمھارا انتظار فلاں جگہ پر کریں گے۔''

امام مسلمؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شارحِ صحیح مسلم حافظ نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث سے یہ فہم لیا ہے کہ سیدنا معاویہؓ بددعا کے مستحق نہیں تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔امام مسلم کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی اس حدیث کو سیدنا معاویہؓ کے مناقب میں شامل کیا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ حقیقت میں ان کے لیے دُعا بن گئے تھے۔

(شرح صحیح مسلم للنووی 156/16)

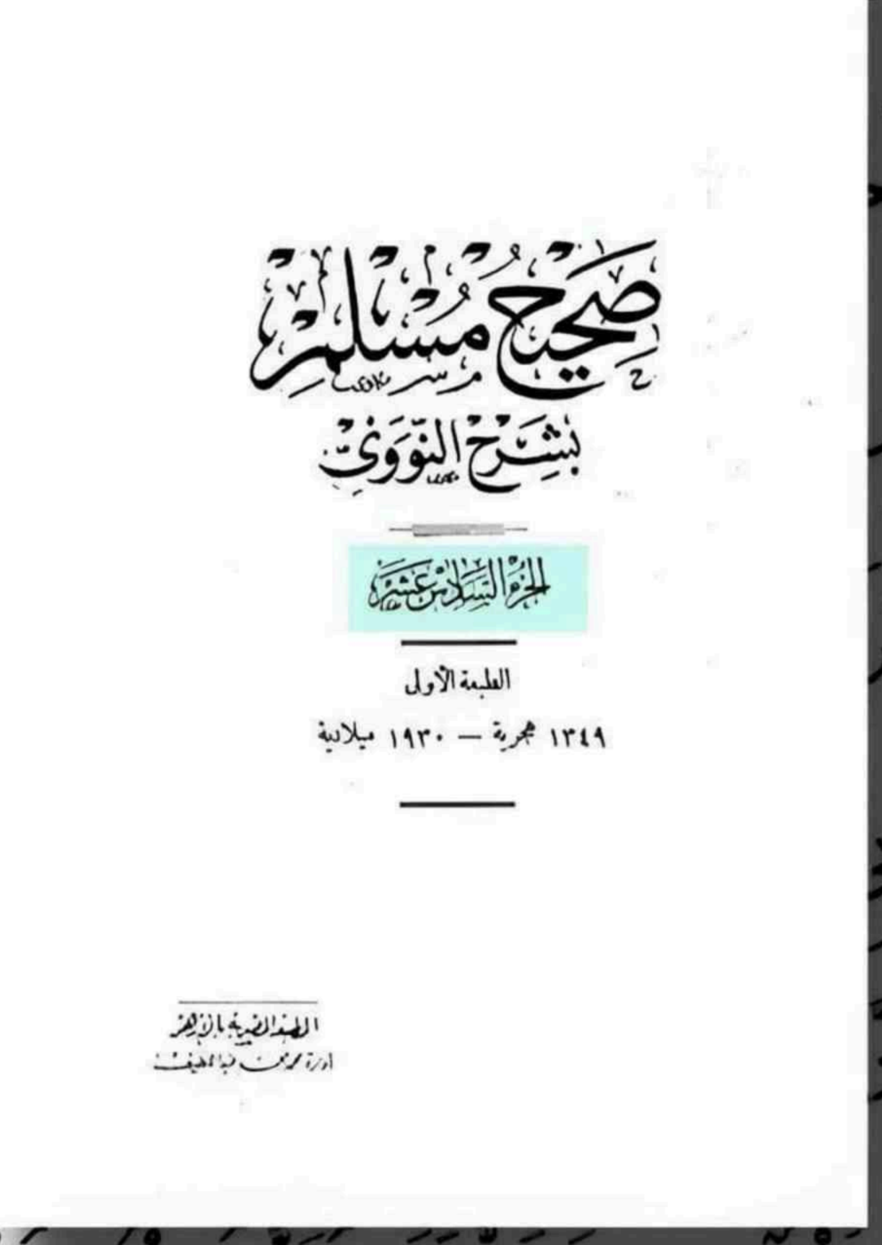

اذهب فادع لى معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل فقال

قلت لأمية ما حطأنى قال قفدنى قفدة حدثنى إسح

شميل حدثنا شعبة أخبرنا أبو حمزة سمعت ابن عباس

فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختبأت منه فذكر

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن أبي

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن من شر النا

بوجه وهؤلاء بوجه حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث ح وحدثنا محمد بن رمح

وقفدنى بقاف ثم فاء ثم دال مهملة وقوله حطأة بفتح الحاء واسكان الطاء بعدها همزة وهو الضرب باليد مبسوطة بين الكتفين وانما فعل هذا ابن عباس ملاطفة وتأنيسا وأما دعاؤه على معاوية أن لا يشبع حين تأخر ففيه الجوابان السابقان أحدهما أنه جرى على اللسان بلا قصد والثانى أنه عقوبة له لتأخره وقد فهم مسلم رحمه الله من هذا الحديث أن معاوية لم يكن مستحقا للدعاء عليه فلهذا أدخله فى هذا الباب وجعله غيره من مناقب معاوية لأنه فى الحقيقة يصير دعاء له وفى هذا الحديث جواز ترك الصبيان يلعبون بما ليس بحرام وفيه اعتماد الصبي فيما يرسل فيه من دعاء انسان ونحوه من حمل هدية وطلب حاجة وأشباهه وفيه جواز ارسال صبي غيره ممن يدل عليه فى مثل هذا ولا يقال هذا تصرف فى منفعة الصبي لأن هذا قدر يسير ورد الشرع بالمسامحة به للحاجة واطرد به العرف وعمل المسلمين والله أعلم

باب ذم ذى الوجهين وتحريم فعله

قوله صلى الله عليه وسلم ﴿ان من شر الناس ذا الوجهين الذى يأتى هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه﴾ هذا الحديث سبق شرحه والمراد من يأتى كل طائفة ويظهر أنه منهم ومخالف للآخرين مبغض فإن أتى كل طائفة بالاصلاح ونحوه فمحمود

امام نوویؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی، شارحِ مسلم، حافظ یحییٰ بن شرف نوویؒ فرماتے ہیں بعض احادیث میں (صحابہ کرام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی جو بددعا وغیرہ منقول ہے، وہ حقیقت میں بددعا نہیں، بلکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جو عرب لوگ بغیر نیت کے بطورِ تکیۂ کلام بول دیتے ہیں۔ (بعض احادیث میں کسی صحابی کو تعلیم دیتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ 'تَرِبَتْ یَمِینُکَ' (تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو)، (سیدہ عائشہؓ کو آپ ﷺ کا فرمانا کہ) 'عَقْرٰی حَلْقٰی' (تو بانجھ ہو اور تیرے حلق میں بیماری ہو)، اس حدیث میں یہ فرمان کہ 'لَا کَبِرَتْ سِنُّکِ' (تیری عمر زیادہ نہ ہو) اور سیدنا معاویہؓ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان کہ 'لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ' (اللہ تعالیٰ ان کا پیٹ نہ بھرے)، یہ ساری باتیں اسی قبیل سے ہیں۔ ایسی باتوں سے اہل عرب بددعا مراد نہیں لیتے۔

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم للشیخ موسی شاهین لاشین 85/10)

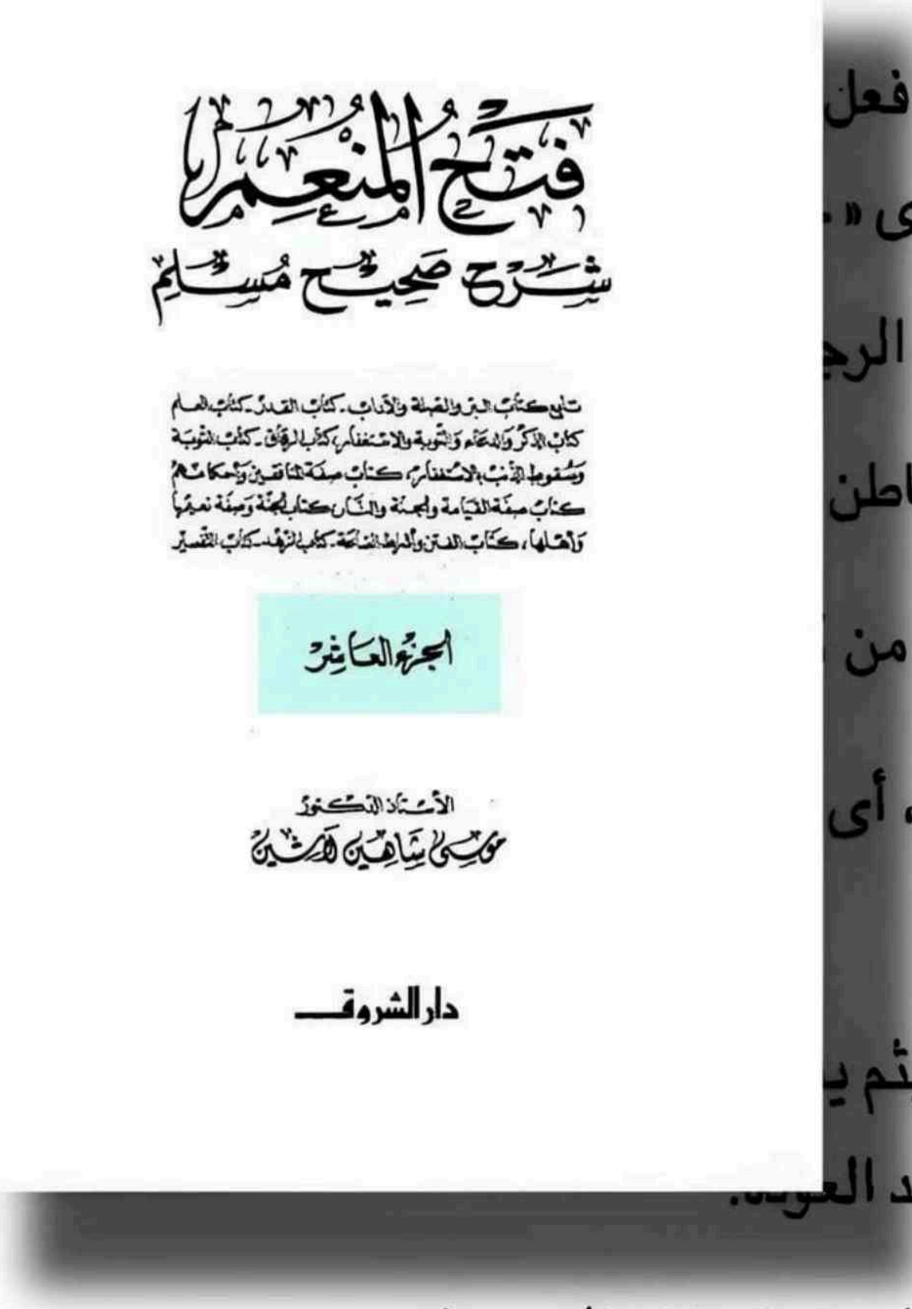

همزة، أى ضربنى بيده، وبكفه المبسوطة، بين كتفى، وإنما فعل
وذكر المصدر «حطأة» وتنوينه على هذا للتقليل. وفسر الراوى «

يقال: حطأ به الأرض، يحطأ حطأ صرعه، وحطأ الرجل الرج

ويقال: قفد فلانا بفتح القاف والفاء، إذا صفع قفاه بباطن

(اذهب، وادع لى معاوية) بن أبى سفيان، وكان من

(قال: فجئت، فقلت: هو يأكل) فى الكلام طى، أى
بالحضور، وهو يأكل، فجئت.

(ثم قال لى: اذهب، فادع لى معاوية) التعبير بثم ي
عن الإخبار بأنه يأكل، ولعل هذا هو السر فى الدعاء عليه بعد العودة.

(فقال: لا أشبع الله بطنه) وسيأتى توجيه هذا الدعاء فى فقه الحديث.

فقه الحديث

قال النووى: هذه الأحاديث مبينة لما كان عليه صلى الله عليه وسلم من الشفقة على أمته، والاعتناء بمصالحهم، والاحتياط لهم، والرغبة فى كل ما ينفعهم.

ثم قال عن الرواية الثامنة، وفيها قيد «بدعوة ليس لها بأهل» قال: وهذه الرواية تبين المراد بباقى الروايات المطلقة، وأنه إنما يكون دعاؤه عليه رحمة وكفارة، وزكاة ونحو ذلك، إذا لم يكن أهلا للدعاء عليه، ولم يكن أهلا لسبه ولعنه، بأن كان مسلما، غير مرتكب لكبيرة ظاهرة، وإلا فقد دعا صلى الله عليه وسلم على الكفار والمنافقين، ولم يكن ذلك لهم رحمة.

ثم أثار النووى إشكالا أثاره العلماء من قبله وهو: كيف يدعو على من ليس هو بأهل للدعاء عليه؟ وكيف يسب أو يلعن من ليس هو بأهل للسب واللعن؟.

وأجاب بجوابين: الأول: أن المراد ليس بأهل لذلك عند الله تعالى، وفى باطن الأمر، ولكنه فى الظاهر مستوجب له، فيظهر له صلى الله عليه وسلم استحقاقه لذلك بأمارة شرعية، ويكون فى باطن الأمر ليس أهلا لذلك، وهو صلى الله عليه وسلم، مأمور بالحكم بالظاهر، والله يتولى السرائر.

والثانى: أن ما وقع من سبه ودعائه ليس بمقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب، فى وصل كلامها بكلام لا يقصد، كقولهم: تربت يمينك.

وقال عن الرواية الثامنة والتاسعة: وفى هذا الحديث «لا كبرت سنك» وفى حديث معاوية «لا أشبع الله بطنه» ونحو ذلك، لا يقصدون بشيء من ذلك حقيقة الدعاء، فخاف صلى الله عليه وسلم أن

امام ذھبیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

امام ذھبیؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کہ اللہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے یہ الفاظ سیدنا معاویہؓ کی فضیلت و منقبت کو ظاہر کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذھبی 699/2)

البرود النوبية و الخضر و يكثر الاستمتاع

و لا يخلو مع ذلك من سرية ، و كان يك

له و تسمن و تحصى .

قال مرة بعض الطلبة : ما اظن ابا عب

للنضرة التى فى وجهه . و قال آخر : ا

النساء فى ادبارهن ؟ قال فسئل فقال : النبيذ

لكن حدث محمد بن كعب القرظى عن ا

حيث شئت فلا ينبغى ان يتجاوز قوله . قا

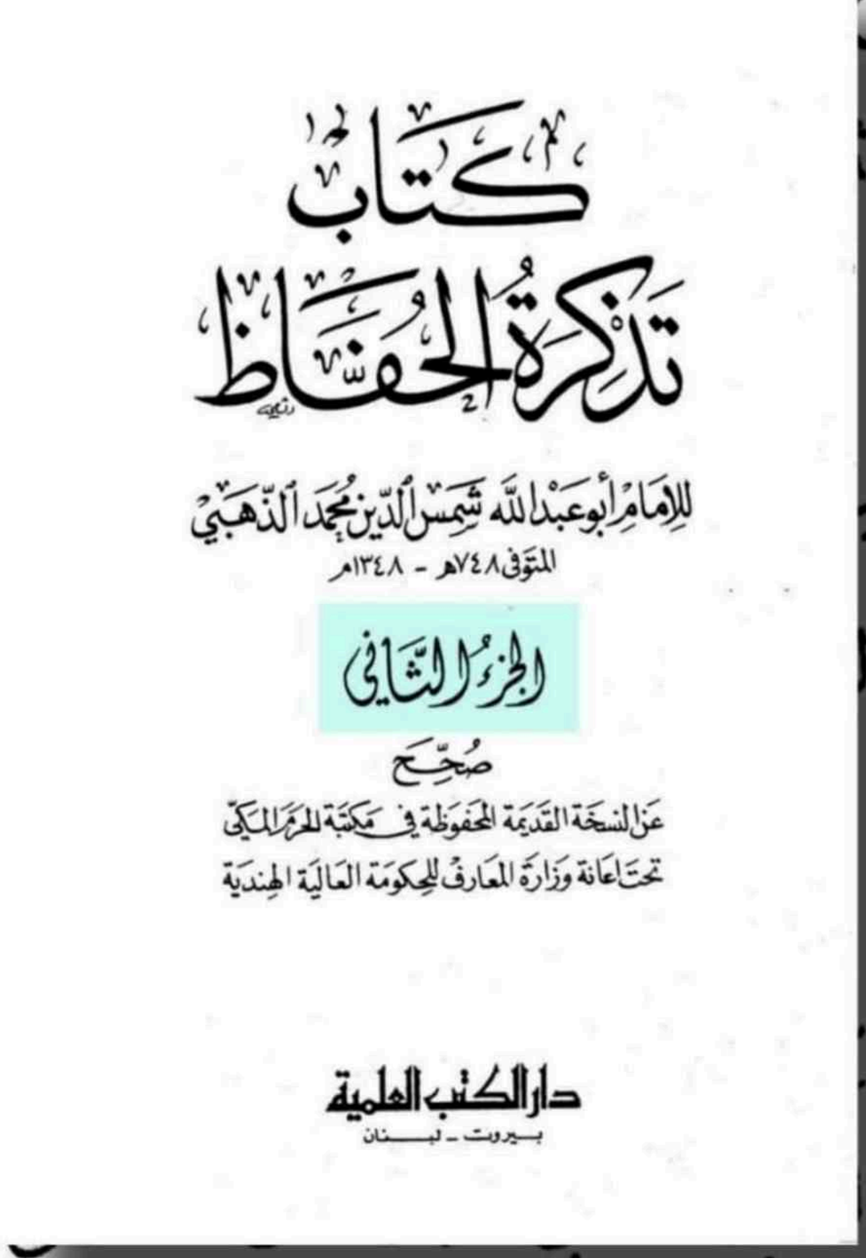

صلى الله عليه و آله و سلم عن ادبار النساء و لى فيه مصنف . عامة ما ذكرت سمعت الوزير ابن خنزابة عن محمد بن موسى المامونى صاحب النسائى ، و قال فيه : سمعت قوما ينكرون على ابى عبد الرحمن كتاب الخصائص لعلى رضى الله عنه و تركه تصنيف فضائل الشيخين ، فذكرت له ذلك فقال : دخلت دمشق و المنحرف عن علىّ بها كثير فصنفت كتاب الخصائص رجوت ان يهديهم الله ، ثم انه صنف بعد ذلك فضائل الصحابة ، فقيل له و انا اسمع : ألا تخرج فضائل معاوية ؟ فقال اى شىء اخرج ؟ حديث : اللهم لا تشبع بطنه ، فسكت السائل .

قلت : لعل هذه منقبة معاوية لقول النبى صلى الله عليه و آله و سلم : اللهم من لعنته او شتمته فاجعل ذلك له زكاة و رحمة . قال حافظ خراسان ابو على النيسابورى : حدثنا الامام فى الحديث بلا مدافعة ابو عبد الرحمن النسائى . قال احمد بن نضر ابو طالب الحافظ من يصبر على ما يصبر عليه

امام ابن بطالؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شارحِ صحیح بخاری، علامہ ابن بطالؒ اس طرح کی ایک عبارت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ اس سے بددعا مراد نہیں ہوتی اسے صرف تعریف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ جب کوئی شاعر عمدہ شعر کہے تو عرب لوگ کہتے ہیں : قَاتَلَہُ اللہُ (اللہ تعالیٰ اسے مارے)، اس نے عمدہ شعر کہا ہے۔

(شرح صحیح بخاری لابن بطال 329/9)

باب : قول النبي عليه السلام
« تربت يمينك » و« عقرى حلقى »

فيه : عائشة : « أن أفلح أخا أبي القعيس استأذن عليّ بعد ما نزل الحجاب ، فقلت : والله لا آذن له حتى أستأذن النبي – عليه السلام – فقال النبي – عليه السلام – : إنه عمك تربت يمينك ... » الحديث .

وفيه : عائشة : « أن النبي – عليه السلام – أراد أن ينفر فرأى صفية على باب خبائها كئيبة حزينة ؛ لأنها كانت حاضت ، فقال : «[عقرى][1] حلقى » – لغة قريش ... » الحديث

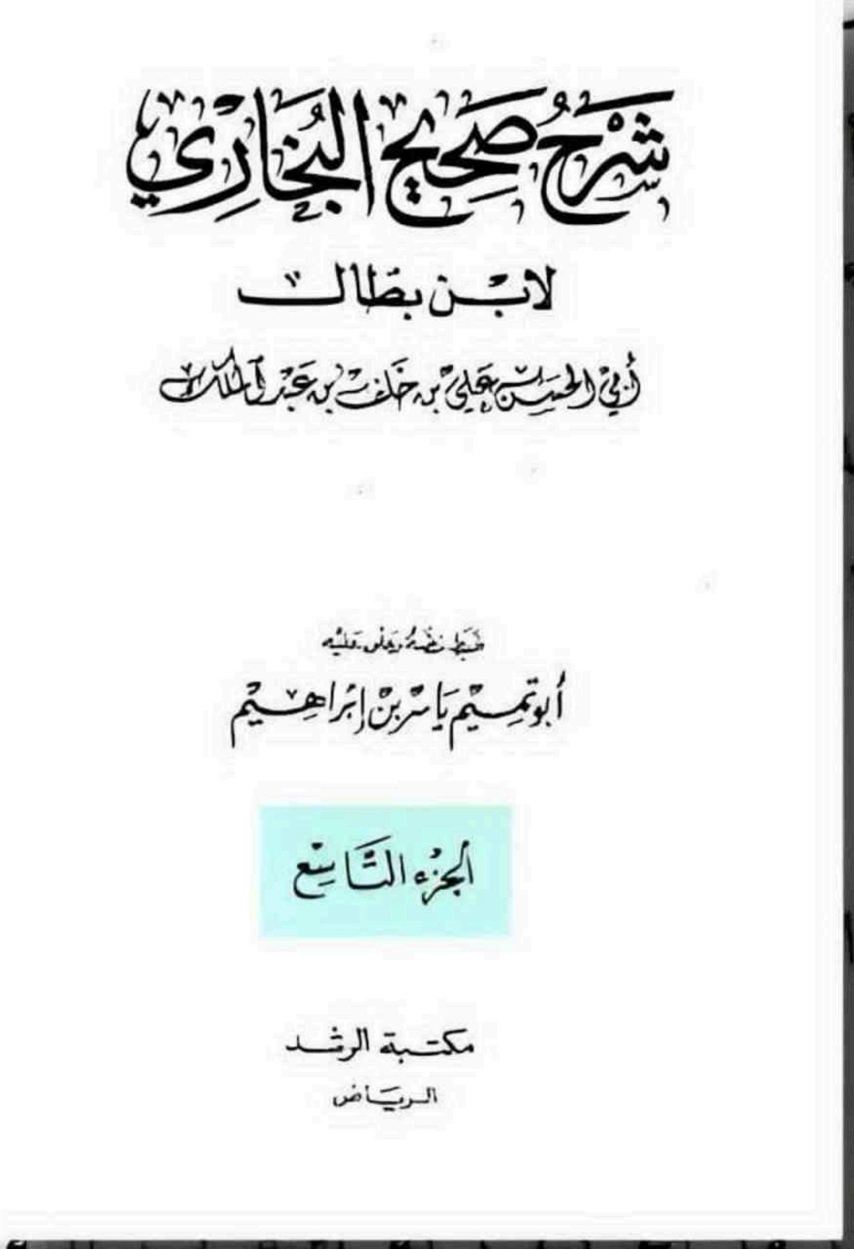

قال [المؤلف] [2] : قال ابن السكيـ
افتقر ولم يدع عليه بذهاب ماله ، وإنما أ
الجد وأنه إن خالفه فقد أساء ، وقال الأ
السلام –: « تربت يمينك » ، و« تربت يـ
تقول : انج ثكلتك أمك ، وأنت لا تريد أ
أصابها التراب ولم يدع بالفقر عليها .

وقال أبو زيد : ترب إذا افتقر وإنما أرا
التراب . قال النحاس : أي ليس يحصل
ابن كيسان : المثل جرى على أنه إن فاتك
يداك كأنه قال : تربت يداك إن فاتك ، وهذا من الاختصار الذي عرف معناه ، وقال غيره : هي كلمة لا يراد بها الدعاء ، وإنما تستعمل في المدح كما قالوا للشاعر إذا أجاد : قاتله الله لقد أجاد ، وكما قالوا: ويل أمه مسعر حرب ، وهو يتعجب منه ويمدحه ولكنه دعاء

---

(١) في « الأصل » : أعقرى . والمثبت من « هـ ، ن » .
(٢) في « الأصل » : المهلب . والمثبت من « هـ » . (٣) في « هـ » : أي .

امام الزہریؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی ابو منصور، محمد بن احمد ،ازہری ایسے کلمات کے بارے میں مستند لغوی ابو عبید سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی باتیں عربوں کے اس طریقے کے مطابق ہیں، جس میں وہ کسی کے بارے میں بددعا کرتے ہیں لیکن اس کے وقوع کا ارادہ نہیں کرتے، یعنی بددعا کا پورا ہو جانا مراد ہی نہیں۔

(تہذیب اللغۃ 216/1)

حَلْقَا » . قال : وهذا على مذهب العرب فى الدعاء على الشىء من غير إرادةٍ لوقوعه ، لا يراد به الوقوع .

وقال شمر : قلتُ لأبى عبيد : لم لا تجيز عَقْرَى ؟ فقال : لأن فَعْلَى تجىء نعتًا ، ولم تجىءْ فى الدعاء . فقلتُ : روى ابن شُميل عن العرب : « مُطَيْرَى » وعَقرى أخفُّ منها ؟ فلم يفكره وقال : صيَّروه على وجهين .

وفى حديث عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا مات قرأ أبو بكر حين صعد إلى منبره فخطب : (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) [الزمر ٣٠] قال عمر : « فعَقِرتُ حتّى خَرَرتُ إلى الأرض » قال أبو عبيد : يقال عَقِر وبَعِل ، وهو مثل الدَّهَش .

وأخبرنى المنذرىّ عن إبراهيم الحربىّ عن محمود بن غيلان عن النضر بْن شميل عن المرماس بن حبيبٍ عن أبيه عن جدّه قال : بعث رسول الله صلى الله عليه عُيينةَ بن بدرٍ حين أسلمَ الناسُ ودجا الإسلام ، فهجَم على بنى عدىّ بن جُندَب(١) بذات الشُّقوق ، فأغاروا عليهم وأخذوا أموالهم حتى أحضروها المدينةَ عند نبىّ الله صلى الله عليه ، فقالت وفود بنى العنبر أُخِذنا يارسولَ الله مسلمين غيرَ مشركين حين خَضْرَمنا النَّعَم . فردّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم وعَقارَ بيوتهم . قال أبو الفضل : قال الحربىّ : ردّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم لأنه لم يَرَ أن يَسبيَهم إلاّ على أمرٍ صحيح ، ووجَدَهم مُقِرّين بالإسلام . قال إبراهيم : أراد بعَقار بيوتهم أرَضِيهم .

قلت : غلط أبو إسحاق فى تفسير العَقار هاهنا ، وإنما أراد بعقار بيوتهم أمتعةَ بيوتهم من

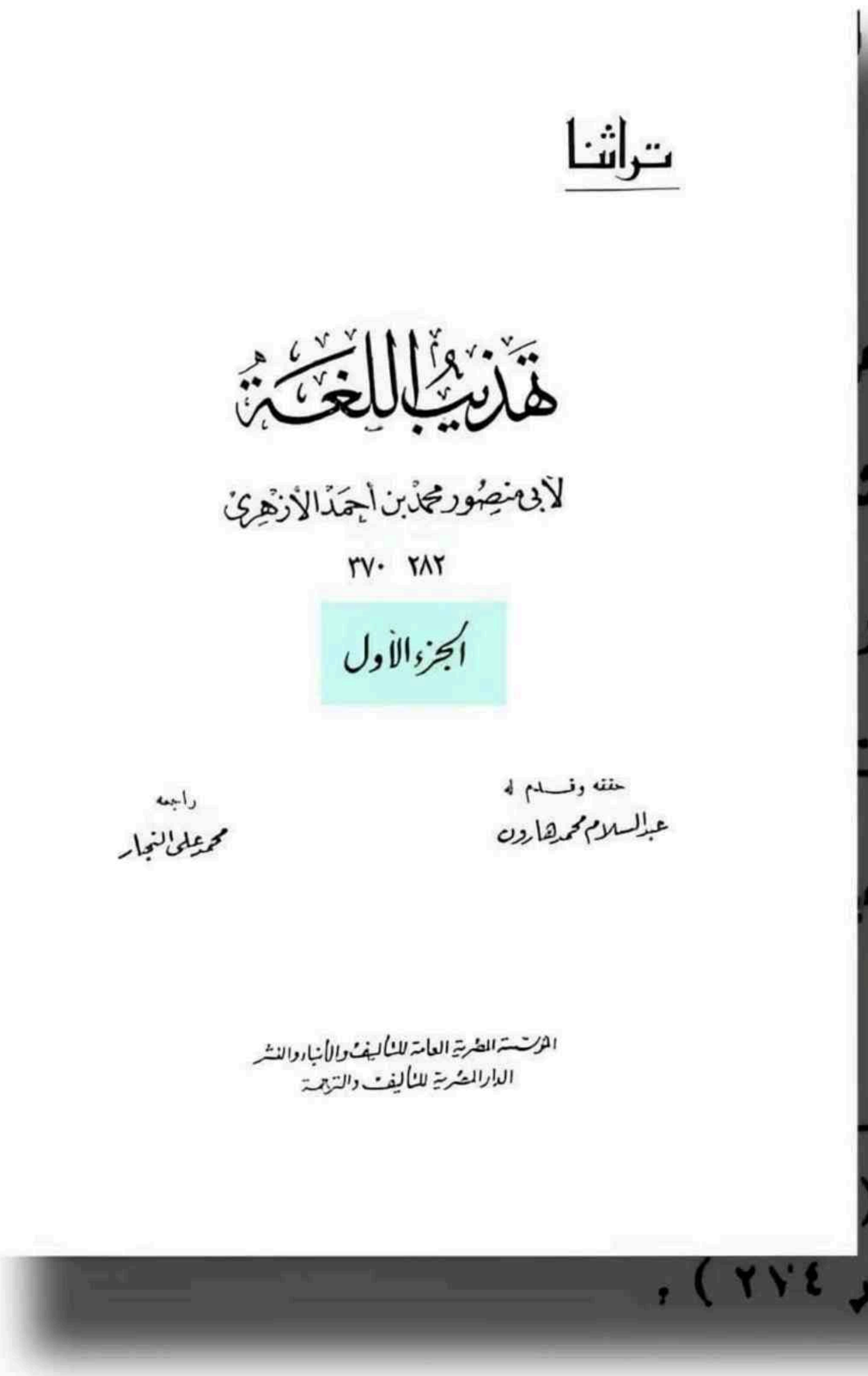
تراثنا

تهذيب اللغة

لأبى منصور محمد بن أحمد الأزهرى

٢٨٢ – ٣٧٠

الجزء الأول

حققه وقدم له
عبد السلام محمد هارون

راجعه
محمد على النجار

المؤسسة المصرية العامة للتأليف والأنباء والنشر
الدار المصرية للتأليف والترجمة

الأع...
وأنش...
عَقار...
البيت...
الأع...

(عقر ٢٧٤) ،

(١) فى اللسان : « بنى على بن جندب » . وانظر المعارف ٤٤ .

حافظ ابن کثیرؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

حافظ ابن کثیرؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث کو پہلی حدیث کے متصل بعد ذکر کیا ہے۔یوں اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(البدایہ والنہایہ 402/11)

وقد انْتَفَع مُعاويةُ بهذه الدعوةِ فى دُنْياه وأُخْراه . أما فى الدنيا فإنه لما صار فى الشامِ أميرًا ، كان يَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ مراتٍ ، يُجاءُ بقَصْعةٍ فيها لَحْمٌ كثيرٌ وبَصَلٌ فيَأْكُلُ منها ، ويَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ أَكَلاتٍ بلحمٍ ، ومِن الحَلْوَى والفاكهةِ شيئًا كثيرًا ، ويقولُ : واللَّهِ ما أَشْبَعُ ، وإنما أَعْيَى . وهذه نِعْمةٌ ومَعِدةٌ يَرْغَبُ فيها كلُّ الملوكِ .

وأمَّا فى الآخِرةِ فقد أَتْبَع مسلمٌ هذا الحديثَ بالحديثِ الذى رَواه هو والبُخارىُّ وغيرُهما ، مِن غيرِ وجهٍ (1) عن جماعةٍ مِن الصحابةِ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « اللهم إنما أنا بشرٌ ، فأيُّما عبدٍ سبَبْتُه أو جَلَدْتُه أو دَعَوْتُ عليه ، وليس لذلك أهلًا ، فاجْعَلْ ذلك كفَّارةً وقُرْبَةً تُقرِّبُه بها عندَك يومَ القِيامةِ » . فركَّب مسلمٌ مِن الحديثِ الأولِ وهذا الحديثِ فَضيلةً لمُعاويةَ ، ولم يُورِدْ له غيرَ ذلك .

وقال المُسَيَّبُ بنُ واضحٍ ، عن أبى إسحاقَ
سليمانَ ، عن عَطاءِ بنِ أبى رَباحٍ ، عن ابنِ عباسٍ
ﷺ فقال : يا محمدُ ، أَقْرِئْ مُعاويةَ السَّلامَ ، و
على كِتابِه ووحْيِه ، ونِعْمَ الأمينُ .

ثُم أَوْرَده ابنُ عساكرَ مِن وجهٍ آخرَ ، عن
أَوْرَده أيضًا مِن روايةِ علىٍّ وجابرِ بنِ عبدِ اللَّهِ ، أن
فى اسْتِكْتابِه مُعاويةَ ، فقال : اسْتَكْتِبْه فإنه أمينٌ .

(١) تقدم تخريجه على الصحيحين فى ٩/ ٨٧، كما أخرجه الإمام أحمد فى مسنده ٢/ ٤٨٨، ٤٩٣، ٣/ ٤٠٠، وابن أبى شيبة فى المصنف (٩٥٩٩ - ٩٦٠١) .

شیخ البانیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شیخ ناصر الدین البانیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق پیٹ نہ بھرنے والی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی تنقیص ثابت کرنا گمراہ فرقوں کا کام ہے جبکہ یہ حدیث سیدنا معاویہؓ کے فضائل میں ہے۔ (سلسلہ الصحیحہ الالبانی 165/1)

دون قوله: «لا أشبع الله بطنه»، وكأنه من اختصار أحمد أو بعض شيوخه، وزاد في رواية: «وكان كاتبه»، وسندها صحيح.

وقد يستغل بعض الفرق هٰذا الحديث؛ ليتخذوا منه مطعناً في معاوية رضي الله عنه، وليس فيه ما يساعدهم على ذٰلك؛ كيف وفيه أنه كان كاتب النبي ﷺ؟! ولذٰلك قال الحافظ ابن عساكر (١٦ / ٣٤٩ / ٢):

«إنه أصح ما ورد في فضل معاوية».

فالظاهر أن هٰذا الدُّعاء منه ﷺ غير مقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب في وصل كلامها بلا نية؛ كقوله ﷺ في بعض نسائه: «عقرى حلقى»[(١)]، و «تربت يمينكِ»[(٢)]، وقوله في حديث أنس الآتي: «لا كَبُرَ سنكِ».

ويمكن أن يكون ذٰلك منه ﷺ بباعث البشرية التي أفصح عنها هو نفسه عليه السلام في أحاديث كثيرة متواترة؛ منها حديث عائشة رضي الله عنها قالت:

«دخل على رسول الله ﷺ رجلان، فك
فلعنهما وسبهما، فلما خرجا؛ قلت: يا رسول ال
هٰذان؟ قال: وما ذاك؟ قالت: قلت: لعنتَهما و

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها
محمد ناصر الدين الألباني
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

٨٣ - (أَوَمَا عَلِمْتِ ما شارَطْتُ عل
بَشَرٌ، فأَيُّ المسلمينَ لَعَنْتُهُ أَو سَبَبْتُهُ؛ ف

رواه مسلم مع الحديث الذي قبله في باب
أو سبه أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذٰلك؛ كان ل
ثم ساق فيه من حديث أنس بن مالك؛

---

(١) متفق عليه من حديث عائشة، وهو مخرج ف

(٢) متفق عليه من حديث أم سلمة، وهو مخرج في «صحيح ابي داود» (٢٣٦).

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ فِي اثْنَي عَشَرَ رَجُلًا. 1

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ و عَظُمَ بَطْنُهُ. 2

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اوران پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہوگیا۔''

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑ...

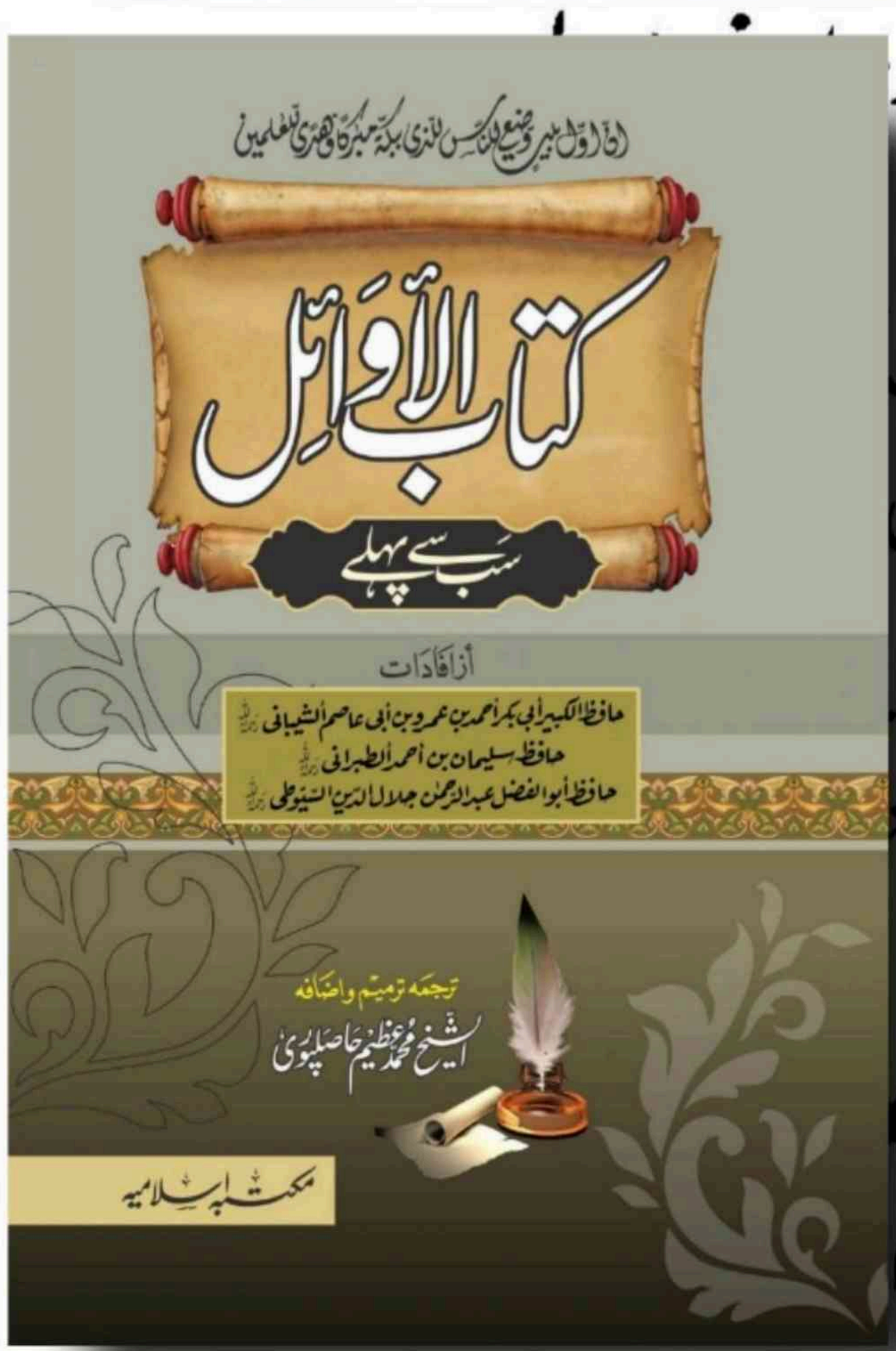

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

... المبارک ...

... پڑھائی ...

سب ...

... اللّٰهَ ...

... '' میں ...

أَوَّلُ ... خطبَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ ...

... الآية﴾ المَهْدِيُّ العَبَّاس. 4

''سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعۃ ...

---

1 لطائف المعارف:٥٥٧؛ تلقيح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السكتوارى:٩٤؛ الاوائل للسيوطى۔ 2 مصنف ابن ابى شيبة: ١/١١٣، ١٤/٧٩؛ السيوطى فى الدر:٦ /٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص:٧٧۔ 3 الاوائل للسيوطى؛ السكتوارى: ٩٤۔ 4 الأوائل للسيوطى؛ السكتوارى:٩٥۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

(تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس ابن حجر 46/1
الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين 12)

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(١) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

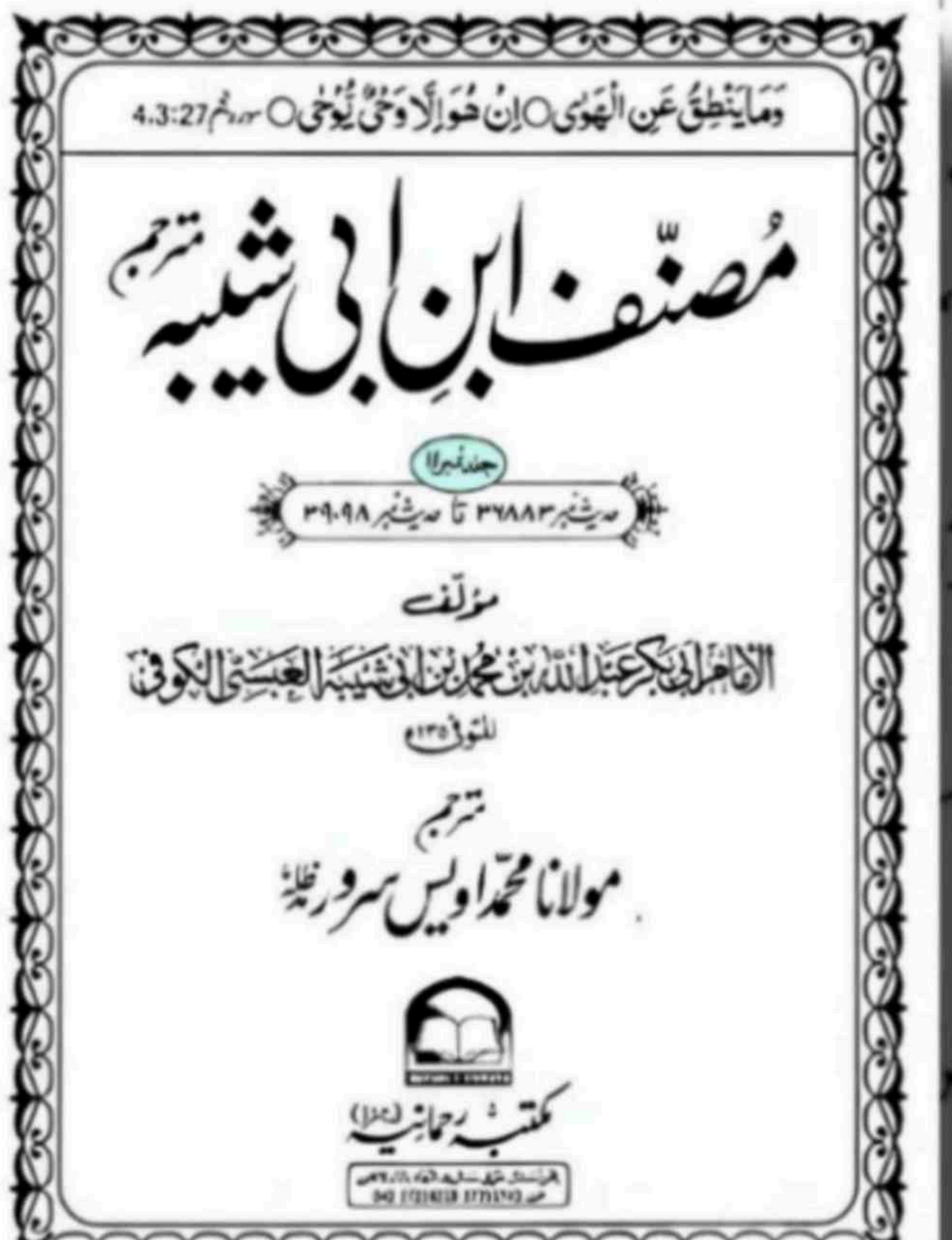

قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ...
بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعِ ... أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِ ...
عَبْدُوس ... سَنَةَ تِسْعِينَ ...
أَبِي شَـ...

ضعیف

٣٦٨٨٣ ... بْنِ مِغْوَ...
بِالْكَـ... يَوْمًا ...
(٣٦٨٨٣) ... کا عہدہ ...
...ن تک یوں ...

(٣٦٨٨٤) حَدَّثَنَا ... ، قَالَ : أَوَّلُ مَـ...
وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(٣٦٨٨٤) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر ... لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(٣٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(٣٦٨٨٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ذہبیؒ ایک قول نقل کرتے ہیں ابنِ فضیلؒ کا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کیا کرتے تھے ہم ان کی صرف وہی روایات لکھتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں

(تہذیب الکمال للذہبی 6892)

وعنه : الثوري ، وشبابة ، وإسحاق بن سليمان ، وعلي بن عاصم، وأبو داود ، ومحمد بن سواء ، وطائفة .

قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وقال أبو حاتم : صالح الحديث صدوق . وقال الدارقطني : لا بأس به .

٦٨٩٢ ـ ع : مغيرة (1) [٤/ق ٥٩ ـ ب] **بن مقسم الضبي مولاهم ، الكوفي الفقيه الأعمى ، أبو هشام.**

عن : أبي وائل ، وإبراهيم النخعي ، والشعبي ، ومجاهد ، وأبي رزين الأسدي ، وأم موسى ـ سرية عليّ بن أبي طالب ـ وطائفة .

وعنه : شعبة ، والثوري ، وزائدة ، وجرير بن [عبد الحميد] (2) ، وإسرائيل ، وخالد بن عبد الله الطحان ، وأبو عوانة ، وهشيم ، ومحمد بن فضيل ، وخلق .

قال شعبة : كان مغيرة أحفظ من الحكم ، وقال نعيم بن حماد ، عن ابن فضيل : كان المغيرة يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم، وقال أبو بكر بن عياش : كان مغيرة من أفقههم ، وروى عبيد ابن يعيش عن أبي بكر بن عياش قال : ما رأيت أحدًا أفقه من مغيرة فلزمته . وقال جرير بن عبد الحميد : قال

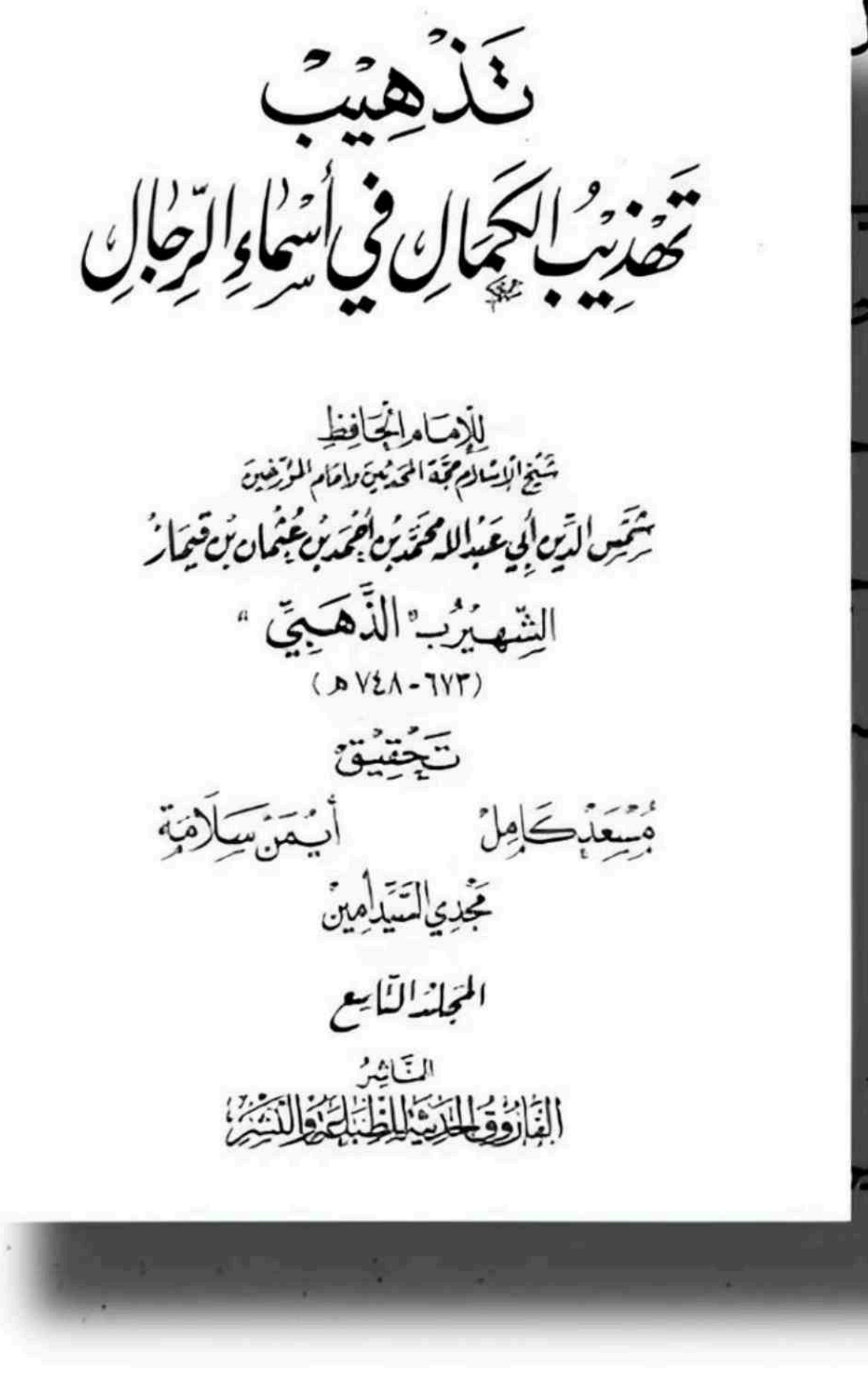

تَذْهِيبُ
تَهْذِيبِ الكَمَالِ فِي أَسْمَاءِ الرِّجَالِ
للإمام الحافظ
شيخ الإسلام محدث المحدثين وإمام المؤرخين
شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قيماز
الشهير بـ "الذهبي"
(٦٧٣-٧٤٨ هـ)
تحقيق
مسعد كامل — أيمن سلامة
مجدي السيد أمين
المجلد التاسع
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

شيءٌ ونسيته . وقال معتمر :كان أبي يحثني

كتاب . وقال أبو حاتم ، عن أحمد بن ح

عامة ما روى عن إبراهيم إنما سمعه من ـ

ومن الحارث العكلي ، وعبيدة . قال : و

وحده . قال : وكان إبراهيم حافظًا صاح

---

(١) التهذيب (٢٨/ ٣٩٧ ـ ٤٠٤) .

(٢) في الأصول : حازم . خطأ فلم يذكر جرير

تهذيبه ، وكذا لم يذكر المغيرة في ترجمة جرير

ابن عبد الحميد.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حبان رحمہ اللہ مغیرہ بن مقسم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ تدلیس کیا کرتے تھے۔

(الثقات لابن حبان 464/7)

عنه شعبة بن الحجاج .

{ مغيرة [1] } بن عبيد ، يروى عن أبي

{ مغيرة [2] } بن عبيد الله الثقفى ، يرو

و زياد سمع من ابن عمر ، روى عنه ابـ

ابن عبيد الله الثقفى .

{ مغيرة [1] } بن عبد الرحمن ، يروى عن

روى عنه إسحاق بن يحيى .

{ مغيرة [1] } بن عبد الرحمن بن عبـ

و كانت له صحبة فيما يزعمون . عداده

ابن سنان .

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف العثمانية ١/١٦/٤

كتاب الثقات
للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم
التميمي البستي
(المتوفى سنة ٣٥٤ھ — ٩٦٥م)

طبع
باعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة
الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الطبعة الأولى
بمطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند
١٣٩٣ھ — ١٩٧٣م

{ مغيرة [4] } بن مقسم الضبى ، مولى ضبة ، من أهل الكوفة ، كنيته أبو هاشم [5] ، يروى عن أبى وائل و نخعى ، روى عنه الثورى و شعبة و جرير ، مات سنة ثلاث و ثلاثين و مائة ، و كان مدلسا .

{ مغيرة [6] } بن مسلم ، أبو محمد الهاشمى ، مولى الحسن بن على ، يروى عن أبيه عن على ، روى عنه حماد بن سلمة .

---

(١) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٣٢٠/١/٤ (٢) له ترجمة فى التهذيب ٢٦٧/١٠ .

(٣) من التاريخ الكبير وغيره ، و وقع فى الأصل و س : المدينة ـ مصحفا .

(٤) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٣٢٢/١/٤ (٥) و مثله فى نسخة من التاريخ الكبير ، و فى نسخة من التاريخ الكبير و الجرح و التعديل : أبو هشام ـ كذا (٦) لم نظفر به .

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

سبط ابنِ العجمی الشافعیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا ساتھ امام احمد بن حنبلؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول نقل کیا کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے اور خصوصاً ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک صحیح تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

(التبیین الأسماء المدلسین ابن العجمی الشافعی 56)

٧٥ ـ (مصعب بن سعيد) كان مدلساً ذكره ابن حبان في ثقاته.

٧٦ ـ (٤) (مغيـرة بن مقسم الضبي) قال ابن فضيل كان يدلس فلا يكتب إلا ما قال حدثنا ابراهيم وقال أحمد بن حنبل عامة حديثه عن ابراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بـن الوليد والحـرث العكلي وجعل أحمد يضعف حديثه عن ابراهيم يعني النخعي.

٧٧ ـ (م ٤) (مكحول الدمشقي) ذكره ابن حبان في ثقاته ولفظه ربما دلس انتهى وهو مشهور بالإرسال عن جماعة لم يلقهم.

٧٨ ـ (٤) (موسى بن عقبة) في البخاري روايته عن الزهري وفي بعضها

= ٣ ـ شروط الأئمة الخمسة.

٤ ـ ضحى الاسلام ١١٩/٢ ـ ١٢٠.

٥ ـ تعريف أهل التقديس ٤٥/٤٥.

٧٥ ـ مصعب بن سعيد:

هو مصعب بن سعيد ابو خيثمة المصيصي (أصل

قال ابن حجر قال ابن عدي كان يصحف وق

قال ابن عدي يحدث عن الثقات بالمناكير ويصح

راجع:

١ ـ ميزان الاعتدال ١١٩/٤ ـ ١٢٠.

٢ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة رقم ١٠٦/١

٧٦ ـ مغيرة بن مقسم:

هو مغيرة بن مقسم الضبي الكوفي صاحب ابراهي

ووصفه النسائي بالتدليس وكذلك حكاه العجلي

وقال أبو داود: كان يدلس.

وقال ابو حاتم عن احمد بن حنبل انه ضعف

ومائة.

راجع:

١ ـ تهذيب التهذيب (٢٦٩/١٠).

٢ ـ ميزان الاعتدال ١٦٥/٤.

٣ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة ١١٢/١٠٧.

٧٨ ـ موسى بن عقبة: =

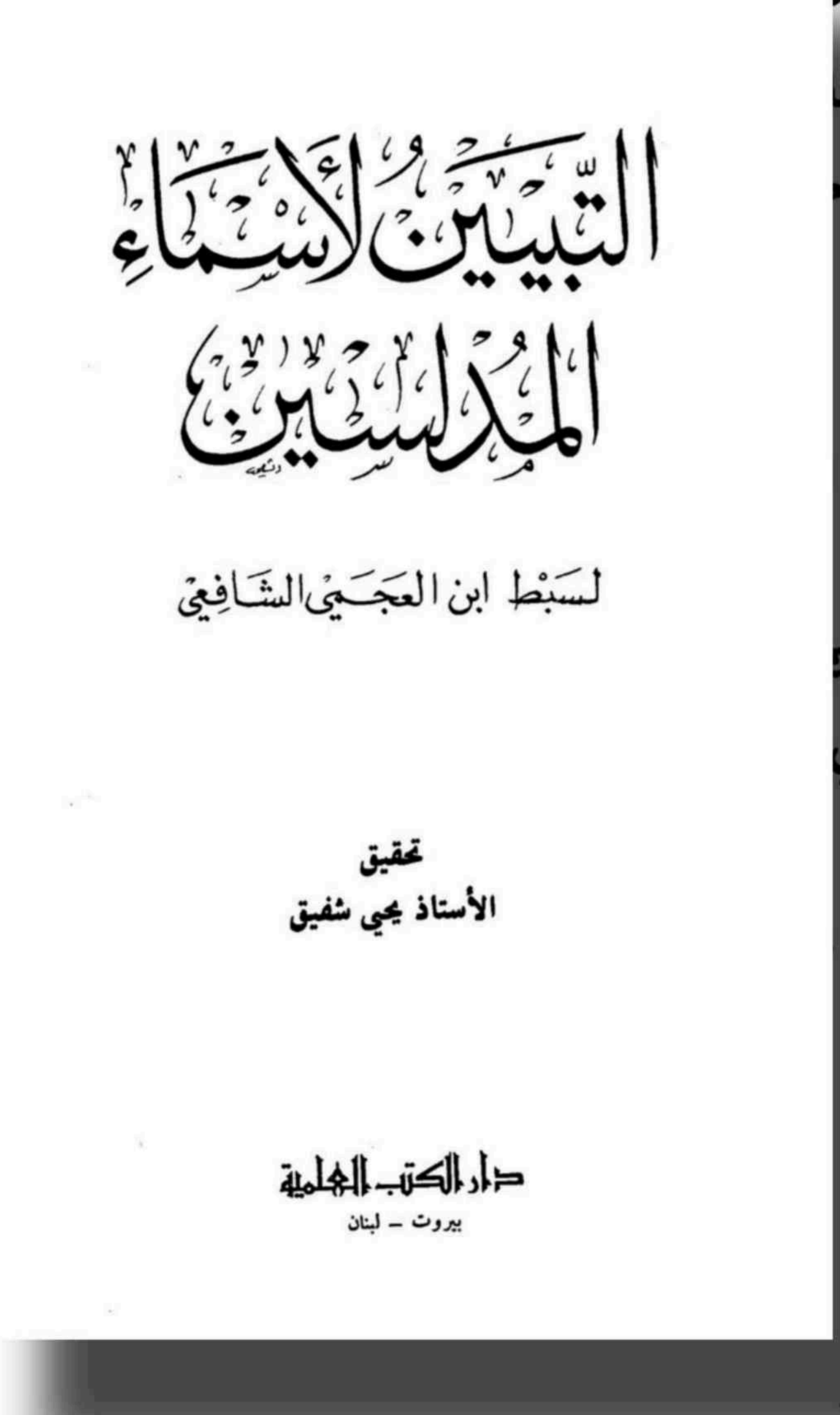

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ الجعدؒ اپنی سند سے ابنِ فضیلؒ کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے ہم اس کی روایات تب تک نہیں لکھتے جب تک کہ وہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

(مسند ابن الجعد 644 وسندہ صحیح)

٦٣٧ ـ وبه عن إبراهيم أن علقمة والأسود كانا يضربان ولائدهما إذا زنين .

٦٣٨ ـ وبه عن إبراهيم عن الأسود أنه أكل من لحم فرس له .

٦٣٩ ـ وبه عن إبراهيم أنه قال : كان يقال : لا يقطع صلاة المسلم شيء .

٦٤٠ ـ **حدثنا** أحمد بن زهير نا عبيد بن يعيش قال : سمعت أبا بكر بن عياش يقول : ما رأيت أحداً أفقه من مغيرة فلزمته .

٦٤١ ـ **قال وحدثنا** يحيى بن معين عن حجاج عن شعبة قال : مغيرة أحفظ من الحكم .

٦٤٢ ـ **قال** وسمعت يحيى يقول : مات مغيرة سنة أربع وثلاثين .

٦٤٣ ـ **قال** وسمعت أحمد بن حنبل يقول : أُخْبِرْتُ أن مغيرة مات سنة ثلاث وثلاثين .

٦٤٤ ـ **حدثنا** محمد بن هارون نا نعيم بن حماد قال : سمعت ابن فُضَيل يقول : كان المغيرة يدلس . فكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم .

٦٤٥ ـ **حدثنا** أبو سعيد نا عبد الله بن الأجلح قال : رأيت المغيرة يخضب بحناء .

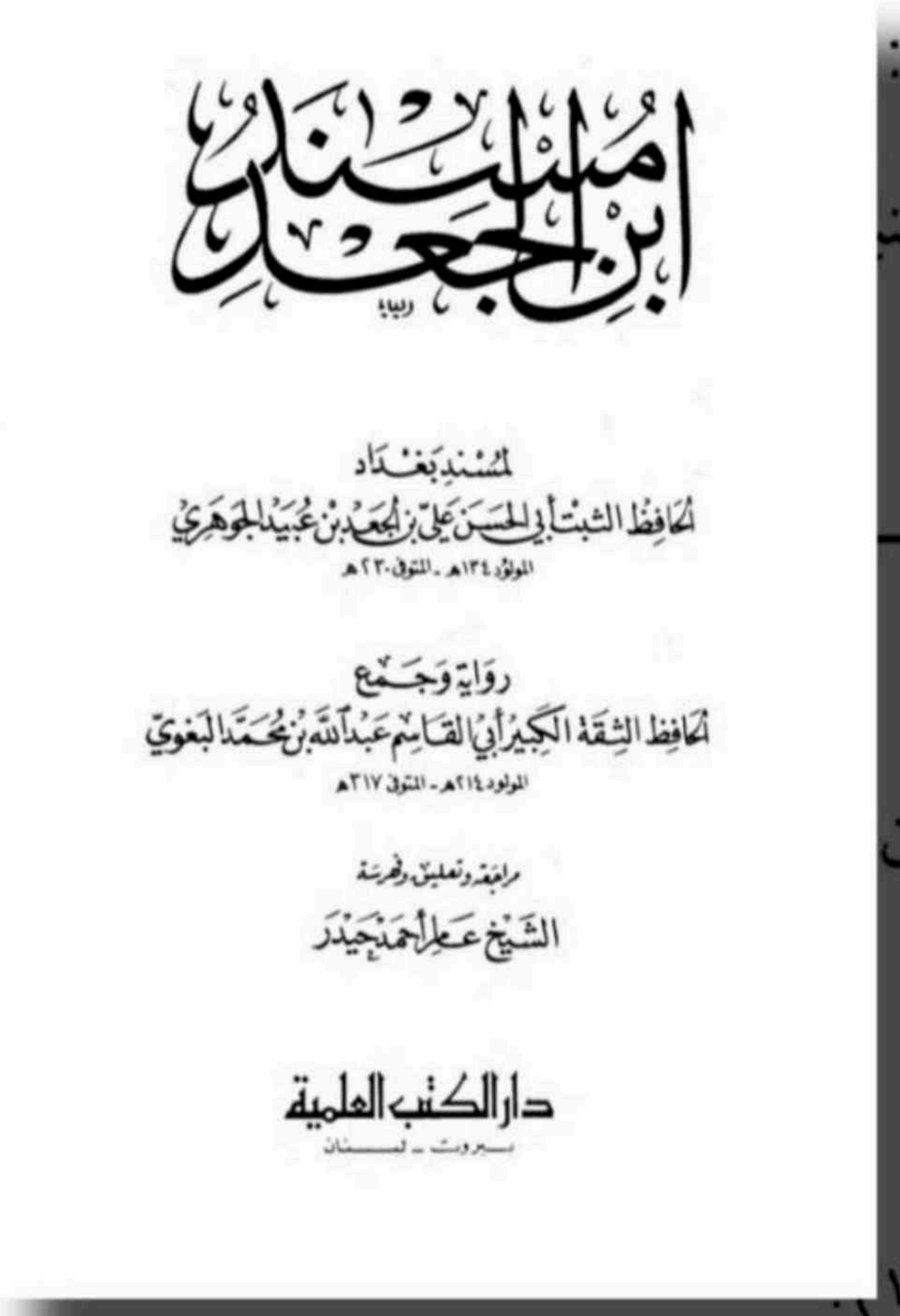
مُسند ابن الجعد
لمُسْنِد بغداد
الحافظ الثبت أبي الحسن علي بن الجعد بن عُبيد الجوهري
المولود ١٣٤هـ ـ المتوفى ٢٣٠هـ
رواية وجمع
الحافظ الثقة الكبير أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي
المولود ٢١٤هـ ـ المتوفى ٣١٧هـ
راجعه وتعليق وفهرسة
الشيخ عامر أحمد حيدر
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

٦٤٦ ـ **حدثنا** عباس عن ابن أبي الأسود قال :

٦٤٧ ـ **حدثنا** ابن هانىء نا أحمد بن حنـ
سمعت هذا من إبراهيم ؟ قال : وما تريد إلى هذا ؟

٦٤٨ ـ **حدثنا** محمد بن حميد نا جريـ
الزيوف [1] عبيد الله بن مرجانة .

٦٤٩ ـ **حدثنا** علي أنا شعبة عن المغيرة عن
نفسها ، وإذنها سكوتها .

---

(١) والدراهم زيوفاً : صارت مردودة لغشٍ . القاموس (٣/ ١٥٠).

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے مزید امام نسائیؒ اور ابن فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔

(طبقات المدلسین لابن حجر 16)

١٢ المرتبة الثالثة

﴿ ق محرز ﴾ بن عبد الله أبو رجاء الجزرى من أتباع التابعين وصفه ابن حبان بذلك في الثقات

﴿ ع مروان ﴾ بن معاوية الفزارى من أتباع التابعين كان مشهورا بالتدليس وكان يدلس الشيوخ أيضا وصفه الدارقطنى بذلك

﴿ مصعب ﴾ بن سعيد أبو خيثمة المصيصى أصله من خراسان روى عن أبى خيثمة الجعفى وابن المبارك وغيرهما وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازى وجماعة قال ابن عدى كان يصحف وقال ابن حبان في الثقات كان يدلس [illegible] في آخر عمره

﴿ ع المغيرة ﴾ بن مقسم الضبى الكوفي صاحب ابراهيم النخعى ثقة مشهور [illegible] النسائى بالتدليس وحكاه العجلى عن أبى فضيل وقال أبو داود كان لا يدلس [illegible] أراد ماحكاه العجلى انه كان يرسل عن ابراهيم كثيرا وصفه أحمد [illegible]

﴿ ع مكحول ﴾ الشامى الفقيه المشهور تابعى [illegible] لم يسمع من [illegible] الا عن نفر قليل ووصفه بذلك ابن حبان [illegible] للمتقدمين الا في قول ابن حبان

كتاب طبقات المدلسين

المسمى تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس

تأليف الشيخ الامام العلامة الحافظ الكبير شيخ الاسلام

خاتمة الحفاظ قاضى القضاة رحلة الحفاظ والمحدثين

فريد دهره ووحيد عصره أبى الفضل أحمد

ابن على بن محمد بن محمد بن على بن

حجر الكنانى العسقلانى المصرى

الشافعى المتوفى سنة ٨٥٢ تغمده

الله بالرحمة والرضوان

وأسكنه تعالى غرف

الجنان

الطبعة الأولى بمعرفة

السادات أحمد ناجى الجمالى ومحمد أمين الخانجى وأخيه

سنة ١٣٢٢

طبع بالمطبعة الحسينية المصريه

بجوار مسجد الامام الحسين رضى الله تعالى عنه

ادارة محمد افندى عبد اللطيف الخطيب

STATE LIBRARY

﴿ ت ق ميمون ﴾ بن موسى المرائى (١) [illegible] والدارقطنى كان يدلس وكذا حكاه ابن عدى [illegible]

﴿ ع هشام ﴾ بن حسان البصرى وصفه [illegible] جرير بن حازم قاعدت الحسن سبع سنين مارأيته [illegible] الحسن باشياء [illegible] احدها [illegible] حدثه [illegible] أرسل [illegible]

[illegible]

[illegible] أفوا [illegible] أسبح [illegible]

[illegible] حدثكم عن الاول [illegible] حدثكم [illegible] فهذا يدل أن [illegible] تدليس [illegible]

(١) — المرائى — نسبه الى امرئ [illegible] اهـ

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

عواد بن حسن الخلفؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین میں شمار کیا ہے۔

(روایات المدلسین للخلف 9)

الباب الثاني :

روايات المدلسين في صحيح البخاري

الذين لا تقبل عنعنتهم ما لم يصرِّحوا بالسماع ،

أو ما يقوم مقام التصريح بالسماع ، وفيه فصلان :

الفصل الأول : روايات المدلسين من المرتبة الثالثة ، وفيه مباحث :

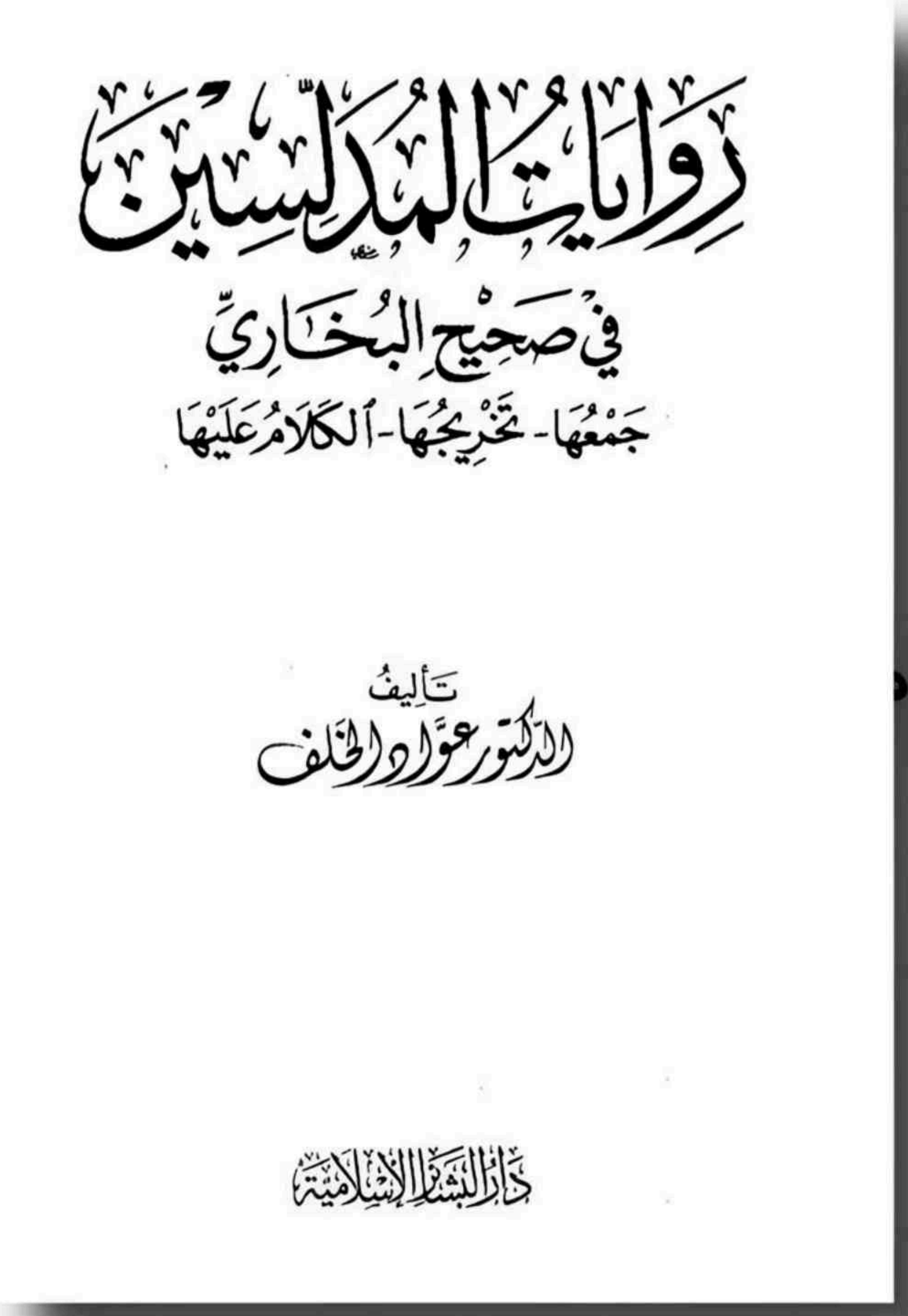

المبحث الأول : حبيب بن أبي ثابت .

المبحث الثاني : الحسن بن ذكوان .

المبحث الثالث : حميد الطويل .

المبحث الرابع : سليمان بن مهران .

المبحث الخامس : طلحة بن نافع .

المبحث السادس : عامر بن عبد الله .

المبحث السابع : عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعو

المبحث الثامن : عبد الرحمن بن محمد بن زياد .

المبحث التاسع : عبد الله بن أبي نجيح .

المبحث العاشر : عبد الملك بن جريج .

المبحث الحادي عشر : عبد الملك بن عمير .

المبحث الثاني عشر : عثمان بن عمر .

المبحث الثالث عشر : عكرمة بن عمَّار .

المبحث الرابع عشر : عمر بن عبيد الطنافسي .

المبحث الخامس عشر : عمرو بن عبد الله ، أبو إسحاق السبيعي .

المبحث السادس عشر : قتادة بن دعامة السدوسي .

المبحث السابع عشر : مبارك بن فضالة .

المبحث الثامن عشر : محمد بن عجلان .

المبحث التاسع عشر : محمد بن عيسى بن نجيح .

المبحث العشرون : محمد بن مسلم بن تدرس ، أبو الزبير .

المبحث الحادي والعشرون : مروان بن معاوية .

المبحث الثاني والعشرون : المغيرة بن مقسم .

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

محدث العصر شیخ زبیر علی زئیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین کے تیسرے طبقے کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جب تک وہ سماع کی صراحت نہ کریں تو روایت ضعیف ہوتی ہے اور فرمایا ہے کہ مغیرہ تدلیس کیا کرتے تھے۔

(الفتح المبین 126)

المرتبة الثالثة
وعدتهم خمسون نفسًا

(٣/١٠٧) ع/ المغيرة بن مقسم الضبي الكوفي ، صاحب إبراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي ☆ بالتدليس ، وحكاه العجلي ☆☆عن ابن فضيل ، وقال أبو داود :"كان لا يدلس" ☆☆☆ وكأنه أراد ماحكاه العجلي أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم ممن سمعه .

(٣/١٠٧) ثقة مدلس و قال الحافظ ابن حجر :"ثقة متقن إلا أنه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم" (التقريب :٦٨٥١)

توفي سنة ١٣٦ھ

☆ انظر الرقم المتقدم :٣٦.

☆☆ تاريخ الثقات(ص٤٣٧)

☆☆☆ تهذيب التهذيب (١٠/ ٢٧٨) رواه ابو عبيد الآجري عنه والآجري هذا مجهول الحال ، لم أجد من وثقه أو لينه ، وله سؤالات "مفيدة" !!

ذكره فى المدلسين:العلائي (ص١١٠) وأبوز رعةابن الع...

والذهبي والمقدسي والدميني (١٥٦/ ٣) و ابن طلعت...

وقال محمد بن فضيل بن غزوان :"كان المغيرة يدلس ف...

(مسند على بن الجعد ١/ ٤٣٠ح ٦٣...

و فيه دليل على أن حديث المغيرة بن مقسم فيما روى ع...

فوائد: و قال احمد بن حنبل في مغيرة بن مقسم :"ك...

إبراهيم مدخول ، عامة ما روى عن إبراهيم إنما...

العكلي و عن عبيدة و عن غيره ." و جعل يضعف حديث...

حماد هو ابن أبي سليمان و عبيدة هو ابن معتب الضعيف...

ورماه بالتدليس ابن حبان وغيره و روى الآجري المجه...

و هذه الرواية منكرة مردودة و لم تثبت عن أبي داود ر...

الآجري : فهذه حكاية منكرة . (سير اعلام النبلاء ١١/ ...

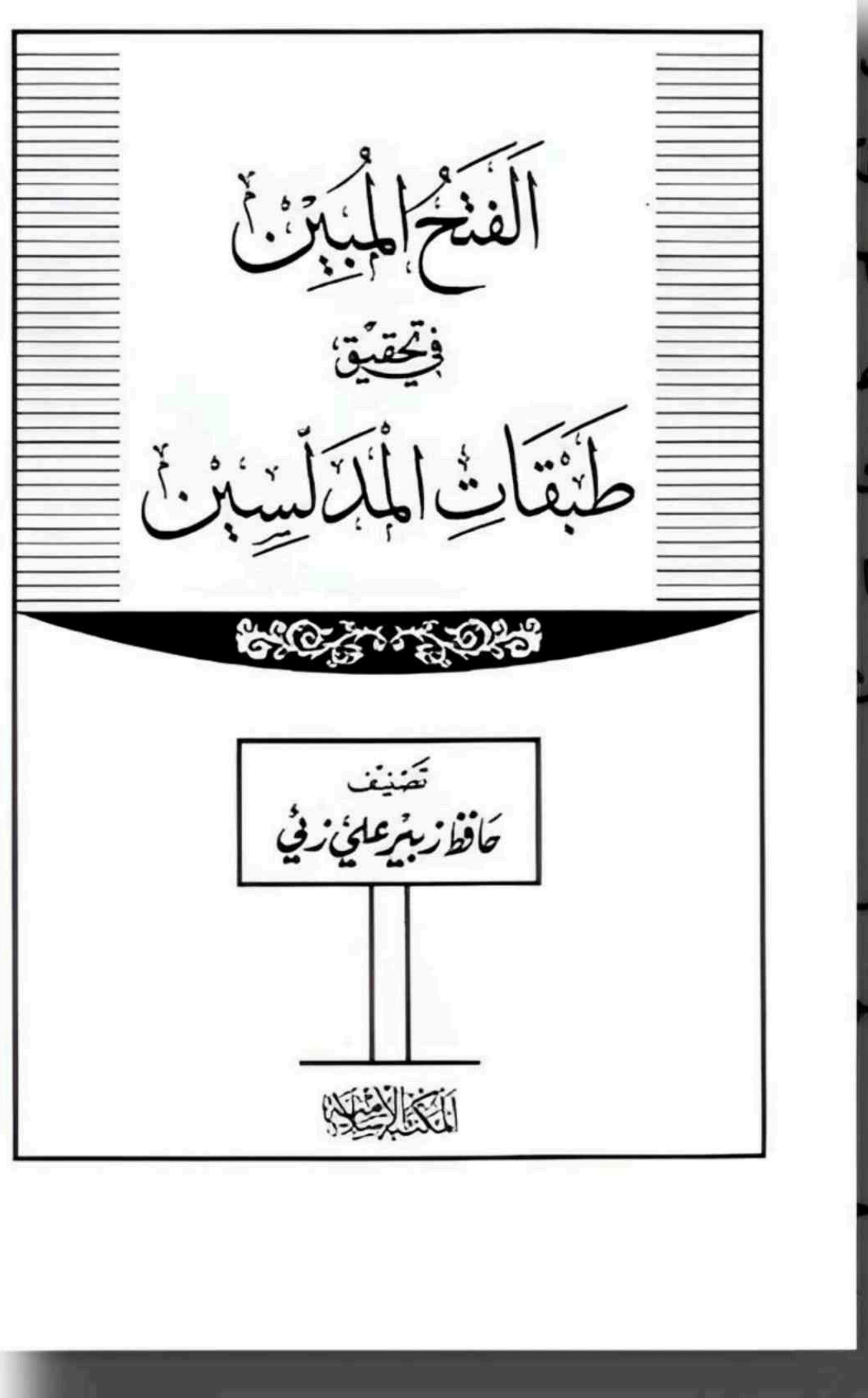

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم ثقہ تھے مگر تدلیس کیا کرتے تھے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے۔

(تقریب التہذیب 6899)

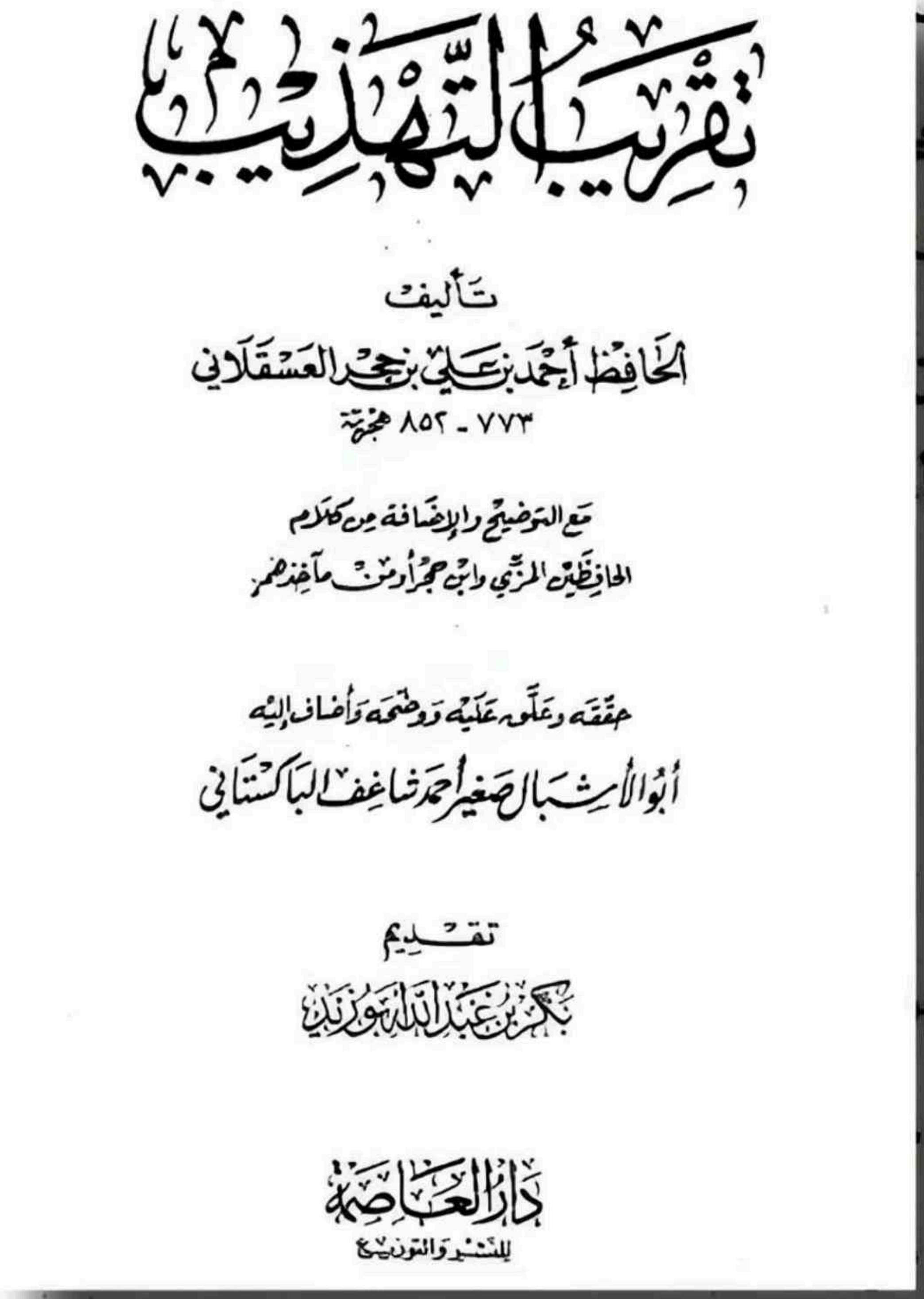
تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام

الحافظين المزي وابن حجر أو من مآخذهم

حققه وعلّق عليه ووضعه وأضاف إليه

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة

للنشر والتوزيع

٦٨٩٣ ع المغيرة بن عبد الرحمن

وزاي، الحزامي، المدني

قال أبو داود: كان قد نزل

٦٨٩٤ س المغيرة بن عبد الرحمن

خزيمة، الحرّاني، أبو أ

ثلاث وأربعين.

٦٨٩٥ س المغيرة بن عبيد الله بن

مقبول، من السابعة.

ز٦٨٩٥/١ سي ق (المغيرة بن أبي عبيد، أب

٦٨٩٦ د المغيرة بن فروة الثقفي

مشهور بكنيته، مقبول،

٦٨٩٧ قدت المغيرة بن أبي قرة السدوسي، مستور، من الخامسة.

٦٨٩٨ بخ ت س ق المغيرة بن مسلم (الأزدي)، القسملي، بقاف وميم مفتوحتين بينهما مهملة ساكنة، أبو سلمة (الخراساني) السّراج، بتشديد الراء، المدائني، أصله من مرو، صدوق، من السادسة.

٦٨٩٩ ع المغيرة بن مِقسم، بكسر الميم، الضبي مولاهم، أبو هشام الكوفي، الأعمى، ثقة متقن إلا أنه كان يدلّس ولاسيما عن إبراهيم، من السادسة، مات سنة ست وثلاثين على الصحيح.

٦٩٠٠ خ م د ت س المغيرة بن النعمان النخعي، الكوفي، ثقة، من السادسة.

٦٩٠١ ق المغيرة بن نَهيك الحجري، بفتح المهملة وسكون الجيم، المصري، مجهول، من الرابعة.

٦٩٠١/١ سي ق المغيرة أبو الوليد، أو أبو المغيرة الوليد، في الكنى [٨٤٥٢].

---

(١) كذا في «نسخة المصنف» و«ح» و«ز» و«تهذيب الكمال»، وهو الصواب. وفي بقية النسخ و«تهذيب التهذيب»: «عوف»، وهو خطأ.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن العراقیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا اور ساتھ ابنِ فضیلؒ اور امام احمدؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ مغیرہ تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک قابل قبول نہیں جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

(کتاب المدلسین للعرابی93)

٦٣ ــ ع : مغيرة (١) بن مقسم الضبى ، قال محمد بن فضيل (٢) : كان يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال: حدثنا إبراهيم ، وقال أحمد بن حنبل (٣) : عامة حديثه عن إبراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بن الوليد والحارث العكلى وعبيدة وغيرهم، وجعل يضعف حديثه عن إبراهيم وحده .

= « كان يدلس ، وكف فى آخر عمره » . (رقم ١٠٦ ص ٤٦) .

(١) جامع التحصيل ١١٠ ، وذكره ابن حجر فى المرتبة الثالثة ١١٢ .

المغيرة بن مقسم الضبى مولاهم أبو هشام الكوفى ، الأعمى صاحب إبراهيم النخعى ، ثقة متقن ، قال شعبة : مغيرة أحفظ من حماد ، وكذا قال ابن معين ، إلا أنه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم ، وصفة بالتدليس النسائى وابن حبان وإسماعيل القاضى والحاكم وغيرهم وقال أبو داود : كان لا يدلس وكأنه أراد ماحكاه العجلى أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم

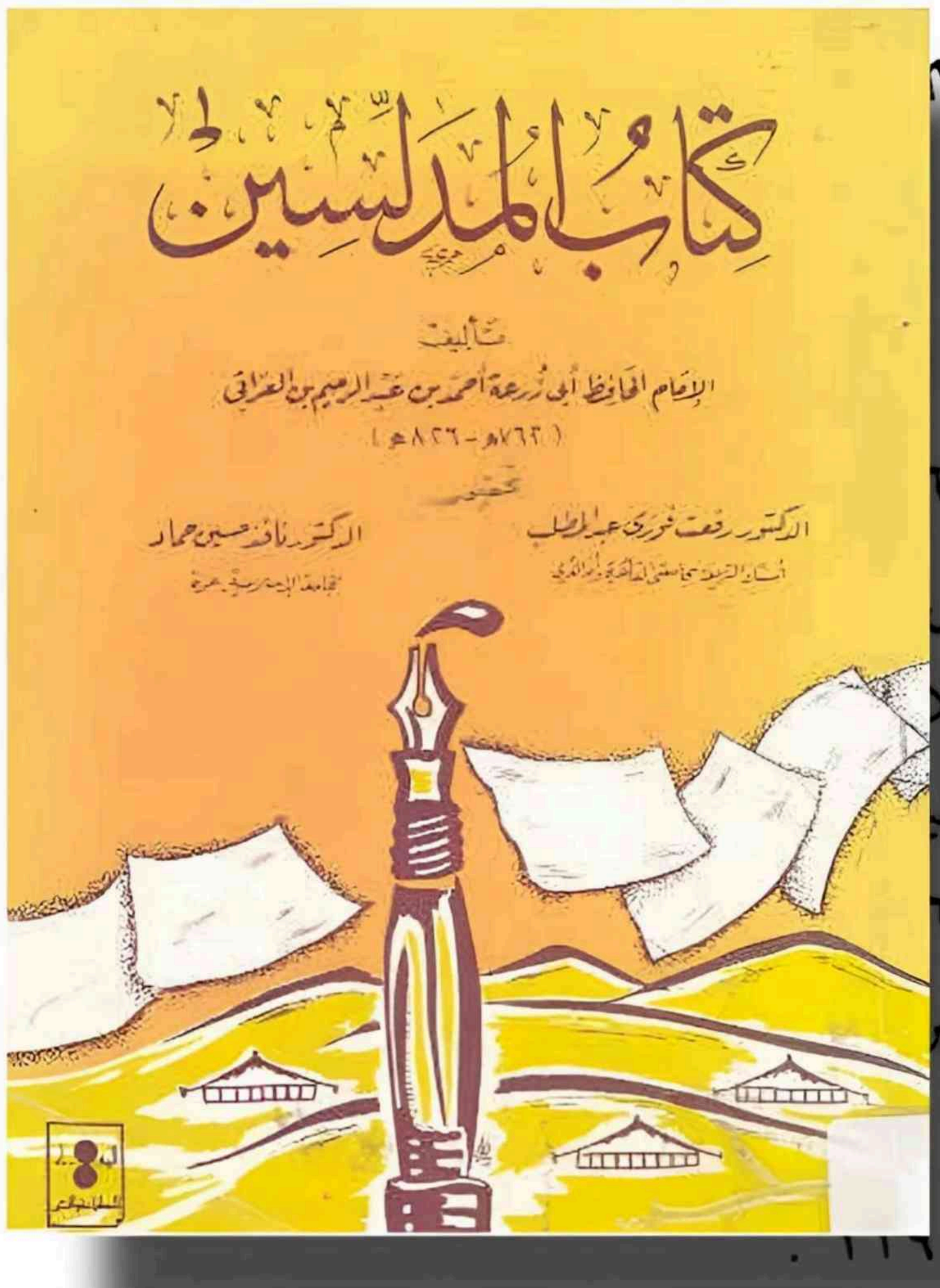

الصحيح، روايته فى الكتب الستة .

انظر ترجمته : طبقات ابن سعد ٦/
طبقات خليفة ١٦٥ ، التاريخ الكبير ٧ / ٢
العجلى ٤٣٧ ، المعرفة والتاريخ ٢/ ٦٠٥
٢٢٨/٨، ثقات ابن حبان ٧/ ٤٦٤ ، الكامل
معرفة علوم الحديث ١٠٥ ، تهذيب سير النبلا
الكاشف ٣/ ١٦٩، العبر ١/ ١٣٨ ، الم
٢/ ٦٧٣، جامع التحصيل ٢٨٤ ، التبيين
٢/ ٢٧٠ ، طبقات الحفاظ ٥٩ ، أسماء المدلسين

(٢) انظر : التهذيب ــ لابن حجر ١٠ / ٢٦٩ .

(٣) انظر : الجرح والتعديل ــ لابن أبى حاتم ٨/ ...

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے جس کے لئے سماع کی صراحت لازمی ہوتی ہے وگرنہ روایت ضعیف تصور کی جاتی ہے مزید امام نسائیؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔

(أهل التقديس لابن حجر 46)

(١٠٦) مُصْعَب بن سعيد أبو خيثمة المِصِّيصي ، أصله من خراسان ، روى عن أبي خيثمة الجعفي وابن المبارك وغيرهما، وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازي وجماعة ، قال ابن عدي « كان يصحف » وقال : ابن حبان في الثقات « كان يدلس ، وكف في آخر عمره » .

المرتبة الثالثة
وعدتهم خمسون نفساً

(١٠٧) ع/المغيرة بن مقسم الضَّبِّي الكوفي ، صاحب ابراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي بالتدليس ، وحكاه العجلي عن أبي فضيل ، وقال أبو داود كان لا يدلس » وكأنه أراد ما حكاه العجلي أنه كان يرسل عن ابراهيم فاذا وقف أخبرهم ممن سمعه .

(١٠٨) م٤/مكحول الشامي ، الفقيه المشهور ، تابعي ، يقال انه لم يسمع من الصحابة الا عن نفر قليل ، ووصفه بذلك ابن حبان ، وأطلق الذهبي أنه كان يدلس ، ولم أره للمتقدمين ، الا في قول ابن حبان ...

---

(١٠٦) قال الذهبي في الميزان : « صاحب ...
« يحدث عن الثقات بالمناكير ويص...
وعبارة ابن حبان كما في اللسان « ...
عن ثقة وبين السماع في حديثه لا ...
عمره » وقال صالح جزره « شيخ ض...

(١٠٧) ثقة متقن الا انه كان يدلس ولا ...
مات سنة ٣٦ على الصحيح .

(١٠٨) ثقة فقيه ، كثير الارسال ، من ...
ومائـــة .

تعـريف أهــل التقــديس
بمراتب الموصوفين بالتدليس

للحافظ العلامة الكبير
أحمد بــن علي بــن محمد
الشهير بابن حجر العسقلاني
المتوفى (٨٥٢هـ)

تحقيق وتعليق
د. عاصم بن عبدالله القريوتي
استاذ مساعد بكلية الحديث والدراسات الاسلامية
بالجامعة الاسلامية – بالمدينة المنورة

وفي آخر الكتاب :
ملحق بأسماء المدلسين ومنظومتين بأسماء المدلسين

رضي الله عنه
امیرُ المؤمنین
خالُ المومنین
ھادی و مہدی
کاتبِ وحی
امیرُ البحر
سیدنا
معاویہ
رضي الله عنه
بن ابی سفیان
40 محدثین و آئمہ کی نظر میں

30
محدثین و آئمہ اہلسنت کی
گواہی
سیدنا
معاویہ رضی اللہ عنہ
کاتب وحی تھے
معاویہ رضی اللہ عنہ
1 حافظ ابن حجر
2 حافظ ابن الجوزی
3 علامہ ذہبی
4 حافظ ابن عساکر
5 امام نووی
6 امام اندلسی
7 امام ابن قدامہ
8 امام ابو بکر بن حسین آجری
9 حافظ ابن البر
10 امام ابن بطه
11 امام ابو الحسین جعلی
12 امام ابن تیمیہ
13 حافظ ابن کثیر
14 امام اصبہانی
15 حافظ ابن ملقن
16 امام مسلم بن حجاج
17 ابن حجر ھیتي
18 علامہ شمس الدین سرخسی
19 ابو حارث احمد بن محمد صائغ
20 امام ابن العطار
21 علامہ قسطلانی
22 امام احمد بن حنبل
23 امام عبداللہ الخطیب التبریزی
24 امام عمر بن سمرہ الجعدی
25 امام محمد ابن العماد العکری
26 علامہ سیوطی
27 امام الطیب الحضرمی
28 معافي بن عمران
29 ملا علی قاری
30 ابو اسحاق بن دارم
ان تمام محدثین و آئمہ اہلسنت نے اپنی کتب مین واضح طور پر تحریر کیا ہے کہ
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں، ابوعبد الرحمن بن ابو سفیان صحر بن حرب، اموی خلیفہ اور کاتبِ وحی ہیں۔ فتح مکہ والے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(التوضیع لشرح الجامع الصحیح 343/3)

وقد اتفق أصحاب الأطراف وغيرهم عَلَىٰ أنه من حديث ابن شهاب، عن حميد فتنبه لذلك، وقد وقع للبخاري مثل هذا في كتاب التوحيد في باب: قوله ﷺ: «رجل آتاه الله القرآن» فقال فيه: (حدثنا)[١] علي بن عبد الله، (ثنا)[٢] سفيان، قَالَ الزهري. وذكر الحديث، ثمَّ قَالَ[٣]: سمعت من سفيان مراراً لم أسمعه يذكر الخبر وهو من صحيح حديثه[٤]. لكن يمكن أن يقال: سفيان مدلس. فنبه عليه البخاري لأجل ذَلِكَ.

ثالثها: في التعريف برواته غير من سلف:

أما معاوية (ع) فهو خال المؤمنين، أبو عبد الرحمن بن أبي سفيان صخر بن حرب الخليفة الأموي كاتب الوحي، أسلم عام الفتح، وعاش ثمانيًا وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب[٥]. ومناقبه جمة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم: معاوية فوق العشرين[٦].

---

(١) في (ف): نا.

(٢) في (ف): نا.

(٣) القائل هو: عليّ بن المديني وهو الراوي عن سفيان

(٤) سيأتي برقم (٧٥٢٩) كتاب: التوحيد، باب: قول النبي

(٥) أنظر ترجمته في: «معجم الصحابة» للبغوي ٥/ ٦٣ لابن قانع ٣/ ٧٢ (١٠٢٦)، «معرفة الصحابة» ٥/ «الاستيعاب» ٣/ ٤٧٠- ٤٧٥ (٢٤٦٤)، «أسد الغابة «الإصابة» ٣/ ٤٣٣- ٤٣٤ (٨٠٦٨).

(٦) منهم معاوية بن ثعلبة، معاوية بن ثور، معاوية بن معاوية بن الحكم، معاوية بن حيدة، معاوية بن معاوية بن عبد الله بن أبي أحمد، معاوية بن عبد الله، قرمل، معاوية الليثي، معاوية بن محصن، معاوية معاوية بن نوفل، معاوية الهذلي، معاوية بن أنس الس

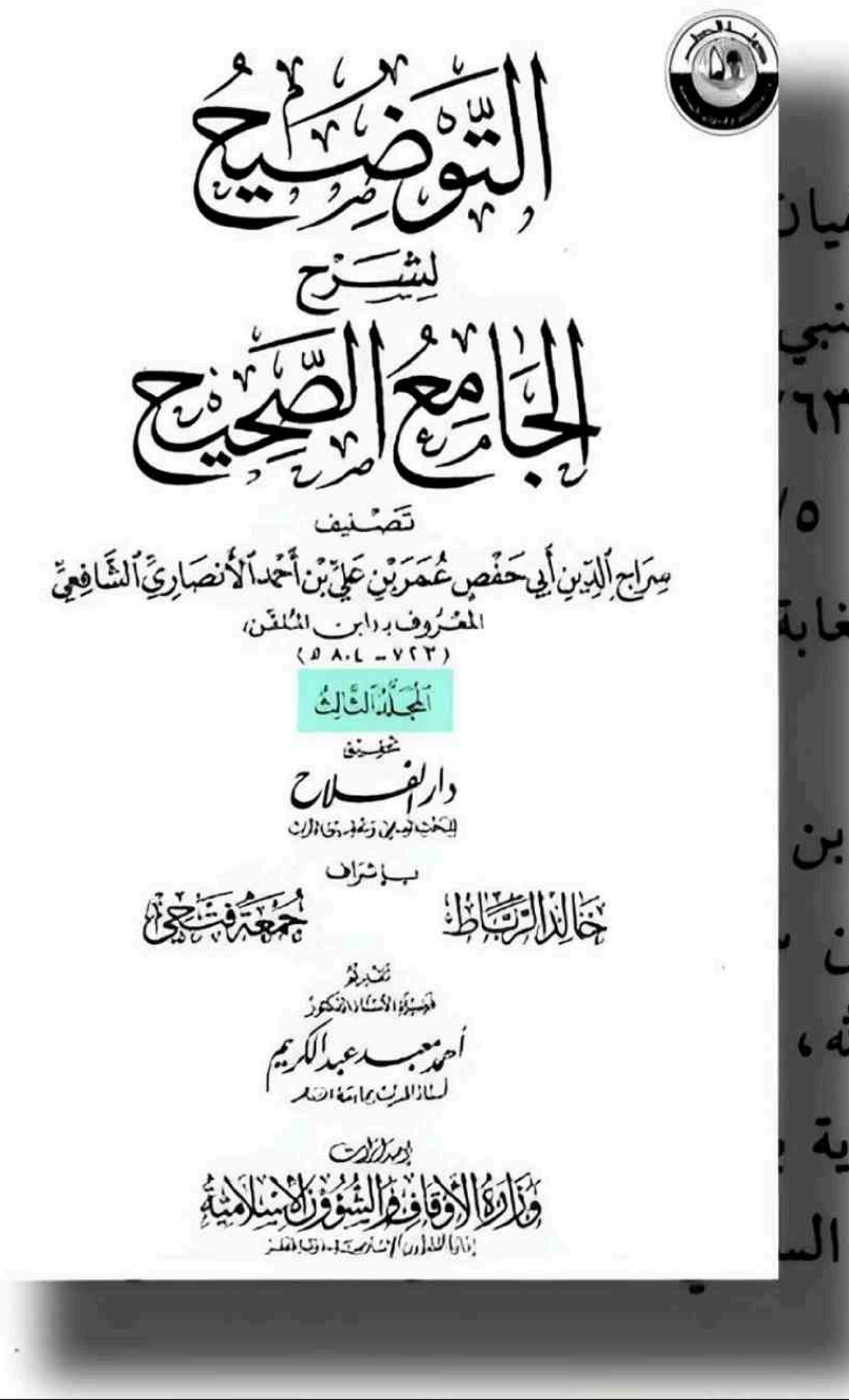

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو اسحاق، نہشل بن دارم رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی ہیں۔

(الطوریات للسلفی 1299 وسندہ صحیح)

١٢٩٩- **أنشدنا** أبو عبد الله الصوري ، أنشدنا أبو محمَّد عبد الرحمن ابن عمر بن محمَّد بن سعيد التُّجيبي ، و أبو العبَّاس مُنير بن أحمد بن الحسن الخلَّال قالا : أنشدنا أبو الطَّيِّب محمد بن جعفر غُنْدَر(١) ، [ل٢٧٧/ب] أنشدنا نَهْشَلُ بنُ دَارِم لنفسه :

يَهُودُ المُسْلِمِينَ رَوَافِضُوهُمْ إِلَهِي لا تَدَعْ مِنهُمْ بَقِيَّه
فَقَدْ كَرِهُوا الكِتَابَ وحَرَّفُوهُ لِكَيْ تَخْفَى أُمُورُهُمُ الشَّنِيَّه
لَهُم جَفْرٌ تَعالَى الله عمَّا
فَحَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ
فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِقَتْلِ قَوْمٍ
هُمْ جَحَدُوا النَّبِيَّ وَعَانَدُوهُ
كَمَا بَرِئَ النَّوَاصِبُ مِنْ عَلِيٍّ
وَلا حَيَّا كِلابَ النَّارِ أَيْضًا
خَلِيلِيْ عُدْ عَنْ أَهْوَاءِ جَهْمٍ
فَمَحْضُ الدِّينِ إِنْ فَتَّشْتَ عَنْهُ
رَضُوا بِاللهِ رَبًّا ثُمَّ قَالُوا
وَ صَدِّيقٌ خَلِيفَتُهُ عَلَيْنَا وَفَارُوقٌ حَكَاهُ عَلَى السَّوِيَّه
وعُثْمَانٌ وَخَامِسُهُمْ عَلِيٌّ أبو السِّبْطَيْنِ بَعْلُ الهاشميَّه
وَطَلْحَةُ و الزبيرُ مَعَ ابنِ عوْفٍ وسعدٌ والسَّعيدُ على البقيَّه
وَأَصحابُ النَّبيِّ فخيرُ قرْنٍ مَضَى ويكونُ حتَّى السَّاهِرِيه(١)
وَلا تَنْسَى مُعَاوِيَةَ بنَ صَخْرٍ رَدِيفاً لِلنبيِّ عَلَى المَطِيه[ل٢٧٨/أ]
وَ كَاتِبَ وَحْيِ خَالِقِنَا بِفَهْمٍ وخَالَ المُؤْمِنِينَ ذَوِي الرَّضِيَّه(٢)

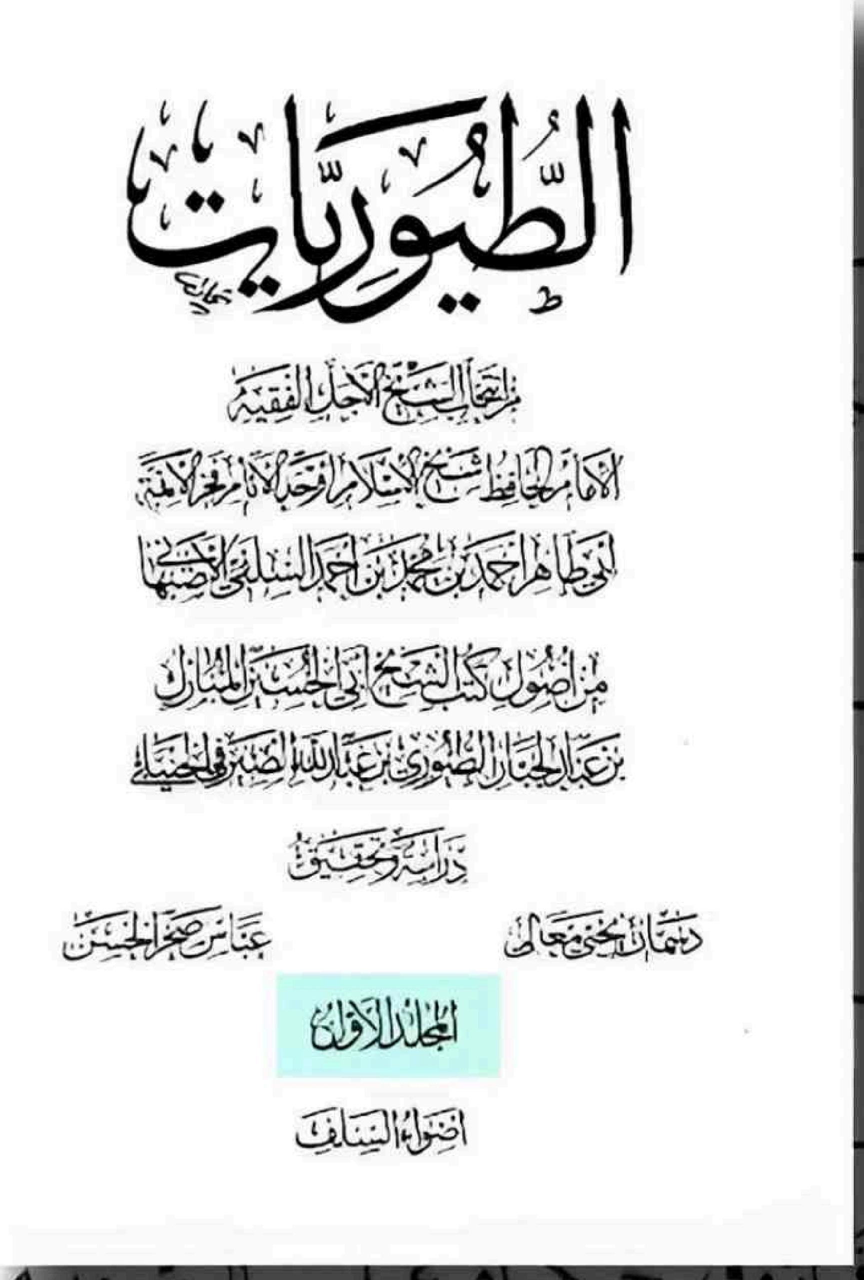
الطُّيُورِيَّات
من انتخاب الشيخ الأجل الفقيه
الإمام الحافظ شيخ الإسلام أوحد الأنام فخر الأئمة
أبي طاهر أحمد بن محمد بن أحمد السلفي الأصبهاني
من أصول كتب الشيخ أبي الحسين المبارك
بن عبد الجبار الطيوري بن عبد الله الصيرفي الحنبلي
دراسة وتحقيق
دسمان يحيى معالي
عباس صخر الحسن
المجلد الأول
أضواء السلف

١٣٠٠- **أنشدنا** محمد ، أنشدنا أبو محمد عبد المحسن بن غلبون الصوري :

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح البخاری کے شارح امام اصبہانیؒ اہل حدیث کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: سیدنا معاویہ بن ابوسفیانؓ کو وحی الٰہی کا کاتب و امین، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سواری پہ سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة
أهل السنة للصبهانى 232/1)

مخلوق، منه بدا وإليه يعود، ومن قال: إنه مخلوق فهو كافر بالله جهمي، ومن وقف في القرآن فقال: لا أقول: مخلوق ولا غير مخلوق فهو واقفي جهمي، ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو لفظي(١) جهمي، ولفظي بالقرآن وكلامي بالقرآن وقراءتي وتلاوتي للقرآن قرآن، والقرآن حيثما تلي وقرىء وسمع وكتب وحيثما تصرف(٢) فهو غير مخلوق/وأن أفضل الناس [٤٦/أ] وخيرهم/بعد رسول الله ﷺ أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم عليّ الرضا رضي الله عنهم أجمعين، فإنهم الخلفاء الراشدون المهديون، بويع كل واحد منهم يوم بويع، وليس أحد أحق بالخلافة منه(٣)، وأن رسول الله ﷺ شهد للعشرة بالجنة، وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، وأن عائشة الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله مبرأة من كل دنس، طاهرة من كل ريبة، فرضي الله عنها، وعن جميع أزواج رسول الله ﷺ أمهات المؤمنين الطاهرات وأن معاوية بن أبي سفيان كاتب وحي الله وأمينه، ورديف رسول الله ﷺ وخال المؤمنين رضي الله عنه، وأن الله عز وجل استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تأويل، فالاستواء معقول، والكيف فيه مجهول، والإيمان به واجب، والإنكار له كفر، وأنه جل جلاله مستوٍ على عرشه بلا كيف، وأنه جل جلاله بائن من خلقه والخلق بائنون منه، فلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لأنه الفرد البائن من خلقه، الواحد الغني عن الخلق، علمه بكل مكان، و... لا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في ال... وما تكنه الصدور ﴿وما تسقط من ورقة إلا يعلمها...

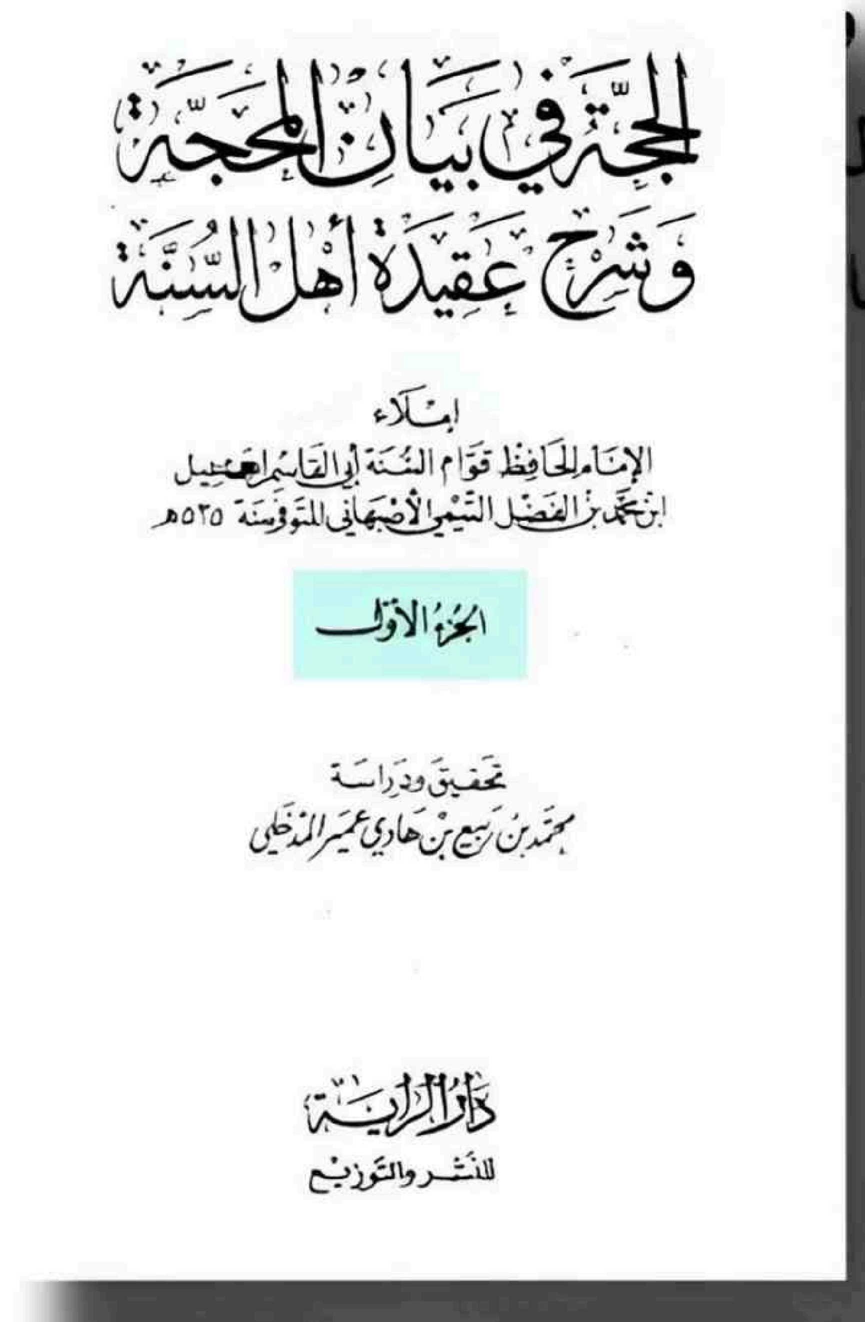

---

(١) تقدم تعريف الواقفة واللفظية.

(٢) في جـ «يصرف».

(٣) في الأصل «منهم» وهو خطأ.

(٤) في جـ «ولا يعزب».

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زید بن ابی ثابت، سیدنا خالد بن سعید بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیدنا العلاء بن الحضرمی و حنظلہ بن ابی ربیع رضی اللہ عنھم یہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(الهبات السنية 142)

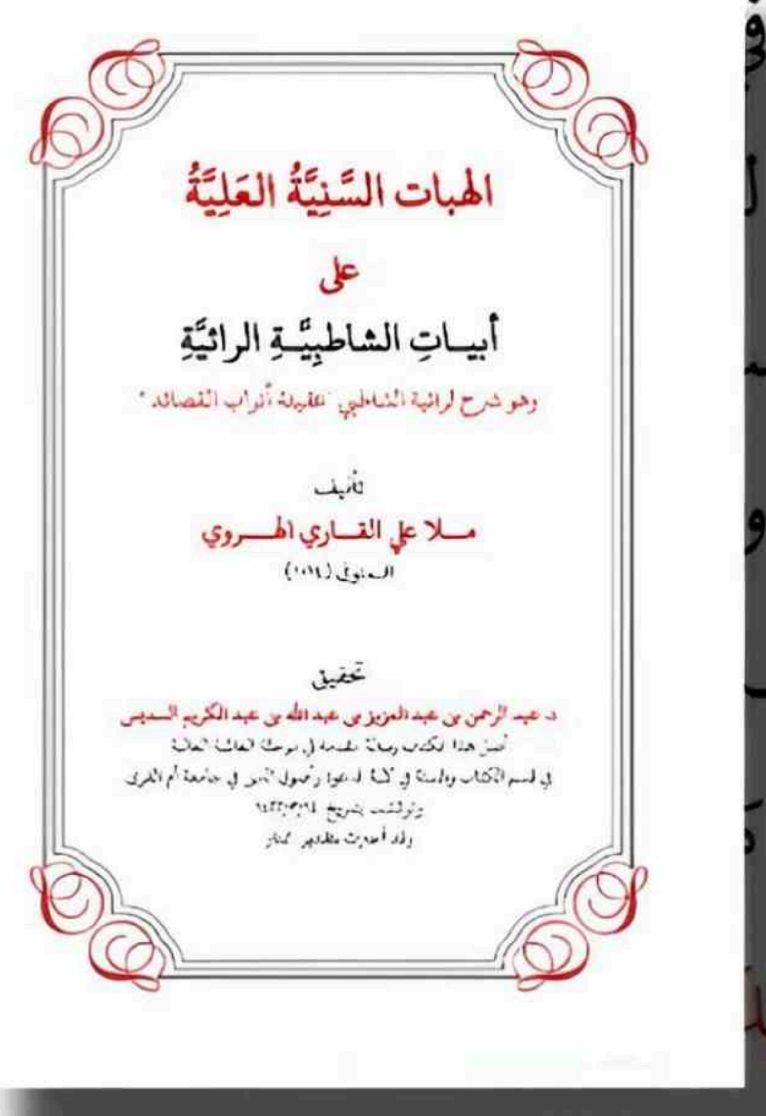
الهبات السَّنِيَّةُ العَلِيَّةُ
على
أبيـاتِ الشاطبيَّـةِ الرائيَّةِ
تأليف
مـلا علي القـاري الهـروي
تحقيق

ثابت ومن أضيف إليه من أهل الإتقان والضبط في
بمكان عظيم في معرفة الكتابة، وقد اختاره النبي ﷺ ل
شيئًا عن عدم التحصيل وضعف المعرفة، فإياك أن تس
العرب أهل الكتاب والأقلام، ففي هجائهم ضعف و
يحتج بقوله ﷺ: "إنا أمة أمية لا نكتب ولا نَحْسُ
يكتب؛ فإن عدم كتابته كان زيادة دلالة في معجزته كـ
تعالى: ﴿وَمَا كُنتَ تَتْلُواْ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِكَ
[العنكبوت:٤٨].

وأما بقية العرب فكان الغالب عليهم عدم القراءة والكتابة، والحكم باعتبار الأغلب؛ وإلا فجماعة منهم كانوا أرباب الكتابة وهم في الغاية القصوى في المعرفة والفطانة، وكُتَّابُ رسول الله ﷺ: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وزيد بن ثابت، وأُبَيُّ بن كعب، وأبان بن سعيد، وخالد بن سعيد بن العاص، ومعاوية بن أبي سفيان(٢)، والعلاء بن الحضرمي، وحنظلة بن الربيع رضي الله عنهم، وكل هؤلاء كُتَّابُ الوحي لرسول الله ﷺ، وكان الزبير بن العوام، وجهم بن الصلت؛ يكتبان أموال الصدقة، وكان حذيفة يكتب خرص النخل، وكان المغيرة بن شعبة والحصين بن نمير يكتبان المداينات والمعاملات(٣)، ولما دخل المصريون على عثمان ضربه رجل

---

(١) رواه البخاري ك: الصوم باب: قول النبي لا نكتب ولا نحسب (١٩١٣). ومسلم ك: الصيام، باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال (١٠٨٠).

(٢) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي؛ أمير المؤمنين ولد قبل البعثة بخمس سنين، ذكره الداني في تاريخ القراء وقال: وردت عنه الرواية في حروف القرآن، توفي في رجب سنة ستين. اهـ مختصرًا من غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٠٣ ترجمة رقم (٣٦٢٥) وانظر: الإصابة ٣/ ٤٣٣ ترجمة رقم (٨٠٦٨).

(٣) ذكرهم جميعًا ابن كثير وترجم لكل منهم وذكر ما يدل على كونه كان من كتّاب الوحي في البداية والنهاية ٨/ ٣٢١-٣٥٦ وزاد أبا بكر، وعمر، وأرقم بن أبي الأرقم، وثابت بن قيس بن شمّاس، =

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جب دشمنانِ صحابہ نے سیدنا معاویہ ؓ کے کاتبِ وحی ہونے کا انکار کیا تو شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ ؒ نے فرمایا "علم اور دلیل کا اس دعویٰ سے کیا تعلق ؟ اس پہ کیا دلیل ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ نے صرف خطوط لکھے ہیں اور وحی کا ایک لفظ بھی نہیں لکھا؟"

(منہاج السنہ النبویہ 427/4)

﴿فصــل﴾

تابع الرد على مزاعم الرافضي عن معاوية رضى الله عنه

وأما قول الرافضي: «وسمّوه كاتب الوحى ولم يكتب له كلمة[(١)] واحدة من الوحى».

فهـذا قول بلا حجة ولا علم[(٢)]، فما الدليل على أنه لم يكتب له كلمة[(٣)] واحدة من الوحى، وإنما كان يكتب له رسائل؟

وقـوله: «إن كتاب الوحى كانوا بضعة عشر أخصّهم وأقربهم إليه علىّ».

فلا ريب[(٤)] أن عليًّا كان ممن يكتب له أيضا، كما كتب الصلح بينه وبين المشركين عام الحديبية. ولكن كان يكتب له أبو بكر وعمر أيضا، ويكتب له زيد بن ثابت [بلا ريب][(٥)].

ففى الصحيحين أن زيد بن ثابت لما نز...

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سورة النساء: ٩٥] كتبها [له][(٦)] ...

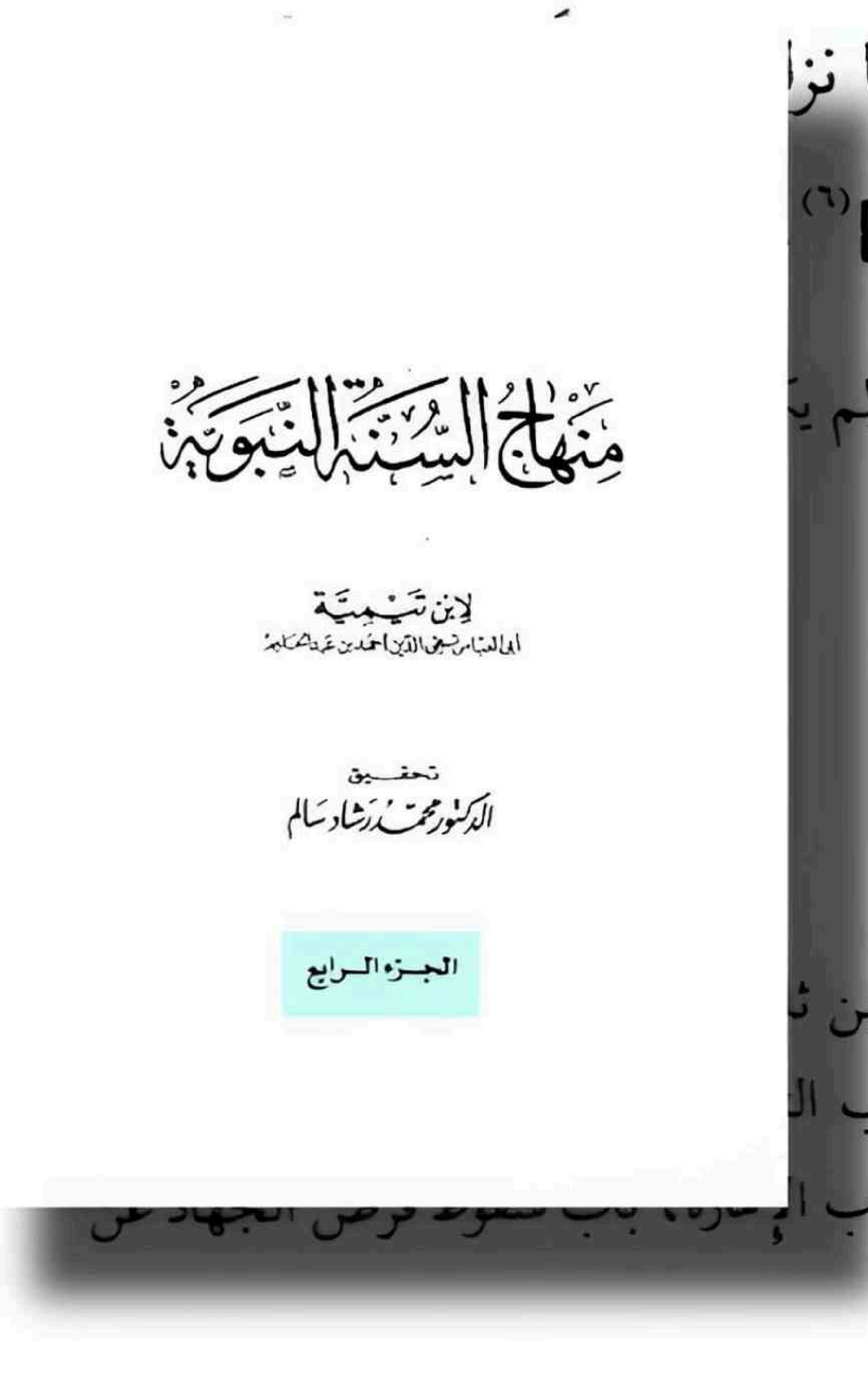

---

(١) أ، ب: ولم يكتب له ولا كلمة؛ ص، ر، هـ: ولم يـ...

(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (و).

(٢) ن، م: بلا علم ولا حجة.

(٣) أ، ب: لم يكتب له ولا كلمة..

(٤) أ، ب، ص: ولا ريب.

(٥) بلا ريب: فى (أ)، (ب) فقط.

(٦) له: زيادة فى (أ)، (ب). وفى (و): كتبها زيد بن ثـ... رضى الله عنـه فى: البخـارى ٤٨/٦ (كتـاب الـ... القاعدون...)؛ مسلم ١٥٠٨/٣ ـ ١٥٠٩ (كتاب الإ...

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابتِ وحی کا کہا۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم 185/5)

باب

ذكر خلافة معاوية(١)

هو معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف . . وأمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس .

أسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة ، واستكتبه النبي ﷺ ، وولاه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مكان أخيه يزيد لما مات ، فلم يزل كذلك خلافة عمر ، وأقره عثمان وأفرد له جميع الشام ، وقد ذكرنا ما جرى له مع أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه من القتال ومصالحة الحسن إياه ، ومبايعته له بالخلافة ، وذلك في سنة إحدى وأربعين ، فسمي عام الجماعة ، فاستعمل على القضاء فضالة بن عبيد ، فلما مات استقضى أبا إدريس الخولاني ، وكان على شرطته قيس بن حمز ... سرحون بن منصور الرومي .

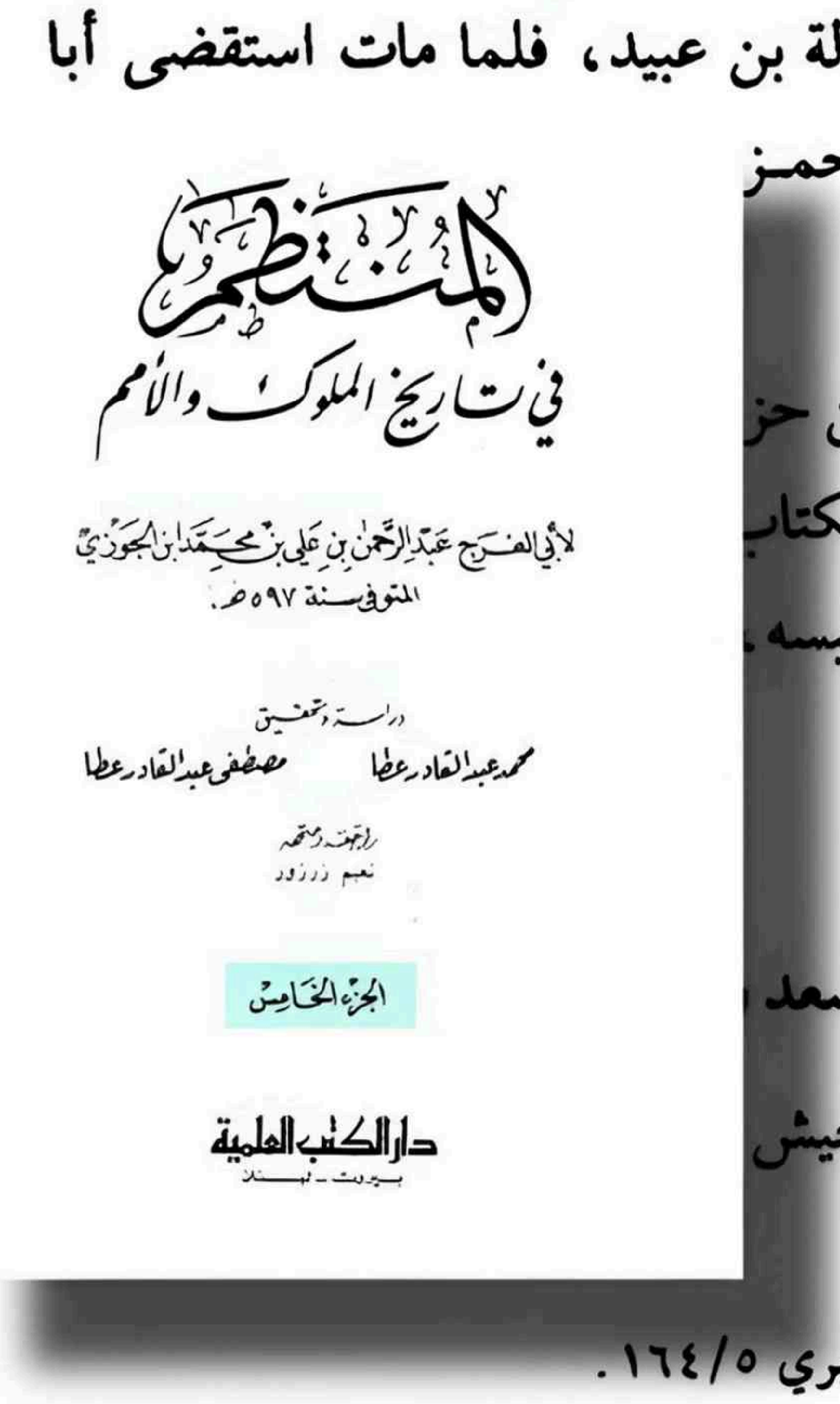

وكان معاوية أول من اتخذ الحرس ، وأول من حز ... أمر لعمرو بن الزبير بمائة ألف درهم ففض عمرو الكتاب ... حسابه إلى معاوية أنكر ذلك وأمر عمراً بردها وحبسه ... عنه .

وفي هذه السنة

ب ...

جرى الصلح بين قيس بن / سعد ...

وذلك أن(٣) قيس بن سعد كان على شرطة جيش ...

---

(١) في الأصل : «ذكر حسب معاوية» .

(٢) تاريخ الطبري ٥/١٦٣ . (٣) تاريخ الطبري ٥/١٦٤ .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ الفضل الغلابی نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ثابتؓ کاتب وحی تھے اور معاویہؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عربوں کے درمیان کاتب تھے، اس (الفضل الغلابی) نے یہی کہا۔ اور ابن عباسؓ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں کھیل رہا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی علیم نے مجھے بلایا اور فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(تاریخ اسلام ووفیات المشاهیر والاعلام 541/2)

المدينة يقول: أين فقهاؤكم يا أهل المدينة، سمعتُ رسول الله ﷺ يَنهى عن هذه القُصّة، ثم وضعها على رأسه أو خَدِّه، فلم أرَ على عروس ولا على غيرها أجمل منها على معاوية[١].

وذكر المُفَضَّل الغَلَابي: أنَّ زيد بن ثابت كان كاتب وَحْي رسول الله ﷺ، وكان معاويةُ كاتبَه فيما بينه وبين العرب. كذا قال. وقد صَحَّ عن ابن عباس قال: كنت ألعبُ، فدعاني رسول الله ﷺ وقال: «ادع لي معاوية»، وكان يكتب الوحي[٢].

وقال معاوية بن صالح عن يونُس بن سَيْف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رُهْم السَّماعي، عن العِرْباض بن سارية: سمعتُ رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السُّحور: «هَلُمَّ إلى الغداء المبارك». ثم سمعتُه يقول: «اللهم علِّمْ معاوية الكتابَ والحسابَ، وقِهِ العذاب».

رواه أحمد في «مُسنده»[٣] وقد وَهِمَ فيه قُتيبة، وأسقط منه أبا رُهْم والعِرْباض.

وقال أبو مُسْهِر: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عَمِيرة المُزني، وكان ...
ﷺ قال لمعاوية: «اللَّهم علِّمه الكتاب ...
الحديث رُواته ثقات، لكن اختلفوا في ...
صحابي، وروي نحوه من وجوه أُخَر[٤].

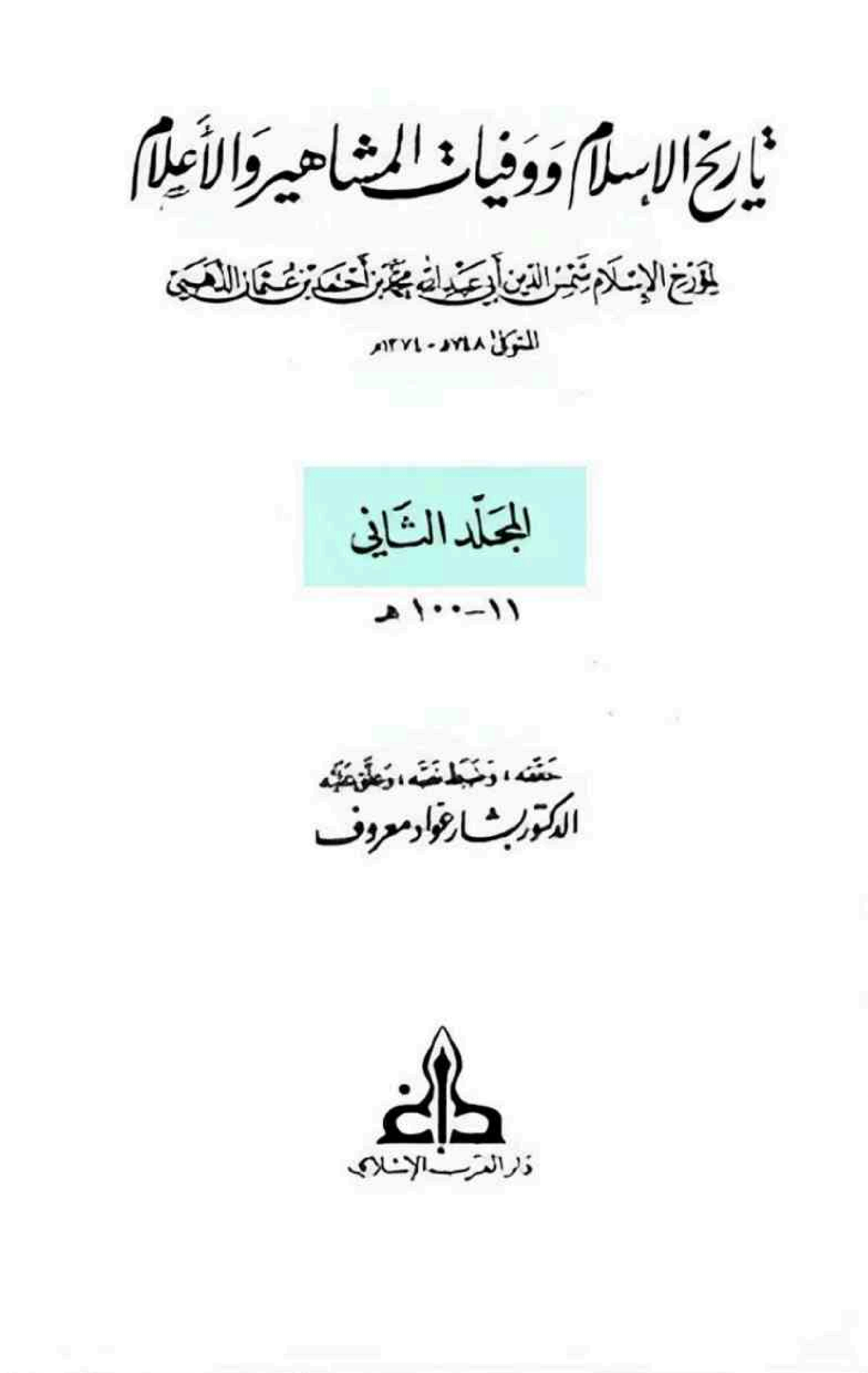
تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام
لمؤرخ الإسلام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٧٤م
المجلد الثاني
١١-١٠٠هـ
حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف
دار الغرب الإسلامي

---

(١) إبراهيم صدوق، والحديث صحيح من طرق ع...
أخرجه ابن عساكر ٥٩/ ٦٤- ٦٥ من طريق ...
وأخرجه البخاري ٤/ ٢١١ و٢١٧، ومسل...
عبدالرحمن، عن معاوية، به. وانظر تخريجه ...

(٢) أخرجه أحمد ١/ ٣٣٥ ومسلم ٨/ ٢٧ من طر... به.

(٣) أحمد ٤/ ١٢٦، وإسناده ضعيف لجهالة ... التقريب». وأخرجه من هذا الطريق أبو ... وغيرهما. وليس عند أبي داود الدعاء لمعاوية.

(٤) هكذا قال وإسناده ضعيف، فقد اختلط سعيد بن عبدالعزيز بأخرة، وقد اضطرب في

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقریب التهذيب 6758)

٦٧٤٤ ـ المعافى بن سُليمان الجَزَري، أبو محمد الرَّسْعَني، بفتـ
ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين

٦٧٤٥ ـ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ
سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ـ المعافى بن عمران الظِّهْري، بكسر المعجمة وسكون الـ
من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ـ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلامي
الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

٦٧٤٨ ـ معاوية بن إسحاق بن طلحة بن عبيدالله التيمي
السادسة. خ قد س ق.

٦٧٤٩ ـ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلَـ
س ق.

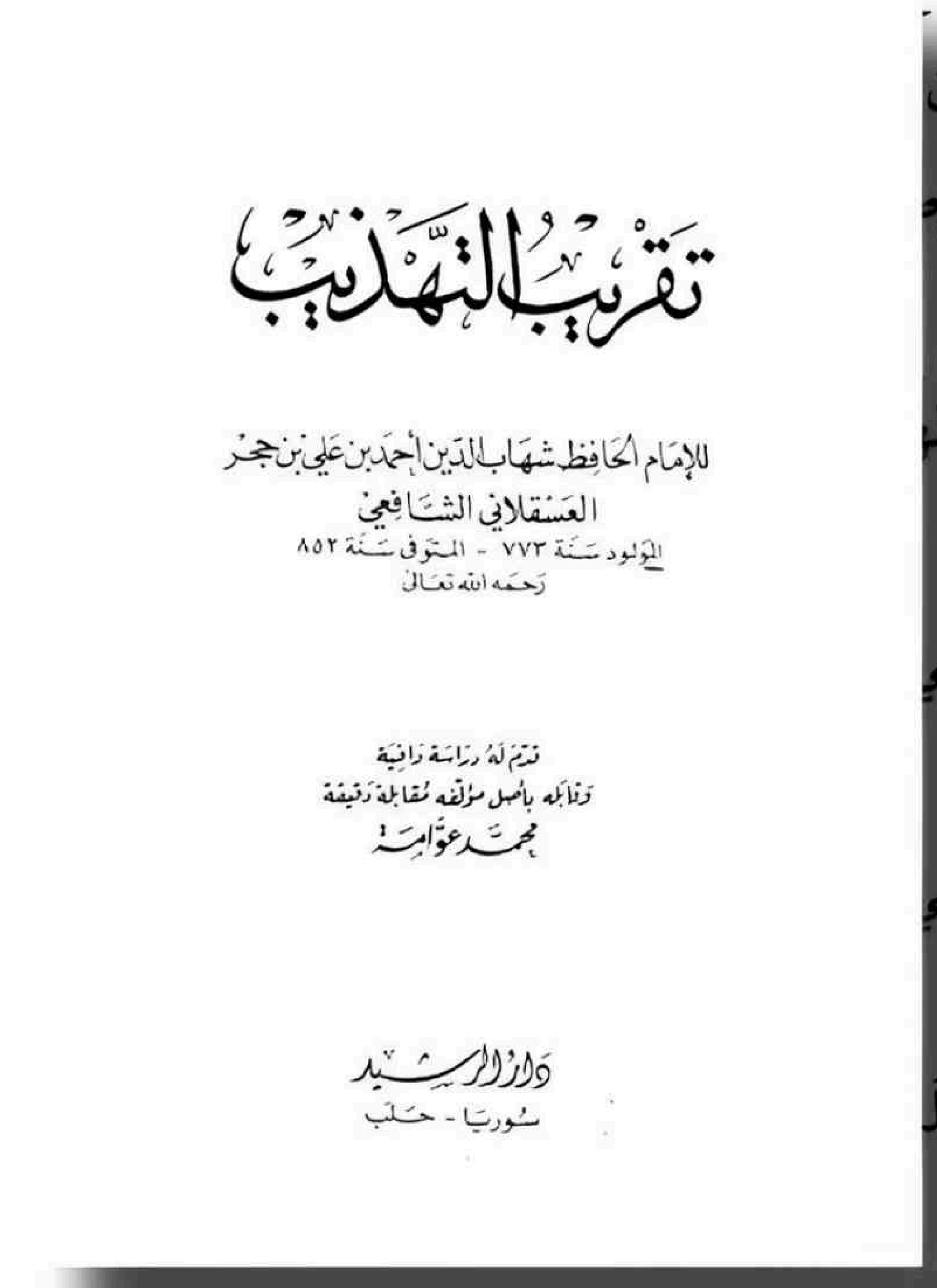

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر
العسقلاني الشافعي
المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

قدم له دراسة وافية
وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة
محمد عوامة

دار الرشيد
سوريا - حلب

/٢٩٧

٦٧٥٠ ـ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ـ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخوَيه. تمييز.

٦٧٥٢ ـ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ـ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ـ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ـ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ـ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ـ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجِيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ـ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

٦٧٤٧ ـ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ـ «صدوق ربما وهم»: بل وثّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

معافی بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، کاتب اور وحی الٰہی پر قابلِ اعتماد شخصیت ہیں۔

(تاریخ بغداد 577/1 وسنده صحيح)

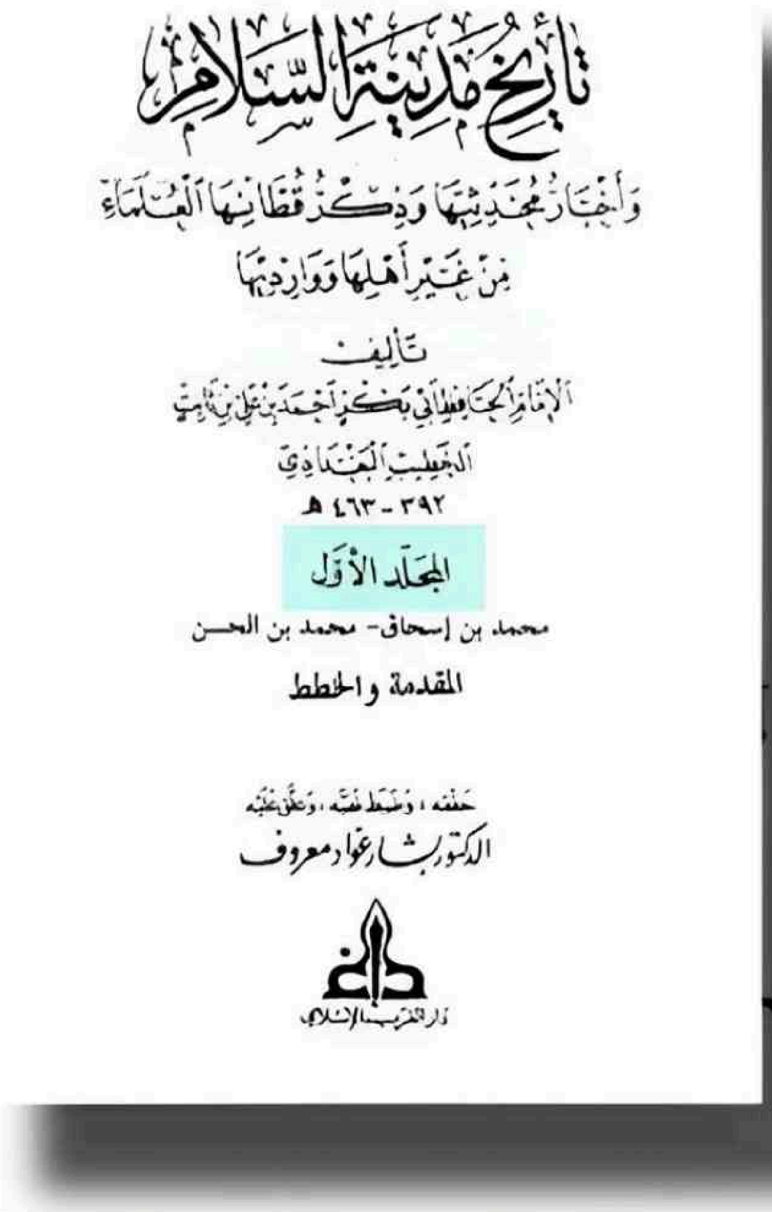
تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء

من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الأول

محمد بن إسحاق - محمد بن الحسن

المقدمة والخطط

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

لك فتفكَّر في ذلك. قال المِسْور: فعرفت أنَّ مُعاوية ما ذَكَر. قال عُروة: فلم يُسْمَع المِسْور بعد ذلك عليه[١].

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزق البَزَّاز[٢]، إبراهيم بن محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا ابن أحمد الحِيري قراءةً عليه، قال: حدثنا عُثمان الرَّبيع بن نافع يقول: مُعاوية بن أبي سُفيان ستر أص كَشَفَ الرَّجلُ السِّتْر اجترِىءَ على ما وراءه.

وأخبرنا ابن رزق، قال: حدثنا أبو الحُسين أحمد بن عُثمان بن يحيى الأدَمي البَزَّاز[٣]، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن أبي العَوَّام، قال: حدثنا رباح بن الجَرَّاح المَوْصلي، قال: سمعتُ رجلًا يسأل المُعافى بن عِمْران، فقال: يا أبا مسعود أين عُمر بن عبدالعزيز من مُعاوية بن أبي سُفيان؟ فغَضِبَ من ذلك غَضَبًا شديدًا، وقال: لا يُقاس بأصحاب رسولِ الله ﷺ أحدٌ، مُعاوية صاحبه وصِهْره وكاتبه وأمينُه على وحي الله عزوجل، وقد قال رسولُ الله ﷺ: «دَعوا لي أصحابي وأصهاري فمن سَبَّهُمْ فعليه لعنةُ الله والملائكة والناس أجمعين»[٤].

(١) في م: «إلا استغفر له»، وما هنا من ب ١ و ل ١ وهو مجود فيهما، وإسناد هذه الحكاية صحيح، محمد بن خالد بن خلي ثقة كما بيناه في «تحرير التقريب»، وباقي رجال الإسناد ثقات.

(٢) في م: «البزار» آخره راء، مصحف.

(٣) كذلك.

(٤) إسناده ضعيف، لانقطاعه. وهو من حديث أنس بن مالك بهذا اللفظ عند ابن عساكر، كما في الكنز (٣٢٤٧٠). وقوله: «دعوا لي أصحابي» صحيح من حديث أنس، أخرجه أحمد ٣/٢٦٦ وغيره. وهو عند مسلم ٧/١٨٨ وغيره من حديث أبي سعيد الخدري بلفظ: «لا تسبوا أحدًا من أصحابي»، فلفظة «وأصهاري» غير محفوظة.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ سیوطیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(تاريخ الخلفاء 323)

خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

[٤١ـ٦٠هـ] (١)

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حَرْب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مَناف بن قصي الأموي ، أبو عبد الرحمـٰن .

أسلم هو وأبوه يوم فتح مكة ، وشهد حنيناً ، وكان من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامه ، وكان أحد الكُتَّاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مئة حديث وثلاثة وستون حديثاً .

روىٰ عنه من الصحابة : ابن عباس ، وابن عمر ، وابن الزبير ، وأبو الدرداء(٢) ، وجرير البَجَلي ، والنعمان بن بشير وغيرهم .

ومن التابعين : ابن المسيب ، وحميد بن عبد الرحمـٰن وغيرهما .

[وصفه وما ورد في فضله رض

وكان من الموصوفين بالدهاء والحلم ، وقد و

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمـٰن بن

عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لـ

مَهْدِياً »(٣) .

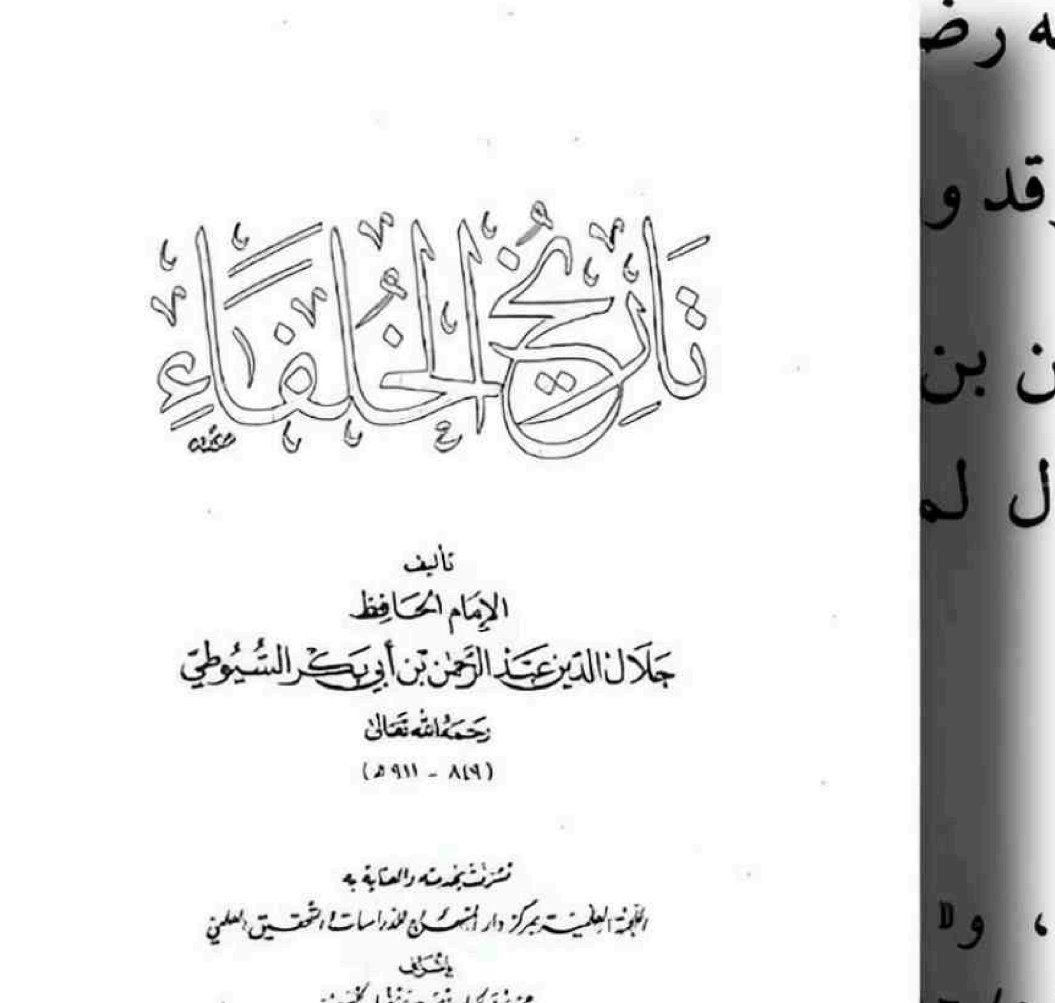
تاريخ الخلفاء
تأليف
الإمام الحافظ
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي
رحمه الله تعالى
(٨٤٩ - ٩١١ هـ)
من مطبوعات
إدارة الشؤون الإسلامية

---

(١) انظر ترجمته في : « الطبقات الكبرىٰ » (٦/ ١٥) ، و«
الذهب » (٣/ ١٨٨) ، و« معرفة الصحابة » لأبي نعيم (٥/ ٦
و« تاريخ دمشق » (٥٩/ ٥٥) ، و« المنتظم » (٥/ ١٨٥) ، و«
الغابة » (٥/ ٢٠٩) ، و« تهذيب الكمال » (٢٨/ ١٧٦) ، و«
والنهاية » (٨/ ١١٧) ، و« الإصابة » (٣/ ٤١٢) .

(٢) اسمه : عويمر بن زيد بن قيس .

(٣) سنن الترمذي (٣٨٤٢) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام الطیب الحضرمی رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(قلادة النحر فی وفیات اعیان الدھر 379/1)

قلت : وفي « الرياض » للعامري : (أنه سكن البصرة ، ومات بها سنة ثمان وخمسين)(١) ، والله سبحانه أعلم ، رضي الله عنه .

٣٤٣ـ [معاوية بن أبي سفيان](٢)

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الأموي أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأخوه يزيد وأبوهما يوم الفتح ، ويقال : إن معاوية أسلم يوم الحديبية وكتم إسلامه من أبويه .

وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً ، وأعطاه من غنائم هوازن مئة بعير وأربعين أوقية ، وكان هو وأبوه من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامهما .

وكان معاوية أحد كتاب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

ولما بعث أبو بكر رضي الله عنه الجيوش إلى الشام . . سار معاوية مع أخيه يزيد ، فلما مات يزيد . . استخلفه علىٰ عمله بالشام وهو دمشق ، فأقره عمر رضي الله عنه ، ثم أقره عثمان وأضاف إليه باقي الشام ، ثم حصل بينه وبين علي رضي الله عنهما ما حصل وهو مستقل بالشام ، ثم سلم له الحسن بن علي الأمر في سنة أ[...] بعد[...] ما بقت الأمة علىٰ خلافته ، وأقام بالشام عشرين سنة أميراً وعشرين خليفة ، وتوفي بد[...]

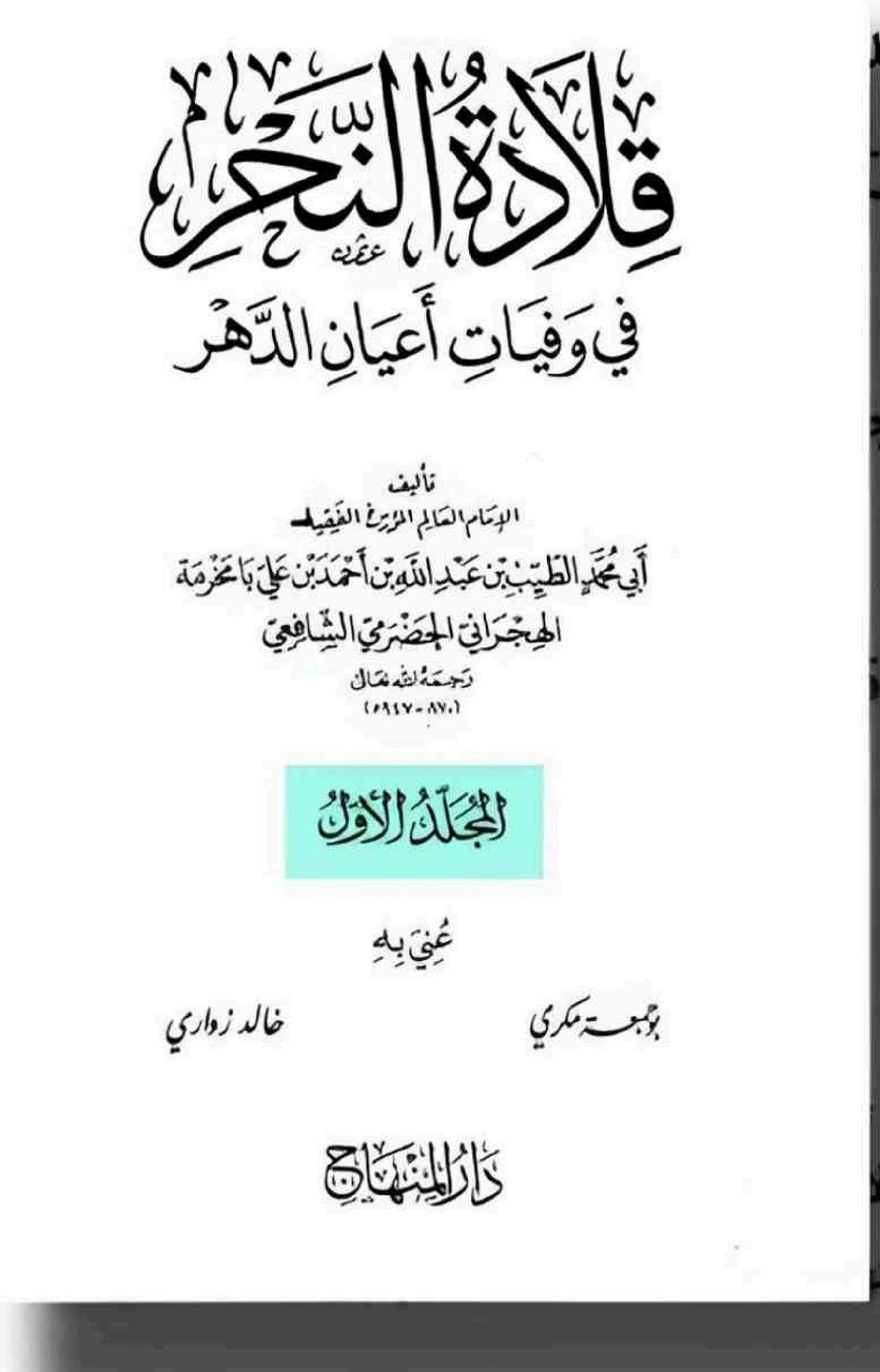

[...] تسع وخمسين ـ عن اثنتين وثمانين سنة ، وأوصىٰ أن [...] صلى الله عليه وسلم أعطاه إياه ، وأن يجعل مما يلي [...] رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وأوصىٰ أن تسحق وتجـ[...] بي ذلك وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين .

ولما نزل به الموت . . قال : يا ليتني كنت رجلاً من [...] الأمر شيئاً ، وكان ابنه يزيد غائباً بحوران وقت وفاة أبيه ، [...]

---

(١) « الرياض المستطابة » (ص١٠٨) .

(٢) « طبقات ابن سعد » (٦/١٥) ، و« معرفة الصحابة » (٥/٢٤٩٦) [...] التاريخ » (٣/١١٩) ، و« أسد الغابة » (٥/٢٠٩) ، و« تهذيب الـ[...] النبلاء » (٣/٤١٢) ، و« تاريخ الإسلام » (٤/٣٠٦) ، و« البداية والنـ[...] و« شذرات الذهب » (١/٢٧٠) .

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

امام محمد ابن العماد العکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(شذرات الذہب 270/1)

سنة ستين

فيها توفي مُعَاوِيَةُ بنُ أَبي سُفْيانَ بدِمَشْق في رجب وله ثمان وسبعون سنة، ولي الشَّامَ لعُمَرَ، وعُثْمان عشرين سنةً، وتملكها بعد عليٍّ عشرينَ [أخرى] إلاّ شهراً، وسار بالرعية سيرةً جميلة، وكان من دُهاة العرب وحلمائها، يضرب به المثل، وهو أحد كتبة الوحي، وهو الميزان في حب الصحابة، ومفتاح الصحابة، سئل الإمام أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه أيهما[١] أفضل مُعَاوِيَةُ أو عُمَرُ بنُ عَبْد العَزِيزِ، فقال: لَغُبارُ لَحِقَ بأنفِ جَوادِ مُعَاوِيَةَ بين يدي رَسُولِ الله ﷺ خيرٌ مِنْ عُمَرَ بنِ عَبْدِ العَزِيز[٢] رضي الله تعالى عنه، وأماتنا على محبته.

وفيها توفي سَمُرَةَ بن جُنْدب الفَزَاري، فـ

وبِلال بن الحَارِث المُزَنيُّ.

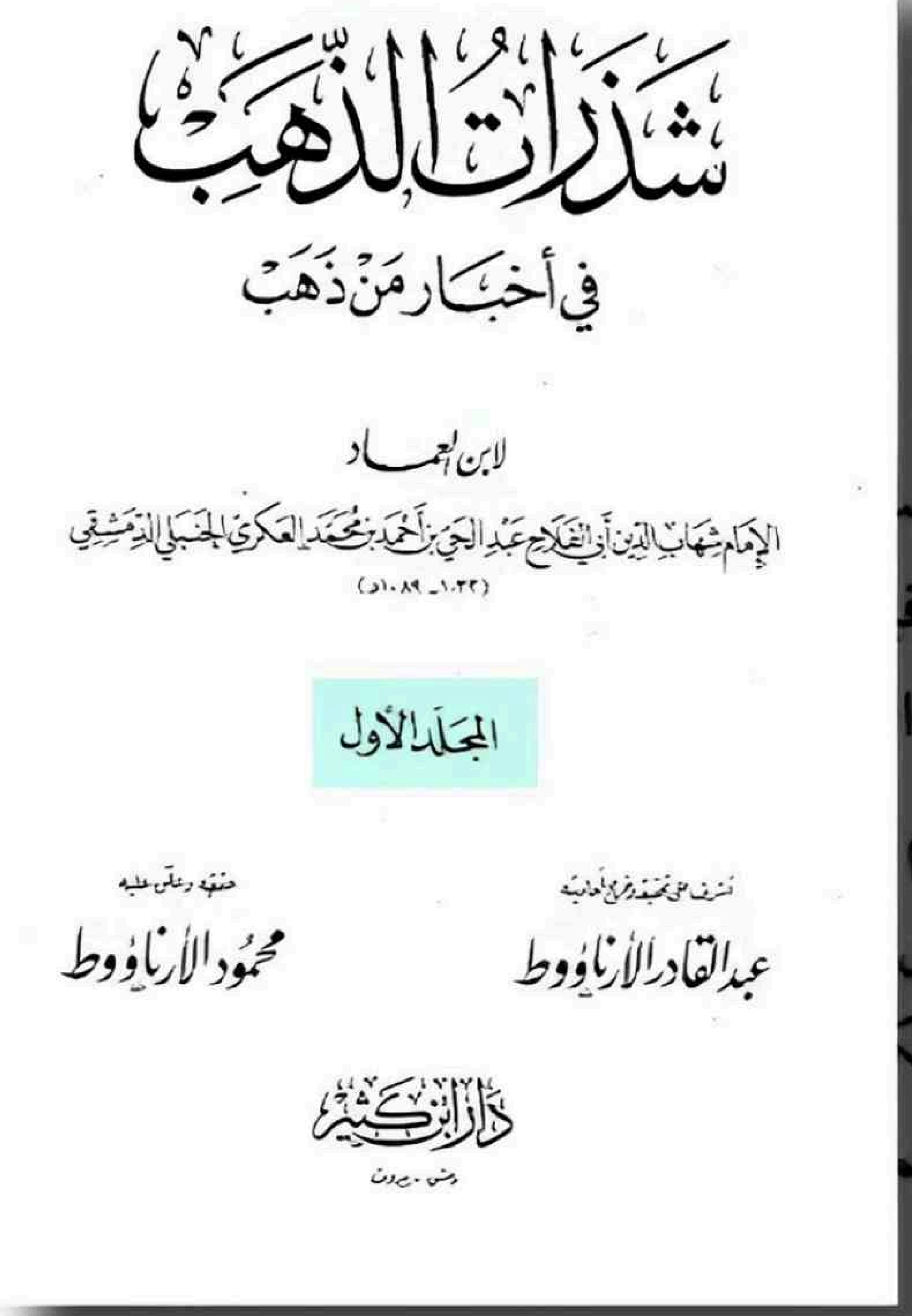
شَذَرَاتُ الذَّهَب
في أخبار مَنْ ذَهَب
لابن العماد
الإمام شهاب الدين أبي الفلاح عبد الحي بن أحمد بن محمد العكري الحنبلي الدمشقي
(١٠٣٢ - ١٠٨٩ هـ)
المجلد الأول
أشرف على تحقيقه وخرّج أحاديثه
عبد القادر الأرناؤوط
حققه وعلّق عليه
محمود الأرناؤوط
دار ابن كثير
دمشق - بيروت

(١) في الأصل، والمطبوع: «أيما»، وما أثبتناه يقتضيه السـ
(٢) قلت: إن صح هذا من كلام الإمام أحمد رحمه الله، فـ
عمر بن عبد العزيز الذي عُدَّ عند الكثيرين من أئمة ا
والذي له من المكارم ما لا يعد ولا يحصى، ومن أهم
التي كانت سائدة في عصور من سبقه من خلفاء بني
المكارم سوى الأمر بتدوين الحديث النبوي الشريف لـ
أمان واطمئنان ورخاء للمسلمين قاطبة، رحمه الله برحـ
الجنة تحت لواء سيد المرسلين.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے پہ اجماع ہے۔

(البدایہ والنہایہ : 354/8)

ومنهم ، رضى اللّٰه عنهم ، معاويةُ بنُ أبى سفيانَ صخرِ بنِ حربِ بنِ أمية الأُمَوىُّ ، وستأتى ترجمتُه فى أيامِ إمارتِه ، إن شاء اللّٰهُ تعالى . وقد ذكَرَه مسلمُ بنُ الحجاجِ فى كُتَّابِه ، عليه الصلاةُ والسلامُ(٤) . وقد روَى مسلمٌ فى « صحيحِه »(٥) مِن حديثِ عكرمةَ بنِ عمارٍ ، عن أبى زُمَيْلٍ سِماكِ بنِ الوليدِ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن أبا سفيانَ قال : يا رسولَ اللّٰهِ ، ثلاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُقاتِلَ الكُفارَ كما كنتُ أُقاتِلُ المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومعاويةُ تجعَلُه كاتبًا بينَ يدَيك . قال : « نعم » . الحديثَ . وقد أفْرَدْتُ لهذا الحديثِ جزءًا على حدةٍ بسببِ ما وقَع فيه مِن ذكرِ طلبِه تزويجَ أمِّ حَبيبةَ مِن رسولِ اللّٰهِ ﷺ ، ولكن فيه مِن المحفوظِ تأميرُ أبى سُفيانَ وتوليتُه معاويةَ منصبَ الكِتابةِ بينَ يدَيه ، صلواتُ اللّٰهِ وسلامُه عليه ، وهذا قدْرٌ متفقٌ عليه بينَ الناسِ قاطبةً .

فأما الحديثُ الذى(١) قال الحافظُ ابنُ عَساكرَ فى « تاريخِه »(٢) فى ترجمةِ مُعاويةَ هـٰهنا : أخبَرَنا أبو غالبِ بنُ البَنَّا ، أنبأنا أبو محمدٍ الجَوْهرىُّ ، أنبأنا أبو علىٍّ محمدُ بنُ أحمدَ بنِ يحيى بنِ عبدِ اللّٰهِ العَطَشىُّ ، حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ البُورانىُّ ، ثنا السَّرِىُّ بنُ عاصمٍ ، ثنا الحسنُ بنُ زيادٍ ، عن القاسمِ بنِ بَهرامٍ ، عن أبى الزبيرِ ، عن جابرٍ ، أن رسولَ اللّٰهِ ﷺ استشار جـ ىا ـ فـ استكتاب مُعاوية ، فقال : استَكْتِبْه فإنه أمينٌ . فإنه حديثٌ غريبٌ بل من

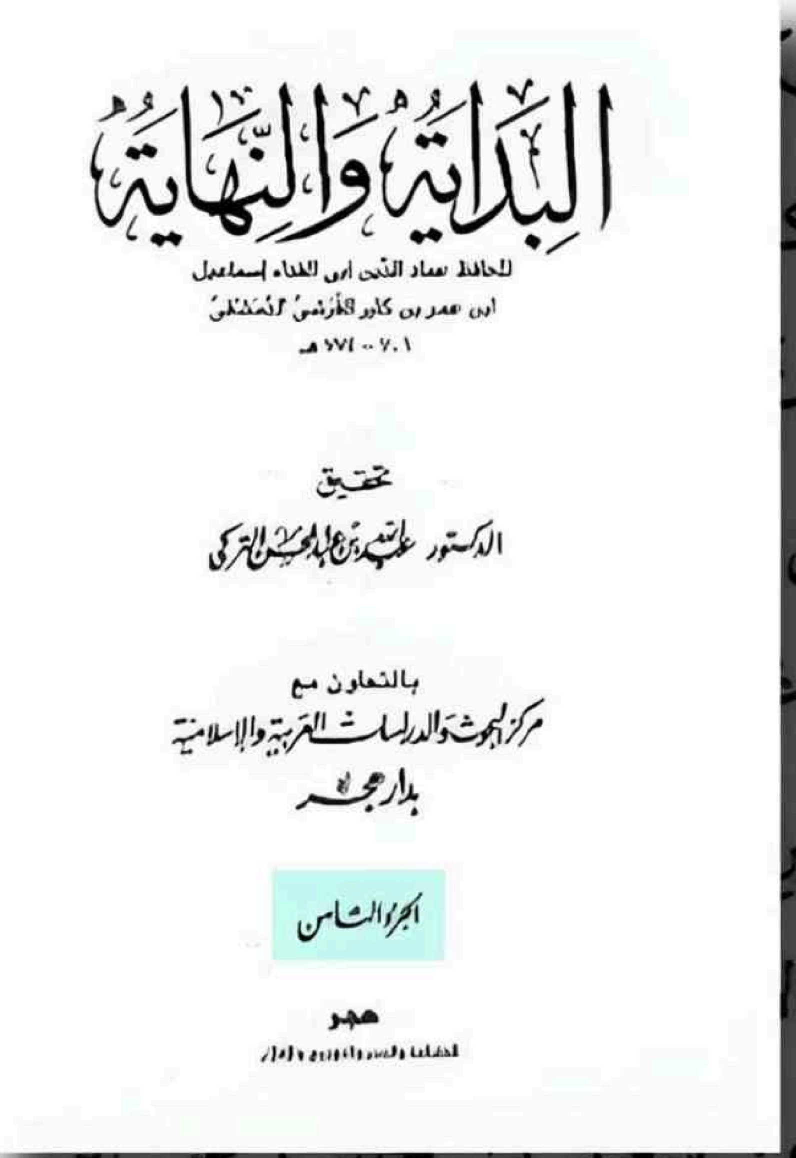

هو أبو عاصمٍ الهمَذانىُّ ، وكان يُؤدِّبُ المعتزَّ باللّٰهِ ، كـ

وقال ابنُ حِبّانَ وابنُ عَدِىٍّ : كان يَسْرِقُ الحديـ

الموقوفاتِ ، لا يَحِلُّ الاحتجاجُ به . وقال الدارَقطنىُّ

وشيخُه الحسنُ بنُ زيادٍ ؛ إن كان اللؤلؤىَّ فقد ترَكه

كثيرٌ منهم بكذبِه ، وإن كان غيرَه فهو مجهولُ العيـ

بَهرامٍ فاثنان ؛ أحدُهما يقالُ له : القاسمُ بنُ بَهرامٍ الـ

الأعرجُ . أصلُه مِن أصبهانَ ، روَى له النسائىُّ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عمر بن سمرة الجعدي سیدنا معاویہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ خال المومنین مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی اور خلیفہ ہیں۔

(طبقات فقهاء اليمن الجعدى 47/1)

فصل

ثم ولى خالَ المؤمنين ، وكاتب وحى رب العـالمين ، معدن الحلم والحكم ، والمشار إليه بالفضل والـكرم ، أعلم أقرانه ، وأسخى أهل زمانه ، أبو عبد الرحمن معاوية بن أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشى .

أسلم عام الفتح ، وولى الشام لعمر وعثمان عشرين سنة ، وولى الخلافة [٣٨] عشرين سنة إلا شهراً . توفى بدمشق سنة ستين ، وهو ابن اثنتين وثمانين . وقيل : ابن ثمانى وسبعين سنة .

بلغ معاوية أن أهل الـكوفة بايعوا الحسن بن علىّ ، فسار يريد الـكوفة ، وسار الحسن يريده . فالتقوا بموضع من الـكوفة ، فصالح الحسن بن على معاوية ، وبايع له ودخل (معه)(١) الـكوفة ، ثم انصرف معاوية إلى الشام ، واستعمل على الـكوفة المغيرة بن شعبة . وقد صوَّب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فعل الحسن بقوله : إن ابنى هـذا سيّد ، وسيصلح ... المسلمين(٢) (فكان ذلك صلحه لمعاوية ، وسل...

وأبوه أبو سفيان أسلم قبيل فتح مكة ح... صلى الله عليه وسلم صدقات الطائف ، وذهب... رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والأخرى يوم ...

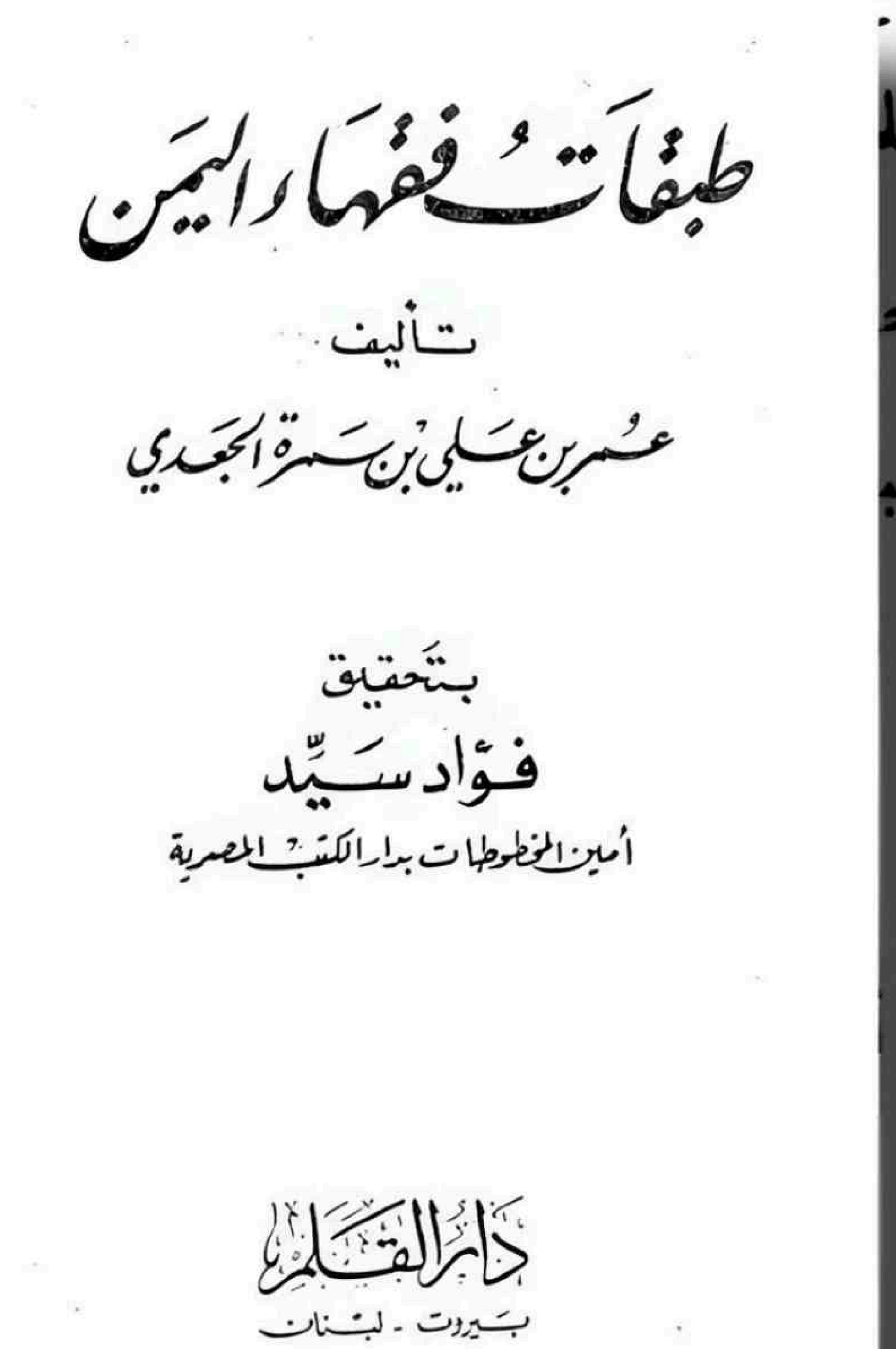
طبقات فقهاء اليمن
تأليف
عمر بن علي بن سمرة الجعدي
بتحقيق
فؤاد سيِّد
أمين المخطوطات بدار الكتب المصرية
دار القلم
بيروت - لبنان

---

(١) تـكملة من ح وع .
(٢) الحديث فى البخارى وفيه : ولعل الله ...
على البخارى ٦ : ٤٢٠ و ١١ : ٣٦٠ .
(٣) زيادة من ع .
(٤) تـكملة من ح وع .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عبداللہ الخطیب التبریزیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔

(الا کمال فی اسماء الرجال 99)

قتل يوم الجمل في صفر سنة ست وثلاثين. حديثه عند

٨٢١ ـ مُرارة بن الربيع: هو مرارة بن الربيع ال
الثلاثة الذين تخلّفوا عن غزوة تبوك وتاب الله عليهم ون
(مرارة) بضم الميم.

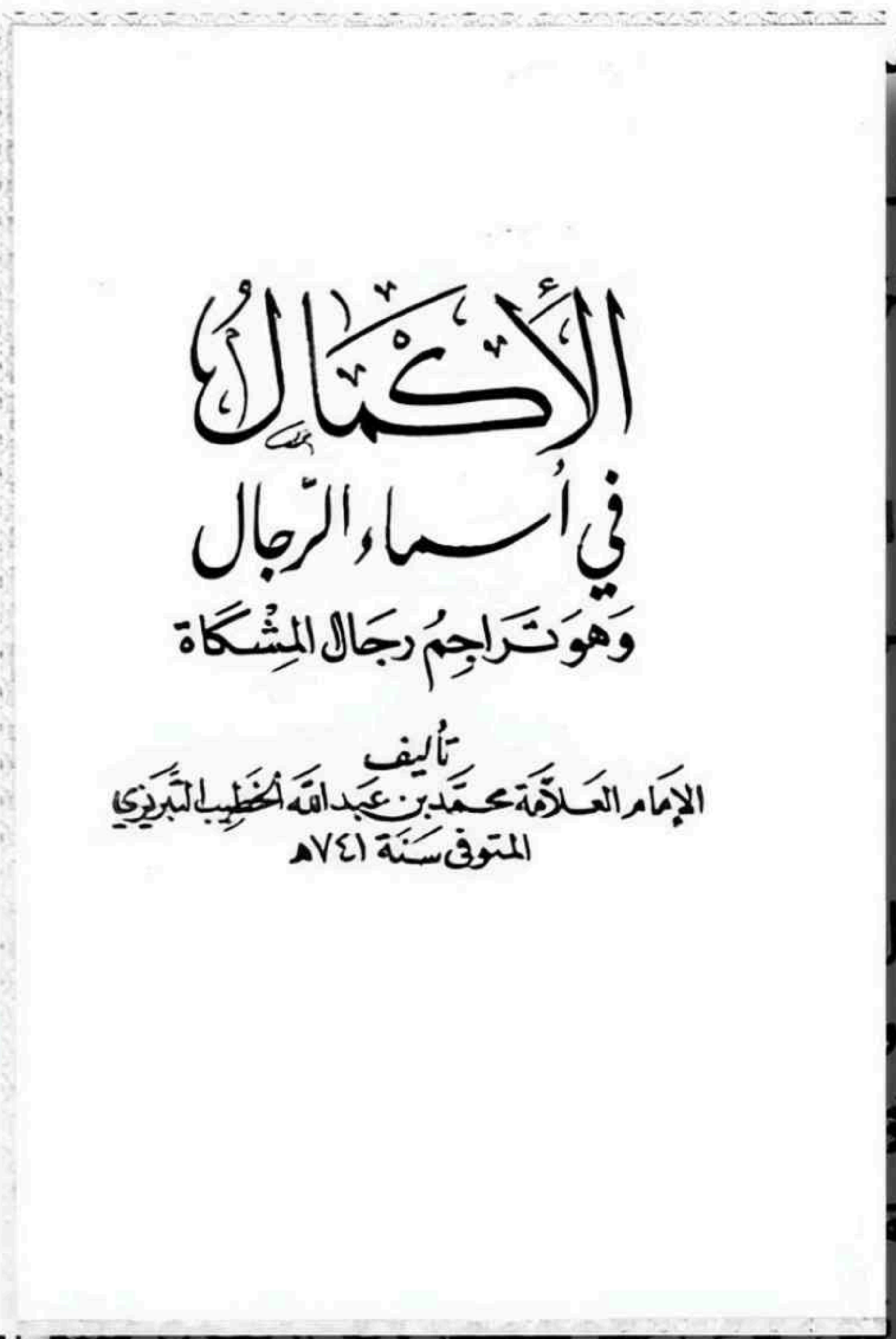

٨٢٢ ـ مصعب بن عمير: هو مصعب بن عمير ب
وفضلائهم، هاجر إلى أرض الحبشة في أول من هاج
ﷺ بعث مصعباً بعد العقبة الثانية إلى المدينة يقرئهم
جمع الجمعة بالمدينة قبل الهجرة، وكان في الجاهلية
أسلم زهد في الدنيا فتخشّف جلده تخشُّف الحية، وقيل
بايع العقبة الأولى، فكان يأتي الأنصار في دورهم و
والرجلان حتى فشا الإسلام فيهم، فكتب إلى النبي ﷺ
على النبي ﷺ مع السبعين الذين قدموا عليه في العق
المدينة قبل أن يهاجر النبي ﷺ وهو أول من قدمها و
أكثر وفيه نزل (رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه) وكان إسلامه بعد دخول النبي دار الأرقم.

٨٢٣ ـ معاوية بن أبي سفيان: هو معاوية بن أبي سفيان القرشي الأموي وأمه هند بنت عتبة كان هو وأبوه من مسلمة الفتح ثم من المؤلفة قلوبهم، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله ﷺ الوحي وقيل لم يكتب له من الوحي شيئاً إنما كتب له كتبة. روى عنه ابن عباس وأبو سعيد، تولّى الشام بعد أخيه يزيد في زمن عمر ولم يزل بها متولياً حاكماً إلى أن مات وذلك أربعون سنة، منها في أيام عمر أربع سنين أو نحوه ومدة خلافة عثمان وخلافة علي وابنه الحسن وذلك تمام عشرين سنة ثم استوثق الأمر بتسليم الحسن بن علي إليه في سنة إحدى وأربعين ودام له [الأمر] عشرين سنة، ومات سنة ستين في رجب بدمشق وله ثمان وأربعون سنة وكان أصابته لقوة في آخر عمره، وكان يقول في آخر عمره يا ليتني كنت رجلاً من قريش بذي طوى ولم أر من هذا الأمر شيئاً، وكان عنده إزار رسول الله ﷺ ورداؤه وقميصه وشيء من شعره وأظفاره فقال كفّنوني في قميصه وأدرجوني في ردائه وأزروني بإزاره واحشوا منخري وشدقي ومواضع السجود مني بشعره وأظفاره وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين.

٨٢٤ ـ معاوية بن الحكم: هو معاوية بن الحكم السلمي، كان ينزل المدينة وعداده في أهل الحجاز. روى عنه ابنه كثير وعطاء بن يسار وغيرهما مات سنة سبع عشرة ومائة.

٨٢٥ ـ معاوية بن جاهمة: هو معاوية بن جاهمة السلمي، عداده في أهل الحجاز. روى عن أبيه وعنه طلحة ابن عبيد الله.

٨٢٦ ـ مروان بن الحكم: هو مروان بن الحكم، يكنى أبا عبد الملك القرشي الأموي جد عمر بن عبد العزيز، ولد مروان على عهد رسول الله ﷺ قيل سنة اثنتين من الهجرة وقيل عام الخندق وقيل غير ذلك فلم ير النبي ﷺ لأن النبي ﷺ نفى أباه إلى الطائف فلم يزل بها حتى ولي عثمان فردّه إلى المدينة فقدمها وابنه معه. مات بدمشق سنة خمس وستين. روى عن

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی اور بے شمار فضائل و مراتب کے مالک ہیں۔

(ارشاد الساری 251/1)

روي: أن سليمان نزل على نبطية بالعراق فقال لها: هل هنا مكان نظيف أصلي فيه؟ فقالت: طهّر قلبك وصلِّ حيث شئت. فقال: فقهت وفطنت الحق، ولو قال: علمت لم يقع هذا الموقع، ومفهومه أن من لم يتفقه في الدين فقد حرم الخير.

٧١ ـ **حدّثنا** سَعيدُ بنُ عُفَيرٍ قال: حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال: قال حُمَيدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ سَمِعْتُ مُعاوِيَةَ خَطِيبًا يقول: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقول: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ به خَيرًا يُفَقِّهْهُ في الدِّينِ. وإنَّما أنا قاسِمٌ، واللَّهُ يُعطِي. ولنْ تزالَ هٰذهِ الأُمَّةُ قائِمةً على أمرِ اللَّهِ لا يَضُرُّهمْ مَنْ خالَفَهُم حتىٰ يأتيَ أمرُ اللَّه». [الحديث ٧١ـ أطرافه في: ٣٣١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠].

وبالسند السابق إلى المؤلف قال: (**حدّثنا سعيد بن عفير**) بضم العين المهملة وفتح الفاء وسكون المثناة التحتية آخره راء المصري واسم أبيه كثير بمثلثة، وإنما نسبه المؤلف لجده لشهرته به، المتوفى سنة ست وعشرين ومائتين (**قال: حدّثنا ابن وهب**) بسكون الهاء واسمه عبد الله بن مسلم القرشي المصري الفهري الذي لم يكتب الإمام مالك لأحد الفقه إلا له فيما قيل؛ المتوفى بمصر سنة سبع وتسعين ومائة لأربع بقين من شعبان (**عن يونس**) بن يزيد الأيلي (**عن ابن شهاب**) الزهري (**قال: قال حميد بن عبد الرحمن**) بن عوف وحاء حميد مضمومة، وفي نسخة حدّثني بالإفراد حميد بن عبد الرحمن قال: (**سمعت معاوية**) بن أبي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة، المتوفى في رجب سنة ستين وله من العمر ثمان وسبعون سنة، وله في البخاري ثمانية أحاديث أي سمعت قوله حال كونه (**خطيبًا**) حال كونه (**يقول سمعت النبي**) وفي رواية الأصيلي: سمعت رسول الله (ﷺ) أي كلامه حال كونه (**يقول**):

(**من يرد الله**) عز وجل بضم المثناة التحتية وكسر الراء
طرفي الممكن المقدر بالوقوع (**به خيرًا**) أي جميع الخيرات أو خي
الدين) والفقه لغة الفهم والحمل عليه هنا أولى من الاصطلاحي
موصول فيه معنى الشرط كما مرّ، ونكر خيرًا ليفيد التعميم
سياق النفي أو التنكير للتعظيم إذ إن المقام يقتضيه، ولذا قدر ك
أي أقسم بينكم تبليغ الوحي من غير تخصيص (**والله يعطي**) ك
تعلقت به إرادته تعالى، فالتفاوت في أفهامكم منه سبحانه، و
فلا يفهم منه إلا الظاهر الجلي ويسمعه آخر منهم أو من القرن ا
منه مسائل كثيرة ﴿وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾ [الجمعة:

وقال الطيبي: الواو في قوله: وإنما أنا قاسم للحال م
الثاني فالمعنى أن الله تعالى يعطي كلاً ممن أراد أن يفقهه است

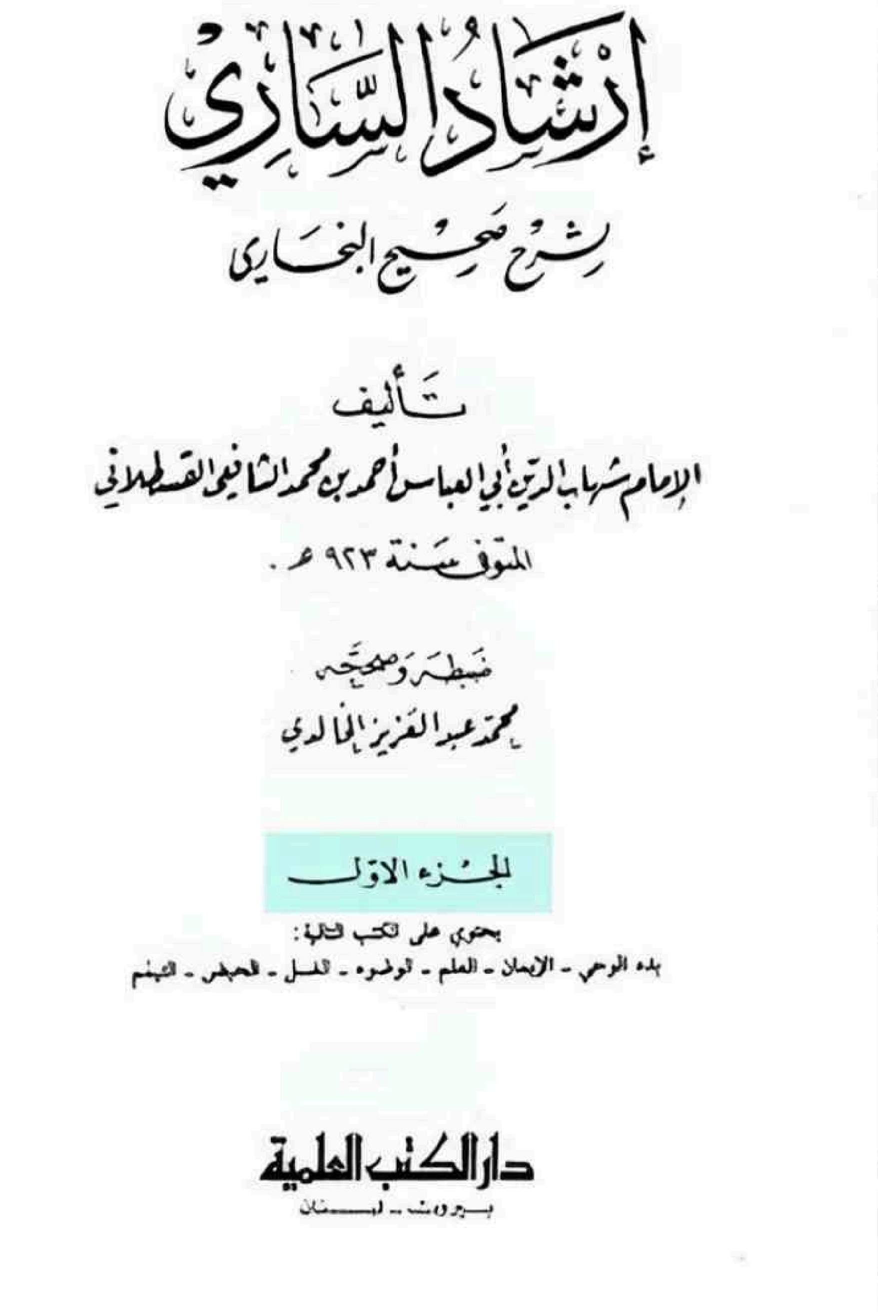
إرشاد الساري
لشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الأول
يحتوي على الكتب التالية:
بدء الوحي ـ الإيمان ـ العلم ـ الوضوء ـ الغسل ـ الحيض ـ التيمم
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس [٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

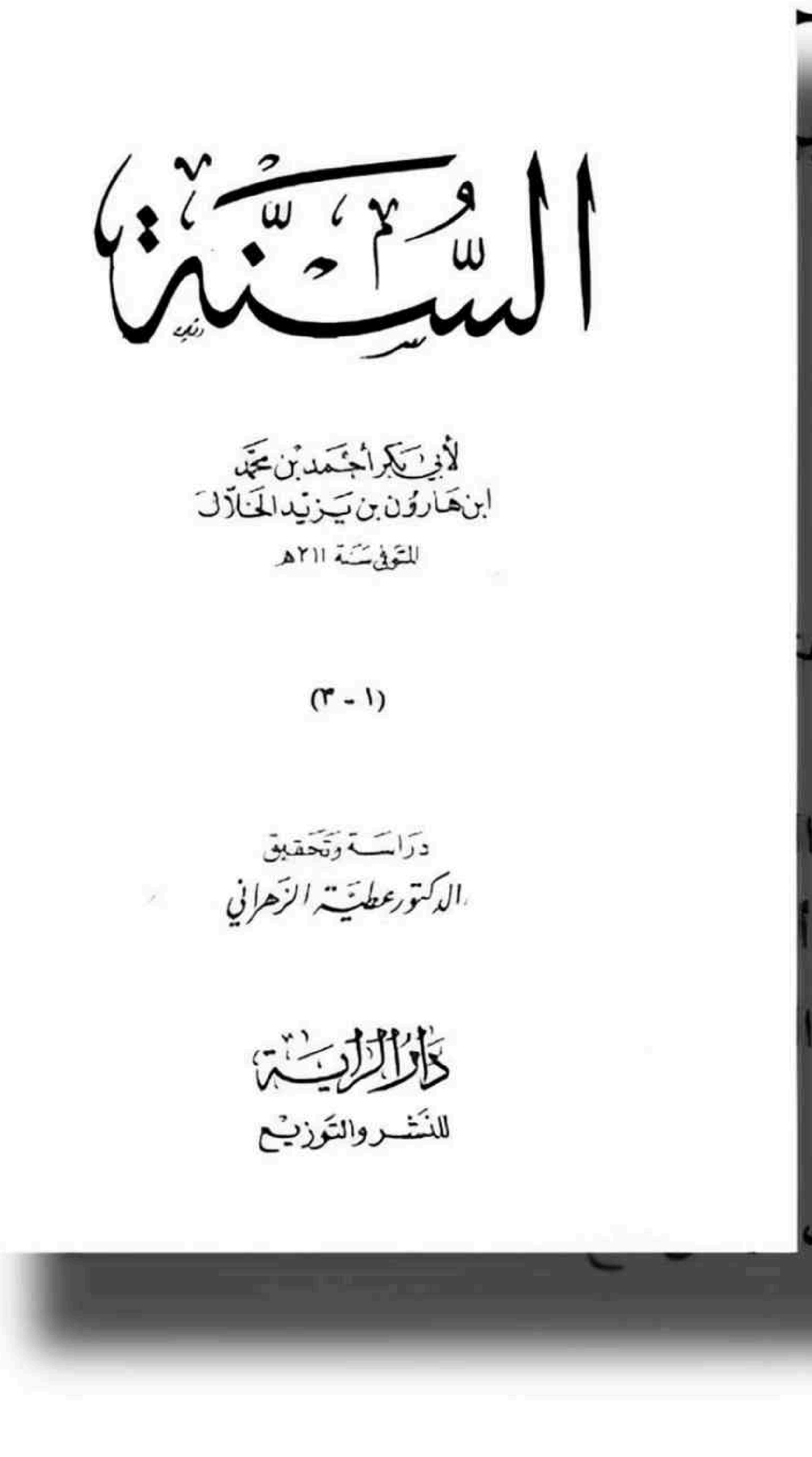
السنة
لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ
(١ - ٣)
دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني
دار الراية
للنشر والتوزيع

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ...
[٦٧/أ] وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر ب...

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع... وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ... عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ... باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ... فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ، ... أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن العطارؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(العدة فی شرح العمدة 645/1)

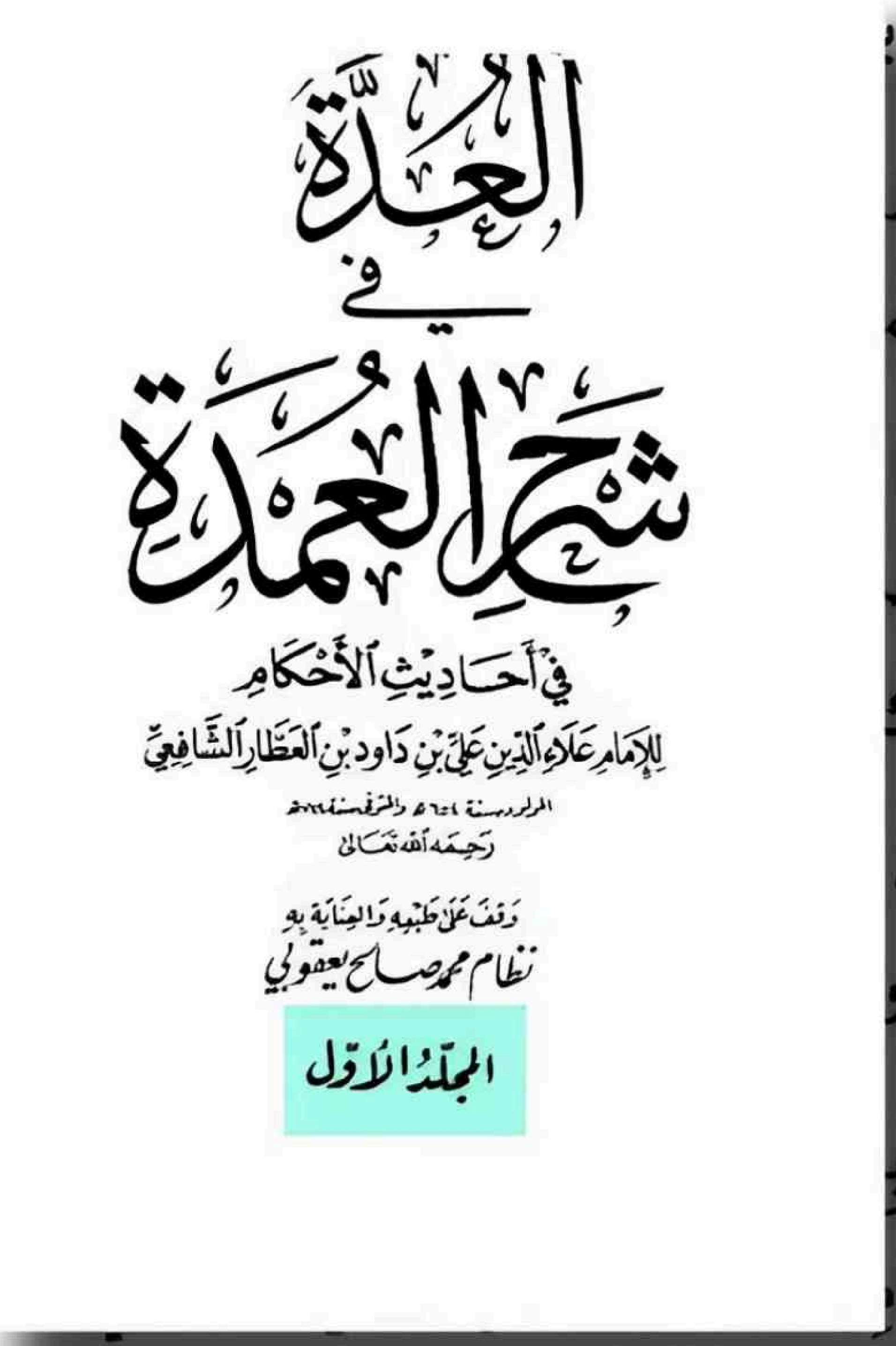

السنن والمسانيد، وروى عنه جماعة من التا...

وأما معاوية: فهو ابن أبي سفيان، و...
شمسِ بنِ عبدِ منافٍ، كنيته أبو عبد الرحـ...
عبدِ شمس، كان هو وأبوه وأخوه يزيدُ بن...
عن معاوية أنه قال: أسلمتُ في عمرة القضـ...
وكانت أمي تقول: إن خرجتَ، قطعت عنك...

وأما أبوه صخر، فذكر ابن قتيبة: أن...
والأخرى يوم اليرموك، ومات في خلافة عثـ...

وهو أول من عمل المقصورة سنة أربـ...
وأول من بلغ درجات المنبر خمس عشرة...
خليفةً بعده في صحته، وأول من جعل على رأسه حَرَساً، وأول من قِيدت بين يديه الجنائب، وأول من اتخذ الخِصْيان في الإسلام، وأول من قتل مسلماً صبراً؛ حجراً وأصحابه، وكان يقول: أنا أول الملوك[2]، وولاه عمر ـ رضي الله عنه ـ الشام بعد موت أخيه يزيد، وكان معاوية أحدَ كتاب الوحي لرسول الله ﷺ، وحضر غزوةَ قيسارية مع أخيه يزيد، واستخلفه على غزوها حين سار إلى دمشق، ولم يزل معاوية عليها حتى فتحها، وقد قيل: إن فتحها كان في سنة تسع عشرة في خلافة عمر ـ رضي الله عنه ـ، وفي ذي الحجة منها توفي يزيد بن أبي سفيان في دمشق، وولي معاويةُ بعده، وجزع عمر على يزيد جزعاً شديداً، وكتب بالولاية بعده لمعاوية، فأقام أربع سنين، فأقره عثمان عليها اثنتي عشرة سنة إلى أن مات، ثم كانت الفتنة بينه وبين علي ـ رضي الله عنه ـ، فحاربه

---

(١) وانظر ترجمته في: «الجرح والتعديل» لابن أبي حاتم (٩/ ٤٨)، و«الثقات» لابن حبان (٥/ ٤٩٨)، و«تاريخ دمشق» لابن عساكر (٦٢/ ٤٢٧)، و«تهذيب الأسماء واللغات» للنووي (٢/ ٤٤١)، و«تهذيب الكمال» للمزي (٣٠/ ٤٣١)، و«تهذيب التهذيب» لابن حجر (١١/ ١٠٠).

(٢) رواه ابن أبي شيبة في «المصنف» (٣٠٧١٤)، وابن عساكر في «تاريخ دمشق» (٥٩/ ١٧٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں مروی ابوحمزہ کی حدیث سب سے صحیح ہے،

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تاريخ دمشق 106/59)

كتب إليَّ أَبُو نصر بن القُشيري، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي، أَنَا أَبُو عَبْد اللّه الحافظ قال: سمعت أبا العباس الأصم يقول: سمعت أَبي يقول: سمعت إِسْحَاق بن إِبْرَاهيم الحنظلي يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه[١]. وبعده حديث العرباض: «اللّهمّ علّمه الكتاب»، وبعده حديث ابن أَبي عميرة: «اللّهمّ اجعله هادياً مهديا»[٢] [٣].

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن الإسفرايني، أَنَا عَلي بن الحُسَيْن ـ إجازة ـ نا أَبُو منصور، نا أَبُو القَاسِم، نَا إِسْحَاق، نَا أَبُو عمران، نَا عيسى بن عَبْد اللّه بن سُلَيْمان، نَا نُعَيم بن حمّاد[٤]، نَا مُحَمَّد بن حرب، عَن أَبي بكر بن أَبي مريم، نَا مُحَمَّد بن زياد، عَن عوف بن مالك الأشجعي قال:

تاريخ مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء التاسع والخمسون
معالي - مغيث
دار الفكر

بينا أنا راقد في كنيسة يوحنا ـ وهي يومئذ مسجد ... فإذا أنا بأسد يمشي بين يدي، فوثبتُ إلى سلاحي، ... برسالة لتبلّغها، قلتُ: وَمَنْ أرسلك؟ قال: الله أرسلني إ... من أهل الجنّة، فقلت له: ومن مُعَاوِيَة؟ قال: مُعَاوِيَة بن أ...

أَنْبَأنَا أَبُو عَلي الحدّاد وغيره، قالوا: أنا أَبُو بَكْر ب... أَبُو يزيد القراطيسي، نَا المعلّى بن الوليد القعقاعي، نَا مُ... بكر بن عَبْد اللّه بن أَبي مريم الغسّاني، عَن مُحَمَّد بن ... الأشجعي قال:

كنت قائلاً في كنيسة بأريحا ـ وهي يومئذ مسجد يُص... من نومته وإذا معه في البيت أسدٌ يمشي إليه، فقام فزعاً إل...

(١) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣١، نقلاً عن ابن عساكر.
(٢) راجع صحيح مسلم ٤٤ كتاب فضائل الصحابة (٤٠) باب من فضائل أبي سفيان بن حرب ج٢٥٠١ (٤/ ١٩٤٥).
(٣) انظر ما تقدم قريباً.
(٤) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٢ نقلاً عن ابن عساكر.
(٥) رواه الطبراني في المعجم الكبير ١٩/ ٣٠٧ رقم ٦٨٦.
(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبيب.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ شمس الدین سرخسیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یقیناً جو کبار صحابہ کرام میں سے تھے کاتبِ وحی تھے اور امیر المومنین تھے۔

(المبسوط للسرخسی 48/24)

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن نوبته كانت بعد انتهاء نوبة على رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة علي رضى الله عنه تاركا لما هو واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتداء فرأى فى منامه كان شعرة تدلت من لسانه الي موضع قدمه فهو يطؤها ويتألم من ذلك ويقطر الدم من لسانه فسأل المعبر عن ذلك فقال انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه فاياك ثم اياك وقد قيل فى تأويل الحديث أيضا ان تلك التماثيل كانت صغارا لاتبدو للناظر من بعد ولا بأس باتخاذ مثل ذلك على ماروى انه وجد خاتم دانيال عليه السلام فى زمن عمر رضى الله عنه كان عليه نقش رجل بين أسدين يلحسانه وكان على خاتم أبى هريرة ذبابتان فعرفنا انه لا بأس باتخاذ ماصغر من ذلك ولكن مسروقا رحمه الله كان يبالغ فى الاحتياط فلا يجوز اتخاذ شيء من ذلك ولا بيعه ثم كان تغريق ذلك من الامر بالمعروف عنده وقد ترك ذلك مخافة على نفسه وفيه تبيين أنه لا بأس باستعمال التقية وانه يرخص له فى ترك بعض ماهو فرض عند خوف التلف على نفسه ومقصوده من ايراد الحديث ان يبين أن التعذيب بالسوط ...

لانه قال لو علمت انه يقتلني لغرقها ولكن أخا...

السوط أشد من فتنة السيف وعن جابر بن ...

طاعة الظالم اذا أكرهني عليها وانما أراد بيان ...

أكرهه المشرك عليها فالظالم هو الكافر قال الله تع...

الظالم فى القتل لان الاثم على المكره فى القتل لا ...

كان آثما اثم القتل علي ماينه والله أعلم

باب مايكره عليه اللص...

(قال رحمه الله) ولو أن لصوصا من الم...

تجمعوا فغلبوا على مصر من امصار المسلمين وأم...

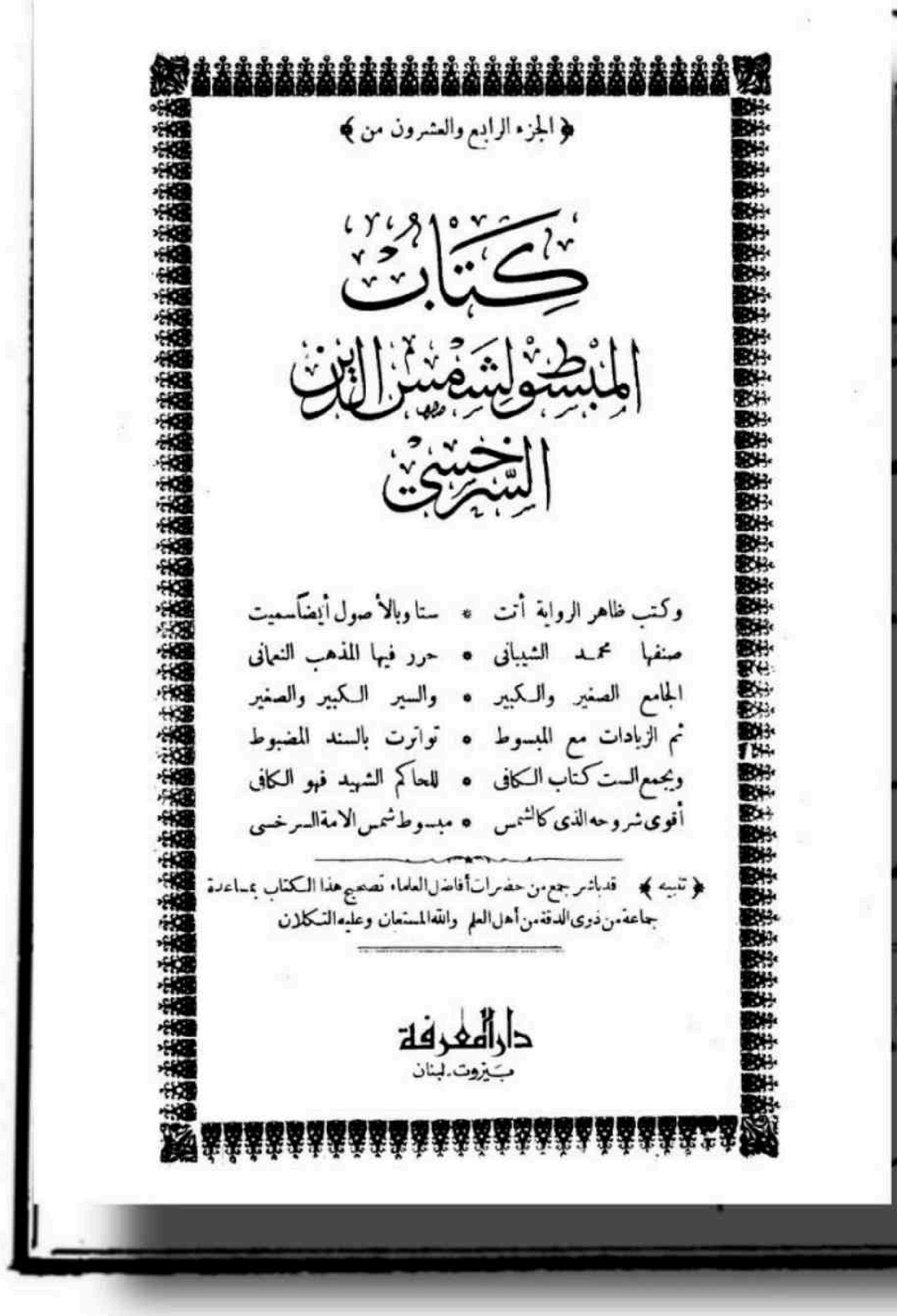
﴿ الجزء الرابع والعشرون من ﴾

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت * ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيباني * حرر فيها المذهب النعماني
الجامع الصغير والكبير * والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط * تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافي * للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذى كالشمس * مبسوط شمس الامة السرخسي

﴿ تنبيه ﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوى الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت . لبنان

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو حارث احمد بن محمد صائغؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعوی ہو کہ میں معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، بلکہ انہوں نے یہ لقب بزور باز و اختیار کر لیا ہے؟ فرمایا: یہ بات انتہائی بری اور نا قابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال : 659 وسندہ حسن)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس[٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل: معاوية أو عمر ب... [٦٧/أ]

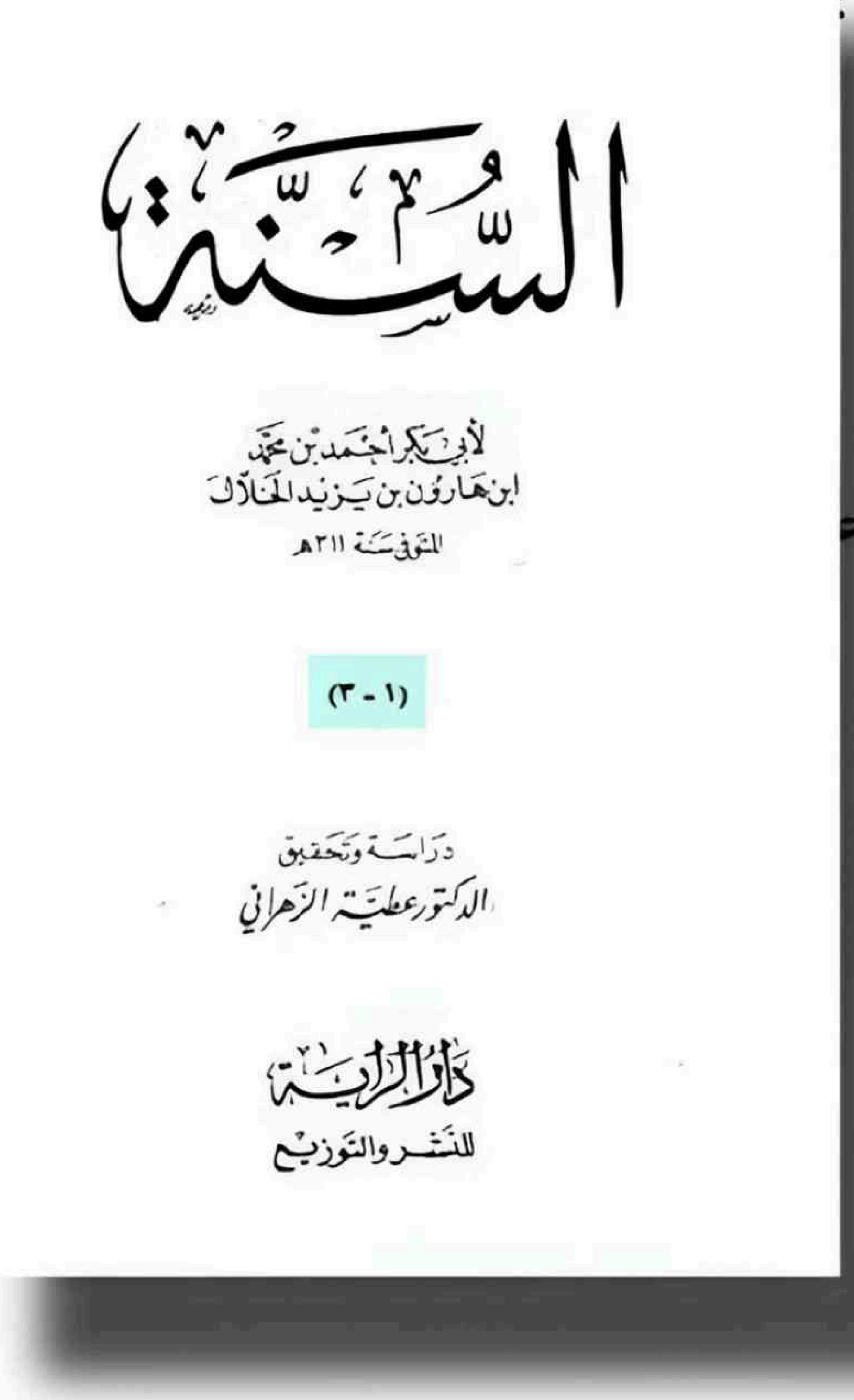

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .

(٢) إسناده صحيح .

(٣) أحمد بن محمد الصائغ .

(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع...
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .

(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ...
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ...
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ...
فتح ٣/٧ .

(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ...
أفضل من الصحابي .

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الکنی والاسماء للمسلم 2013)

باب أبو عبد الرحمن

٢٠١٠ ـ أبو عبد الرحمن معاذ بن جبل الأنصاري(١) شهد بدراً مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١١ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن مسعود الهذلي(٢) شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١٢ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب القرشي(٣) صاحب رسول الله.

٢٠١٣ ـ أبو عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان(٤) كاتب رسول الله.

٢٠١٤ ـ أبو عبد الرحمن حسان بن ثابت الأنصاري(٥) الشاعر ويقال أبو الوليد.

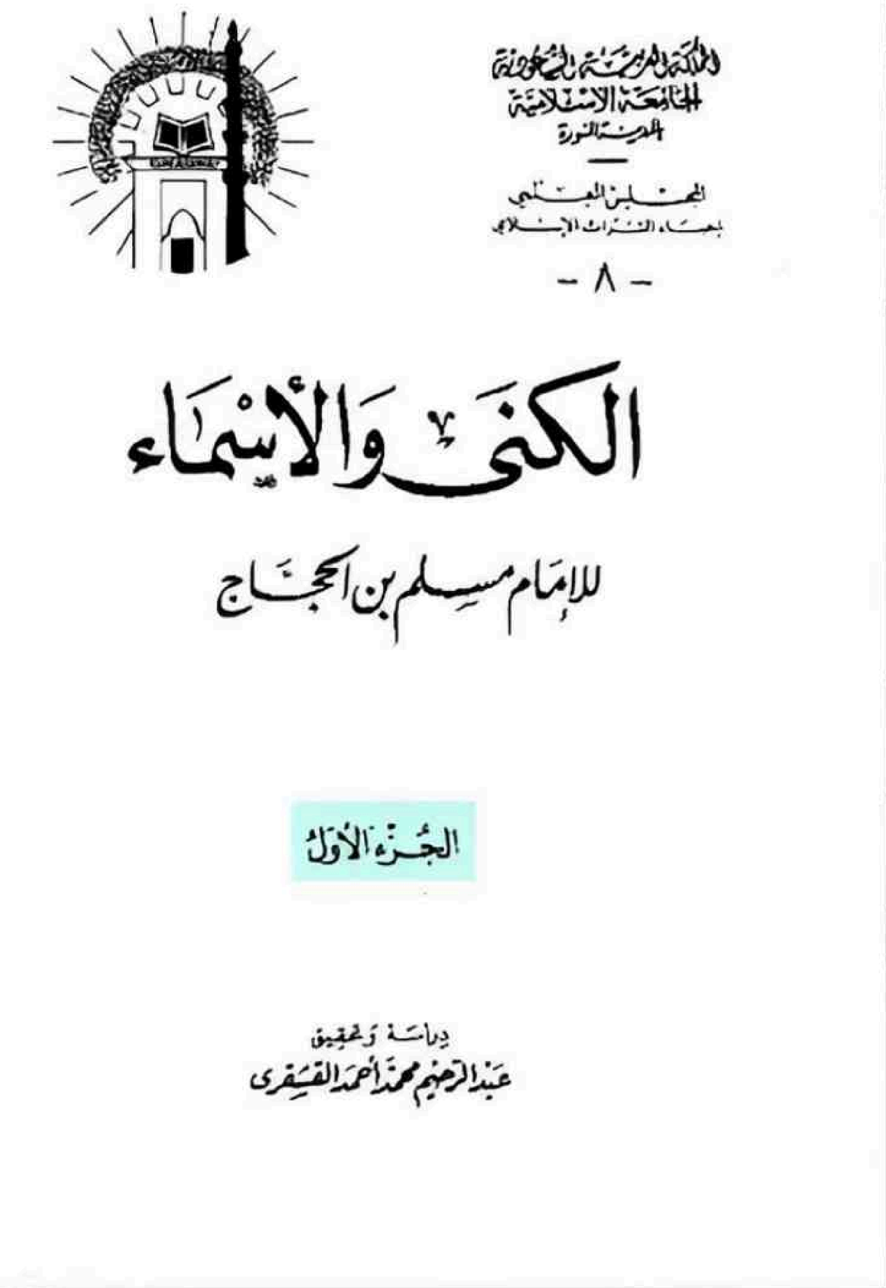
المملكة العربية السعودية
الجامعة الإسلامية
بالمدينة المنورة
المجلس العلمي
لإحياء التراث الإسلامي
- ٨ -
الكنى والأسماء
للإمام مسلم بن الحجاج
الجزء الأول
دراسة وتحقيق
عبد الرحيم محمد أحمد القشقري

(١) من أعيان الصحابة وكان إليه المنتهى في العلم بالأحكام ... مات سنة ثمان عشرة (الإصابة ٣/٤٢٧)؛ (تقر...

(٢) من السابقين الأولين ومن كبار العلماء من الصحابة ـ ما... (تقريب ١٨٨).

(٣) ولد بعد المبعث بيسير واستصغر يوم أحد وهو ابن أر... الصحابة والعبادلة وكان من أشد الناس اتباعاً للأثر ـ...

(٤) صحابي أسلم قبل الفتح وكتب الوحي. مات في رجب...

(٥) شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، مات سنة أرب... ١/٣٢٦)؛ (تقريب ٦٨).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابنِ حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تطہیر الجنان واللسان 45)

قريشًا فكانوا معهم على سب أولئك وإيذائهم ، ولهذا لما قسم ﷺ الفيء لم يعط هذين شيئا منه وخص به الأولين .

ومنها أنه أحد الكتاب(٣١) لرسول الله ﷺ كما صحّ فى مسلم وغيره ، وفى حديث سنده حسن « كان معاوية يكتب بين يدى النبى ﷺ » قال أبو نعيم : كان معاوية من كتاب رسول الله ﷺ حسن الكتابة فصيحاً حليماً وقوراً . وقال المدائنى : كان زيد بن ثابت يكتب الوحى ، وكان معاوية يكتب للنبى ﷺ فيما بينه وبين العرب . أى من وحى غيره . فهو أمين(٣٢) رسول

---

(٣١) أخرج مسلم فى «صحيحه» فى «فضائل الصحابة» (١٩٤٥) من طريق النضر ابن محمد اليمامى حدثنا عكرمة حدثنا أبو زميل حدثنى ابن عباس قال : كان المسلمون لاينظرون إلى أبى سفيان ولا يقاعدونه ، فقال للنبى ﷺ : يا نبى الله ، ثلاث أعطنيهنّ . قال : «نعم» قال : عندى أحسن العرب وأجمله ؛ أم حبيبة بنت أبى سفيان أزوجكها . قال : «نعم» قال : ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك . قال : «نعم» قال : وتؤمرنى حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين . قال : «نعم» .

قال أبو زميل : ولولا أنه طلب ذلك من النبى ﷺ ما أعطاه ذلك . لأنه لم يكن يُسأل شيئًا إلا قال «نعم» .

قال أبوالفداء ابن كثير — رحمه الله — فى «البـ
نقلًا عن مسلم : «والمقصود منه : أن معاوية كان من
الذين يكتبون الوحى» .

قال أبو عبدالله الذهبى : «كتب له مرات يسير
الغلابى عن أبى الحسن الكوفى قال : كان زيد بن ثا
فيما بين النبىّ ﷺ وبين العرب . وحكى الذهبى عـ
عن زهير بن الأقمر عن عبدالله بن عمرو قال : كان
ثقات .

(٣٢) الأحاديث الواردة فى أن معاوية أمين
ذلك موضوعة كلها ، فمنها ما هو : «عن على : أن
أمين » ومنها :
عن أبى هريرة : «الأمناء ثلاثة : أنا وجبريل

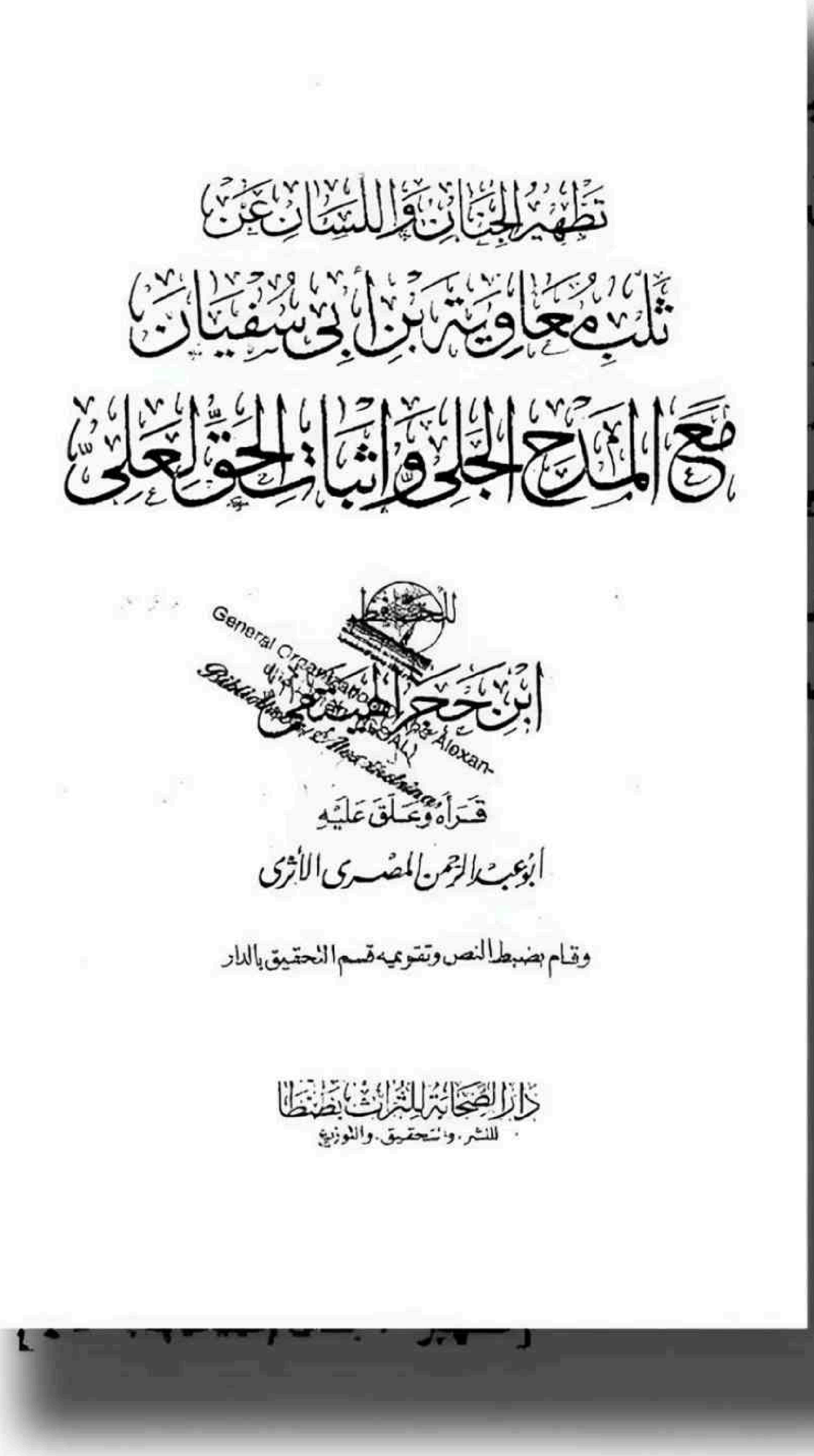

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان جملے کا تبین وحی میں سے ہیں جو کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ 401/11)

المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومُعاويةُ تجعَلُه كاتبًا بينَ يديك . قال : « نعم » .

وذكَر الثالثةَ ، وهو أنه أراد أن يُزَوِّجَ رسولَ اللَّهِ ﷺ بابنتِه الأخرَى عَزَّةَ بنتِ أبى سُفيانَ . واستَعان على ذلك بأُختِها أمِّ حَبيبةَ ، فقال[1] : « إن ذلك لا يَحِلُّ لى » . وقد تكلَّمْنا على ذلك فى جُزءٍ مُفْرَدٍ ، وذكَرْنا أقوالَ الأئمةِ واعتِذارَهم عنه ، وللَّهِ الحمدُ . والمقْصودُ منه أن مُعاويةَ كان مِن جُملةِ الكُتَّابِ بينَ يدَىْ رسولِ اللَّهِ ﷺ الذين يَكْتُبون الوَحْىَ .

ورَوَى الإمامُ أحمدُ ومسلمٌ والحاكمُ فى « مُسْتَدْرَكِه »[2] مِن طريقِ أبى عَوانةَ الوَضَّاحِ بنِ عبدِ اللَّهِ اليَشْكُرِىِّ ، عن أبى حَمزةَ عِمْرانَ بنِ أبى عَطاءٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : كنتُ أَلْعَبُ مع الغِلْمانِ ، فإذا رسولُ اللَّهِ ﷺ قد جاء فقلتُ : ما جاء إلَّا إلىَّ . فاختَبَأْتُ على بابٍ ، فجاءنى فَحَطَأنى حَطْأةً[3] ثم قال : « اذْهَبْ فادْعُ لى مُعاويةَ » . وكان [١٥٩/٦و] يَكْتُبُ الوَحْىَ . قال : فذهَبْتُ فدَعَوْتُه له ، فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتَيْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فقلتُ : إنه يَأْكُلُ . فقال : « اذْهَبْ فادْعُه » . فأتَيْتُه الثانيةَ فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فأخبَرْتُه ، فقال فى الثالثةِ : « لا أَشْبَعَ اللَّهُ بطنَه » . قال : فما شَبِع بعدَها .

سلم (٢٦٠٤) ولكن من طريق شعبة عن أبى حمزة به ، انظر
خريجه فى ٩/ ٨٥. وتقدم إيراد المصنف للحديث فى ٨٦/٩ من
للبيهقى عن الحاكم– واللفظ له هنا – ولم يخرجه الحاكم فى

طاة أو خطاتين » . والمثبت مما تقدم ومن مصادر التخريج . والحطأة :
وإنما فَعَل هذا بابن عباس ملاطفةً وتأنيسًا . انظر صحيح مسلم بشرح

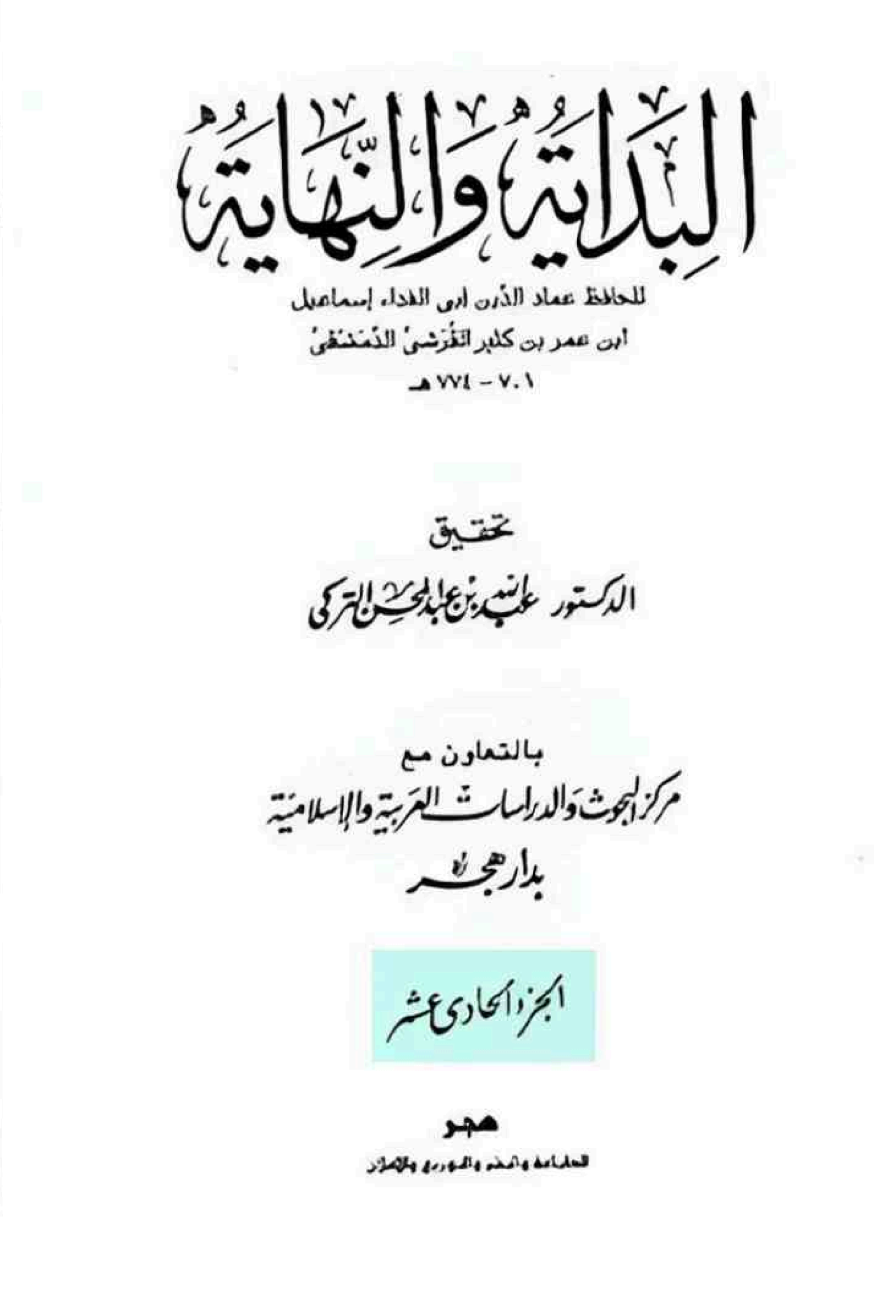
البداية والنهاية
للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى
٧٠١ - ٧٧٤ هـ
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى
بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر
الجزء الحادي عشر
هجر

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحؒ سیدنا معاویہ رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاتبِ وحی کا امین مقرر کیا تھا۔

(منہاج السنہ النبویہ 40/7)

وهكذا المصنّفون فى التواريخ ، مثل «تاريخ دمشق» لابن عساكر وغيره ، إذا ذكر ترجمة واحد من الخلفاء الأربعة ، أو غيره[1] ، يذكر كل ما رواه فى ذلك الباب ، فيذكر لعلىّ ومعاوية من الأحاديث المروية فى فضلهما ما يعرف أهل العلم بالحديث أنه كذب ، ولكن لعلىّ من الفضائل الثابتة فى الصحيحين وغيرهما ، ومعاوية ليس له بخصوصه فضيلة فى الصحيح ، لكن قد شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حُنيناً والطائف وتبوك ، وحج معه حجة الوداع ، وكان يكتب الوحى ، فهو ممن ائتمنه النبى صلى الله عليه وسلم على كتابة الوحى ، كما ائتمن غيره من الصحابة .

فإن كان المخالف يقبل كل ما رواه هؤلاء وأمثالهم فى كتبهم ، فقد رووا أشياء كثيرة تناقض مذهبهم . وإن كان يرد الجميع ، بطل احتجاجه بمجرد عزوه الحديث [بدون المذهب] إليهم[2] . وإن قال : أقبل ما يوافق مذهبى
وأردّ ما يخالفه ، أمكن منازعه أن يقول له مثا . / هذا ، [وكلاهما][3] باطل ، ٤ / ١٢
لا يجوز أن يحتج على *صحة مذهب بمثل
عرفت صحة هذا الحديث بدون المذهب ،
وإن كنت إنما عرفت صحته لأنه يوافق الم
بالمذهب ، لأنه يكون حينئذ صحة المذهب
وصحة الحديث موقوفة على صحة المذهب

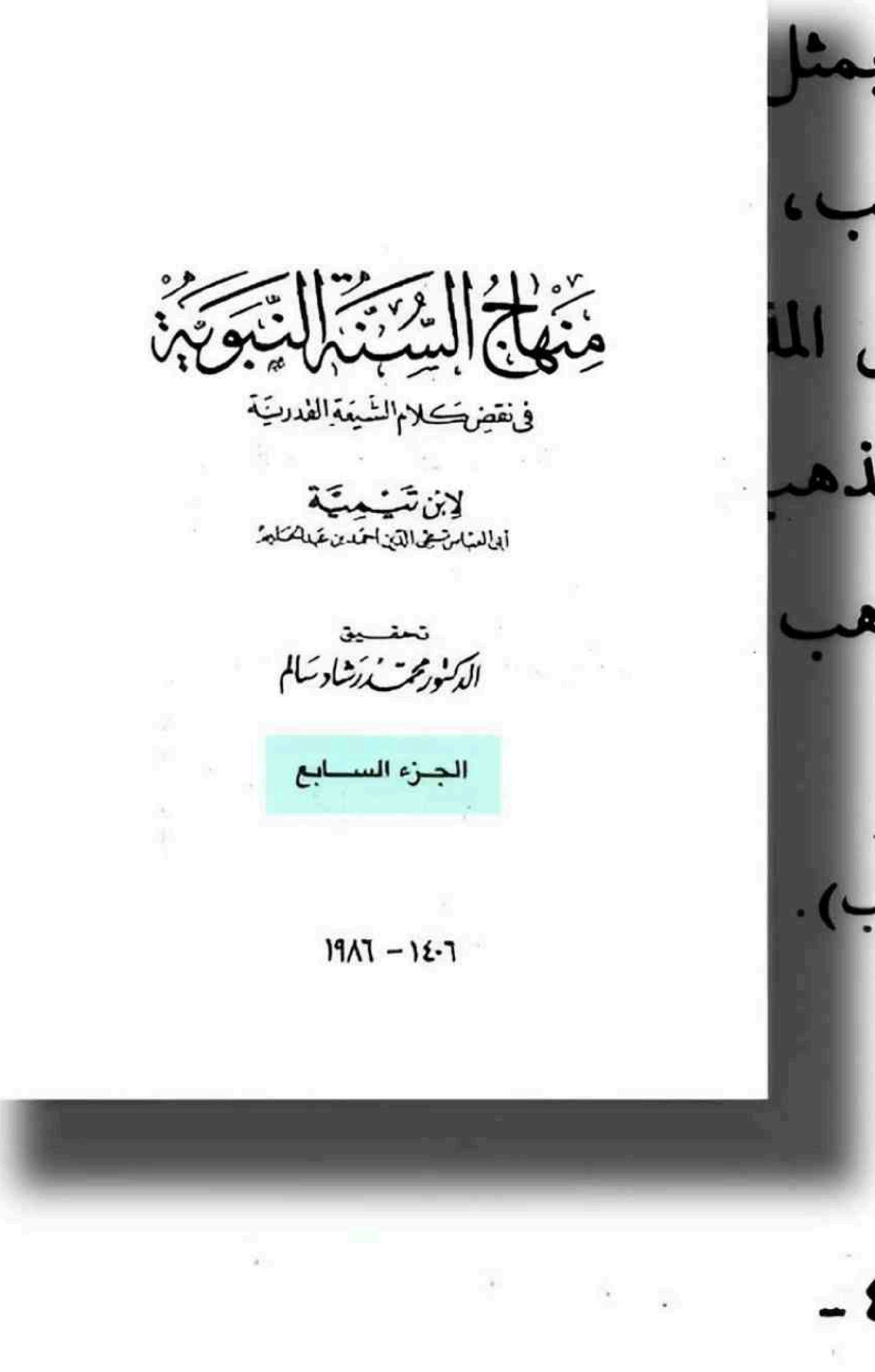

---

(١) ب : أو غيرهم .

(٢) بدون المذهب إليهم : ساقطة من (س)، (ب) .

(٣) وكلاهما : ساقطة من (ن)، (س)، (ب) .

(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (م) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ کتابتِ وحی کا کام ان میں سے اکثر سیدنا زید بن ثابتؓ اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کرتے تھے۔

(تہذیب الاسماء و اللغات 29/1)

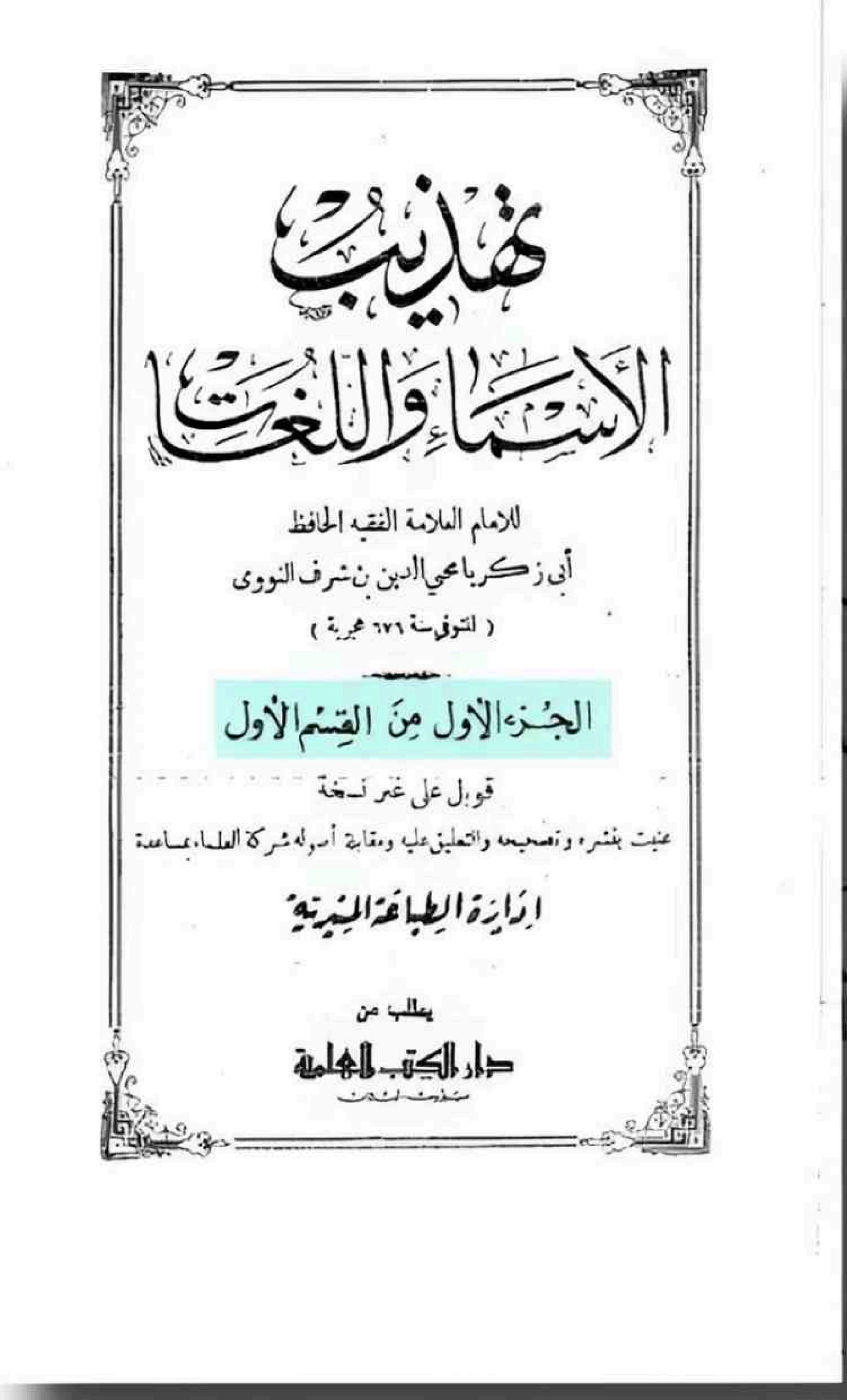
تهذيب الأسماء واللغات
للامام العلامة الفقيه الحافظ
أبي زكريا محي الدين بن شرف النووى
(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)
الجزء الأول من القسم الأول
قوبل على غير نسخة
عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة
ادارة الطباعة المنيرية
يطلب من
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

فصل

(في خدمه صلى الله عليه وسلم)

منهم أنس بن مالك وهند وأسماء ابنا حارثة الأس... الأسلمى وكان عبد الله بن مسعود صاحب نعليه اذا ق... حطهما وجعلهما فى ذراعيه حتى يقوم · وكان عقبة بن ... صلى الله عليه وسلم يقود به فى الأسفار. وبلال المؤذن · وسعد مولى ... ويقال مخبر بالباء الموحدة ابن اخى النجاشى ويقال ... الليثى ويقال بكر وابو ذر الغفارى والأسلع بن شر... ومهاجر مولي أم سلمة وأبو السجع رضى الله عنهم *

فصل

(فى كتابه صلى الله عليه وسلم)

ذكرهم الحافظ ابو القاسم فى تاريخ دمشق أنهم ثلاثة وعشرون وروى ذلك كله بأسانيده . وهم أبو بكر الصديق . وعمر بن الخطاب وعثمان وعلى والزبير وأبىّ بن كعب. وزيد بن ثابت. ومعاوية ابن أبى سفيان. ومحمد بن مسلمة. والارقم ابن أبى الارقم وأبان بن سعيد بن العاص وأخوه خالد بن سعيد. وثابت بن قيس وحنظلة بن الربيع وخالد بن الوليد وعبد الله بن الأرقم · وعبد الله بن زيد بن عبد ربه. والعلاء بن عتبة والمغيرة بن شعبة والسجل · وزاد غيره شرحبيل بن حسنة قالوا وكان أكثرهم كتابة زيد بن ثابت ومعاوية رضى الله عنهم *

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابو الحسین ابن ابی یعلیٰ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی رب العالمین ہیں۔

(الاعتقاد 43)

والزبير[١] وسعد[٢] وسعيد[٣] وعبد الرحمن بن عوف[٤] وأبو عبيدة بن جراح[٥] ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم. ومعاوية[٦] خال المؤمنين ، وكاتب وحي رب العالمين.

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة[٧] والمجسمة.

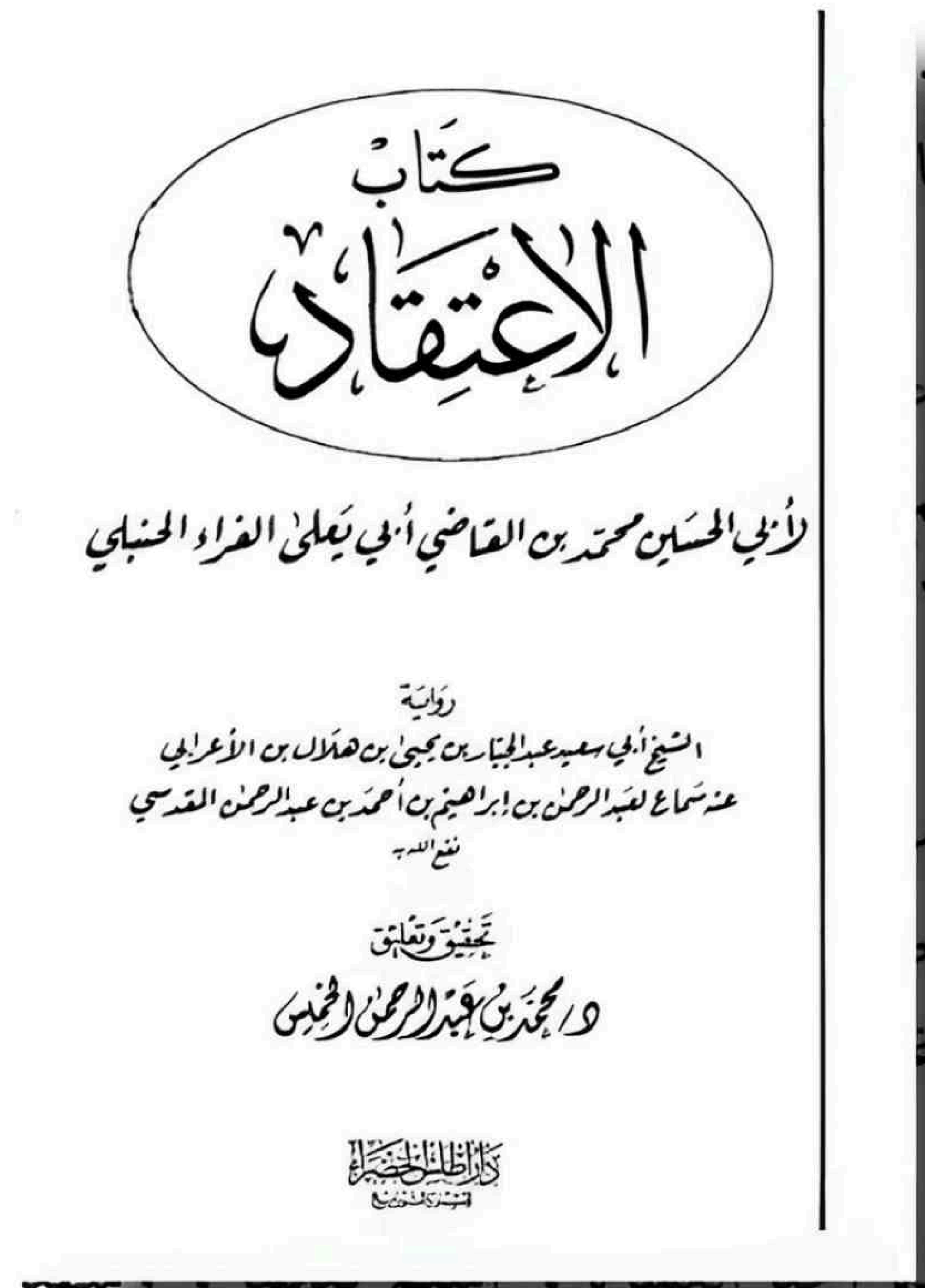
كتاب
الاعتقاد
لأبي الحسين محمد بن القاضي أبي يعلى الفراء الحنبلي
رواية
الشيخ أبي سعيد عبد الجبار بن يحيى بن هلال بن الأعرابي
عن سماع لعبد الرحمن بن إبراهيم بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي
نفع الله به
تحقيق وتعليق
د/ محمد بن عبد الرحمن الخميس
دار أطلس الخضراء للنشر والتوزيع

(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد ...
القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم با...
وقعة الجمل.

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن ...
أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهم ...
وهو آخر العشرة وفاة ، انظر التقريب (ص ٢...

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي ، ...
٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين ، انظر التقريب ...

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الح...
العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ. وقيل ...

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن ...
القرشي ، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيدة ... وشهد بدراً ، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة ، انظر التقريب (٧٤٦ ص) رقم (٣١١٥).

(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي ، أبو عبد الرحمن الخليفة ، صحابي ، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي ، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠ ، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨).

(٧) المشبهة: هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة: الحكمية: أصحاب هشام بن الحكم الرافضي ، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية ، وأنه طويل عريض ، طوله مثل عرضه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن بطتہ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی ہیں۔ ان کے فضائل کو بیان کیا کرو۔

(الشرح والابانة على أصول اہل السنة والديانة 177)

٣٢٥- ويُحِبُّ جميعَ أصحابِ رسولِ الله ﷺ على مَراتِبِهم، ومنازِلِهم أوَّلًا فأوَّلًا: مِن أَهلِ بدرٍ، والحُديبيةَ، وبيعةِ الرِّضوانِ، وأُحُدٍ.

فهؤلاءِ أهلُ الفضائلِ [٢١/أ] الشَّريفةِ، والـمَنازِلِ الـمُنيفةِ، الذين سبقت لـهُم السَّوابقُ، رحمهُم الله أجمعين.

٣٢٦- وتترحَّمُ على أبي عبدالرَّحمنِ مُعاويةَ بن أبي سُفيان، أخي أمِّ حبيبَـةَ زوجةِ رسولِ الله، خالِ المؤمنين (١) أجمعين، وكاتبِ الوحي.

وتذكرُ فضائلَهُ، وترِوي ما رُوِيَ فيه عن رسولِ الله ﷺ؛ فقد

٣٢٧- قال ابنُ عُمرَ: كنَّا مع رسول الله ﷺ فقال: «**يدخُلُ عليكُم مِن هذا الفجِّ رَجُلٌ مِن أهلِ الجنَّةِ**». فدخل مُعاوِيةُ رحمهُ الله (٢).

قال ابن القيم في «زاد المعاد» (١٠٦/١): وكانت أحبّ الخلق إليه، ونزل عذرها من السَّماء، واتفقت الأمة على كُفرِ قاذفها، وهي أفقه نسائه وأعلمهن...

(١) في «السُّنة» للخلال (٦٥٧) أن أبا طالب سأل الإمام...
وابن عُمر خال المؤمنين ؟ قال: نعم، مُعاوية أخو أم حب...
وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمها. قلت: أ...
وفيه أيضًا (٦٥٩): عن أبي الحارث قال: وجهنا ر...
ما قولك رحمك الله فيمن قال: لا أقول: (إن مُعاوية...
المؤمنين)؛ فإنّه أخذها بالسّيفِ غصبًا ؟ قال أبو عبـ...
هؤلاء القوم، ولا يُجالسون، ونُبيّن أمرهم للنّاس.
وذكر غير واحد الخلاف بين أهل السُّنة في إطلا...
لأمهات المؤمنين. انظر: «منهاج السُّنة» (٣٦٩/٤)...

(٢) رواه ابن عدي في «الكامل» (٣٣٠/٢)، والخلال (٤...
(٢٧٧٩). قال في «العلل المتناهية» (٤٤٩-٤٥١):

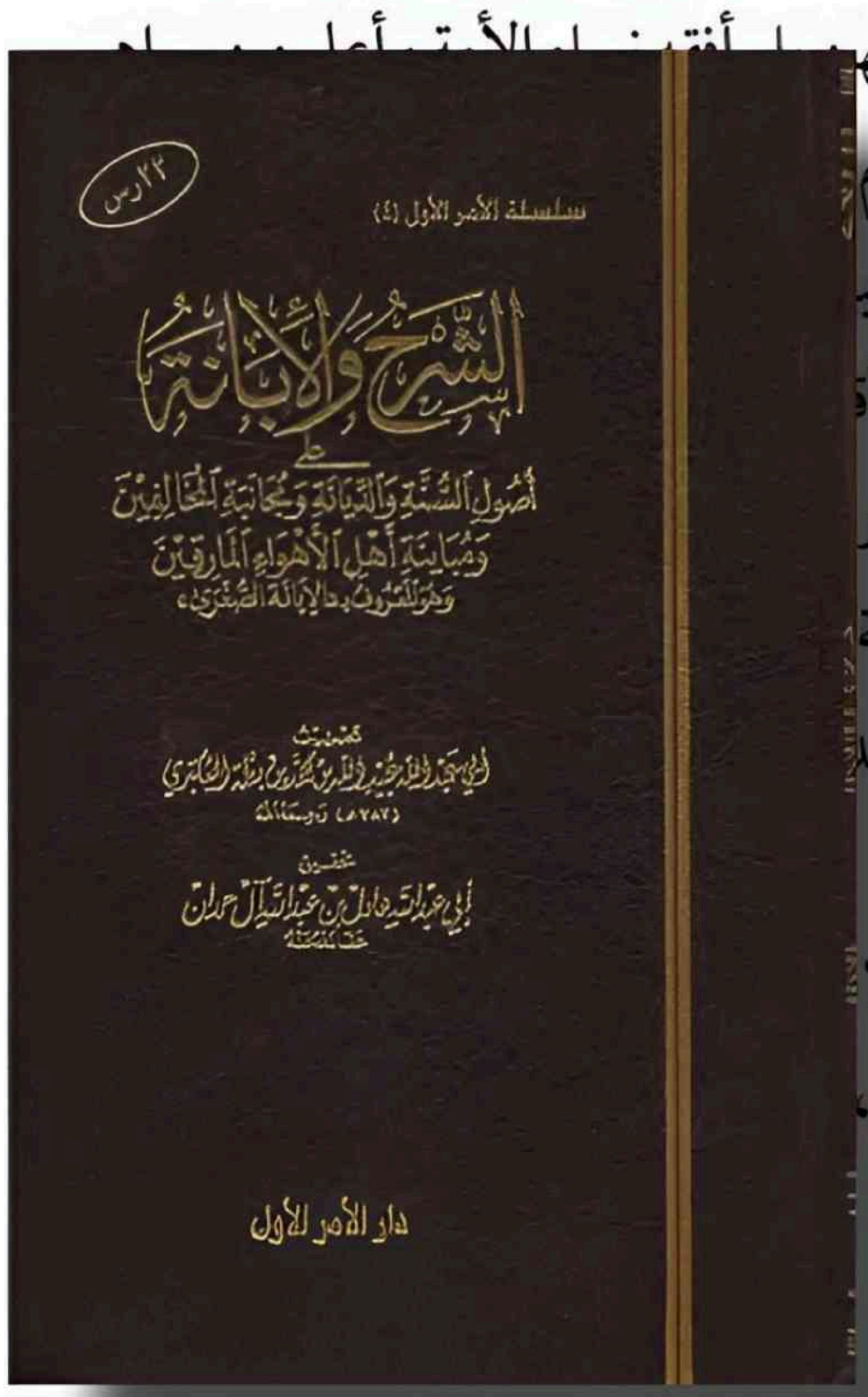

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کی وحی قرآن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الشریعہ 2431)

بسم الله الرحمن الرحيم
وبه أستعين

٢٤٤ ـ كتـــــاب

فضائل معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

معاوية [رضي الله عنه] كاتب رسول الله ﷺ على وحي الله عز وجل، وهو القرآن بأمر الله عز وجل. وصاحب رسول الله ﷺ ومن دعا له النبي ﷺ أن يقيه العذاب، ودعا له أن يعلّمه الله الكتاب ويمكن له في البلاد، وأن يجعله هاديًا مهديًا.

وأردفه النبي ﷺ خلفه فقال: **ما يليني منك؟!** قال: بطني. قال: **اللهم املأه حلمًا وعلمًا**، وأعلمه النبي ﷺ: **أنك** ...

وصاهره النبي ﷺ بان تزوج بام جبيبة ...

فصارت أم المؤمنين، وصار هو خال المؤمنين فا...

أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّ...

وقال النبي ﷺ: «**إني سألت ربي عز و**...

ولا يتزوج إلي أحد من أمتي إلا كان معي في ...

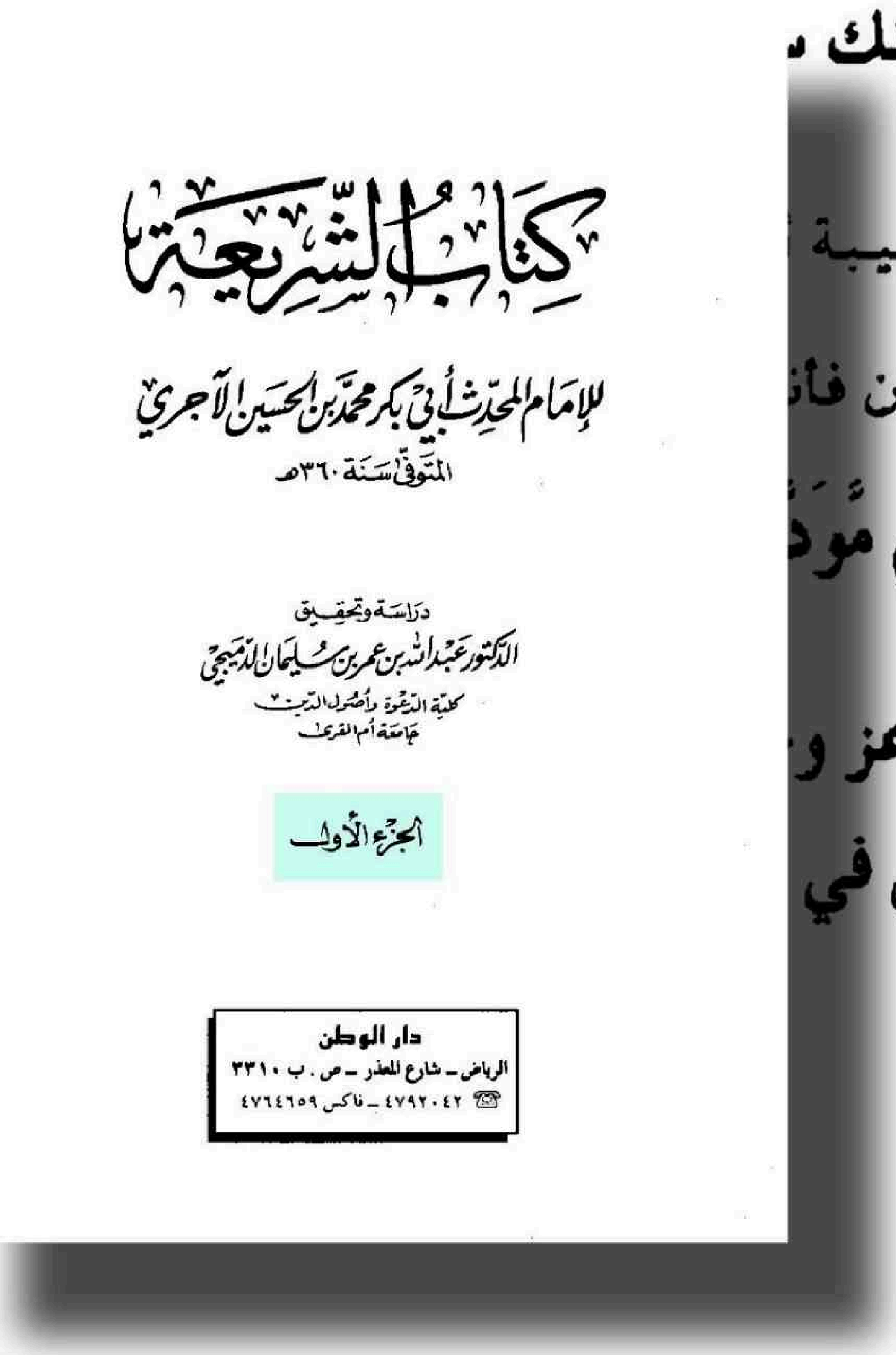
كِتَابُ الشَّرِيعَة

لِلإمَامِ المحدِّثِ أبي بكر محمد بن الحسين الآجري

المتوفى سنة ٣٦٠هـ

دراسة وتحقيق

الدكتور عبد الله بن عمر بن سليمان الدميجي

كلية الدعوة وأصول الدين

جامعة أم القرى

الجزء الأول

دار الوطن

الرياض ـ شارع المعذر ـ ص. ب ٣٣١٠

☎ ٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

---

(١) سورة الممتحنة. آية: (٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبرؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپؓ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب : 1416)

الزهرى . وأما أبوه حكيم بن معاوية بن حَيْدَة فقد روى عنه قومٌ من الجلّة ، منهم عمرو بن دينار ، وغير بعيد أنْ يروى الزهرى عن حكيم هذا ، فأما عن ابنه بهز فما أظنُّه . وحكيم بن معاوية روايتُه كلها عن أبيه معاوية بن حَيْدَة . وسُئل يحيى بن معين عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جدِّه ، فقال : إسنادٌ صحيح إذا كان دون بهز ثقة .

(٢٤٣٥) معاوية بن أبى سفيان . واسم أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف ، وأمُّه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبدمناف ، يكْنَى أبا عبد الرحمن ، كان هو وأبوه وأخوه من مسلمة الفتح . وقد روى عن معاوية أنه قال : أسلمت يوم القضية (١) ، ولقيت النبى صلى الله عليه وسلم مسلما .

قال أبو عمر : معاوية وأبوه من المؤلَّفة قلوبهم ، ذكره فى ذلك بعضهم ، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ، وولّاه عمر على الشام عند موت أخيه يزيد . وقال صالح بن الوجيه : فى سنة تسع عشرة كتب عمر إلى يزيد بن أبى سفيان يأمُرُه بغزْوِ قيسارية ، فغزاها ، وبها بطارقةَ الروم ، فحاصرها أياما ، وكان بها معاوية أخوه ، فخلفه عليها ، وصار يزيد إلى دمشق ، فأقام معاوية على قيسارية حتى فتحها فى شوال سنة تسع عشرة .

وتوفى يزيد فى ذى الحجة من ذلك العام فى دمـ[...] على عمله ، فكتب إليه عمر بعَهْدِه على ما كان [...] ورزقه ألف دينار فى كل شهر ، هكذا قال [...] الوليد بن مسلم .

حدثنا خلف بن القاسم ، حدثنا أبو الميمون [...]

(١) يعنى فى عمرة القضاء (هامش ى) .

بسم الله الرحمن الرحيم

قال أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر النمرى الفقيه الحافظ الأندلسى رحمه الله : بحمد الله أبتدئ وإياه أستعين وأستهدى ، وهو ولىُّ عصمتى من الزلل ، فى القول والعمل ، وولىّ توفيق ، لا شريك له ، ولا حول ولا قوة إلا به . الحمد لله رب العالمين ، جامع الأولين والآخرين ليوم الفصل والدين ، حمدًا يوجبُ رضاه ، ويقتضى المزيدَ من فضله ونُعماه ، وصلّى الله على محمد نبىّ الرحمة ، وهادى الأمة ، وخاتم النبوة ، وعلى آله أجمعين وسلّم تسليما .

أما بعد ، فإن أوْلَى ما نظر فيه الطالب ، وعُنِى به العالم — بعد كتاب الله عز وجل — سنَنُ رسولِه صلّى الله عليه وآله وسلم ، فهى المبيِّنةُ لمراد الله عزّ وجلّ من مجملات كتابه ، والدالّةُ على حدوده ، والمفسِّرةُ له ، والهادية إلى الصراط المستقيم صراط الله ، مَن اتّبعها اهتدى ، ومَنْ سلك غيْرَ سبيلها ضلّ وغوَى ، وولّاه اللهُ ما تولّى . ومِنْ أوْكَدِ آلاتِ السنن المعينة عليها ، والمؤدّية إلى حفظها معرفةُ الذين نقلوها عن نبيّهم صلّى الله عليه وآله وسلم إلى الناس كافّة ، وحفظوها عليه ، وبلّغوها عنه ، وهم صحابتُه الحواريّون (١) الذين وعَوْها وأدّوها ناصحين محتسبين ، حتى كَمَل بها الدِّين ، وثبتت بهم (٢) حجّةُ الله تعالى على المسلمين ، فهم خيرُ القرون ، وخيرُ أمة أُخرجتْ للناس ،

(١) فى ى : والحواريون .

(٢) فى ى : وثبتت به .

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعۃ الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

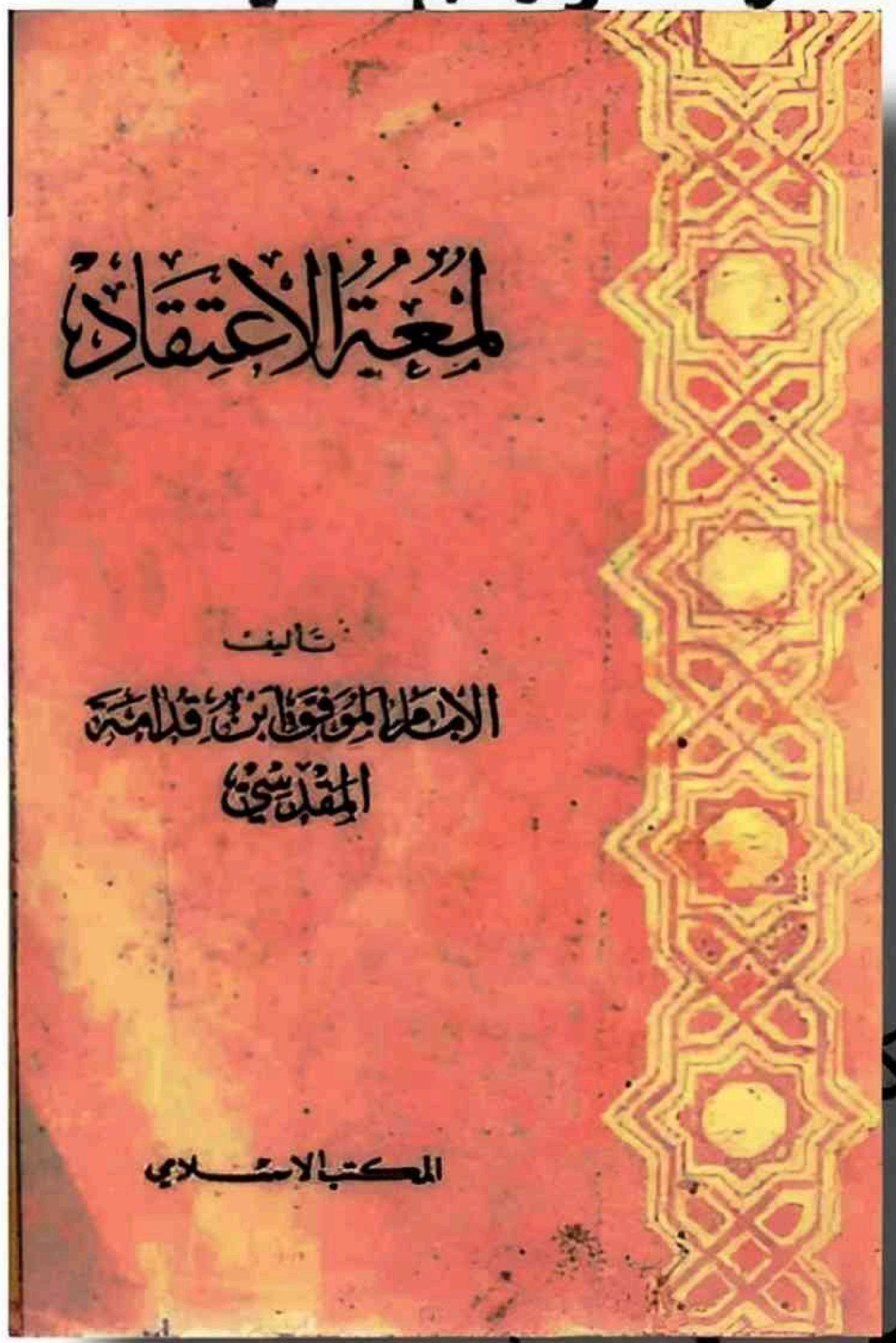

ومن السنة : هجران
ومباينتهم ، وترك الجدال
الدين ، وترك النظر في
والإصغاء إلى كلامهم ، وك
بدعة ، وكل متسم بغير

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام اندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی یہ ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور حنظلہ بن ربیعہ الاسدی رضی اللہ عنہ

(العقد الفريد 8/5)

أن أباها قال له: وأزيدك أنها لم تَمْرَض قط! فقال: ما لهذه عند الله من خير! فطلقها، وتزوّج امرأة يقال لها: أميمة بنت النعمان، فطلقها قبل أن يطأها، وخطب امرأة من بني مرة بن عوف، فرده أبوها وقال: إن بها برصاً! فلما رجع إليها وجدها برصاء!

كتاب النبي صلى الله عليه وسلم وخدّامه

كُتاب الوحي لرسول الله ﷺ: زيد بن ثابت، ومعاوية بن أبي سفيان، وحنظلة بن ربيعة الأسدي، وعبد الله بن سعد بن أبي سرح، ارتد ولحق بمكة مشركاً.

وحاجبه: أبو أَنَسَة مولاه.

وخادمه: أنس بن مالك الأنصاري، ويكنى أبا حمزة.

وخازنه على خاتمه: معيقيب بن أبي فاطمة.

ومؤذّناه: بلال، وابن أم مكتوم.

وحراسه: سعد بن زيد الأنصاري، والزبير بن العوام، وسعد بن أبي وقاص.

وخاتمة فضة، وفصه حبشي، مكتوب عليه:

محمدٌ، سطر؛ ورسولٌ؛ سطر؛ وآلله، سطر.

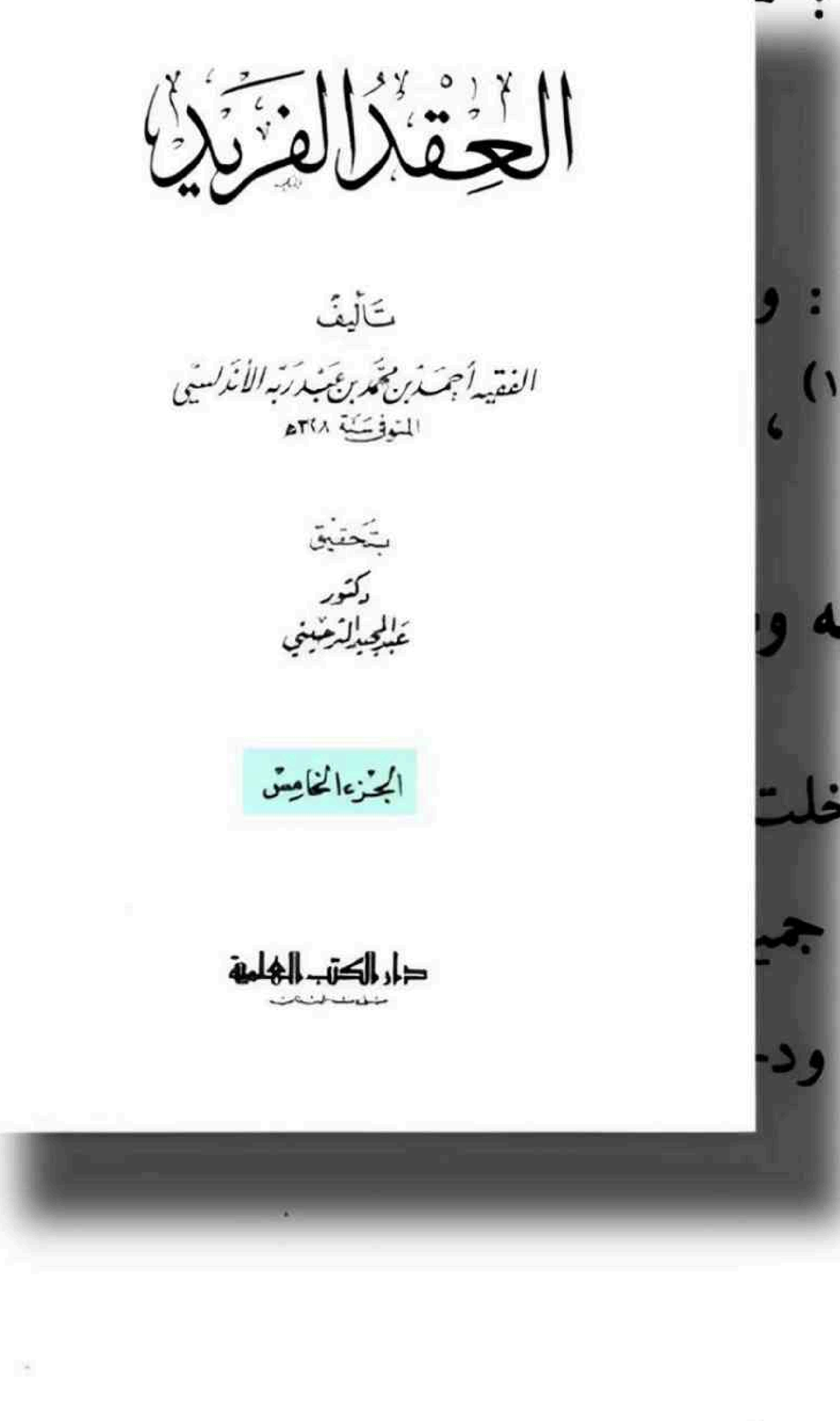

وفي حديث أنس بن مالك خادمِ النبي ﷺ: و
عثمان ستة أشهر، ثم سقط منه في بئر ذي أَرْوان (١)،

وفاة النبي صلى الله عليه و

توفي ﷺ يوم الاثنين لثلاث عشرة ليلة خلت
فراشه في بيت عائشة، وصلى عليه المسلمون جم
الصبيانُ، ودُفِنَ ليلة الأربعاء في جوف الليل، ود

(١) ذوأروان: بئر بالمدينة.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی رب العالمین ہیں، فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(تاریخ دمشق 59/55)

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي يكنى أبا عُبَيْد اللّه، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين(١).

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبُو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبُو عُبَيْد اللّه مُعَاوِيَة بن صَالِح(٢)، قال ابن زَبْر: وقال أَبُو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي(٣).

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخْر أَبي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبُو عَبد الرَّحْمٰن، الأُموي(٤)

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أَبي(٥).

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثْمَان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد اللّه بن عبّاس، وأَبُو س

وجرير بن عَبْد اللّه البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد الـ

وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبُو إدريس الخولا

الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبُو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم،

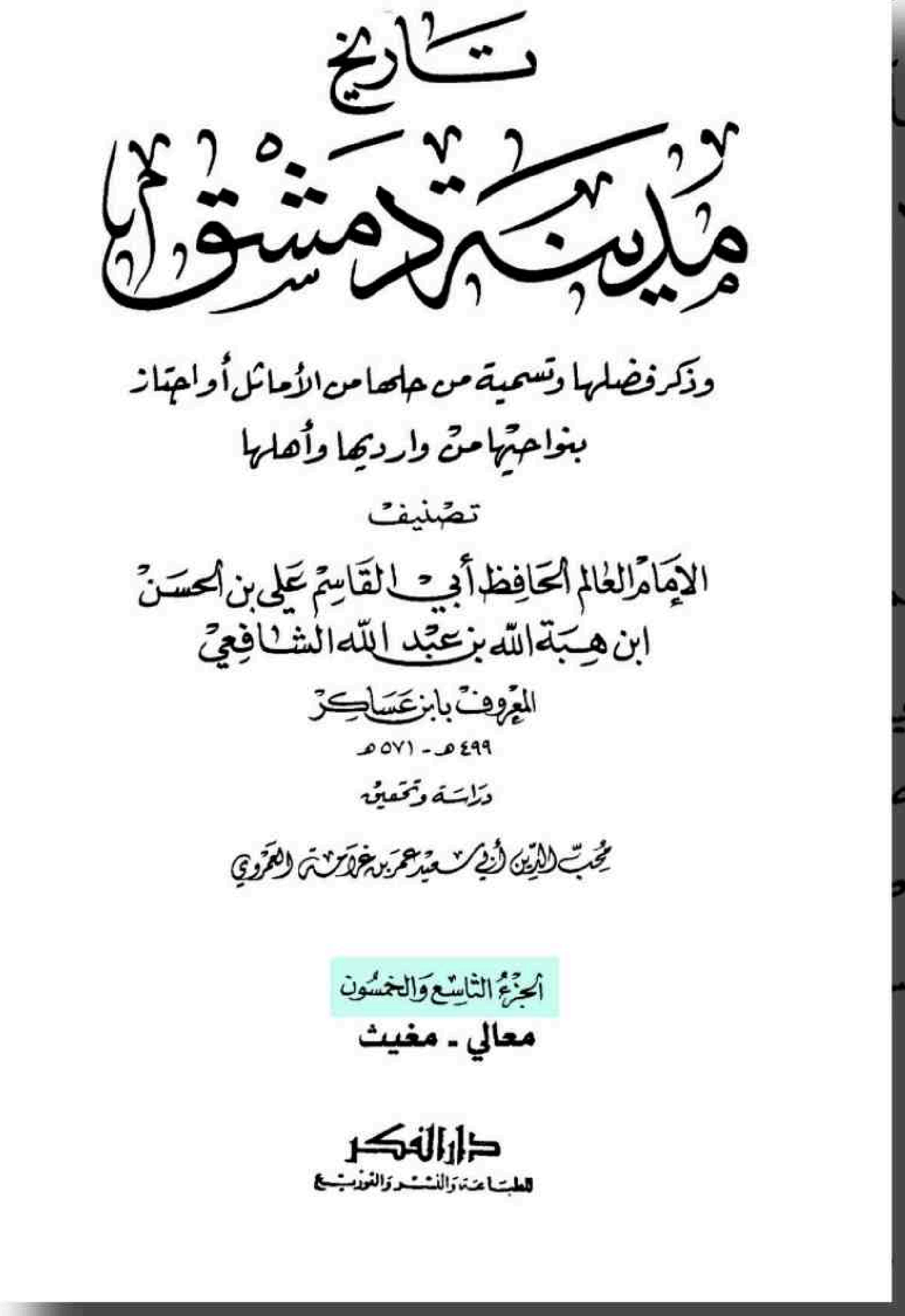

(١) تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١. (٢) تهذيب الكـ

(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في

(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإ
الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب
لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للس
٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.

(٥) أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.

(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ و دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا فخر فرمانا

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[6856] عبدالرحمٰن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔''

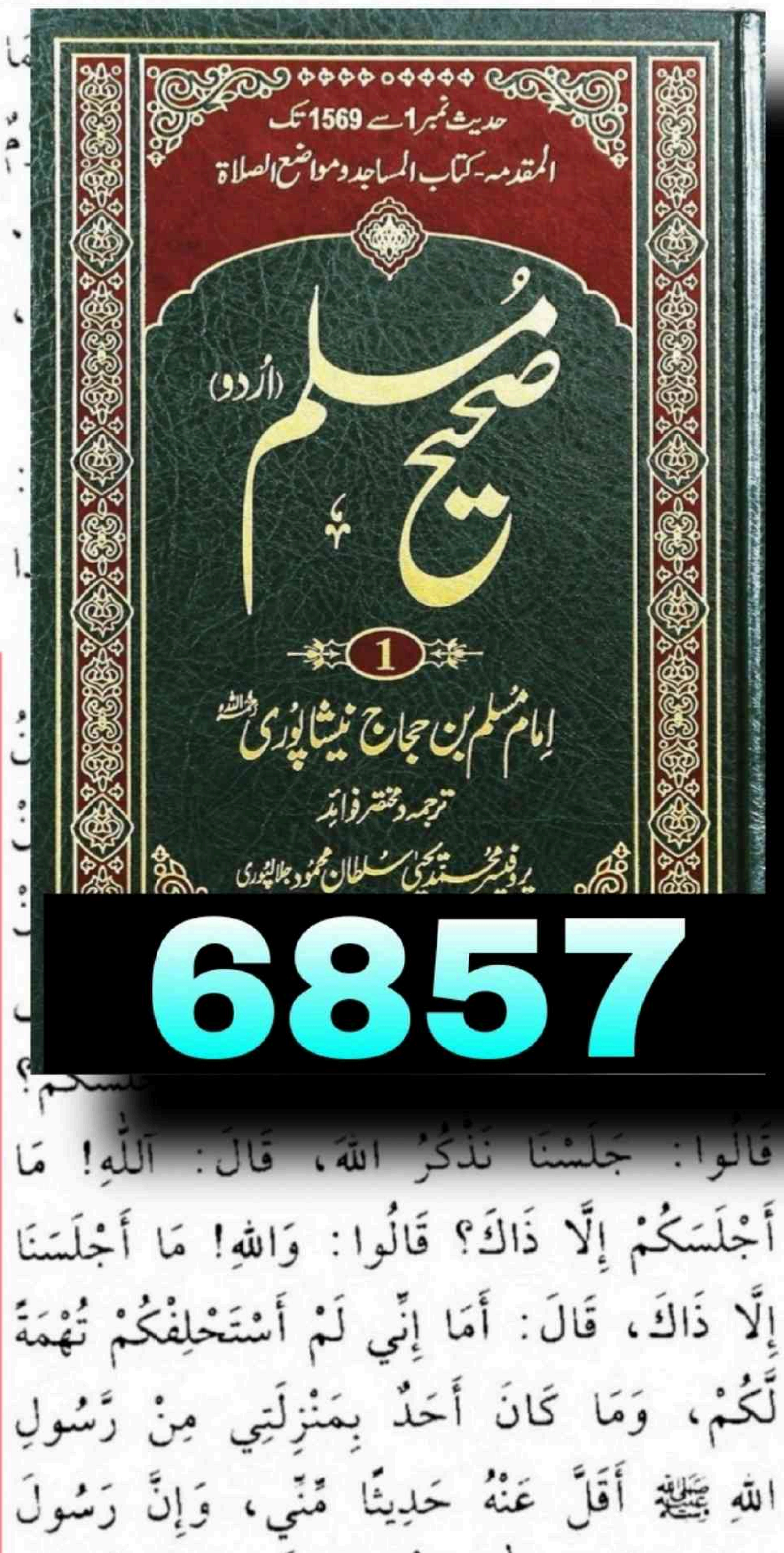

قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

سیدنا معاویہؓ کا محمد ﷺ سے محبت کا ایک انداز

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

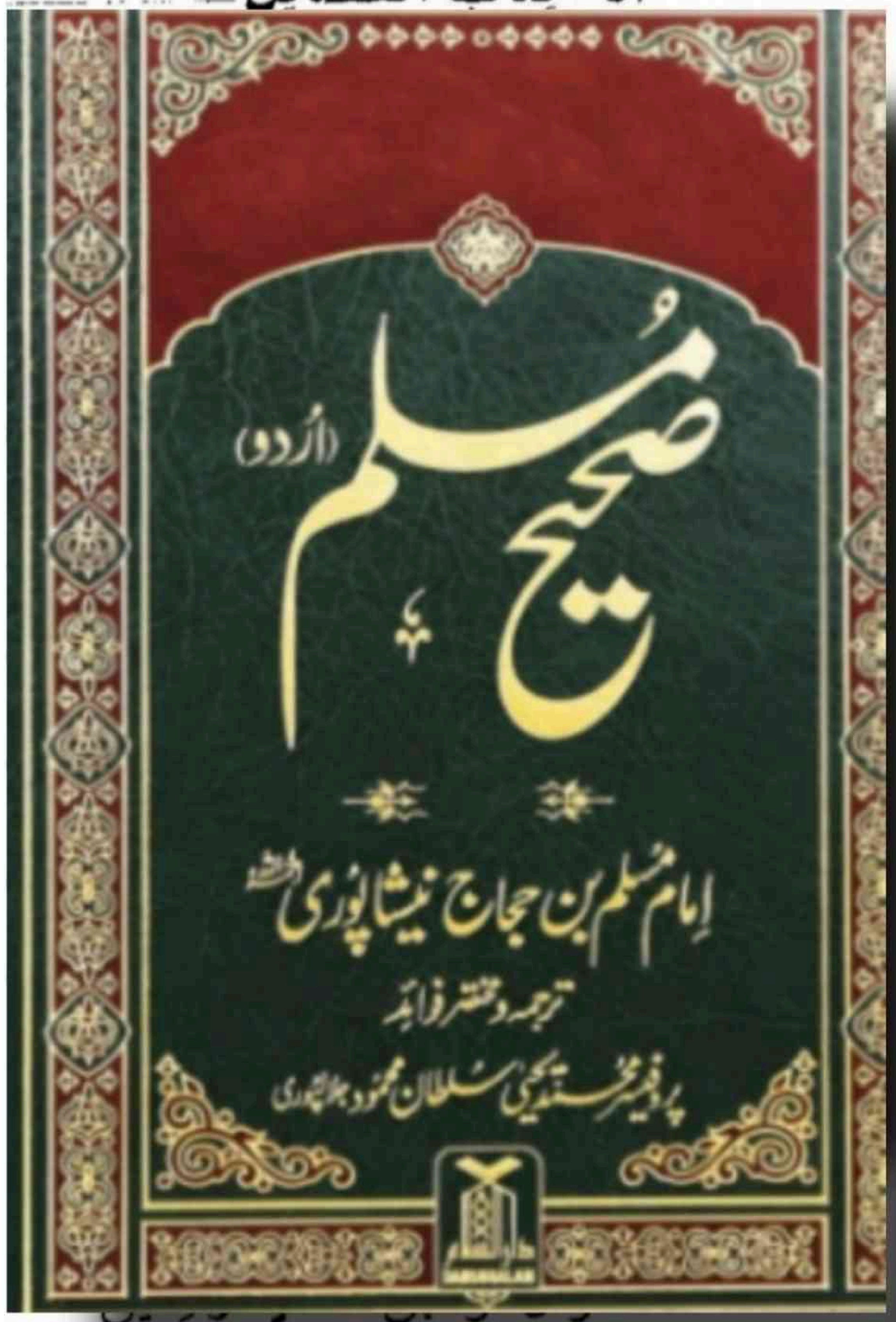

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً، وَّمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کردی تاکہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

"سیدنا معاویہؓ کو رسول اللہ ﷺ کے بال کاٹنے کی سعادت نصیب ہوئی"

...نتے اور ان کی نقل اپنے لئے باعث شہرت سمجھتے تھے' اس لئے ان میں سے اکثر سر ...کرنا پسند کرتے تھے۔ حدیث بالا سے ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنا بھی ثابت ہوا جو بہتر ...ت ہوا کہ امر مرجوح پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی دعائے خیر کی درخواست کی جا ...کافی ہے مگر بہتر حلق ہی ہے۔

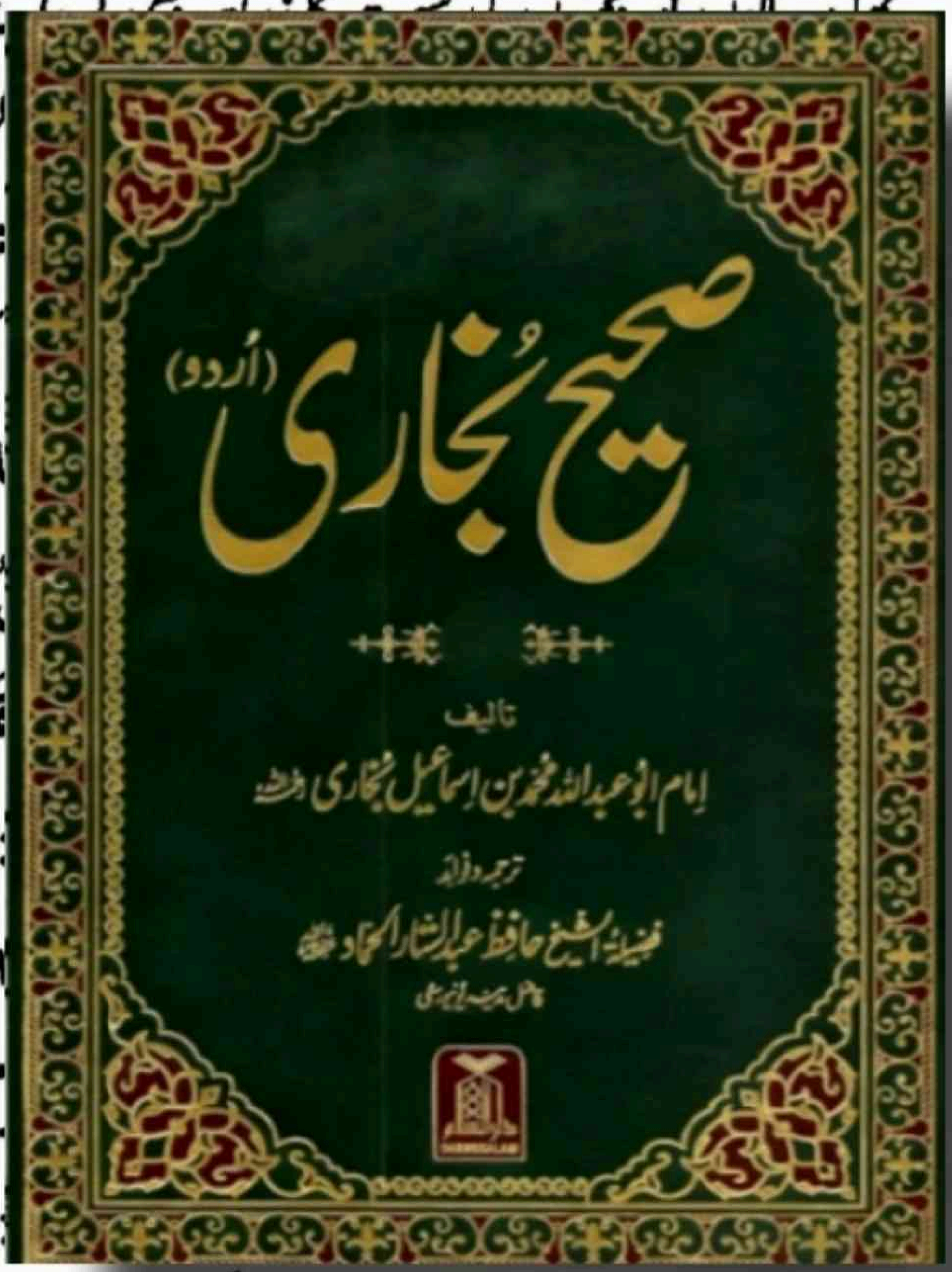

قَالَهَا ثَلاثًا. قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ)).

(۱۷۲۸) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا' ان سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمایئے) لیکن آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

١٧٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ ((حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ)).

[راجع: ١٦٣٩]

(۱۷۲۹) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا' کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض نے کتروایا بھی تھا۔

١٧٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ)).

(۱۷۳۰) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' ان سے حسن بن مسلم نے بیان کیا' ان سے طاؤس نے بیان کیا' ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے۔

تشریح ارکان حج کی بجا آوری کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈانے ہیں یا کتروانے' ہر دو صورتیں جائز ہیں' مگر منڈانے والوں کے لیے آپ ﷺ نے تین بار مغفرت کی دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنداللہ اس موقعہ پر بالوں کا منڈوانا زیادہ محبوب ہے۔ اس روایت میں حضرت معاویہ کا بیان وارد ہوتا ہے' اس کے وقت کی تعیین کرنے میں شارحین کے مختلف اقوال ہیں۔ یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے متعلق نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو کیونکہ اصحاب سیر کے بیان کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ہجرت سے پہلے بھی حج کئے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ وقد اخرج ابن

سیدنا معاویہؓ کو موذن نماز کے لیے بلانے آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے آگے سے اسکی حوصلہ افزائی کے لیے حدیث مبارک بیان کی

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا.

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اور قتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم٨) – (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة٨)

باب:8-اذان کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبیداللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن مؤذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔''

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ... طَلْحَةَ قَالَ: ... لُ اللهِ ﷺ.

[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

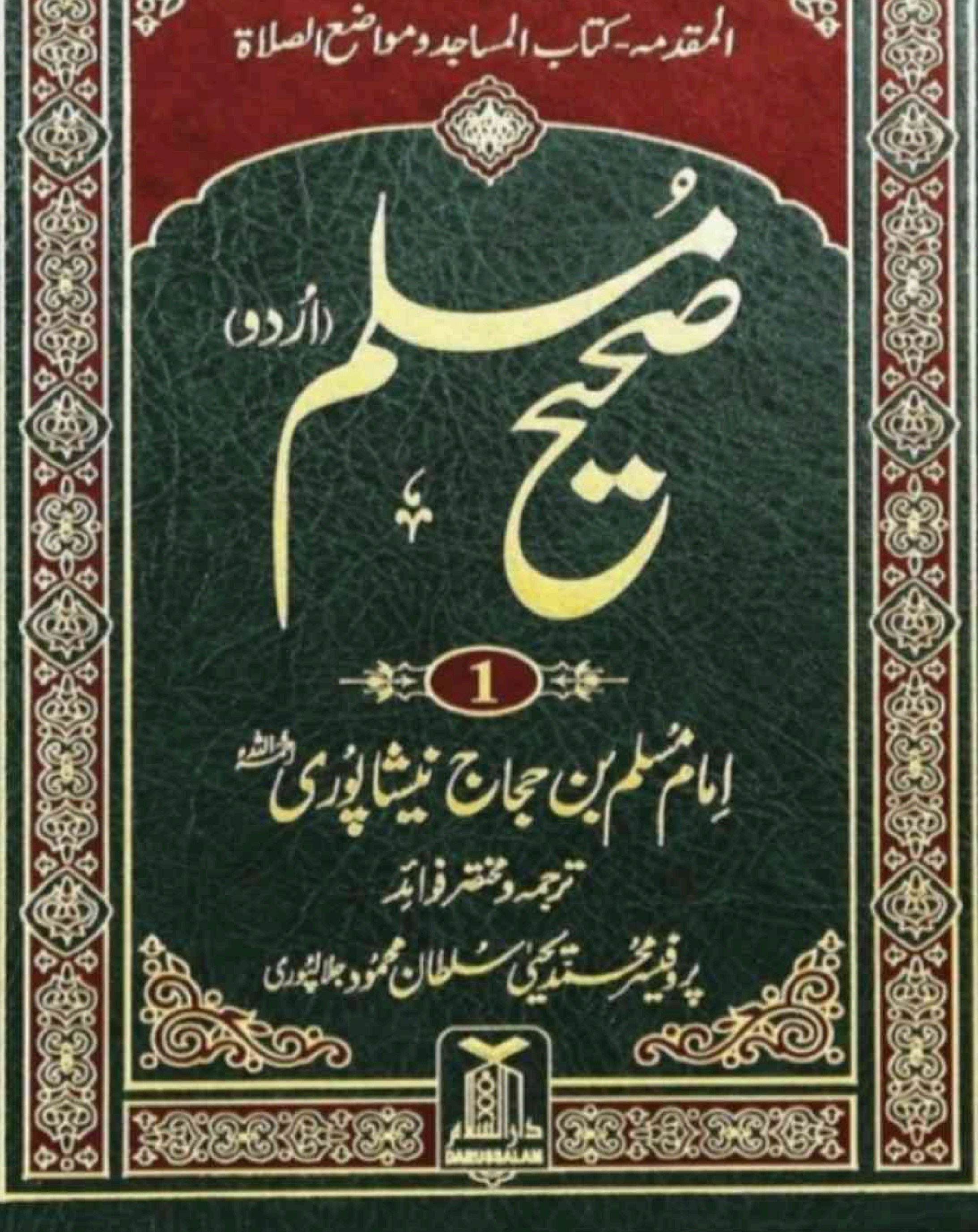

... بْنُ سَعِيدٍ، ... بْرَاهِيمَ. قَالَ ... حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ... عَنْ جَابِرٍ ... الشَّيْطَانَ إِذَا ... يَكُونَ مَكَانَ

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔''

... الرَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ:

سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد

سیدنا معاویہؓ کا لوگوں کو خلافِ سنت کاموں سے منع کرنا

٤١٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ، عن ابنِ شِهَابٍ، عن حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُم، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

۴۱۶۷-حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل تبھی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔''

فوائد ومسائل: ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لمبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وِگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر قومیں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

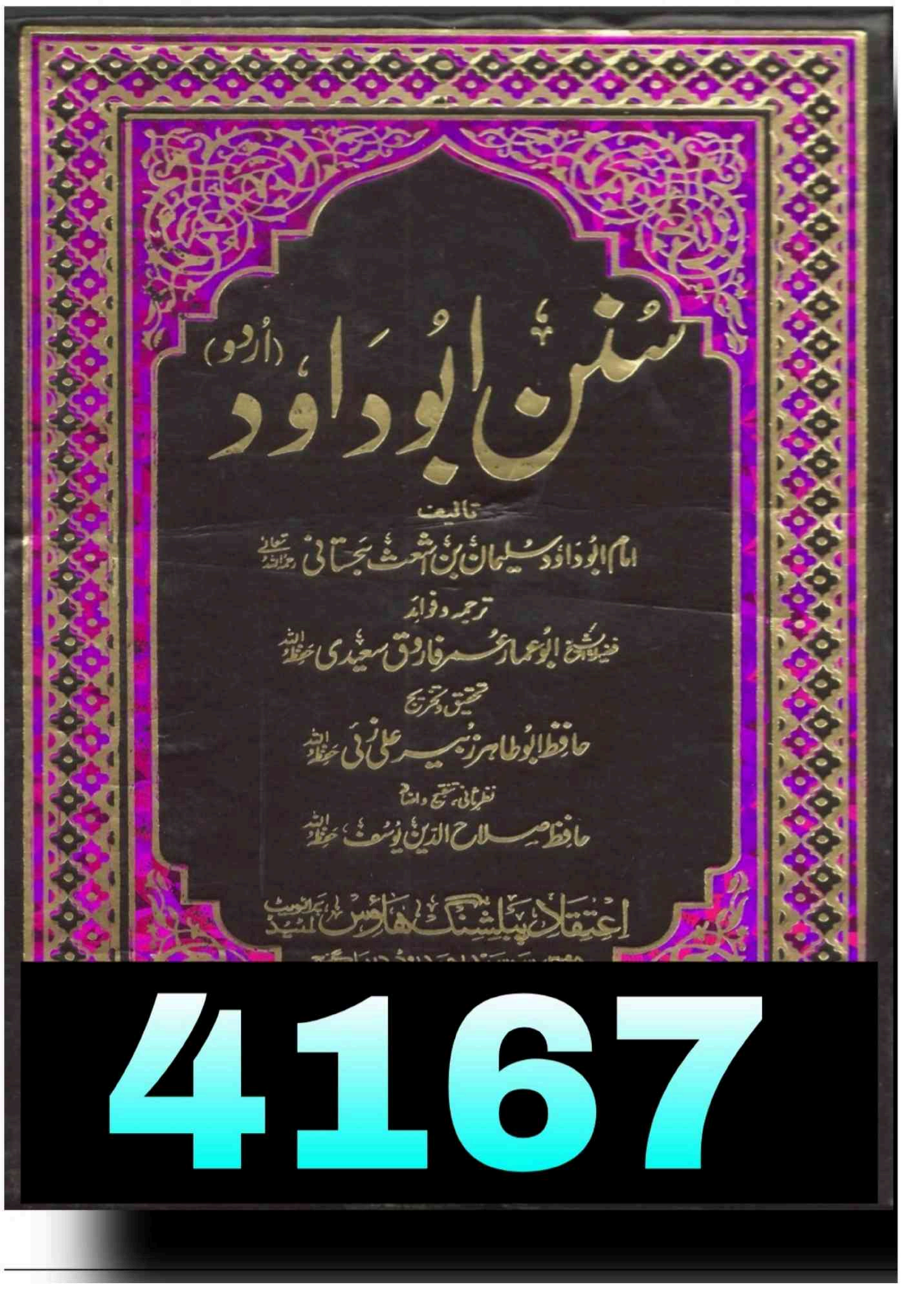

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عاجزی

سیدنا معاویہؓ کو آتا دیکھ کر احترام میں کھڑے ہونے والوں کو آپؓ نے بٹھا دیا یہ کہ کر کہ محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(ترمزی:2755/ مسند احمد 11893 و سندہ صحیح)

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج ومعمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم   دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست

❁❁❁❁

(۲۷۵۵) عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہوگئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذراسی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

❁❁❁❁

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَ... الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧٣) آداب ...

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت ... لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

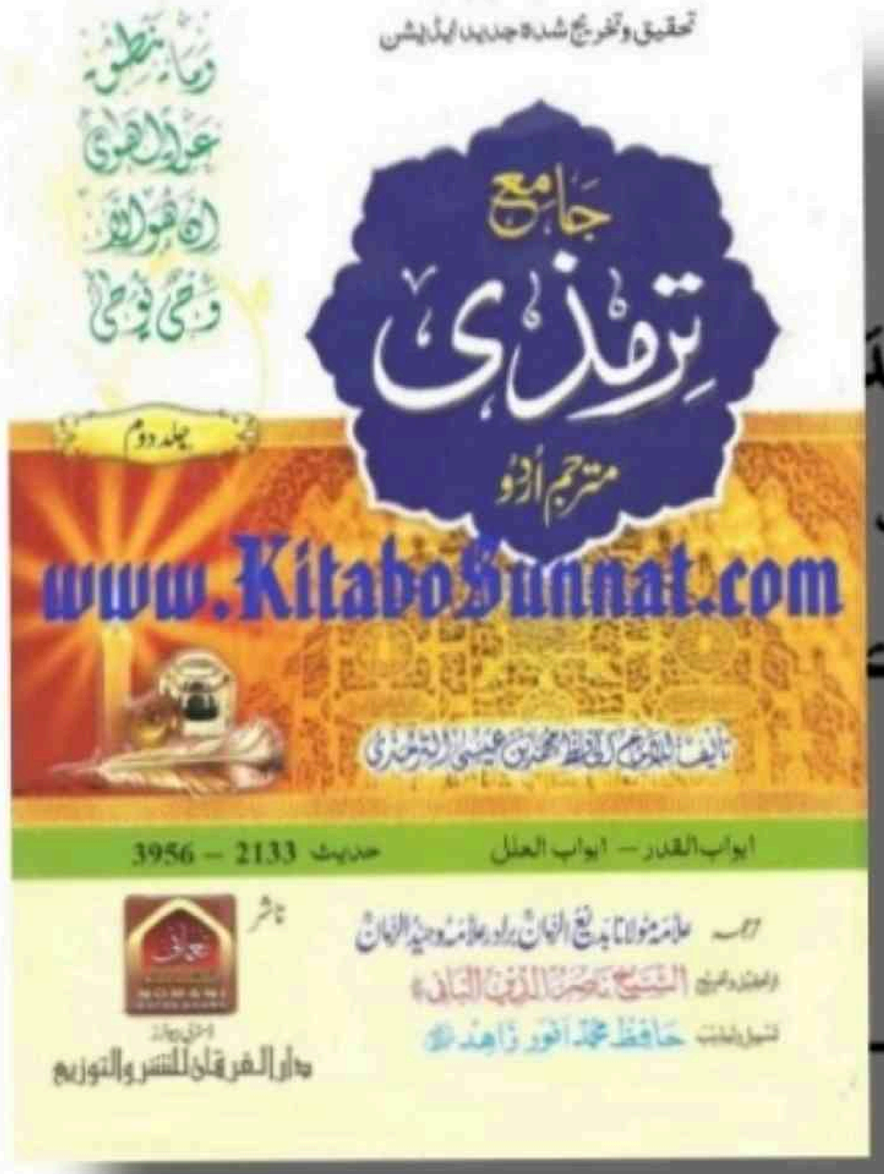

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو غریبوں کی حاجات ان تک تک پہنچایا کرتا تھا

[ابو داؤد:2948 / ترمذی:1332 و سندہ صحیح]

٢٩٤٨- حَدَّثَنا سُلَيْمَانُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ حَمْزَةَ قالَ: حدَّثني ابنُ أبي مَرْيَمَ أنَّ الْقَاسِمَ بنَ مُخَيْمِرَةَ أخبَرَهُ أنَّ أبَا مَرْيَمَ الأزْدِيَّ أخبرَهُ قالَ: دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قالَ: مَا أنْعَمَنَا بِكَ أبَا فُلَانٍ - وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ - فَقُلْتُ: حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ الله عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ الله عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ»، قالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ.

۲۹۴۸- جناب ابو مریم ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا (جب کہ وہ شام میں حکمران تھے) تو انہوں نے کہا: اے ابوفلاں! کیا خوب آئے ہو (یعنی ہمیں تمہارے آنے سے خوشی ہوئی ہے) اور یہ جملہ [مَا أنْعَمَنَا بِكَ] عرب لوگ بطور استقبال و خوش آمدید بولا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کو بتانے آیا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی اور ذمہ دار بنا دیا ہو' پھر وہ ان کی ضروریات' حاجت مندی اور فقیری میں ان سے ملنے سے گریز کرے (حجاب میں رہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے حجاب فرمالے گا' جب کہ وہ ضرورت مند ہوگا' محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔'' چنانچہ انہوں نے ایک آدمی مقرر کر دیا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات ان تک پہنچاتا تھا۔

فائدہ: غیر شرعی اور غیر اسلامی سیاست میں یہ ہوتا ہے کہ حاکم اور رعیت میں فاصلہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان کا وہم ہے کہ عوام سے بہت زیادہ میل جول ہیبت اور رعب داب کو کم کر دیتا ہے' جبکہ اسلامی سیاست اس کے برخلاف ہے۔ حاکم ان کا راعی اور خدمت گار ہے' اس کا عوام سے ملنے سے گریز کرنا اور ان کی ضروریات پوری نہ کرنا دنیا اور آخرت کا نقصان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کی سخت سرزنش کرتے اگر یہ معلوم ہوتا کہ عام لوگ بلا روک ٹوک ان سے نہیں مل سکتے۔

٢٩٤٩- حَدَّثَنا سَلَمَةُ بنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أخبرنا مَعْمَرٌ عن

۲۹۴۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیـ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں ...

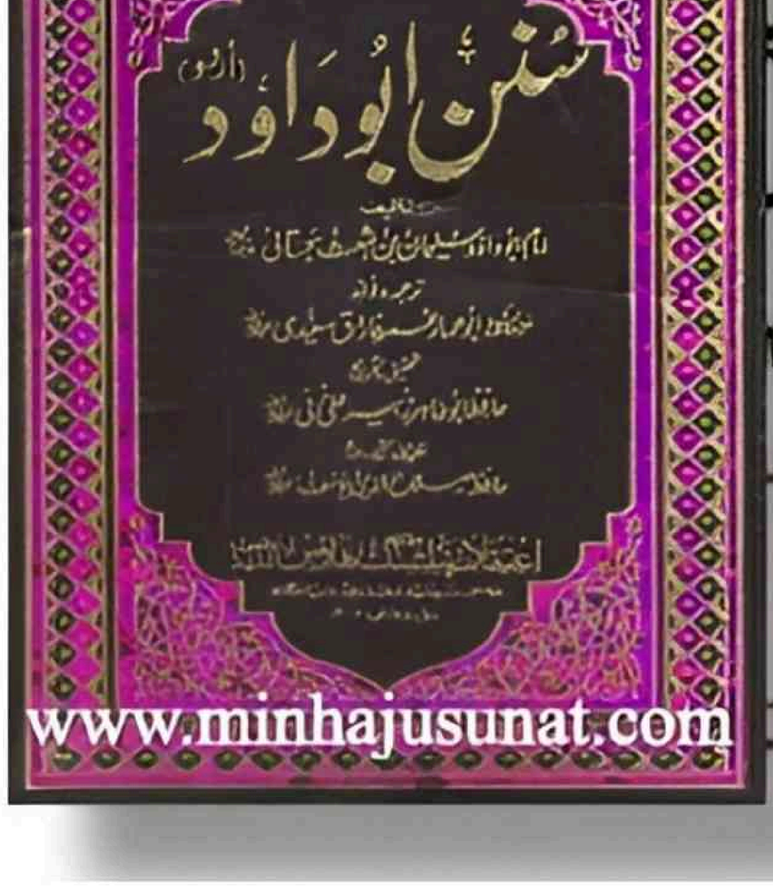

٢٩٤٨ـ تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ماجاء في إمام الرعية، ح: ... يحيى بن حمزة به، وذكر كلامًا، وصححه الحاكم: ٤/ ٩٣، ٩٤، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهـ... ح: ١٣٣٢، وأحمد: ٥/ ٢٣٨ وغيرهما.

٢٩٤٩ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣١٤ عن عبدالرزاق به، وهو في صحيفة همام بن ...

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ منبروں سے لوگوں کو کلمات و دعائیں سکھایا کرتے تھے

(مسند احمد:18319 و سندہ صحیح)

وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَرَّادٌ ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمُوهُ [صححه البخاری (٦٦١٥)، ومسلم (٥٩٣)، وابن خزيمة: (٧٤٢)]. [انظر: ١٨٣٤١، ١٨٣٦٧، ١٨٣٧٦، ١٨٣٨٥، ١٨٤٢٢].

(۱۸۳۱۹) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ''جوان کے کاتب ورّاد نے لکھا تھا'' کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سلام پھیرتے وقت یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں، اے اللہ! جسے آپ دیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور آپ کے سامنے کسی مرتبے والے کا مرتبہ کام نہیں آ سکتا، ورّاد کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے برسرِ منبر انہیں لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، وہ لوگوں کو یہ کلمات سکھا رہے تھے۔

(۱۸۳۲۰) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ أَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ [صححه البخاری (١٢٩١)، ومسلم (٤)]

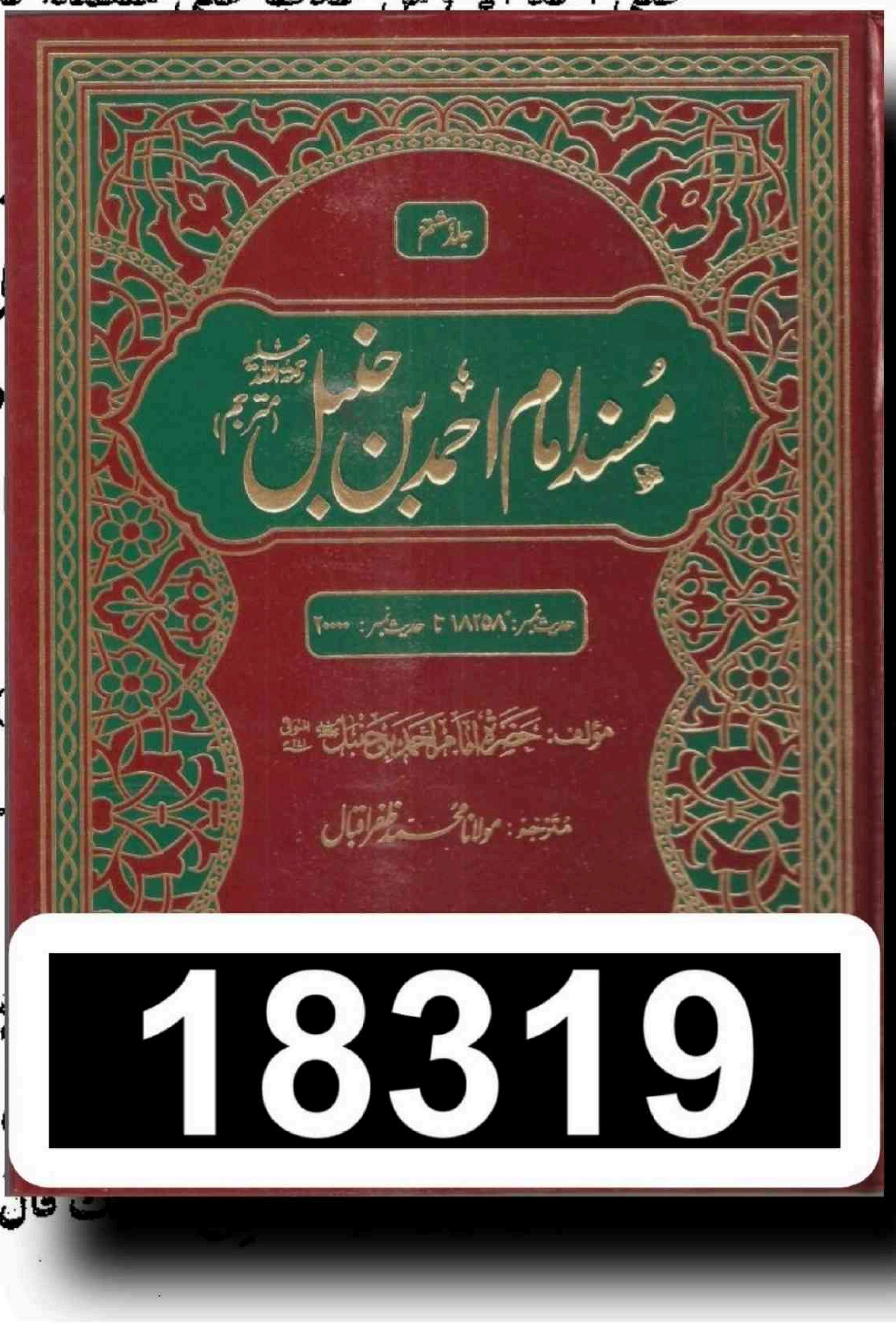

...ب نامی ایک انصاری فوت ہو گیا، اس پر آہ و بکاء شروع ہو گئی، حضرت مغیرہ
...ی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اسلام میں یہ کیسا نوحہ؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ
...دمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، یاد رکھو! جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر
... چاہئے۔

... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبْ بِمَا يُنَاحُ بِهِ عَلَيْهِ
...)]. [انظر: ١٨٣٨٩، ١٨٤٢٦].

...تے ہوئے سنا ہے جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے، اسے اس نوحے کی وجہ سے

... الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
... سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ
... قَالَ لَا إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ ثُمَّ صَلَّى

صحیح مسلم حدیث (رقم 2042) سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہونا، ان کی گہری فقہی بصیرت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام و سنن کی حفاظت و تعلیم دینے کا وصف واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَيُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

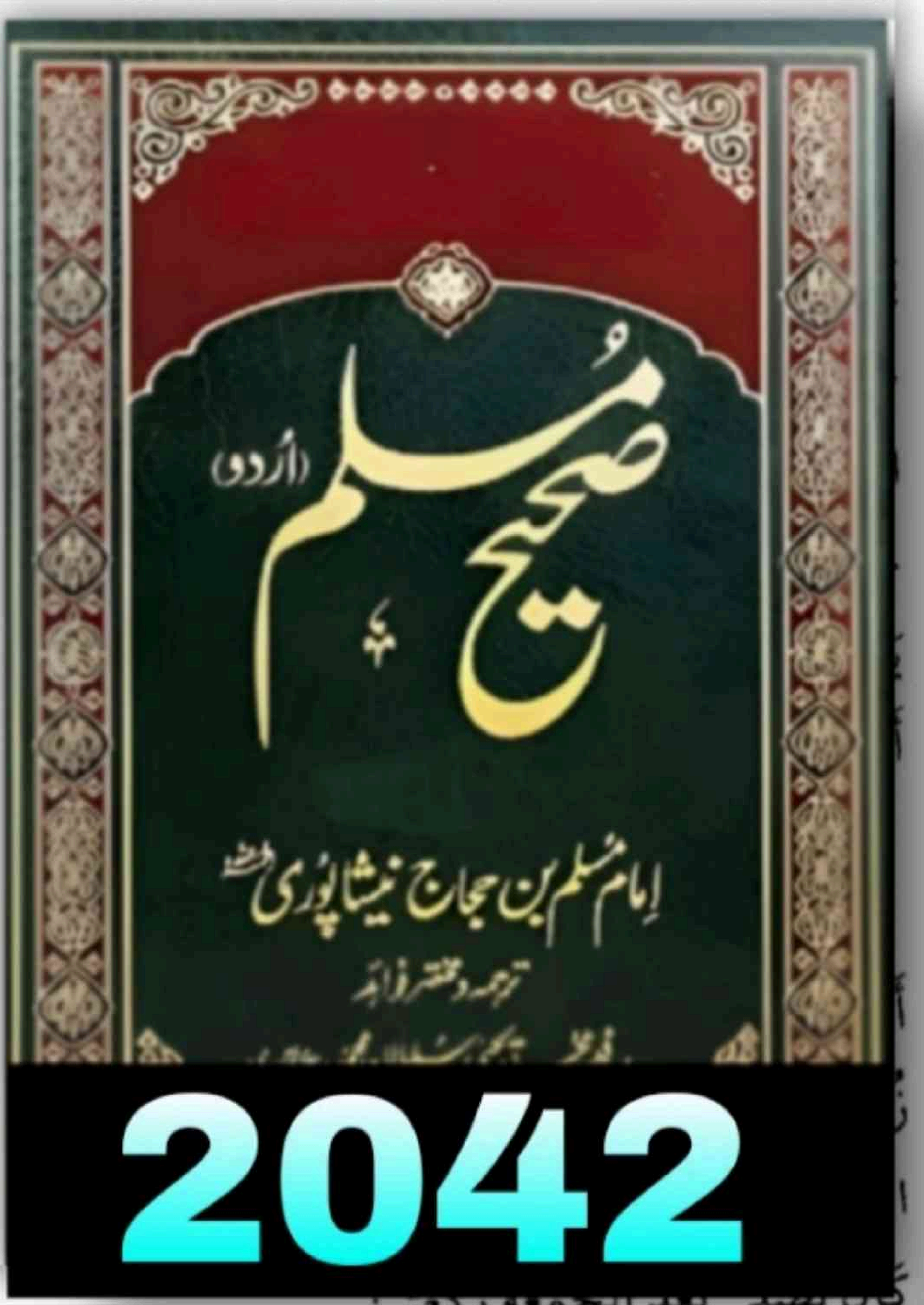

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آیندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں

نبی کریم ﷺ کے لیے سیدنا معاویہؓ وحی لکھتے تھے، خطوط بھی لکھتے تھے اور دیگر کاموں کے لیے بھی نبی کریم ﷺ انہیں بھیج دیا کرتے تھے، یہ سیدنا معاویہؓ پر نبی کریم ﷺ کے اعتماد کے واضح دلائل ہیں

حضرت وائل بن حجرؓ جو ۹ ھجری کے لگ بھگ اسلام لائے تھے اس وقت یہ حمیر کے شہزادے تھے اور ابھی اسلام کے آداب سے مکمل واقف نہ تھے انکو نبی ﷺ نے کچھ زمین دی اور جناب سیدنا معاویہؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ زمین انکے حوالے کرنے انکے ساتھ جائیں, راستے میں انکی طرف سے اچھا سلوک نہ ہوا مگر بعد میں سیدنا معاویہؓ خلیفہ بن گئے تو یہی وائل بن حجر آپ سے ملنے آئے تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا یہاں تک کہ وائل بن حجر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کاش میں بھی اس دن آپکو اپنے ساتھ اونٹ پہ بٹھا لیتا

...دُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا غَادُونَ عَلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا

...سے مروی ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے ...کرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف ''وعلیکم'' کہنا۔

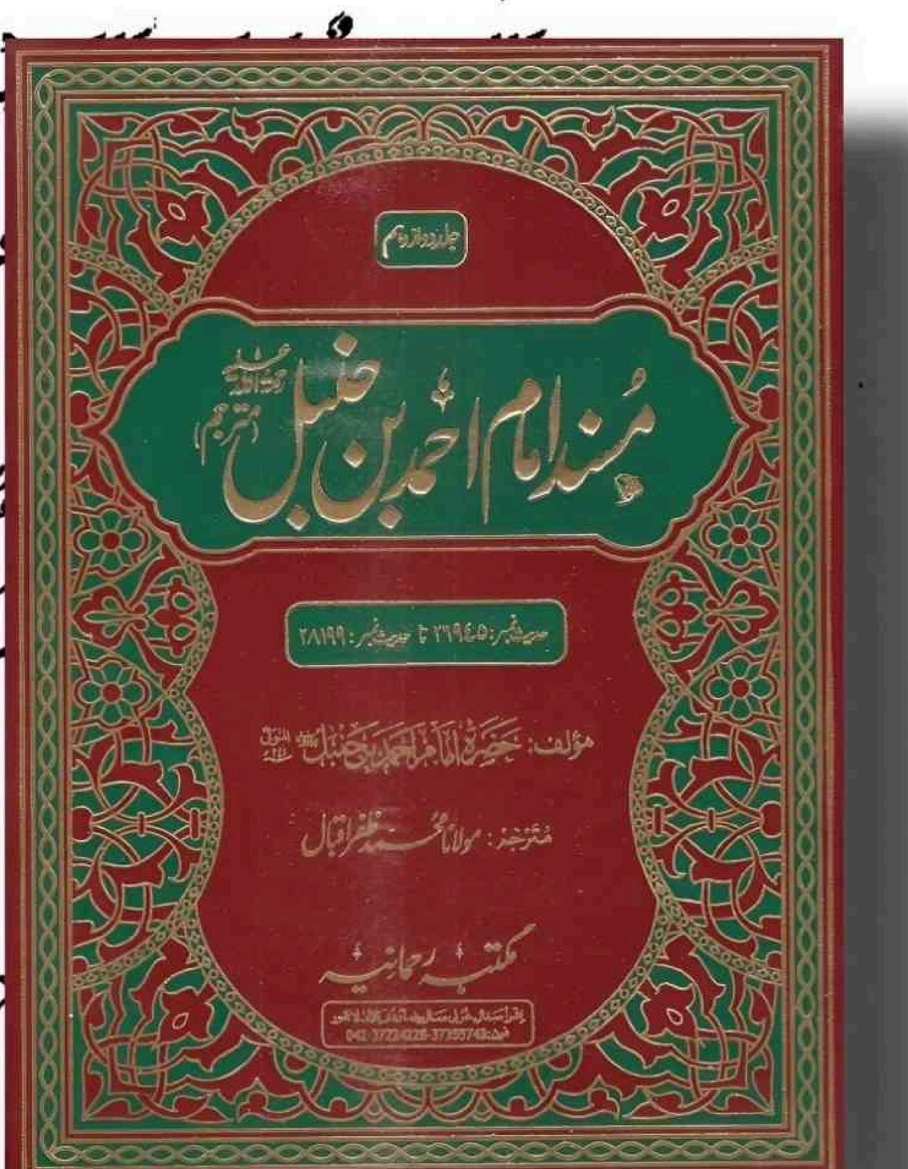

حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۷۷۸۰) ... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَصْنَعُهُ دَوَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ [راجع: ۱۸۹۹۵].

(۲۷۷۸۰) حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں، نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ أَنْ أَعْطِهَا إِيَّاهُ أَوْ قَالَ أَعْلِمْهَا إِيَّاهُ قَالَ فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَرْدِفْنِي خَلْفَكَ فَقُلْتُ لَا تَكُونُ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ قَالَ فَقَالَ أَعْطِنِي نَعْلَكَ فَقُلْتُ انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ أَتَيْتُهُ فَأَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَذَكَّرَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ سِمَاكٌ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۳۰۵۸ و ۳۰۵۹، الترمذی: ۱۳۸۱). قال شعیب: اسناده حسن].

(۲۷۷۸۱) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے زمین کا ایک ٹکڑا انہیں عنایت کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیا تاکہ وہ اس حصے کی نشاندہی کر سکیں، راستے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو، میں نے کہا کہ تم بادشاہوں کے پیچھے نہیں بیٹھ سکتے، انہوں نے کہا کہ پھر اپنے جوتے ہی مجھے دے دو، میں نے کہا کہ اونٹنی کے سائے کو ہی جوتا سمجھو، پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو گئے اور میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا، اور مذکورہ واقعہ یاد کروایا، وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے سوچا کہ کاش! میں نے انہیں اپنے آگے سوار کر لیا ہوتا۔

صحیح بخاری حدیث (رقم 914) سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا منبر پر بیٹھ کر مؤذن کی اذان کا کلمہ بہ کلمہ جواب دینا اور یہ فرمانا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اسی جگہ منبر پر اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے دیکھا ہے، اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ سنتِ نبوی سے شدید محبت اور اس کی مکمل پیروی کرتے تھے۔

أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ- حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبردی' انہیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے 'انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ منبر پر بیٹھے' مؤذن نے اذان دی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وانا اور میں بھی توحید کی گواہی دیتا ہوں مؤذن نے کہا "اشہد ان محمد رسول اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا "اور میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں" جب مؤذن اذان کہہ چکا تو آپ نے کہا حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی تو آپ یہی فرمارہے تھے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا۔

اذان کے جواب میں سننے والے بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن سے سنتے ہیں' اس طرح ان کو وہی ثواب ملے گا جو مؤذن کو ملتا ہے۔

٢٤- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

باب جمعہ کی اذان ختم ہونے تک

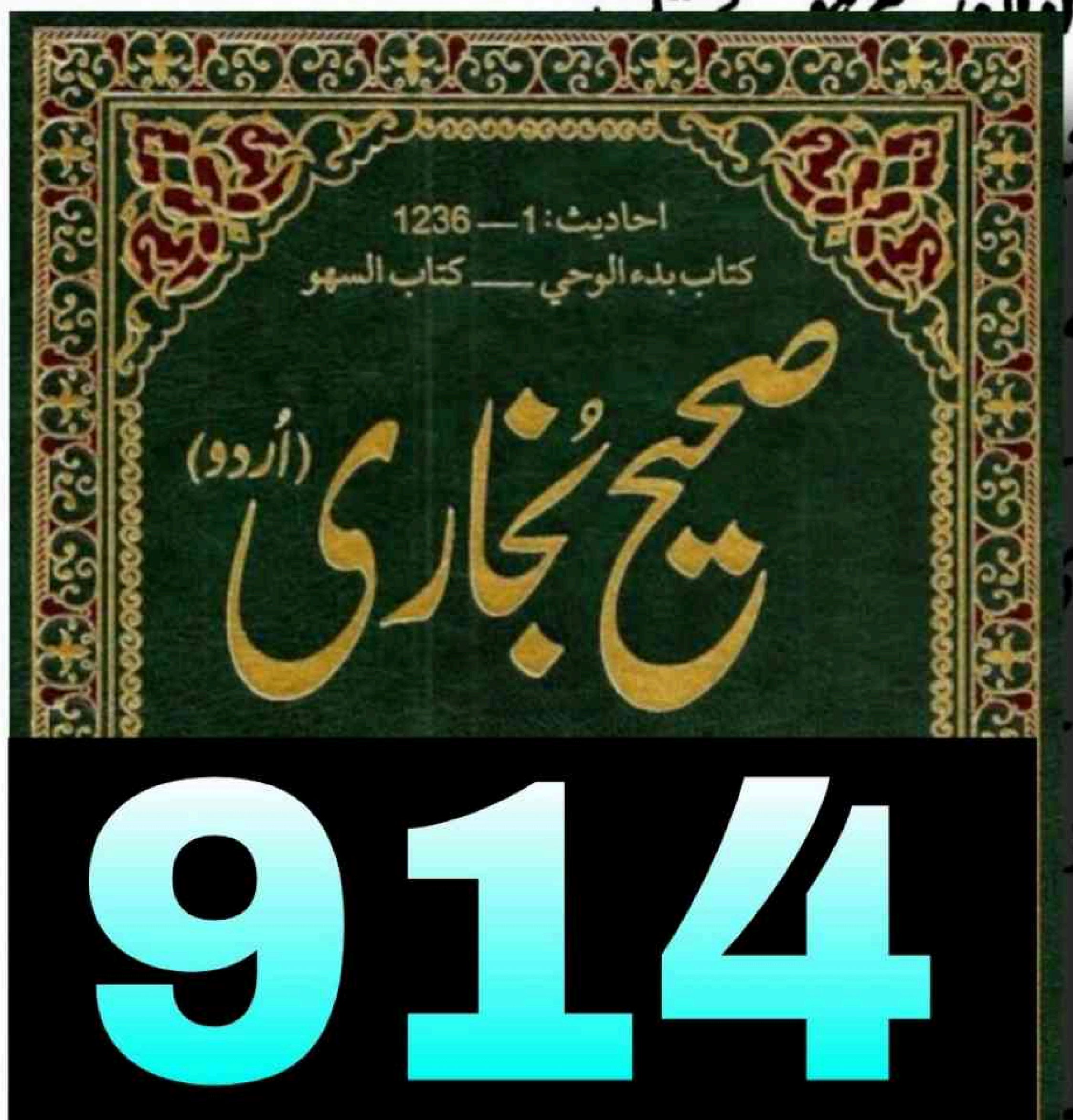

امام من...

٩١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ (أَنَّ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ - حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ). [راجع: ٩١٢]

(٩١٥) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے ... بن سعد نے عقیل کے واسطے ... سائب بن یزید نے انہیں خبرد... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ... ہو گئے تھے اور جمعہ کے دن از... کرتا تھا۔

صاحب تفہیم البخاری حنفی دیوبندی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ ... اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی۔ لیکن جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا ... جاتی۔ یہ یاد رہے کہ آجکل جمعہ کا خطبہ شروع ہونے پر امام کے سامنے آہستہ سے مؤذن جو اذ... اذان بھی بلند جگہ پر بلند آواز سے ہونی چاہئے۔ ابن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس حد... خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا مشروع نہیں ہے۔

سیدنا ابن عباسؓ نے سیدنا معاویہؓ کو فقیہ قرار دیا

سیدنا ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہؓ صرف ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: «دَعْهُ فَإِنَّهُ فَقِيهٌ» یعنی انہیں چھوڑ دو، بے شک وہ فقیہ ہیں۔ صحیح البخاری: 3765

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس روایت کے تحت سیدنا معاویہؓ کی فقاہت کو ان کی فضیلت قرار دیا ہے۔ (فتح الباری، جلد 4، صفحہ 501)

زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں' کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

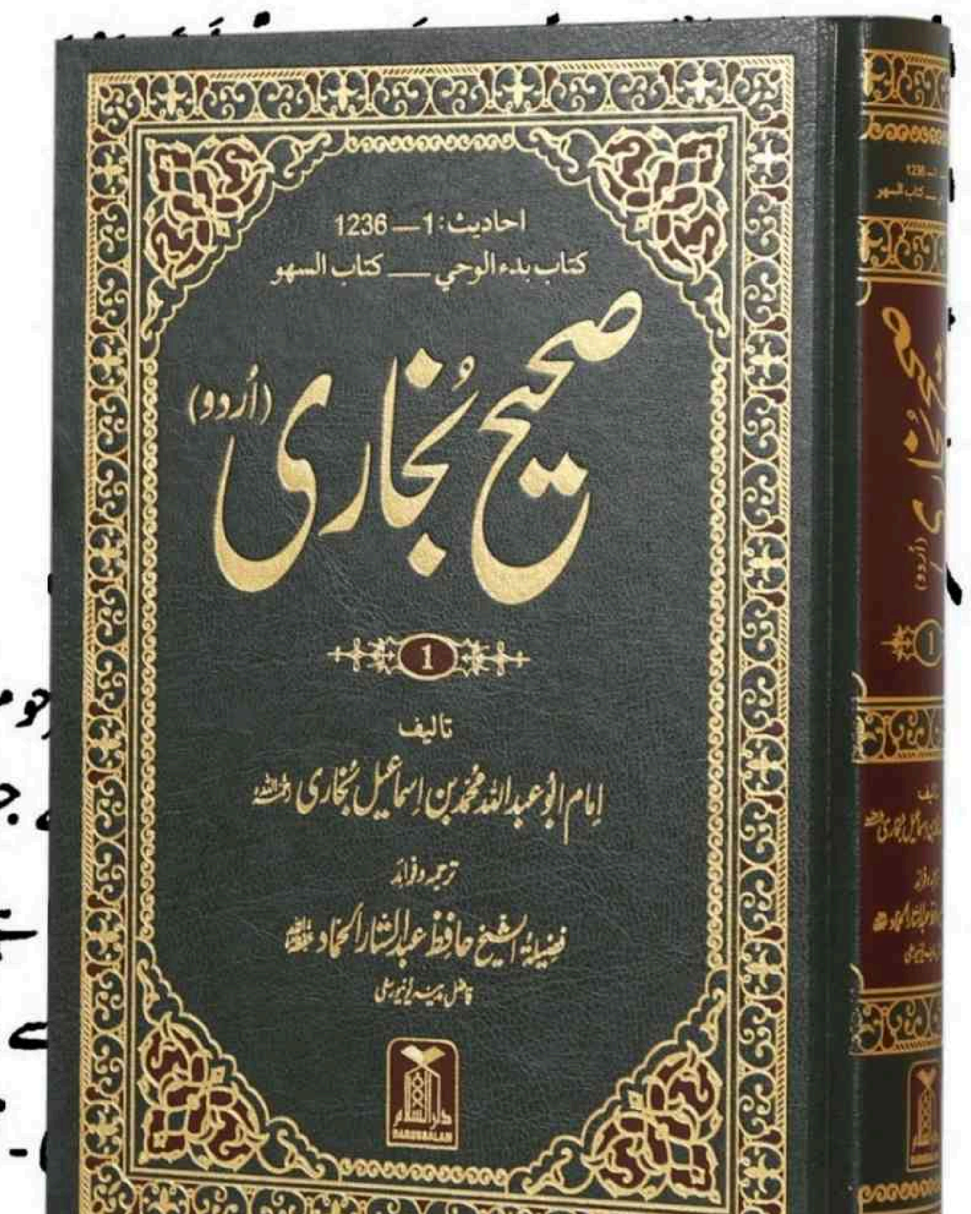

باب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان

...رحوم کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے ... جن کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سلسلے میں ... ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

...سے مانع ہے کہ ہم معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے ... مختصراً"

...رت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مرحوم کا یہ لکھنا مناسب نہ تھا۔ خود ہی صحابیت کے ادب کا اعتراف بھی ہے اور خود ہی ان کے ضمیر پر حملہ بھی' انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اس لغزش کو معاف فرمائے اور حشر کے میدان میں سب کو آیت کریمہ ﴿ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ﴾ (الاعراف: ۴۳) کا مصداق بنائے آمین۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو سفیان رسول کریم ﷺ کے چچا ہوتے ہیں بعمر ۸۲ سال ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

٣٧٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لاِبْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

[طرفه في: ٣٧٦٥].

(۳۷۶۴) کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا' ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا' کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

یقیناً ان کے پاس حضور ﷺ کے قول و فعل سے کوئی دلیل ہوگی۔

٣٧٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيْلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلاَّ بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ فَقِيْهٌ)). [راجع: ٣٧٦٤]

(۳۷۶۵) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا' کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (جو کہ جلیل القدر محدث، فقیہ اور صحیح بخاری کے عظیم الشان شارح ہیں) نے صحیح بخاری کی حدیث نمبر 3765 کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے "شہادت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ گواہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور فقیہ ہیں، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت کرتی ہے"

basturdubooks.wordp

(**تنبيه**) : عبر البخارى فى هذه الترجمة بقوله ذكر ولم يقل فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لاتؤخذ من حديث الباب ، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير ، وقد صنف ابن أبى عاصم جزءا فى مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التى ذكروها ثم ساق عن إسحق بن راهويه أنه قال لم يصح فى فضائل معاوية شىء ، فهذه النكتة فى عدول البخارى عن التصريح بلفظ منقبة اعتماداً على قول شيخه ، لكن بدقيق نظره استنبط مايدفع به رءوس الروافض ، وقصة النسائى فى ذلك مشهورة ، وكأنه اعتمد أيضا على قول شيخه إسحق ، وكذلك فى قصة الحاكم . وأخرج ابن الجوزى أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبى ماتقول فى على ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ففتش أعداءه له عيباً فلم يجدوا ، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلى ، فأشار بهذا إلى مااختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . وقد ورد فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد ، وبذلك جزم إسحق بن راهويه والنسائى وغيرهما ، والله أعلم

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها

وقال النبيُّ صلى اللّٰهُ عليهِ : «فاطمةُ سيِّدةُ نساء أهلِ الجنَّة» .

[٣٧٦٧] ٣٦٣١ــ نا أبوالوليد قال نا ابن عُيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مُليكة عن المِسور ابن مخرمةَ أنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰهُ عليهِ قال : «فاطمةُ بضعةٌ منِّي ، فمن أغضبَها أغضبَني» .

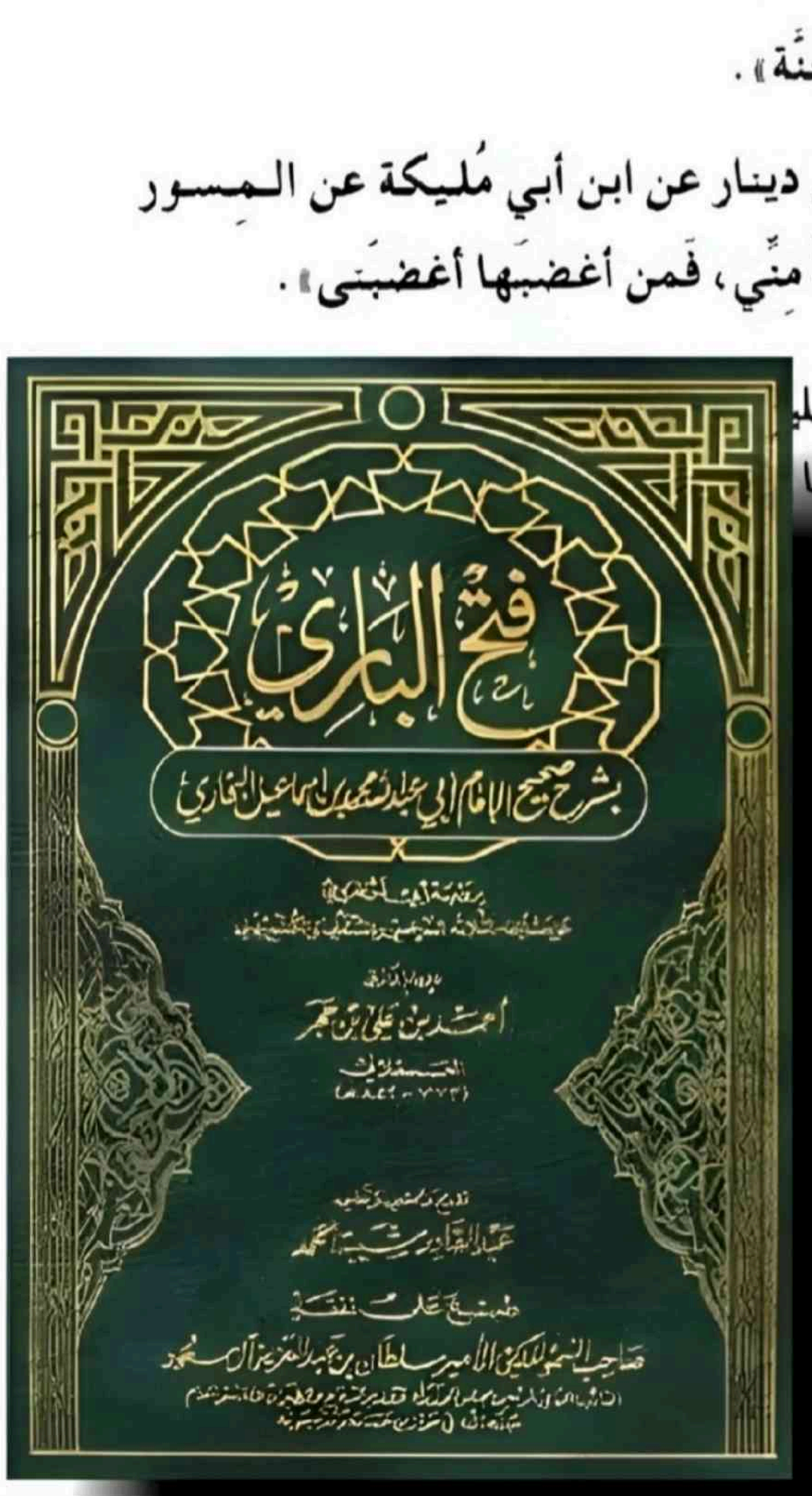

قوله (**باب مناقب فاطمة**) أى بنت رسول الله صلى الله علي
عليها السلام ، ولدت فاطمة فى الإسلام ، وقيل قبل البعثة ، وتزوجها
وولدت له وماتت سنة إحدى عشرة بعد النبى صلى الله عليه و
عائشة ، وقيل بل عاشت بعده ثمانية وقيل ثلاثة وقيل شهرين وقي
ذلك فقيل إحدى وقيل خمس وقيل تسع وقيل عاشت ثلاثين
فى أول السيرة النبوية . وأقوى مايستدل به على تقديم فاطمة عل
قوله صلى الله عليه وسلم إنها سيدة نساء العالمين إلا مريم وأنها
بناته فإنهن متن فى حياته فكن فى صحيفته ومات هو فى حياتها
إلى أن وجدته منصوصاً : قال أبو جعفر الطبرى فى تفسير آل
الحسين بن على : إن جدتها فاطمة قالت « دخل رسول الله
فبكيت ، ثم ناجانى فضحكت ، فسألتنى عائشة عن ذلك فقل
عليه وسلم ؟ فتركتنى فلما توفى سألت فقلت : ناجانى » فذكر
قال « أحسب أنى ميت فى عامى هذا ، وإنه لم ترزأ امرأة من

صحابیؓ رسول ﷺ کی گواہی

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمانؓ کے بعد سیدنا معاویہؓ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء 150/3)

على منبري ، فاقبلوه ، فإنَّه أمينٌ مأمون »[١] .

هذا كذب . ويقال : هو معاوية بن تابوه المنافق.

قال سعيدُ بنُ عبد العزيز : لما قُتِلَ عثمانُ ، ووقع الاختلاف ، لم يكن للنَّاس غزوٌ حتى اجتمعوا على معاوية ، فأغزاهم مراتٍ . ثم أغزى ابنه في جماعةٍ من الصحابة براً وبحراً حتى أجاز بهم الخليج ، وقاتلوا أهل القسطنطينية على بابها ، ثم قفل[٢] .

الليث عن[٣] بكيرٍ ، عن بسر بن سعيد ، أنَّ سعد بنَ أبي وقاص قال : ما رأيتُ أحداً بعد عثمان أقضىٰ بحقٍّ من صاحب هذا الباب ، يعني معاوية[٤].

أبو بكر بن أبي مريم : عن ثابت مولى سفيان : سمعتُ معاويةَ ، وهو يقول : إني لستُ بخيركم ، وإنَّ فيكم من هو خير مني : ابن عمر ، وعبد الله ابن عمرو وغيرهما . ولكني عسيتُ أن أكونَ أنكاكم في عدوِّكم ، وأنعمكم لكم ولايةً ، وأحسنكم خُلقاً[٥] .

عقيل ، ومَعْمَر ، عن الزُّهري ، حدَّث

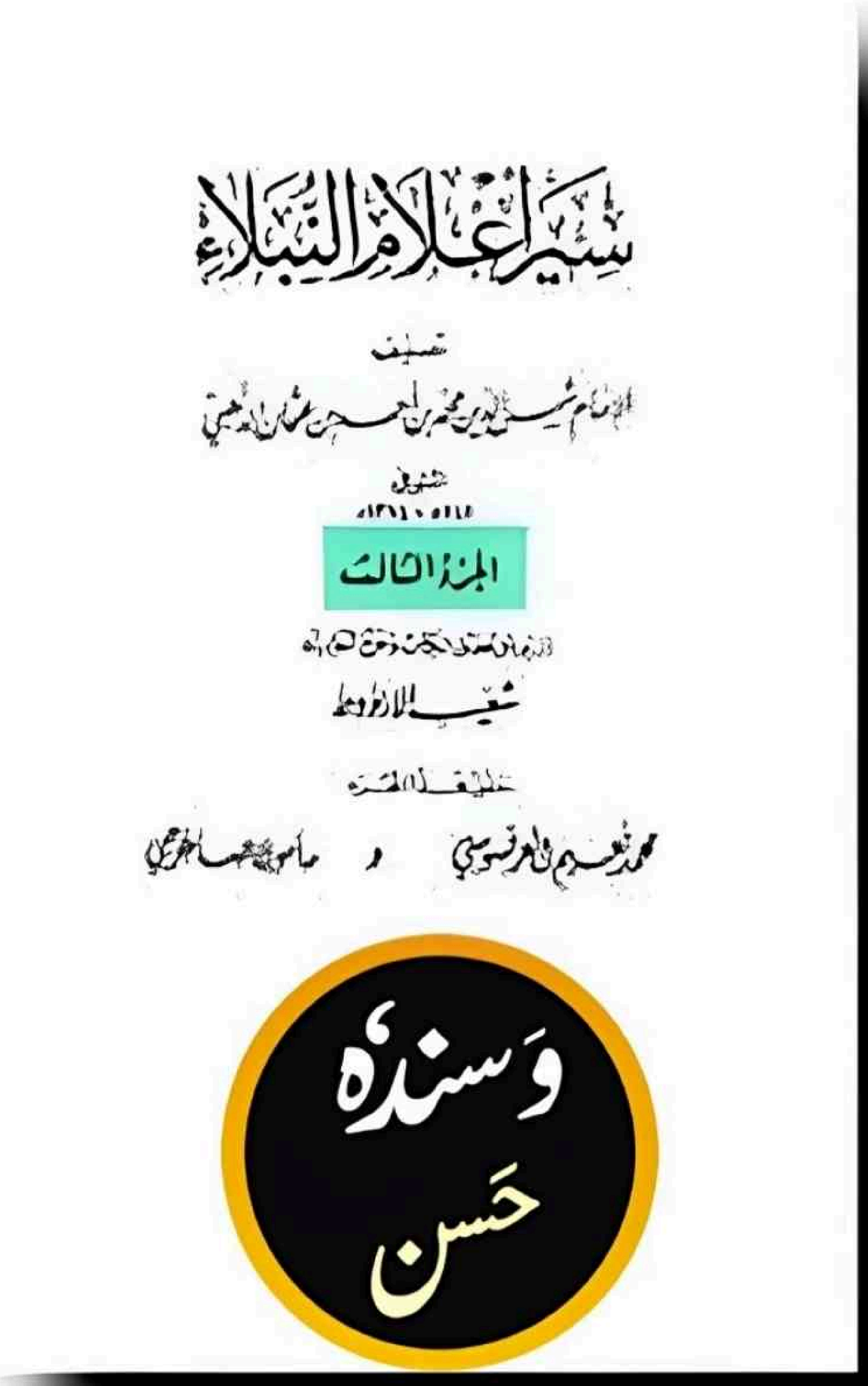

---

(١) أخرجه الخطيب في « تاريخه » ٢٥٩/١ من طر
الغازي ، عن الحسن بن كثير ، عن بكر بن أيمن القيـ
الزبير ، عن جابر ، وقال : لم أكتب هذا الحديث إلا من
إسحاق وأبي الزبير كلهم مجهولون .

(٢) أخرجه أبو زرعة في « تاريخ دمشق » ١/٨
إبراهيم ، عن الوليد بن مسلم ، عن سعيد بن عبد العزي

(٣) تحرفت في المطبوع إلى « بن » وكانت الجملة
فحرف « قفل » إلى « نقل » وجعلها من جملة الخبر الج

(٤) ابن عساكر ٣٦٣/١٦/آ . وقد تحرف في

(٥) ابن عساكر ٣٦٣/١٦/ب .

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : "فتنے کے دور میں ہمیشہ میری یہ تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر، معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔"

(الطبقات لابن ابی عروبہ الحرانی:41 و سندہ صحیح)

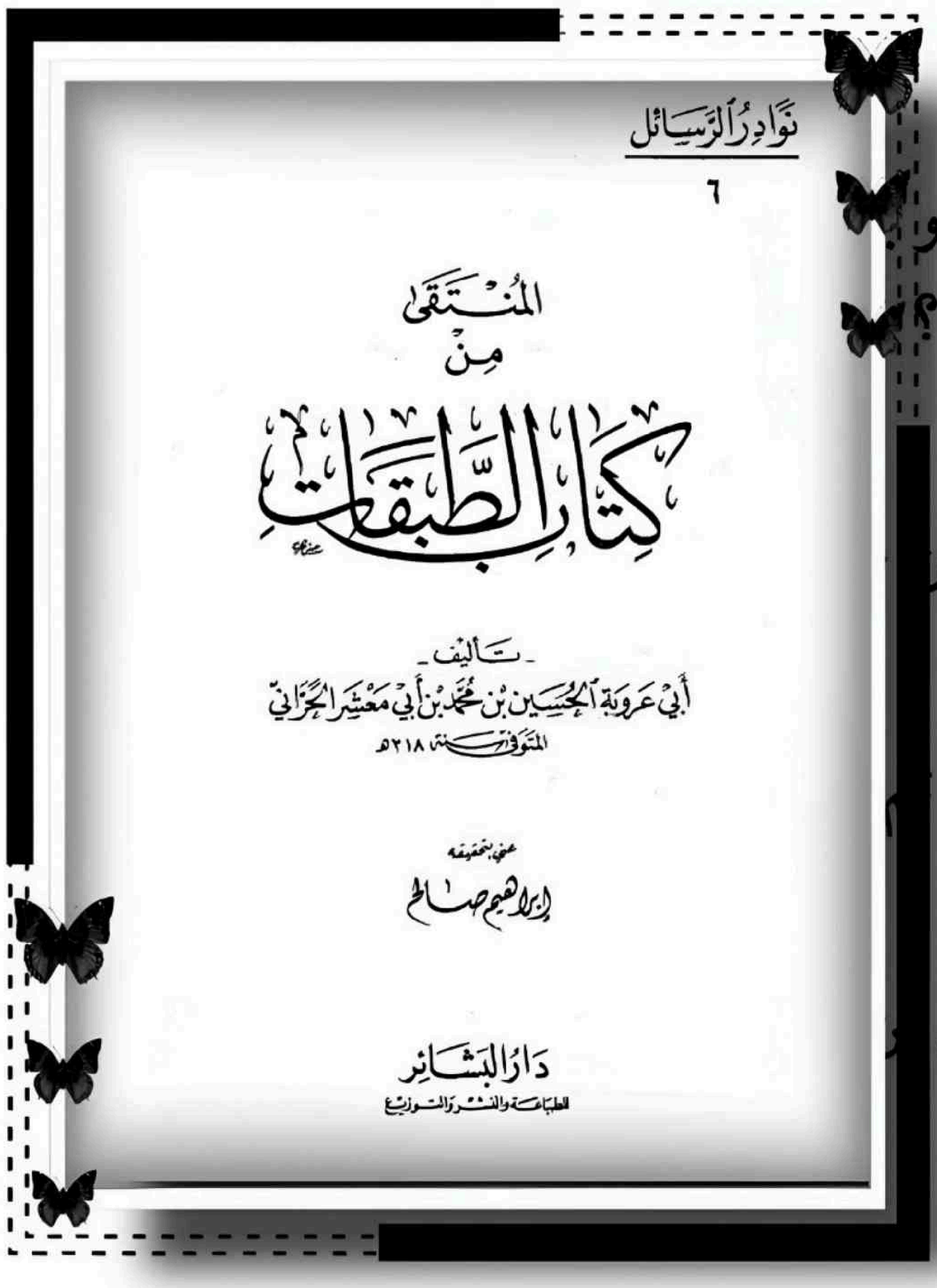

سيرين، عن ابن عمر، قال[١]:

معاويةُ من أَحلم النَّاس. قالوا: يا ابا عبد الرحمن، أَبو
خيرٌ من معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس. قالوا: عمر
معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس.

● حدَّثنا فتح بن سَلُّومة الرَّقِّيّ، ثنا مُبَشِّر الحلبي، عن
عن أَبي هريرة، قال[٢]:

أَخذ النَّبيُّ ﷺ سهماً من كِنانته، فدفعه إلى معاوية،
معاوية حتى تلقاني به في الجنَّة».

● حدَّثنا أَبو عبد الله الإسماعيليّ، ثنا حسين بن عليّ
عبد الله بن نمير، عن الأعمش، عن مجاهد، قال[٣]:

لو رأَيْتُم معاوية قلتُم: هذا المهديّ.

● حدَّثنا أَبو موسى وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن [خالد بن] عَثْمَة[٤]، أَخبرني سليمان بن بلال، أَخبرني علقمة بن أَبي علقمة[٥]، عن أُمِّه[٥]، عن عائشة، قالت:

مازال بي ما رأَيتُ من أَمر النَّاس في الفتنة، حتى إني لأتمنَّى أَن يزيد الله عزَّ وجلَّ معاوية من عمري في عمره.

٢٩ـ سعيد بن العاص [بن سعيد بن العاص][٦] بن أُمَيَّة[٧] أَبي

---

(١) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٥، وانظر ٥٣.

(٢) مثله في مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ١٠. وبنصه في سير أَعلام النبلاء ٣/ ١٣٠.

(٣) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٣.

(٤) الزيادة للتوضيح؛ قال عنه أَبو حاتم: صالح الحديث. (تهذيب التهذيب ٩/ ١٤٢).

(٥) أَبو علقمة اسمه بلال المدني، مولى عائشة، وأُمه اسمها مرجانة. (تهذيب التهذيب ٧/ ٢٧٥).

(٦) الزيادة لازمة من مصادر ترجمته الآتية.

(٧) فوقها ضبة، إشارة إلى النقص.

سیدنا ابو درداءؓ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ، أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ .

میں نے رسول اللہ ﷺ کے جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد معاویہؓ سے بڑھ کر آپ ﷺ جیسی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

الفوائد المنتقاة للسمر قندي : 67، وسنده صحيح

٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ وَيَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيْزِ التَّنُوخِي ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا - يَعْنِى : مُعَاوِيَةَ .

٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا إِبْرَهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ العَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ اليَحصبِي (ق٧/ ٢) عَنْ وَاثِلَةَ

«الأوسط» (٢٢١٤ ، ٢٢٨٥ ، ٦٧٣٠ ، ٨١٧٠ ، ٨٦٥٤) وابن الأعرابى فى «معجمه» (٣٨٨ ، ١١٢١) وابن المنذر فى « الأوسط » (٥/ ٢٢٩) ، وابن خزيمة (١١٢٣) ، وابن بشران فى « الأمالى » (ج٢٣/ ق ٢٥٣/ ٢ - ٢٥٤/ ١) ، وتمام الرازى فى « الفوائد » (٤١٧ ، ٤١٨ ، ٤١٩ ، ٤٢٠) ، وابن المقرى فى «معجمه» (ق ٤/ ٢ - ٦/ ٢ - ٨/ ١ - ١١/ ١ - ٤٣/ ١ - ٤٤/ ١ - ٦٠/ ٢ - ١٢١/ ١ ، ١٣٩/ ١ ، ١٤١/ ٢) - ، وابن عدى فى «الكامل» (١/ ٢١٩ ، ٢/ ٦٧٨ ، ٧/ ٢٧٠٢) ، والبيهقىُّ (٢/ ٤٨٢) والخطيب (٥/ ١٩٧ ، ٧/ ١٩٥، ١٢/ ٢١٣، ١٣/ ٥٩) ، والبغوى فى « شرح السنة » (٨٠٤) وانظر « علل الحديث » (٣٠٣) لابن أبى حاتم .

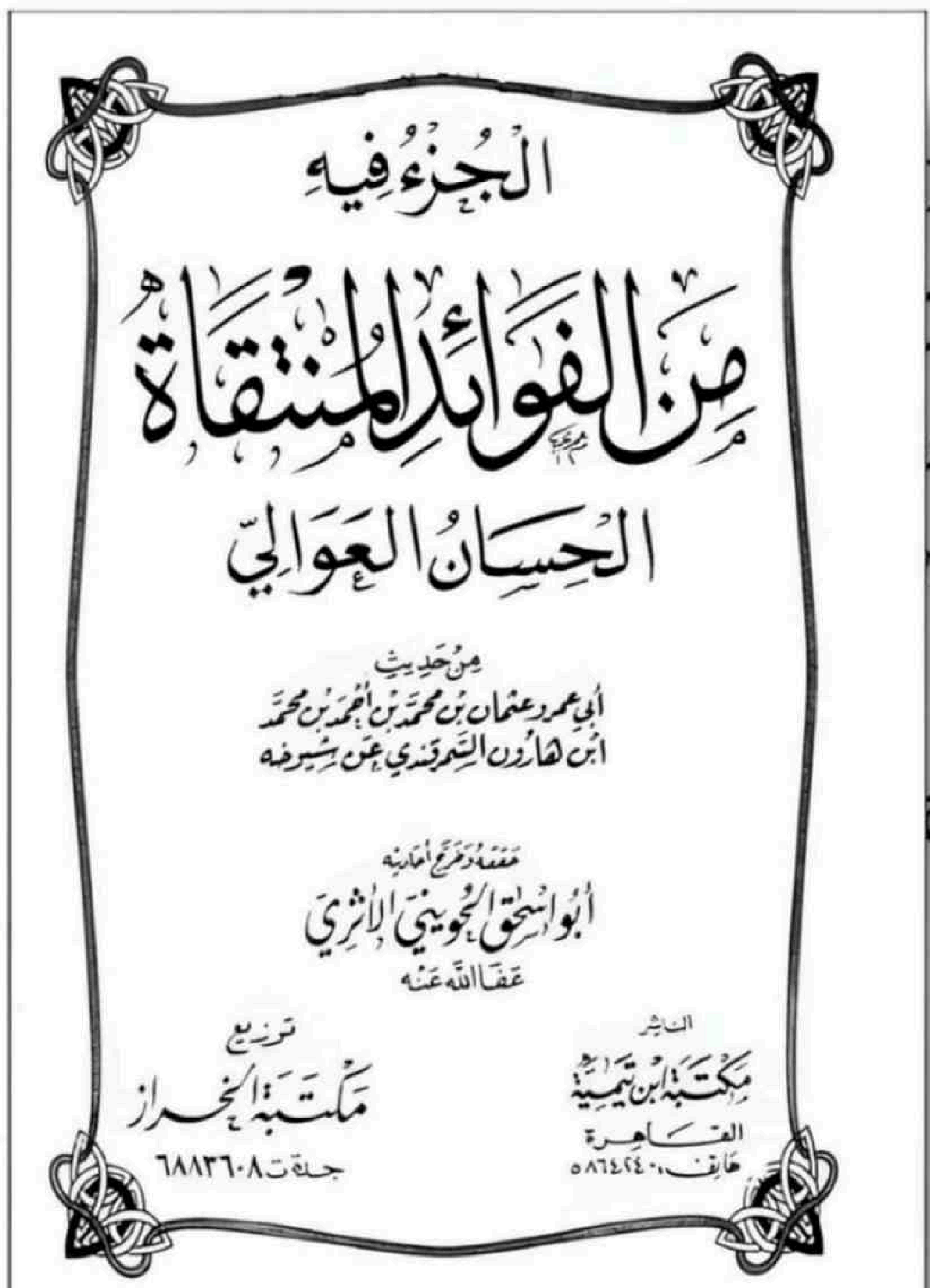

وأخرجه عبد الرازق (٣٩٨٧) وابن أبى شيبة (

٦٧-

وذكره الذهبىُّ فى « السير » (٣/ ١٣٥) مر

إسماعيل بن عبيد الله ، عن قيس بن الحار

فذكره .

فلا أدرى سقط ذكر « الصنابحى » من الناسخ

٦٨- إسنادُهُ محتمل للتحسين ، وله شواهد .

ابو الدرداء کہتے ہیں: یہ وہ کلمہ ہے جسے معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ نے انہیں اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔[سنن ابی داود/کتاب الأدب / حدیث: 4888]
قال الشيخ الألباني: صحيح
قال الشيخ زبیر علی زئی: صحيح

قال: «رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قال:
عِرْضِي...

کیا۔ کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس کے لیے (صدقہ) ہے۔"

قَا... ...سِمُ بْنُ
الْقَاسِ... ...عَبْدِ الله
الْعَمِّيِّ ... ...نا أَنَسٌ
عن ال...

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبداللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبیﷺ. مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

قَا... ...صَحُّ.

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

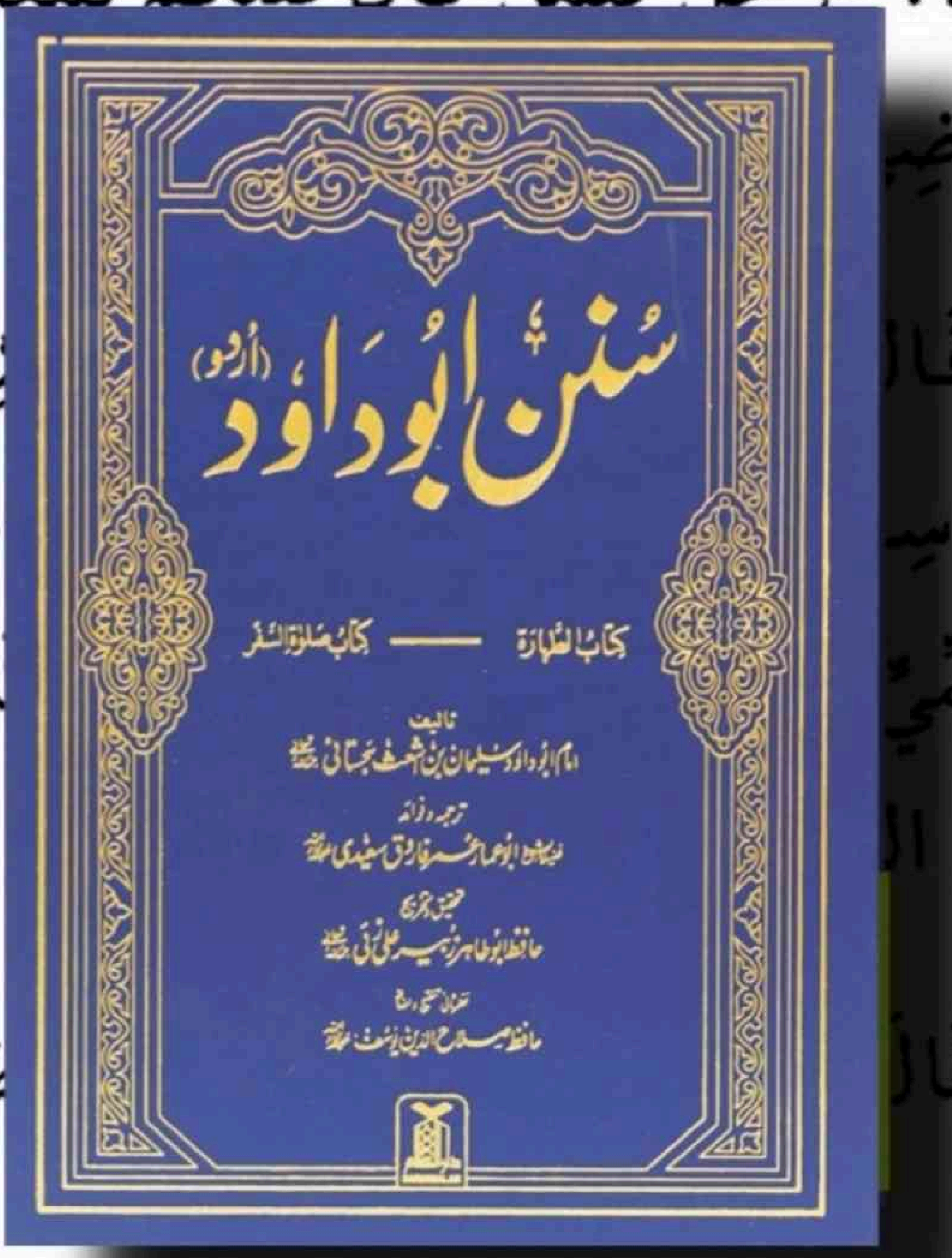

(المعجم ٣٧) - بَابٌ: فِي التَّجَسُّسِ (التحفة ٤٤)

باب: ۳۷-ٹوہ لگانے کا بیان

٤٨٨٨- حَدَّثَنا عِيسَى بنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابنُ عَوْفٍ - وَهٰذَا لَفْظُهُ - قالَا: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عن سُفْيَانَ، عن ثَوْرٍ، عن رَاشِدِ بنِ سَعْدٍ، عن مُعَاوِيَةَ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ» أو «كِدتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ نَفَعَهُ اللهُ بِهَا.

۴۸۸۸- حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: "اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا"......یا......"قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔" تو حضرت ابودرداء ؓ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

فوائد ومسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ ؓ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

٤٨٨٨ـ **تخريج: [صحيح]** أخرجه الطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٧٩ من حديث الفريابي به، وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٩٥، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ٢٤٨.

صحابی رسول سیدنا جابر بن عبداللہؓ نے سیدنا معاویہؓ کے دور کو "دورِ خلافت" کہا۔

(مسند احمد 15355 وسنده صحيح)

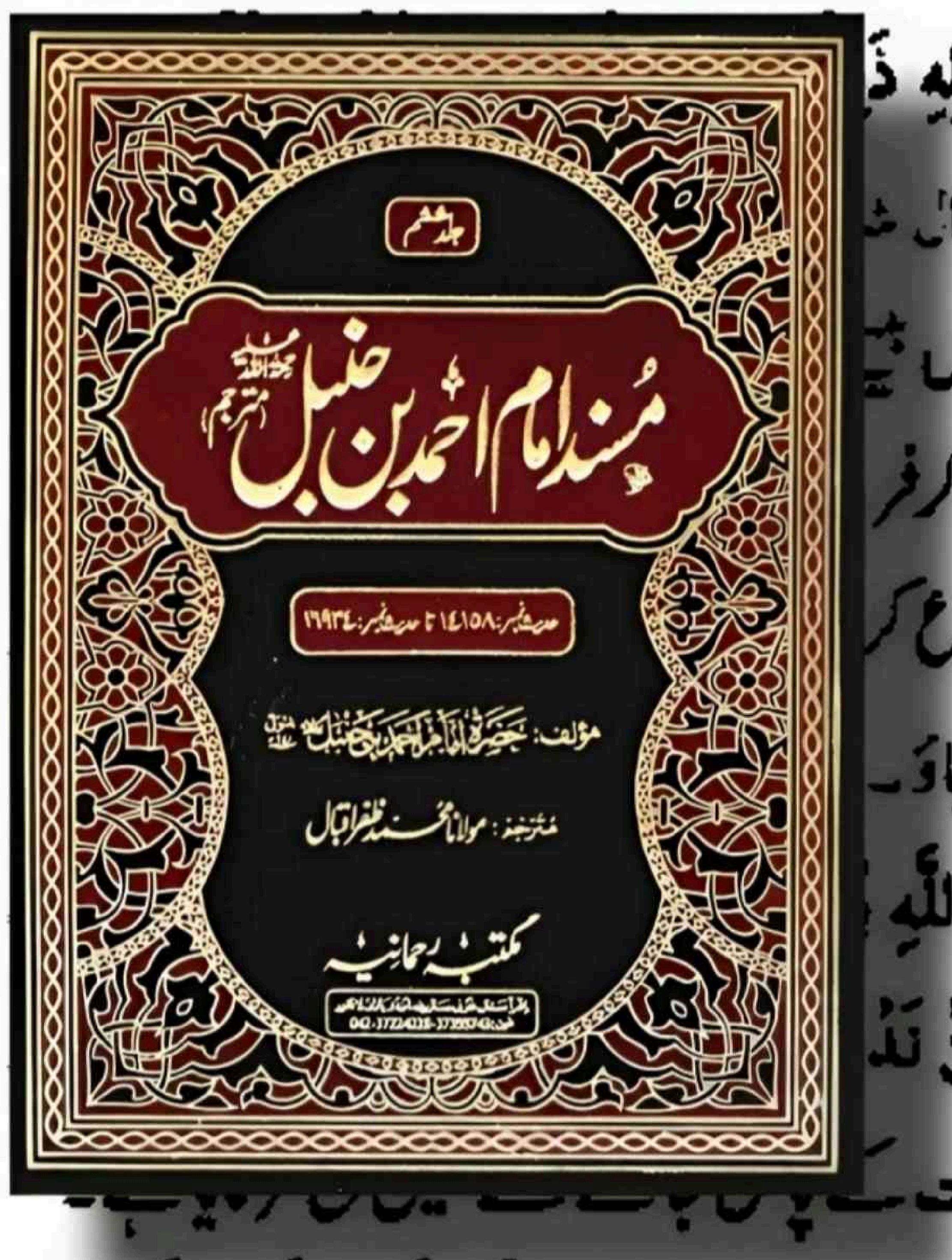

صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَ

البوصيري: هذا اسناد فيه مقال. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ١١). قال ش

(۱۵۳۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے پاس
ایک لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر دو دو لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچ کر فر
والی لکیر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اسی کی اتباع کر
تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے، یہی اللہ کی تمہیں وصیت ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(۱۵۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْد اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَدْ

(۱۵۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غیر حاضر شوہر والی عورت

(۱۵۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ شَرِيكًا فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ [راجع: ١٤٣٤٣].

(۱۵۳۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی زمین یا باغ میں شریک ہو تو وہ اپنے شریک کے سامنے پیشکش کیے بغیر کسی دوسرے کے ہاتھ اسے فروخت نہ کرے تاکہ اگر اس کی مرضی ہو تو وہ لے لے، نہ ہو تو چھوڑ دے۔

(۱۵۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ [راجع: ١٤٣٩٩].

(۱۵۳۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کسی سفر پر نکلے، راستے میں بارش ہونے لگی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے خیمے میں نماز پڑھنا چاہے، وہ وہیں نماز پڑھ لے۔

(۱۵۳۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ وَقَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَّارِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَّارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي عَادِلَتَهُمَا عَلَى نَاضِحٍ فَدَخَلَتْ بِهِمَا الْمَدِينَةَ لِتَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا إِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَجَعْنَا بِهِمَا فَدَفَنَّاهُمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَمَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عَمَلُ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 161/59، وسندہ حسن)

أَنْبَانَا أَبُو عَبْد اللّٰه الحُسَيْن بن مُحَمَّد، وأَبُو العزّ ثابت بن منصور الكيلي، قالا: أنا أَبُو القَاسِم عَبْد اللّٰه بن عَبْد الصَّمد بن عَلي بن المأمون.

ح وأَنْبَانَا أَبُو طاهر الأصبهاني، أَنَا نصر بن أَحْمَد بن البطر، قالا: أنا أَبُو الحَسَن مُحَمَّد بن أَحْمَد بن رزقوية(٥)، أَنَا عَلي بن مُحَمَّد بن أَحْمَد المصري، نَا بكر بن سهل، نَا عَبْد اللّٰه بن يوسف، نَا ليث(٦)، نَا بكير، عَن بُسْر(٧) بن سعيد.

أن سعد بن أبي وقّاص قال: ما رأيت أحداً بعد عُثْمَان أقضى بحقّ من صاحب هذا الباب ـ يعني مُعَاوِيَة ـ.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْر اللفتواني، أَنَا أَبُو عَمْرو بن مندة، أَنَا أَبُو مُحَمَّد بن يَوَة، أَنَا اللنباني(١)، نَا ابن أبي الدنيا، نَا أَبُو بَكْر التميمي، والحَسَن بن يَحْيَىٰ، قَالا: نا عَبْد الرزّاق(٢)، أَنَا معمر، عَن الزهري، عَن حميد بن عَبْد الرَّحْمٰن، نَا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه ـ حسبت أنه قال: سلّمت عليه ـ فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلّمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاّ أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوا[...]

وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام [...]
مما نلي، وإنّي لعلى دينٍ يقبل الله فيه الحَسَنات ويعفو ع[...]
لأخيّر بين الله وغيره إلاّ اخترت الله على ما سواه، قال[...]
فعرفتُ أنه قد خصمني، قال: فكان إذا ذكره بعد ذلك د[...]

أَخْبَرَنَا أَبُو الحَسَن المالكي، نَا ـ وأَبُو منصور الم[...]
القاضي أَبُو [بكر](٦) أَحْمَد بن الحَسَن الحرشي(٧)، نَا أَ[...]
نَا مُحَمَّد بن خالد بن خلي الحمصي، نَا بشر بن شعي[...]
الزهري، أَخْبَرَني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أح[...]

أنه قدم وافداً على مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان، فقضى [...]

صحابیِ رسول سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے لفظ "خلیفہ" استعمال کیا۔

(صحیح ابن خزیمہ 2408 وسندہ صحیح)

لہٰذا احادیث نبوی اور فطرانہ کی صحیح ادائیگی کے لیے ہر جنس سے صاع متعین کرنا ہی بہتر ہے۔

١٢١..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ

سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان

٢٤٠٨ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ـ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ـ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ . أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً ـ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ ـ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ : زَكَاةَ الْفِطْرِ ، فَقَالَ ، إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ذَكَرَ النَّاسَ بِالْمُدَّيْنِ حِينَئِذٍ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا یک صاع کشمش یا ایک صاع جَو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے۔ تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔"

فوائد:......سب سے پہلے فطرانہ کی قیمت کا تعین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

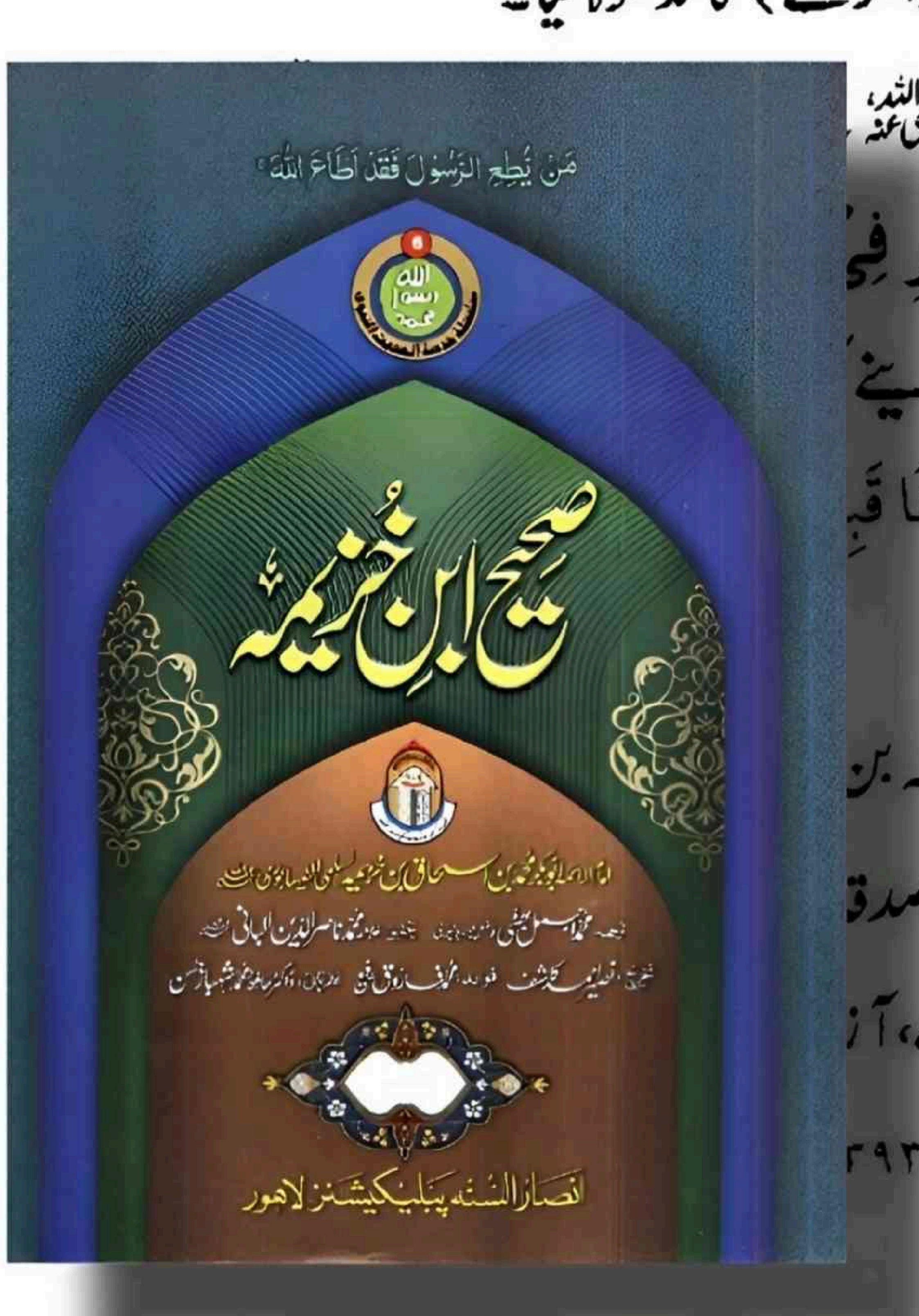

١٢٢..... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيرِ فِي

صدقہ فطر میں کھجوریں اور جو دینے

٢٤٠٩ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا قَ
عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَ كَبِيرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَعَدَلَ

حضرت عبداللہ بن
حکم فرمایا کہ صدق
چھوٹے بڑے، آز

(٢٤٠٨) انظر الحديث السابق.

(٢٤٠٩) تقدم تخريجه برقم: ٣٩٣

امام بخاری رحمہ اللہ سیدنا معاویہؓ کے فضائل کے قائل تھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے سیدنا معاویہؓ کا ذکر "کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں کیا ہے۔ جب اصل باب ہی فضائلِ صحابہ کا ہے تو اس کے تحت آنے والا "باب ذکر معاویہؓ" بھی فضائل ہی کے بیان میں شمار ہوگا۔ اگر امام بخاریؒ کے نزدیک سیدنا معاویہؓ کی کوئی فضیلت نہ ہوتی تو انہیں کتابِ فضائل میں ذکر ہی کیوں کرتے؟ لہٰذا یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ سیدنا معاویہؓ کے فضائل کے قائل تھے۔

٢٧ ـ باب مناقب عبدِ اللهِ بن مسعود رضيَ اللهُ عنه

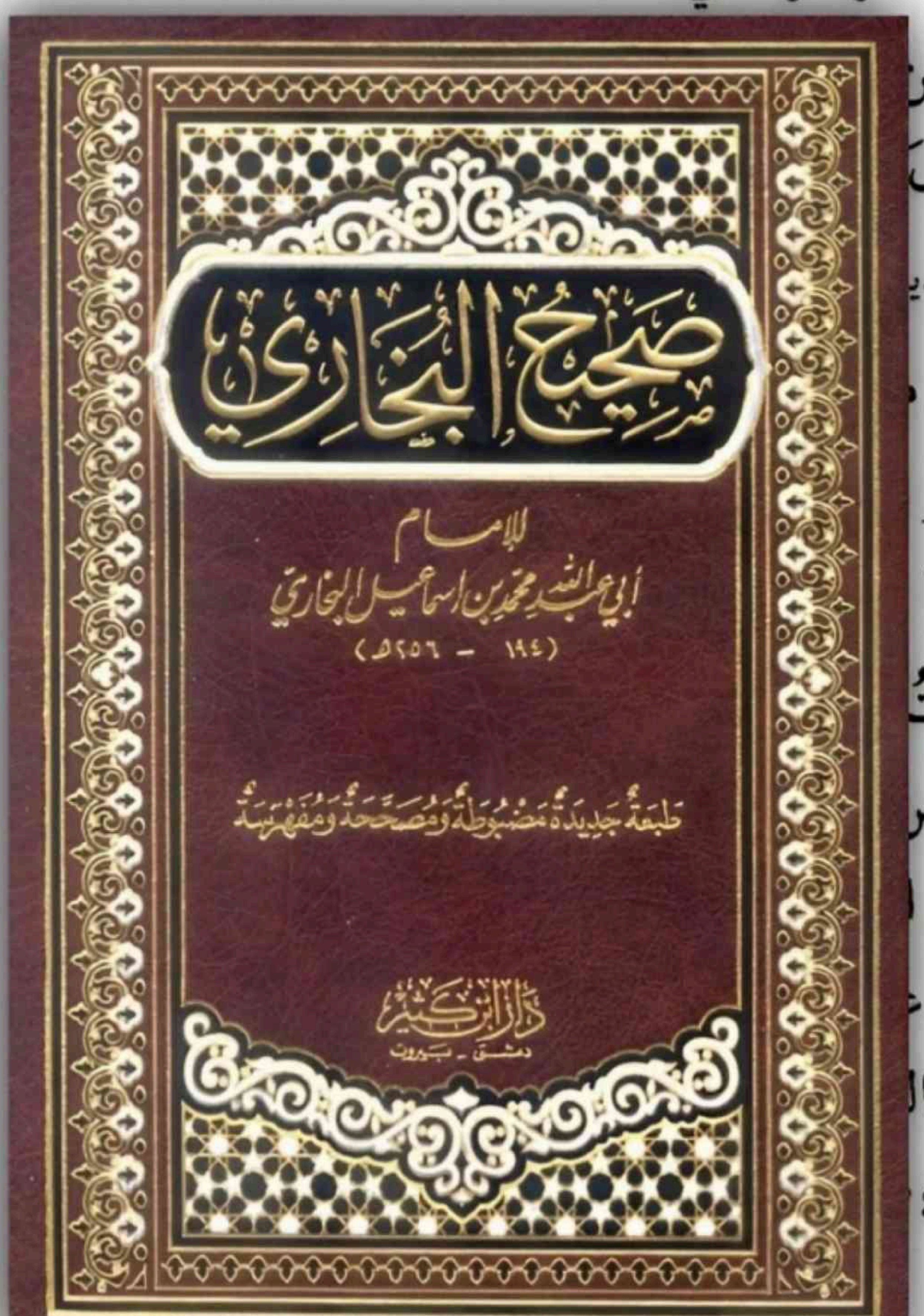

٣٧٥٩ ـ حدَّثنا حفصُ بن عمرَ حدَّثنا شُعبةُ عن ...
سمعت مسروقاً قال عبدُ اللهِ بن عمرو: «إن رسولَ ...
وقال: إن مِن أحبِّكم إليَّ أحسنكم أخلاقاً». [انظر الحديث ...

٣٧٦٠ ـ «وقال: استقرِئوا القرآن من أربعة: ...
أبي حُذَيفة، وأُبيِّ بن كعب، ومعاذِ بن جبَل». [انظر ...

٣٧٦١ ـ حدَّثنا موسىٰ عن أبي عَوانةَ عن مُغيرةَ ...
فصلَّيتُ ركعتَين فقلتُ: اللَّهمَّ يَسِّرْ لي جَليساً. فرأيتُ ...
يكونَ استجابَ اللهُ. قال: مِن أينَ أنت؟ قلتُ: من ...
صاحبُ النعلَين والوِسادِ والمِطْهرة؟ أوَ لم يكنْ فيكم ...
صاحبُ السرِّ الذي لا يَعلمهُ غيره؟ كيف قرأ ابنُ أمِّ ...
﴿وَٱلنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ۝٢ وَمَا خَلَقَ ٱلذَّكَرَ وَٱلْأُنثَىٰٓ﴾ قال: أقرأنيها ...
حتىٰ كادوا يَرُدُّونني». [انظر الحديث: ٣٢٨٧، ٣٧٤٢، ٣٧٤٣ ...

٣٧٦٢ ـ حدَّثنا سليمانُ بن حربٍ حدَّثنا شعبةُ عن ...
قال: «سألْنا حُذَيفةَ عن رجلٍ قريبِ السَّمْت والهَدْيِ منَ النبيِّ ﷺ حتىٰ نأخذَ عنه، فقال: ما أعرِفُ أحداً أقربَ سَمتاً وهَدْياً ودَلّاً بالنبيِّ ﷺ مِن ابن أمِّ عبد».

[الحديث ٣٧٦٢ ـ طرفه في: ٦٠٩٧].

٣٧٦٣ ـ حدَّثني محمدُ بنُ العَلاءِ حدَّثنا إبراهيمُ بن يوسُفَ بنِ أبي إسحاقَ قال: حدَّثني أبي عن أبي إسحاقَ قال: حدَّثني الأسودُ بن يزيدَ قال: سمعتُ أبا موسىٰ الأشعريَّ رضيَ اللهُ عنه يقول: «قَدِمتُ أنا وأخي منَ اليمنِ، فمكثنا حِيناً ما نَرىٰ إلاَّ أنَّ عبدَ اللهِ بن مسعودٍ رجُلٌ من أهل بيتِ النبيِّ ﷺ، لِما نرىٰ من دُخولهِ ودخولِ أمِّه على النبيِّ ﷺ».

[الحديث ٣٧٦٣ ـ طرفه في: ٤٣٨٤].

٢٨ ـ باب ذِكر مُعاويةَ رضيَ اللهُ عنه

٣٧٦٤ ـ حدَّثنا الحسنُ بن بِشرٍ حدَّثَنا المُعافىٰ عن عثمانَ بنِ الأسودِ عنِ ابنِ أبي مُلَيْكةَ قال: «أَوتَرَ مُعاويةُ بعدَ العشاءِ برَكعةٍ وعندَهُ مَولىً لابنِ عبَّاسٍ، فأتىٰ ابنَ عباس، فقال: دَعهُ فإنهُ قد صحِبَ رسولَ اللهِ ﷺ». [الحديث ٣٧٦٤ ـ طرفه في: ٣٧٦٥].

امام بخاریؒ سیدنا معاویہؓ کے فضائل کے قائل تھے، اسی لیے آپ نے ان کا ذکر "کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ" میں شامل کیا۔ بعض لوگ صرف لفظ "ذکر معاویہ" دیکھ کر اعتراض کرتے ہیں، حالانکہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ ذکر کس باب میں آیا ہے۔ جب تذکرہ صحابہؓ کے فضائل والے باب میں ہے تو وہ اسی باب کے ضمن میں شمار ہوگا۔ امام بخاریؒ نے کہیں فضل، کہیں منقبت اور کہیں ذکر کا لفظ استعمال کیا، یہ صرف اندازِ بیان کا فرق ہے۔ ثابت ہوا کہ سیدنا معاویہؓ کا ذکر فضائلِ صحابہ کے باب میں آنا ان کے مقام و فضیلت کی دلیل ہے۔

٩ ـ باب : مناقب علي بن أبي طالب ٩١٢
١٠ ـ باب : مناقب جعفر بن أبي طالب ... ٩١٤
١١ ـ باب : ذكر العباس بن عبد المطلب .. ٩١٤
١٢ ـ باب : مناقب قرابة رسول الله ﷺ ... ٩١٤
١٣ ـ باب : مناقب الزبير بن العوام ٩١٥
١٤ ـ باب : ذكر طلحة بن عبيد الله ٩١٦
١٥ ـ باب : مناقب سعد ٩١٦
١٦ ـ باب : ذكر أصهار النبي ﷺ ٩١٧
١٧ ـ باب : مناقب زيد بن حارثة ٩١٧
١٨ ـ باب : ذكر أسامة بن زيد ٩١٨
١٩ ـ باب : مناقب عبد الله بن عمر ٩١٩
٢٠ ـ باب : مناقب عمار وحذيفة ٩١٩
٢١ ـ باب : مناقب أبي عبيدة بن الجراح .. ٩٢٠
ذكر مصعب بن عمير ٩٢٠
٢٢ ـ باب : مناقب الحسن والحسين ٩٢٠
٢٣ ـ باب : مناقب بلال بن رباح ٩٢٢
٢٤ ـ باب : ذكر ابن عباس ٩٢٢
٢٥ ـ باب : مناقب خالد بن الوليد ٩٢٢
٢٦ ـ باب : مناقب سالم مولى أبي حذيفة . ٩٢٢
٢٧ ـ باب : مناقب عبد الله بن مسعود ٩٢٣
٢٨ ـ باب : ذكر معاوية ٩٢٣
٢٩ ـ باب : مناقب فاطمة ٩٢٤
٣٠ ـ باب : فضل عائشة ٩٢٤

٦٣ ـ كتاب مناقب الأنصار
رقم ٣٧٧٦ ـ ٣٩٤٨

١ ـ باب : مناقب الأنصار ٩٢٦
٢ ـ باب : قول النبي ﷺ : «لولا الهجرة» . ٩٢٦
٣ ـ باب : إخاء النبي ﷺ بين المهاجرين والأنصار ٩٢٧
٤ ـ باب : حب الأنصار من الإيمان ٩٢٧
٥ ـ باب : قوله ﷺ للأنصار : أنتم أحب الناس إلي ٩٢٨
٦ ـ باب : أتباع الأنصار ٩٢٨
٧ ـ باب : فضل دور الأنصار ٩٢٨
٨ ـ باب : قول النبي ﷺ للأنصار : «اصبروا حتى تلقوني على الحوض» ٩٢٩
٩ ـ باب : دعاء النبي ﷺ : «أصلح الأنصار والمهاجرة» ٩٣٠
١٠ ـ باب : قول الله عز وجل : ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ ٩٣٠
١١ ـ باب : قول النبي ﷺ : «اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم» ٩٣٠
١٢ ـ باب : مناقب سعد بن معاذ ٩٣١
١٣ ـ باب : منقبة أسيد بن حضير ٩٣٢
١٤ ـ باب : مناقب معاذ بن جبل ٩٣٢
١٥ ـ باب : منقبة سعد بن عبادة ٩٣٢
١٦ ـ باب : مناقب أبي بن كعب ٩٣٢
١٧ ـ باب : مناقب زيد بن ثابت ٩٣٣
١٨ ـ باب : مناقب أبي طلحة ٩٣٣
١٩ ـ باب : مناقب عبد الله بن سلام ٩٣٣
٢٠ ـ باب : تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها ٩٣٤
٢١ ـ باب : ذك
٢٢ ـ باب : ذ
٢٣ ـ باب : ذك
٢٤ ـ باب : ح
٢٥ ـ باب : بني
٢٦ ـ باب : أيا
٢٧ ـ باب : الق
٢٨ ـ باب : مب
٢٩ ـ باب :
المشركين
٣٠ ـ باب : إس
٣١ ـ باب : إس
٣٢ ـ باب : ذك

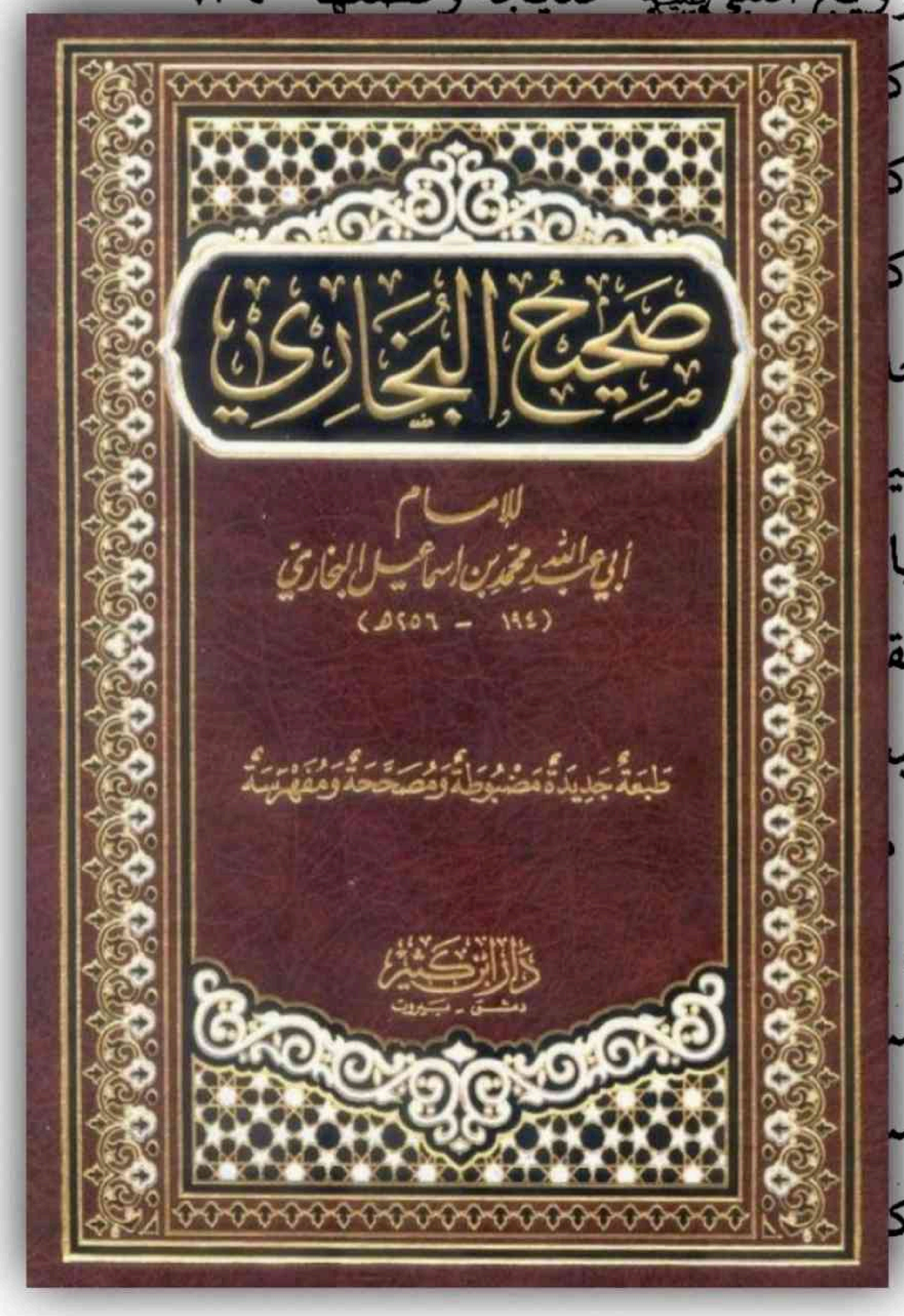

امام ترمذی رحمہ اللہ، جو جلیل القدر محدث تھے، انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں مستقل باب قائم کیا۔

وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي ، فَلَعِبْتُ بِهَا ، فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

● [٤١٩٥] حدثنا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ؛ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ، وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ .

١١٧- مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

○ [٤١٩٦] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، وَاهْدِ بِهِ» .

هَذَا حَدِيثٌ (٣) حَسَنٌ غَرِيبٌ .

○ [٤١٩٧] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّ
عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِ

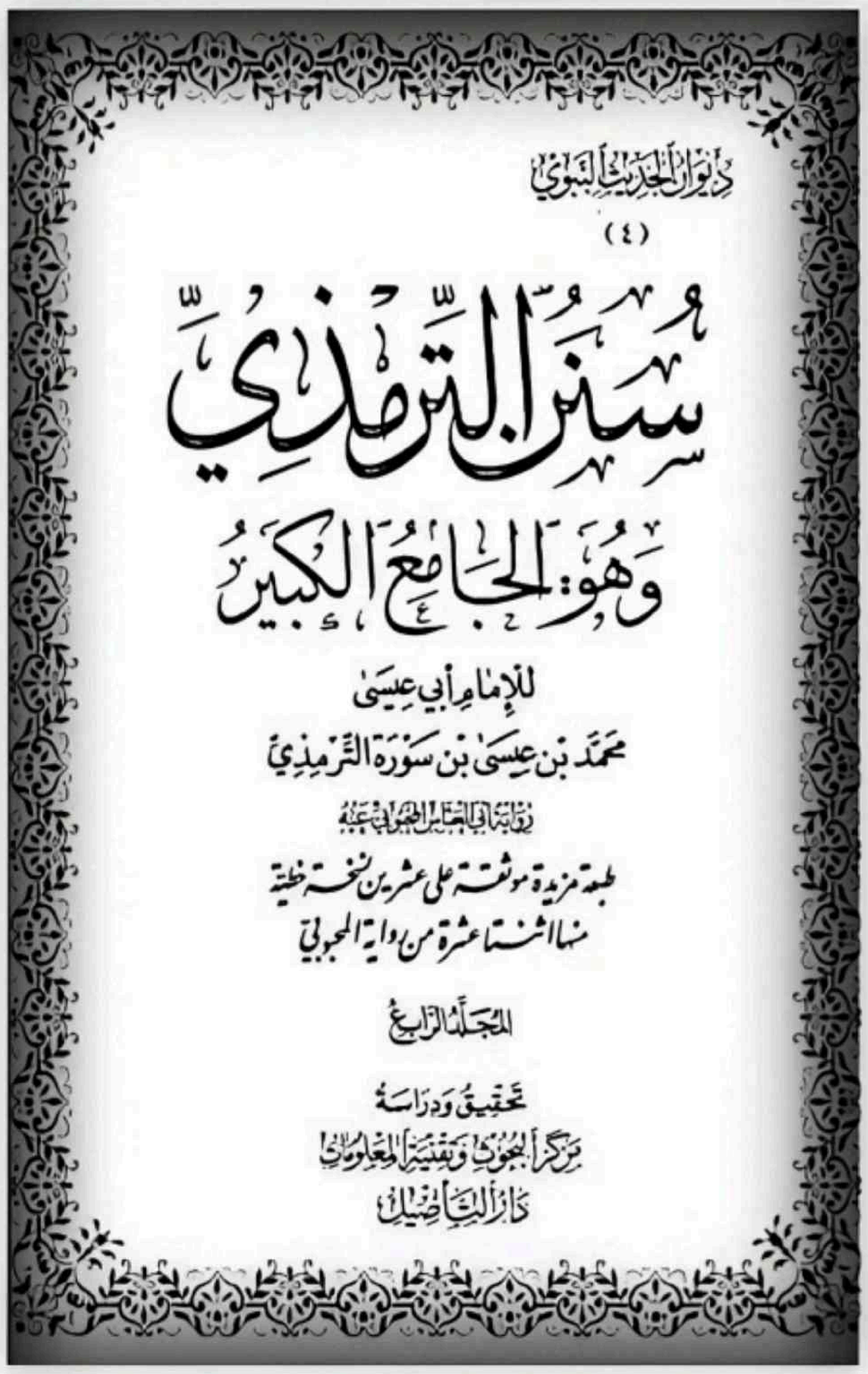

● [٤١٩٥] [التحفة : خ ت س ١٤٨٠٠] ، وتقدم برقم : (٢٨٧٢) .
(١) قبله في (ف٢/ ٢٩٥) ، (ع/ ٢٧٠) ، (ك/ ٨٨٤) : «قال أبو عي
(٢) قوله : «هذا حديث حسن صحيح» من (ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/
وفي (ف٤/ ٢٠١) ، (ع/ ٢٧٠) : «هذا حديث غريب ص
صحيح» .
○ [٤١٩٦] [التحفة : ت ٩٧٠٨] .
(٣) من (ف ٤ / ٢٠١) ، (ف ٥ / ٤٢٩) ، (ف ٧ / ٢٥٤) ، (ص
(ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/ ٨٨٤) .
○ [٤١٩٧] [التحفة : ت ١٠٨٩٢] .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب فضائل الصحابہ میں سیدنا معاویہؓ کے فضائل پر مستقل باب قائم کیا۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ سیدنا معاویہؓ کے فضائل کے قائل تھے، اسی لیے انہوں نے ان کی فضیلت میں باقاعدہ باب مرتب کیا۔

(١٧٤٧) حدثنا عبدالله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا نافع بن عمرو عبدالجبار ابن ورد عن ابن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيدالله سمعت رسول الله ﷺ يقول نعم أهل البيت عبدالله وأبو عبدالله وأم عبدالله .

فضائل معاوية بن أبي سفيان (١) رضي الله عنهما

(١٧٤٨) حدثنا عبدالله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي قال سمعت رسول الله ﷺ وهويدعونا إلى السحور في شهر رمضان قال هلموا

(١٧٤٧) إسناده ضعيف لانقطاعه، كما مضى في ١٧٤٢، ١٧٤٣ وهو في المسند (١ : ١٦١) بهذا الإسناد مثله .

(١٧٤٨) إسناده حسن لغيره .

يونس بن سيف الكلاعي العنسي الحمصي ثقة وثقه ابن حبان والدارقطني وقال البزار صالح الحديث، مات ١٢٠ .

الجرح (٤ : ٢ : ٢٣٩)، التهذيب (١١ : ٤٤٠) .

والحارث بن زياد الشامي تفرد عنه يونس بن سيف ذكره ابن حبان في الثقات وقال أدرك أبا امامة، وقال ابن عبدالبر والذهبي مجهول، وقال ابن حجر لين الحديث .

الميزان (١ : ٤٣٣)، التهذيب (٢ : ١٤١)،

وأبو رهم هو أحزاب بن أسيد (بفتح الهمز)
والصحيح أنه مخضرم ثقة .

(١) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن ع
البعثة بخمس سنين وقيل غير ذلك وذكر انه أسلم بعد
وكان يقرأ ويكتب فجعله الرسول ﷺ من كتابه
يزيد .
ولما ولي عمر جعله واليا على الأردن ورأى فيه حزما
تولى عثمان الخلافة جمع له الديار الشامية كلها وجعل
استشهاد عثمان ذي النورين وولي علي رضي الله عنه لم
الأمر بامامة معاوية في الشام وامامة علي في العراق ثم
إلى معاوية فاجتمع عليه الناس وسمي ذلك العام عا
الخلافة له إلى أن بلغ أن توفي في دمشق سنة ٦٠ رضي
الاستيعاب (٣ : ٣٩٥)، أسد الغابة (٤ : ٣٨٥) ا
. (٤٣٣

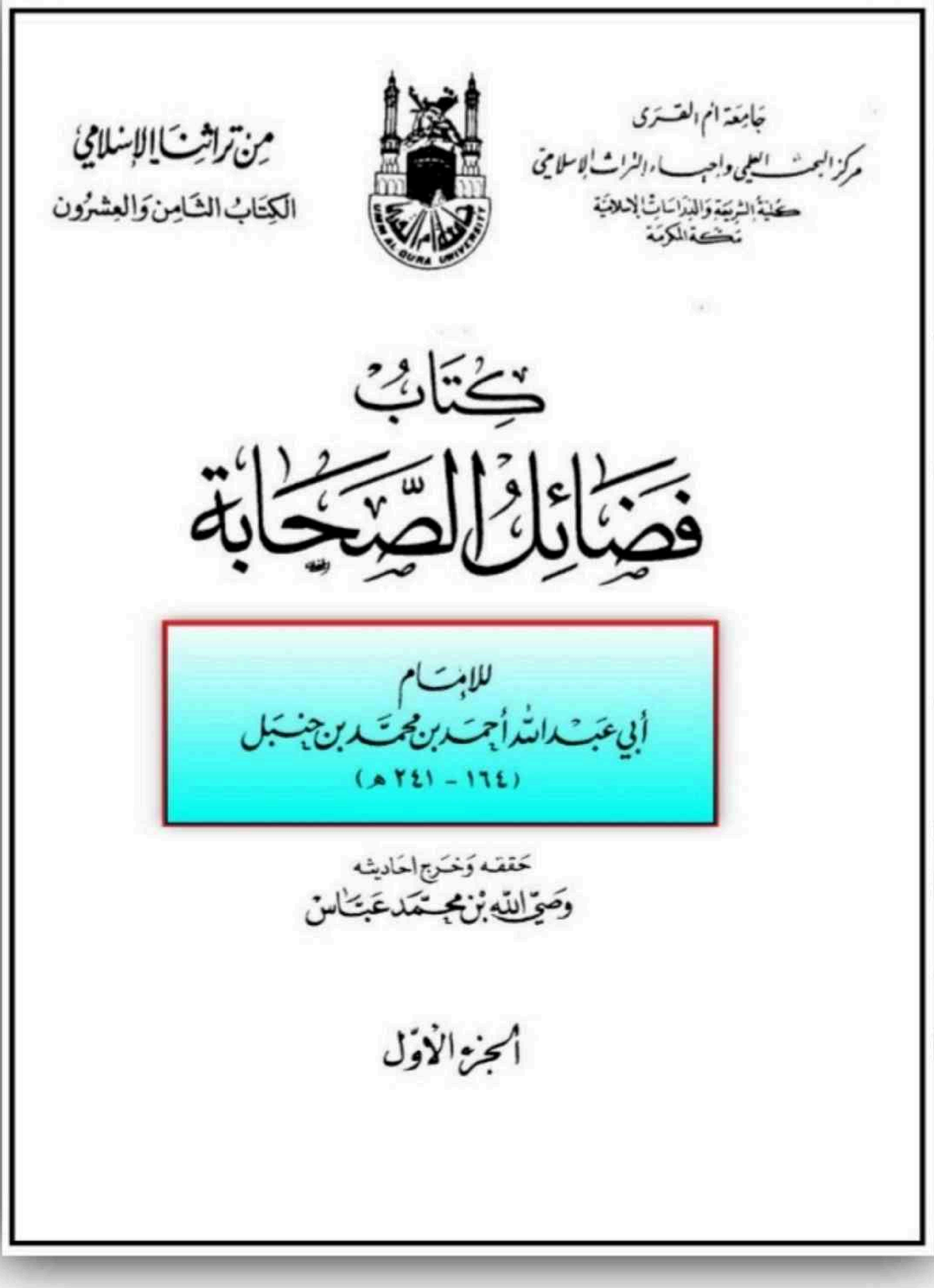
جامعة أم القرى
مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي
كلية الشريعة والدراسات الإسلامية
مكة المكرمة

من تراثنا الإسلامي
الكتاب الثامن والعشرون

كتاب
فضائل الصحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج احاديثه
وصي الله بن محمد عباس

الجزء الأول

امام بدر الدین عینی اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ کے استاد، نیز حافظ عراقی رحمہ اللہ کے ممتاز شاگرد، محدثِ جلیل نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ (متوفی 807ھ) نے اپنی کتاب غاية المقصد في زوائد المسند میں "مناقبِ معاویہ" کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا اور اس میں سیدنا معاویہؓ کی فضیلت کی حدیث ذکر کی۔

٣٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ[١].

٧٠ - مناقب معاوية

٣٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِىٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، يَعْنِى ابْنَ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِى رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِىِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ [٣٢٧/أ] فِى شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: «هَلُمُّوا إِلَى الْغِذَاءِ الْمُبَارَكِ»، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ»[٢].

قلت: وقصة السجود عند أبى داود وغيره.

٧١ - مناقب أبو ثعلبة الخشنى[٣]

٣٨٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ زَبْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِىَّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِى بِمَا يَحِلُّ لِى مِمَّا يُحَرَّمُ عَلَىَّ، قَالَ: فَصَعَّدَ فِىَّ المنبر وَصَوَّبَ، ثُمَّ قَالَ: «نُوَيْبِتَةٌ؟»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نُوَيْبِتَةُ خَيْرٍ، أَمْ نُوَيْبِتَةُ شَرٍّ؟ قَالَ: «بَلْ نُوَيْبِتَةُ خَيْرٍ». فَذَكَرَ الْحَدِيث.

قلت: هو فى الصحيح خلا ذكر «النوييتة»[٤].

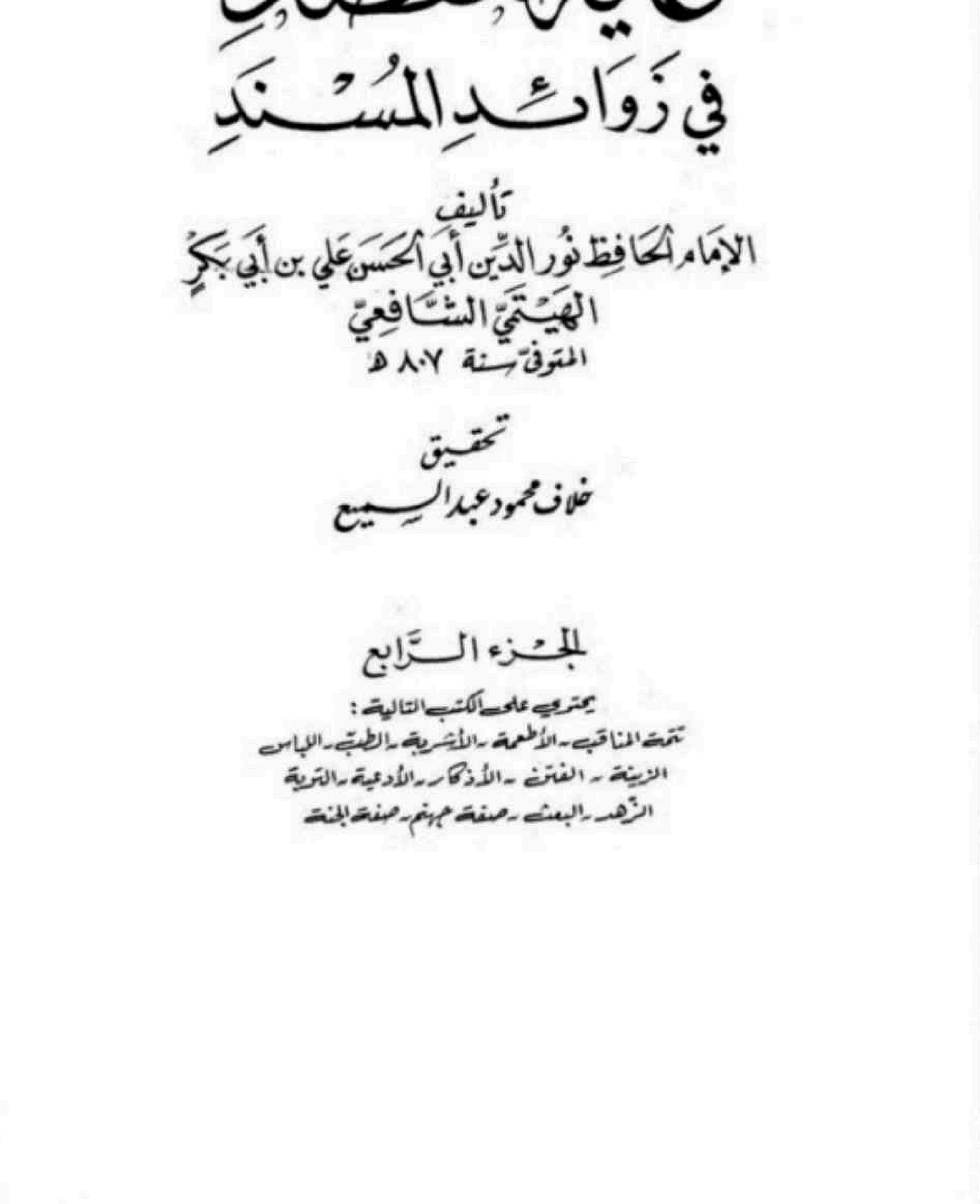
غاية المقصد في زوائد المسند
تأليف
الإمام الحافظ نور الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر الهيثمي الشافعي
المتوفى سنة ٨٠٧ هـ
تحقيق
خلاف محمود عبد السميع
الجزء الرابع
يحتوي على الكتب التالية:
تتمة المناقب - الأطعمة - الأشربة - الطب - اللباس
الزينة - الفتن - الأذكار - الأدعية - التوبة
الزهد - البعث - صفة جهنم - صفة الجنة

=واحد، وبقية رجاله ثقات. أطراف الحديث عند
٣٦٨٦٧)، ابن عساكر فى تهذيب تاريخ دمشق (٣/٠
الكبرى (٤/٨٠)، ابن ماجه (١٥٦٨)، الحاكم فى المس
فى الكبير (٢/٣١).

(١) انظر الحديث السابق.

(٢) أخرجه الإمام أحمد فى المسند (٤/١٢٧)، ذكره الهيثمى
رواه البزار، وأحمد فى حديث طويل، والطبرانى وفيه الـ
عنه غير يونس بن سيف، وبقية رجاله ثقات وفى بعضهـ

(٣) هذا العنوان غير ظاهر بالمخطوط ونقلت بعضه من مجمع

(٤) أخرجه الإمام أحمد فى المسند (٤/١٩٤، ١٩٥)، ذكره
وقال: رواه أحمد، والطبرانى فى الكبير، والأوسط بأس
الصحيح غير مسلم بن مشكم وهو ثقة.

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زید بن ابی ثابت، سیدنا خالد بن سعید بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیدنا العلاء بن الحضرمی و حنظلہ بن ابی ربیع رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات رسول اللہ ﷺ کے کاتبِ وحی تھے۔

(الهبات السنية 142)

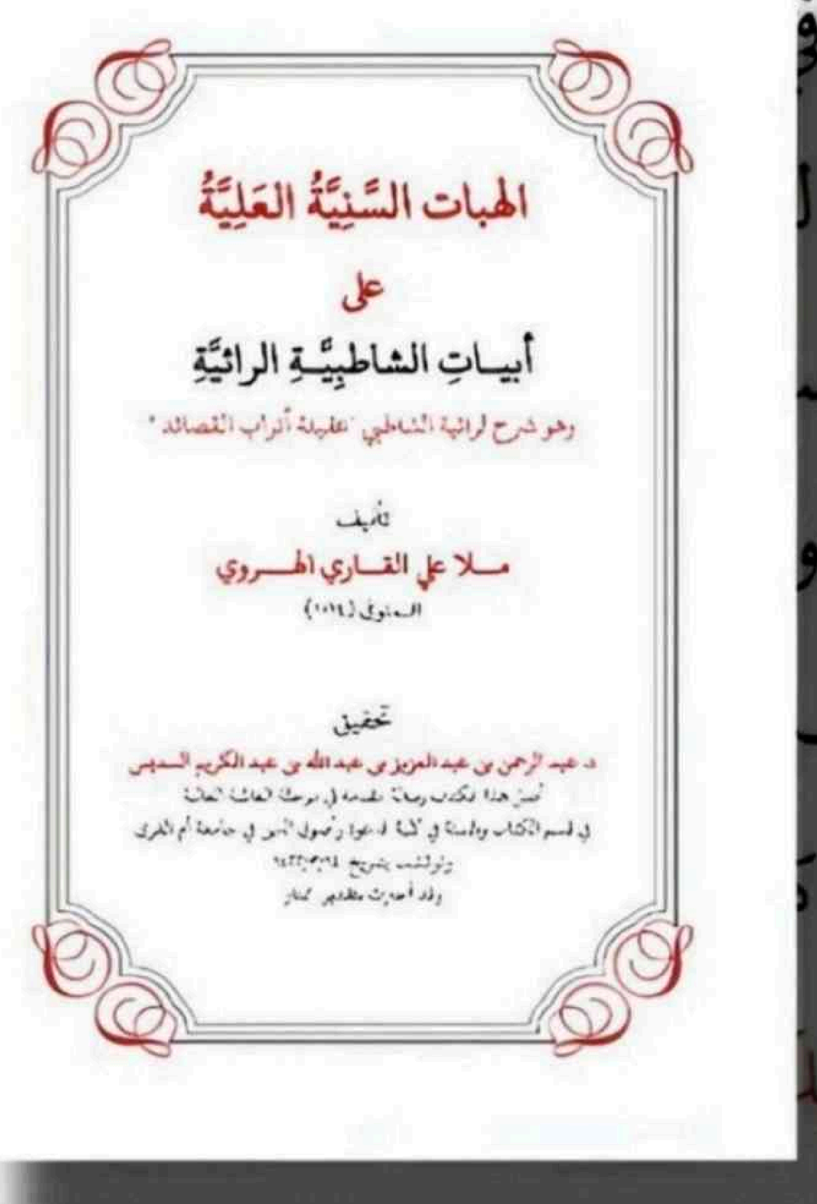

ثابت ومن أضيف إليه من أهل الإتقان والضبط ف
بمكان عظيم في معرفة الكتابة، وقد اختاره النبي ﷺ ل
شيئًا عن عدم التحصيل وضعف المعرفة، فإياك أن تس
العرب أهل الكتاب والأقلام، ففي هجائهم ضعف و
يحتج بقوله ﷺ: "إنا أمة أمية لا نكتب ولا نَحْسُ
يكتب؛ فإن عدم كتابته كان زيادة دلالة في معجزته كَ
تعالى: ﴿وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَـٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِ
[العنكبوت:٤٨].

وأما بقية العرب فكان الغالب عليهم عدم القراءة والكتابة، والحكم باعتبار الأغلب؛ وإلا فجماعة منهم كانوا أرباب الكتابة وهم في الغاية القصوى في المعرفة والفطانة، وكُتَّابُ رسول الله ﷺ: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وزيد بن ثابت، وأُبَيُّ بن كعب، وأبان بن سعيد، وخالد بن سعيد بن العاص، ومعاوية بن أبي سفيان(٢)، والعلاء بن الحضرمي، وحنظلة بن الربيع رضي الله عنهم، وكل هؤلاء كُتَّابُ الوحي لرسول الله ﷺ، وكان الزبير بن العوام، وجهم بن الصلت؛ يكتبان أموال الصدقة، وكان حذيفة يكتب خرص النخل، وكان المغيرة بن شعبة والحصين بن نمير يكتبان المداينات والمعاملات(٣)، ولما دخل المصريون على عثمان ضربه رجل

(١) رواه البخاري ك: الصوم باب: قول النبي لا نكتب ولا نحسب (١٩١٣). ومسلم ك: الصيام، باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال (١٠٨٠).

(٢) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي؛ أمير المؤمنين ولد قبل البعثة بخمس سنين، ذكره الداني في تاريخ القراء وقال: وردت عنه الرواية في حروف القرآن، توفي في رجب سنة ستين. اهـ مختصرًا من غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٠٣ ترجمة رقم (٣٦٢٥) وانظر: الإصابة ٣/ ٤٣٣ ترجمة رقم (٨٠٦٨).

(٣) ذكرهم جميعًا ابن كثير وترجم لكل منهم وذكر ما يدل على كونه كان من كتّاب الوحي في البداية والنهاية ٨/ ٣٢١-٣٥٦ وزاد أبا بكر، وعمر، وأرقم بن أبي الأرقم، وثابت بن قيس بن شمّاس، =

حافظ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں کہ تمام رعایا نے 41 ھ میں معاویہؓ کی بیعت پر اجماع کیا، جیسا کہ ہم بیان کر چکے، آپؓ اپنی وفات (60 ہجری) تک خود مختار حکمران رہے۔ آپ کے دور میں دشمنان اسلام کے علاقوں میں جہاد جاری تھا، کلمۃ اللہ بلند تھا اور اطراف زمین سے مال غنیمت آرہا تھا، مسلمان آپ کی حکومت میں خوش و خرم تھے، انہیں عدل و انصاف مہیا تھا اور عفو و درگزر کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ 400/11)

مِن ستين سنةً فى أيامِه ومِن بعدِه ، ولم تَزَلِ الفُتوحاتُ والجهادُ قائمًا على ساقِه فى أيامِه فى بلادِ الرومِ والفِرنْـجِ وغيرِها ، فلمَّا كان مِن أمْرِه وأمْرِ أميرِ المؤمنين علىٍّ [٦/١٥٨ظ] ما كان ، لم يَقَعْ فى تلك الأيامِ فَتْحٌ بالكُلِّيةِ ، لا على يدَيه ولا على يَدَى علىٍّ ، وطَمِع فى مُعاويةَ مَلِكُ الرومِ بعدَ أن كان قد أَخْسَأَه وأَذَلَّه ، وقهَر جُنْدَه ودَحاهم ، فلمَّا رَأَى ملكُ الرومِ اشْتِغالَ مُعاويةَ بحربِ علىٍّ تَدانَى إلى بعضِ البلادِ فى جُنودٍ عَظيمةٍ ، وطَمِع فيه ، فكتَب إليه مُعاويةُ : واللَّهِ لئن لم تَنْتَهِ وتَرْجِعْ إلى بلادِك يا لَعينُ لَأَصْطَلِحَنَّ أنا وابنُ عمى عليك ولَأُخْرِجَنَّك مِن جميعِ بلادِك ، ولَأُضَيِّقَنَّ عليك الأرضَ بما رَحُبَت . فعندَ ذلك خاف مَلِكُ الرومِ وانْكَفَّ ، وبعَث يَطْلُبُ الهُدْنةَ .

ثم كان مِن أمْرِ التَّحْكيمِ ما كان ، وكذلك ما بعدَه إلى وقتِ اصْطِلاحِه مع الحسنِ بنِ علىٍّ كما تقَدَّم ، فانْعَقَدَتِ الكَلمةُ على مُعاويةَ ، واجتمَعَت الرَّعايا على بيْعتِه فى سنةِ إحدى وأربعين كما قدَّمْنا ، فلم يَزَلْ مُسْتَقِلًّا بالأمْرِ فى هذه المدةِ إلى هذه السنةِ التى كانت فيها وفاتُه ، والجِهادُ فى بلادِ العدوِّ قائمٌ ، وكلمةُ اللَّهِ عاليةٌ ، والغَنائمُ تَرِدُ إليه مِن أطْرافِ الأرضِ ، والمسلمون معه فى راحةٍ وعدلٍ ، وصَفْحٍ وعَفْوٍ .

وقد ثبَت فى « صحيحِ مسلمٍ »[1] مِن طريقِ عِ...

سِماكِ بنِ الوَليدِ ، عن ابنِ عباسٍ قال : قال أبو ...

أعْطِنيهن . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُ...

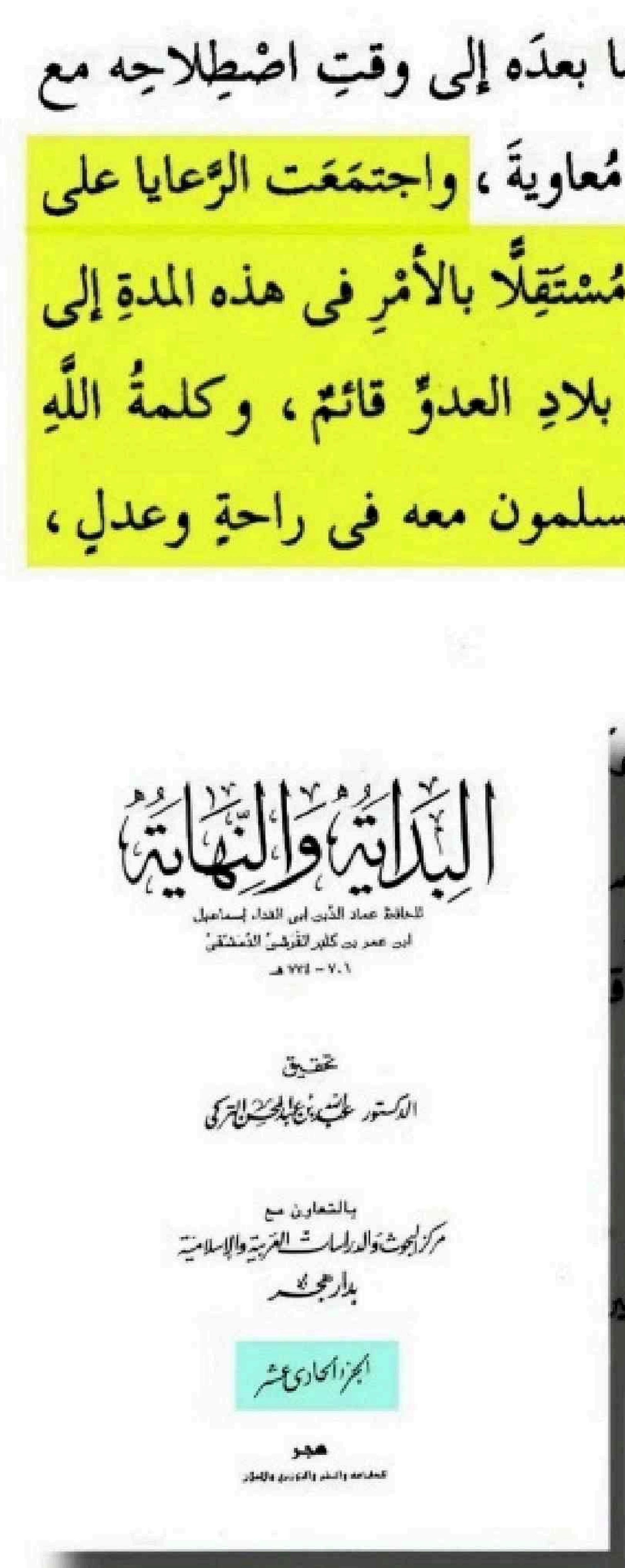

(١) تقدم تخريجه فى ٦/ ١٤٨، ٨/ ٣٥٤. والذى فى صحيح ...
تزويجه بأم حبيبة . وانظر تعقيب المصنف على ذلك فى الموضعين ...

علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کی خلافت پر اہل حل و عقد کا اجماع ہو گیا، جس سے وہ خلیفہ حق نامزد ہو گئے، ان کی اطاعت و فرمانبرداری اسی طرح واجب ہوگئی، جس طرح اُن سے پہلے خلفائے راشدینؓ کی اطاعت واجب ہوئی تھی۔

(الصوئق المحرقہ 629/1)

ذكرناها ، ومن أطلق عليها أنها خلافة ، أراد : أنه بنزول الحسن له واجتماع أهل الحل والعقد عليه صار خليفة (١) حق مطاعًا ، يجب له من حيث الطواعية والانقياد ما يجب للخلفاء الراشدين قبله .

ولا يقال بنَظِيرِ (٢) ذلكَ فيمن بعده ؛ لأن أولئك ليسوا من أهل الاجتهاد ، بل منهم عُصاة فَسَقة ، ولا يُعدون من جُملة الخلفاء بوجه ، بل من جُملة الملوك ، بل من أشرهم (٣) ، إلا عمر بن عبدالعزيز ، فإنه مُلحق بالخلفاء الراشدين ، وكذلك ابن الزبير .

وأما ما يَستبيحه بعضُ المبتدعةِ من سبِّه ولَعنه ، فله فيه أسوةٌ ، أي أسوة بالشيخين وعثمان ، وأكثر الصحابة ، فلا يُلتفت لذلك ، ولا يُعوّل عليه ، فإنه لم يَصدر إلا عن قوم حَمقى جهلاء أغبياء طُغام(٤) لا يبالي الله بهم في أي وادٍ هلكوا ، فلعنهم الله ، وخَذلهم أقبح اللعنةِ والخِذلان ، وأقام على رؤوسهم من سُيوف أهل السنة وحججهم المؤيدة بأوضح الدلائل والبرهان ، ما يَقمعهم عن الخوضِ في تنقيصِ أولئك الأئمة الأعيان ، ولق...

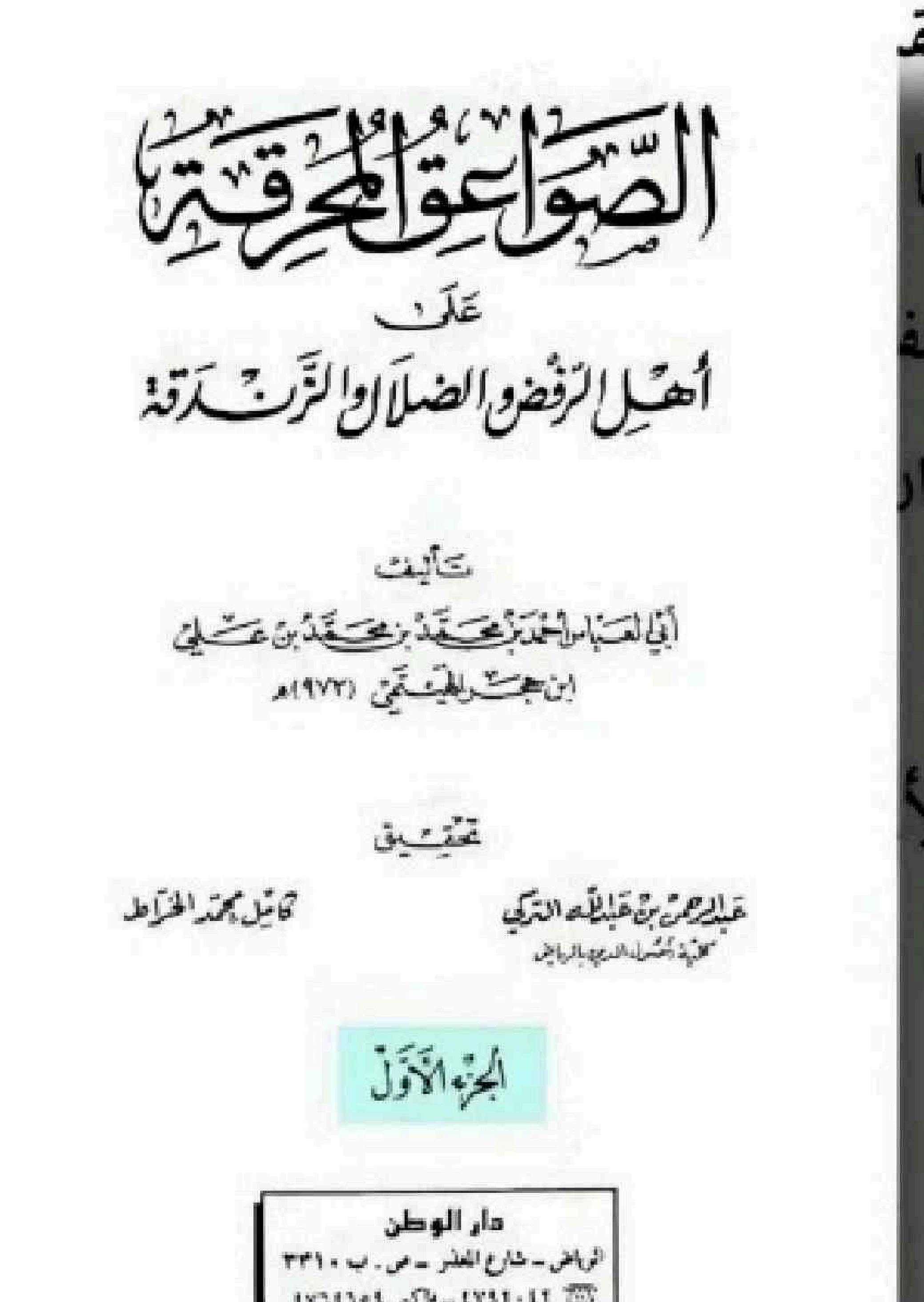
الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة
تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي ابن حجر الهيتمي
تحقيق
عبدالرحمن بن عبدالله التركي — كامل محمد الخراط
الجزء الأول
دار الوطن

... الله عنهم ، وكفاه ذلك شرفًا ، وذلك أن أبا ...
... إلى الشام سار مُعاوية مع أخيه يزيد بن أبي سف...
... على دمشق ، فأقرّه ، ثم أقرّه عُمر ، ثم عُثما...
... عشرين سنة ، وخليفة عشرين سنة .

... قال كعب الأحبار: لم يملك أحدٌ هذه الأ...

---

(١) ساقطة من (ك) .

(٢) في (ط) : « ينظر » .

(٣) في (ط) : « أشرارهم » .

(٤) في (ط) و (ك) : « طغاة » . والطغام : الأوغاد .

حافظ ذہبیؒ سیدنا معاویہؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں "امیر المومنین اور شاہِ اسلام"

(سیر اعلام النبلاء 120/3)

٢٥ ـ مُعَاوية بن أبي سفيان * (ع)

صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ بن كِلاب ، أميرُ المؤمنين ، ملكُ الإسلام ، أبو عبد الرحمن ، القرشيُّ الأمويُّ المكي .

وأُمُّه هي هِند بنتُ عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ .

قيل : إنه أسلم قبل أبيه وقتَ عُمرة القضاء ، وبقي يخافُ مِن اللحاق بالنبي ﷺ من أبيه ، ولكن ما ظهر إسلامُه إلا يومَ الفتح .

حدَّثَ عن النبي ﷺ ، وكتَب له مراتٍ يسيرة ، وحدَّث أيضاً عن أُخته أُمِّ المؤمنين أُمّ حبيبة ، وعن أبي بكر ، وعمر .

روى عنه : ابنُ عباس ، وسعيدُ بنُ المسيِّب ، وأبو صالح السَّمان ، وأبو إدريس الخولاني ، وأبو سَلَمة بنُ عبد الرحمن ، وعُروةُ بنُ الزُّبير ، وسعيد المَقبُري' ، وخالدُ بن مَعْدان ، وهمَّام بن مُنَبِّه ، وعبدُ الله بن عامر المقرىء ، والقاسم أبو عبد الرحمن ، وعُمَير بنُ هانىء ، وعُبَادَةُ بن نُسَيّ ، وسالمُ بنُ عبد الله ، ومحمدُ بنُ سيرين ... سواهم .

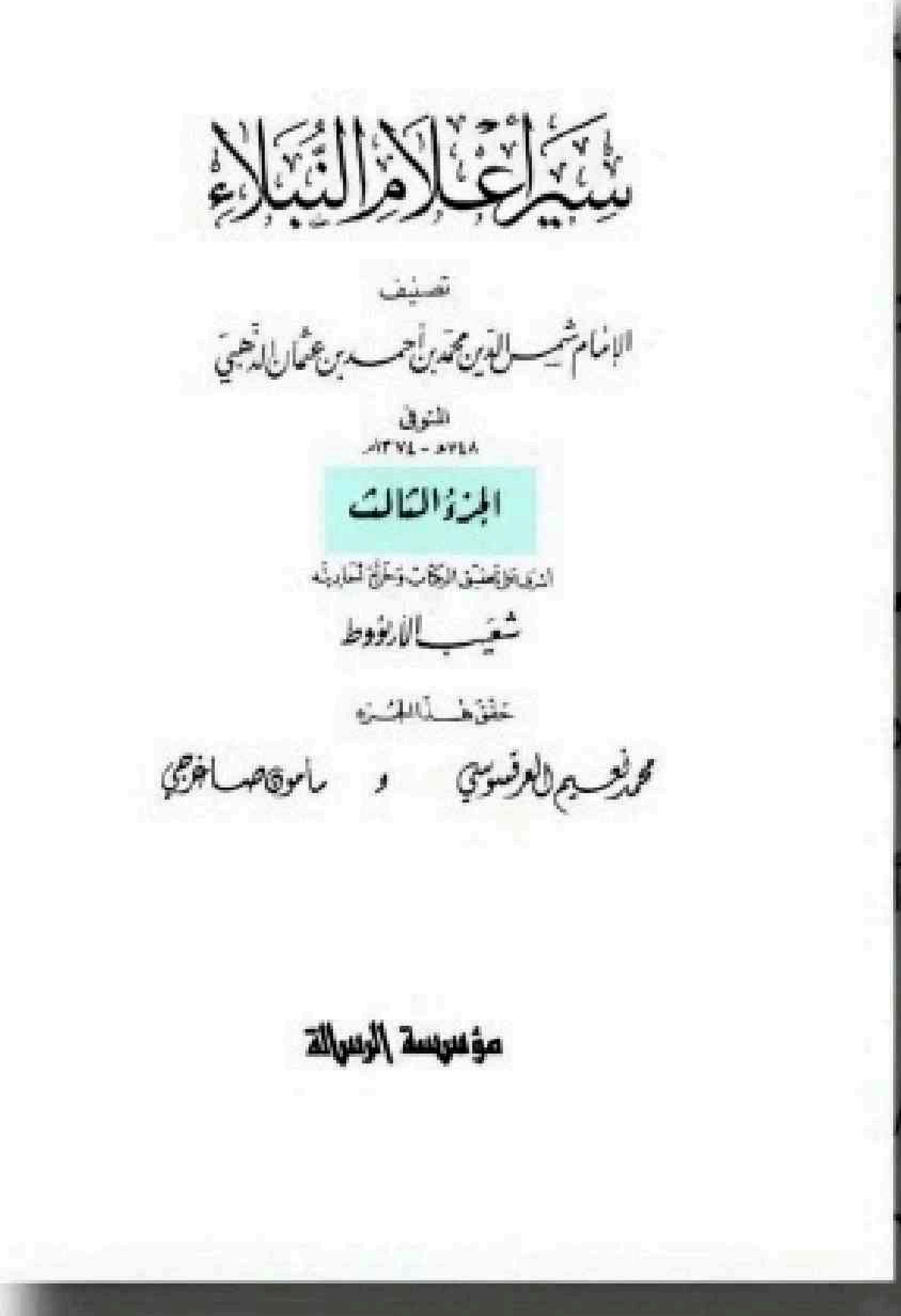
سِيَر أعلام النُّبلاء
تصنيف
الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
الجزء الثالث
شعيب الأرنؤوط
مؤسسة الرسالة

وحدَّث عنه من الصحابة أيضاً : ... والنعمانُ بنُ بشير ، وابنُ الزُّبير .

ذكر ابنُ أبي الدنيا وغيره : أن مُـ... إذا ضحك ، انقلبت شفتُه العليا. وكا...

روى سعيدُ بنُ عبد العزيز : عن أ...

= ٢٢٧/٧ ، غاية النهاية : ت ٣٦٢٥ ، الإصابة ٣/... العالية ١٠٨/٤ ، تاريخ الخلفاء : ١٩٤ ، خلاصـ... ٦٥/١ .

علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ لہذا حق بات یہی ہے کہ (جب رسول اللہ ﷺ نے صلح حسنؓ والی حدیث بیان کی تھی) اس وقت سے سیدنا معاویہؓ کے لئے خلافت ثابت ہو گئی تھی پھر صلح کے بعد سیدنا معاویہؓ خلیفہ حق اور سچے امام منتخب ہوئے۔

(الصواعق المحرقة 625/1)

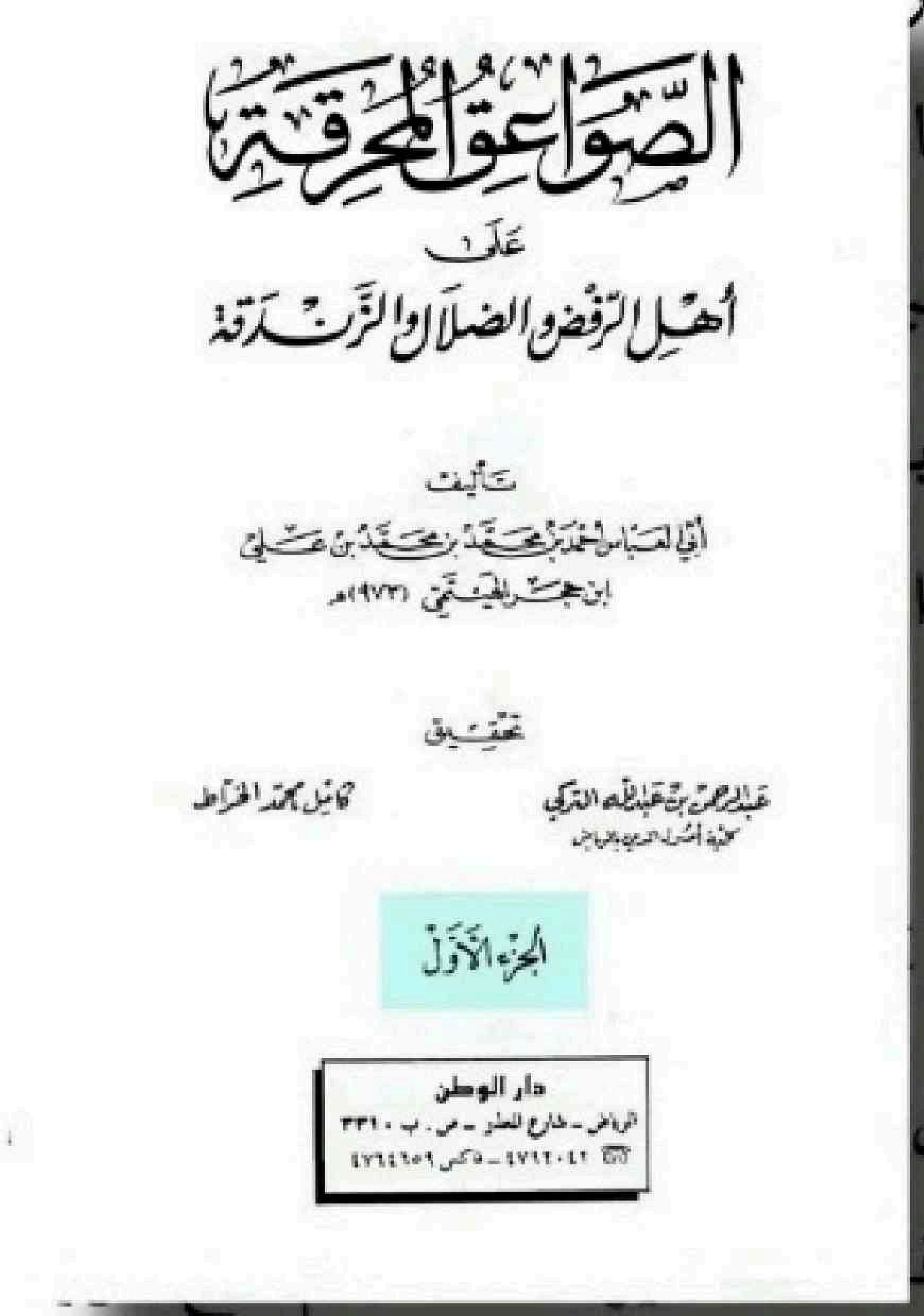
الصَّوَاعِقُ المُحْرِقَة
عَلَى
أَهْلِ الرَّفْضِ وَالضَّلَالِ وَالزَّنْدَقَة
تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي
ابن حجر الهيتمي (٩٧٣هـ)
تحقيق
عبد الرحمن بن عبد الله التركي — كامل محمد الخراط
الجزء الأول
دار الوطن

يدل عليه ما مَرَّ في قصة نزوله (١) من أنه اشتر
ووفَى له بها ، وأيضًا ، فقد مرَّ عن صَحيح البخا
في الصلح ، ومما يدل على ما ذكرته حديث الب
قال: رأيتُ رسول الله (ﷺ) على المنبر والحسن ب
الناس مرةً وعليه أخرى ، ويقول : « إن ابني هذا
فِئتين عَظيمتين من المسلمين » (٣) .

فانظر إلى ترجيه (ﷺ) الإصلاحَ به ،وهو (
الموافق للواقع ، بترجّيه الإصلاح (٥) من الحسن
الخلافة ، وإلا لو كان الحسن باقيًا على خِلاف
إصلاح، ولم يُحمدِ الحسن على ذلك ، ولم يترجَّ (ﷺ) مجرد النزول من غيرِ أن يترتب عليه فائدته الشرعية ، وهي استقلال المنزول له بالأمر وصحة خلافته ، ونَفاذ تَصرفه ، ووجوب طاعته على الكافة ، وقيامه بأمور المسلمين ، فكانَ ترجيه (ﷺ) لوقوع الإصلاح بين أولـئك الفِئتين العظيمتين من المسلمين بالحَسـن ، فيه دلالة أي دلالةٍ على صِحّة مـا فعله الحسن ، وعلى أنه مختـار فيـه ، وعلى أن تِلك الفـوائد الشرعية -وهي صحة خلافة معاوية ،وقيامه بأمور المسلمين ، وتصرفه فيها بسائر ما تقتضيه الخِلافة- مُتَرتبة على ذلك الصلح ، فالحق ثبوت الخلافة لمعاوية من حينئذٍ ، وأنه بعدَ ذلـك خليفة حق وإمام صدق ، كيف وقد أخرج الترمذي وحسنه عن

(١) تقدم ذلك في الصفحة : ٣٩٧ وما بعدها .
(٢) تحرفت في (ط) إلى : « بكر » .
(٣) تقدم في الصفحة : ٤٠٠ .
(٤) في (ط) : « يرجو » .
(٥) في (ك) : « للإصلاح » .

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے علماء کا کوئی اختلاف نہیں کہ سیدنا حسنؓ نے اپنی زندگی میں سیدنا معاویہؓ کو خلافت سونپ دی تھی، پھر سیدنا حسنؓ کے بعد بھی خلافت سیدنا معاویہؓ کے پاس رہی۔

(الاستیعاب ابن عبدالبر 387/1)

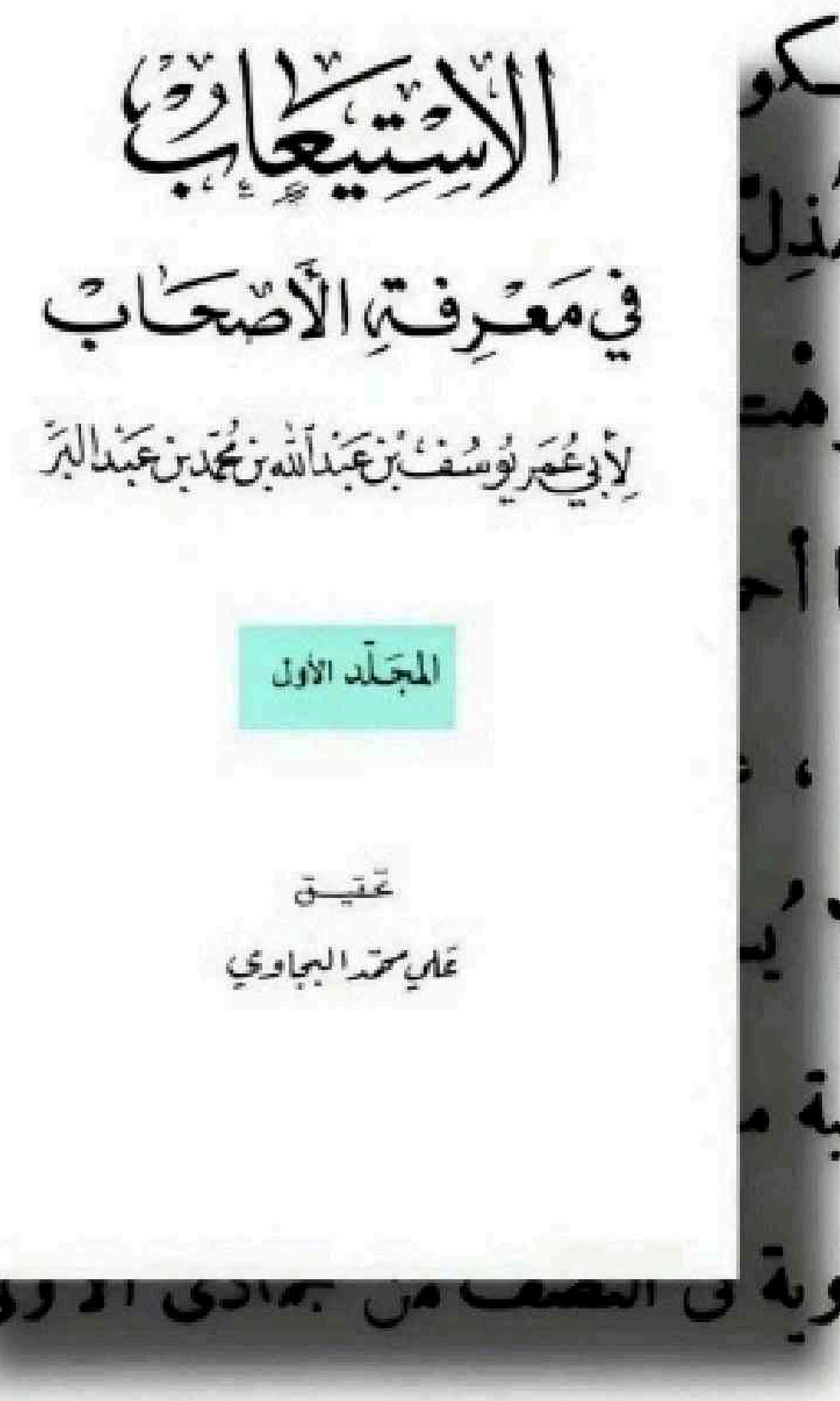

ظهورنا من الغيْظ والحزن . فلما جاء الحسنُ الكو...
سُفيان بن ليلى(١) ، فقال : السلام عليك يا مُذِلّ...
يا أبا عامر ، فإنى لم أذلّ المؤمنين ، ولكنى كرهْت...

وحدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أح...
حدثنى الحسن بن زياد ، حدثنى أبو معشر ، ...
مكث الحسنُ بن على نحواً من ثمانية أشهر لا يُس...
بالناس تلك السنة سنة أربعين المغيرة بن شُعبة ...
بالطائف . قال : وسلّم الأمرَ الحسنُ إلى معاوية فى النصف من جمادى الأولى من سنة إحدى وأربعين ، فبايع الناسُ معاوية حينئذ ، ومعاوية يومئذ ابن ستٍّ وستين إلا شهرين .

قال أبو عمر رضى الله عنه : هذا أصحُّ ما قيل فى تاريخ عام الجماعة ، وعليه أكثر أهل هذه الصناعة من أهل السير والعلم بالخبر ، وكلُّ من قال : إنّ الجماعة كانت سنة أربعين فقد وَهِم ، ولم يقلْ بعلم ، والله أعلم .

ولم يختلفوا أنّ المغيرة حجّ عام أربعين على ما ذكر أبو معشر ، ولو كان الاجتماع على معاوية قبل ذلك لم يكن كذلك ، والله أعلم .

ولا خلاف بين العلماء أنّ الحسَن إنما سلّم الخلافة لمعاوية حياته لا غير ، ثم تكون له من بعده ، وعلى ذلك انعقد بينهما ما انعقد فى ذلك ، ورأى الحسن ذلك خيراً من إراقة الدماء فى طلبها ، وإن كان عند نفسه أحقّ بها .

حدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أحمد ، قال : حدثنا أحمد بن صالح ، ويحيى بن سليمان ، وحَرْمَلة بن يحيى ، ويونس بن عبد الأعلى ، قالوا : حدثنا

(١) فى هوامش الاستيعاب : فى غير هذا الكتاب : الليل .

علامہ یوسف نبہانی صاحب لکھتے ہیں کہ سیدنا علیؓ کی وفات حسرت آیات کے بعد معاویہ بن ابی سفیانؓ کی خلافت صحیح ثابت ہے۔

(الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة 33/1)

من معاوية وطلحة والزبير طلبوا ثأر عثمان خليفة الحق المقتول ظلما، والذين قتلوه كانوا في عسكر علي رضي الله عنه. فكل ذهب إلى تأويل صحيح، فأحسن أحوالنا الإمساك في ذلك وردهم إلى الله جل جلاله وهو أحكم الحاكمين وخير الفاصلين؛ والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور.

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان فثابتة صحيحة بعد موت علي رضي الله عنه وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله عنهما نفسه عن الخلافة وتسليمها إلى معاوية، لرأي رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهو حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبي صلى الله عليه وسلم ...
هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين ...
فوجبت إمامته بعقد الحسن له. فسمي ...
الخلاف بين الجميع، واتباع الكل لمع...
منازع ثالث في الخلافة، وخلافته مذك...
روي عن

.[الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة (مطبوع بهامش كتاب شواهد الحق)].

المؤلف: يوسف بن إسماعيل بن يوسف النبهاني (المتوفى: ١٣٥٠هـ)

الناشر: المطبعة الميمنية، مصر، على نفقة أصحابها مصطفى البابي الحلبي وأخويه

عدد الأجزاء: ١

[ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

حافظ ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ بیس سال تک شام کے گورنر رہے، پھر ان کی خلافت پر بیعت ہو گئی۔ سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد امت مسلمہ کا ان پر اتفاق ہوا۔ وہ بیس سال خلیفہ رہے آخر 15 رجب، 60ھ کو جمعرات کی رات وفات پاگئے ۔

(كتاب الطبقات الكبير 410/9)

أبو بكر ، رضى الله عنه ، وهو واليه فولاّه عمر بن الخطّاب دمشق ، فلم يزل واليًا بها حتّى مات فى طاعون عمواس سنة ثمانى عشرة ، وليس له عقب .

* * *

٤٥٤٧ – معاوية بن أبى سفيان بن حَرْب

ابن أُميّة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، وأمّه هند بنت عُتبة بن ربيعة ابن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، ويكنى معاوية أبا عبد الرّحمن ، وله عقب ، وكان يذكر أنّه أسلم عامَ الحديبية ، وكان يكتم إسلامه من أبى سفيان ، قال : فدخل رسول الله ، ﷺ ، مكّة عام الفتح فأظهرتُ إسلامى ولقيته فرحّب بى ، وكتب له ، وشهد معاوية مع رسول الله ، ﷺ ، حُنينًا والطائف وأعطاه رسول الله ، ﷺ ، من غنائم حُنين مائة من الإبل وأربعين أوقيّة وزنها له بلال ، وروى عن رسول الله ، ﷺ ، أحاديث ، وولاّه عمر بن الخطّاب دمشق عمل أخيه يزيد بن أبى سفيان حين مات يزيد فلم يزل واليًا لعُمَر حتّى قُتل عمر ، رضى الله عنه ، ثمّ ولاّه عثمان بن عفّان ذلك العمل وجمع له الشأم كلّها حتّى قُتل عثمان ، رضى الله عنه ، فكانت ولايتُه على الشأم عشرين سنة أميرًا ، ثمّ بويع له بالخلافة واجْتُمِعَ عليه بعدَ علىّ بن أبى طالب ، عليه السلام ، فلم يزل خليفة عشرين سنة حتّى مات ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستّين وهو يومئذٍ ابن ثمان وسبعين سنة .

* * *

٤٥٤٨ – أبو هَاشِم ...

... ابن رَبِيعَة بن عَبْد شَمْس بن عَبْد مَنَاف بن ...
... إلى الشأم فنزلها إلى أن مات بها ، وكان ينزل ...

* * *

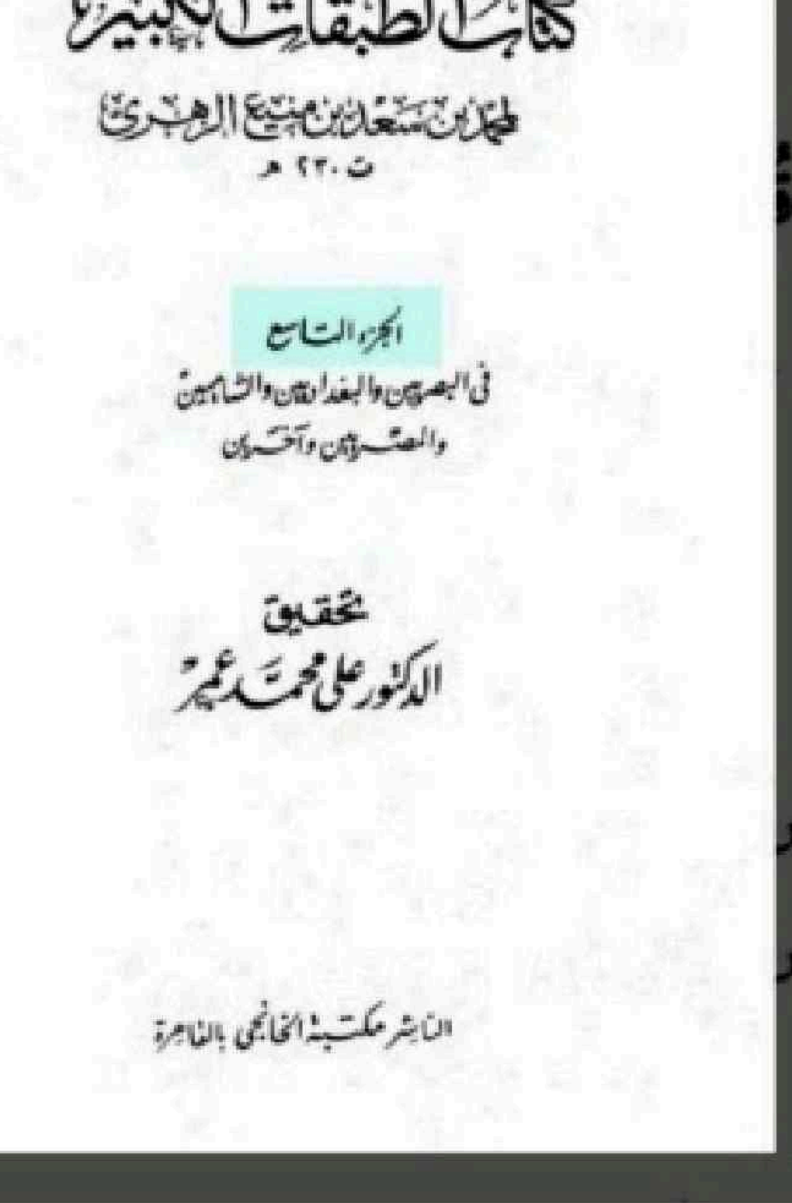
كتاب الطبقات الكبير
لمحمد بن سعد بن منيع الزهري
ت ٢٣٠ هـ
الجزء التاسع
فى البصريين والبغداديين والشاميين والمصريين وآخرين
تحقيق
الدكتور على محمد عمر
الناشر مكتبة الخانجى بالقاهرة

٤٥٤٧ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٥ ص ...

٤٥٤٨ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٦ ص ...

امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله (١) يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا (٢) .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٣) حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس (٤) .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » (٥) (٦) .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ـ

[٦٧/أ] وسئل :/ من أفضل: معاوية أو عمر ب

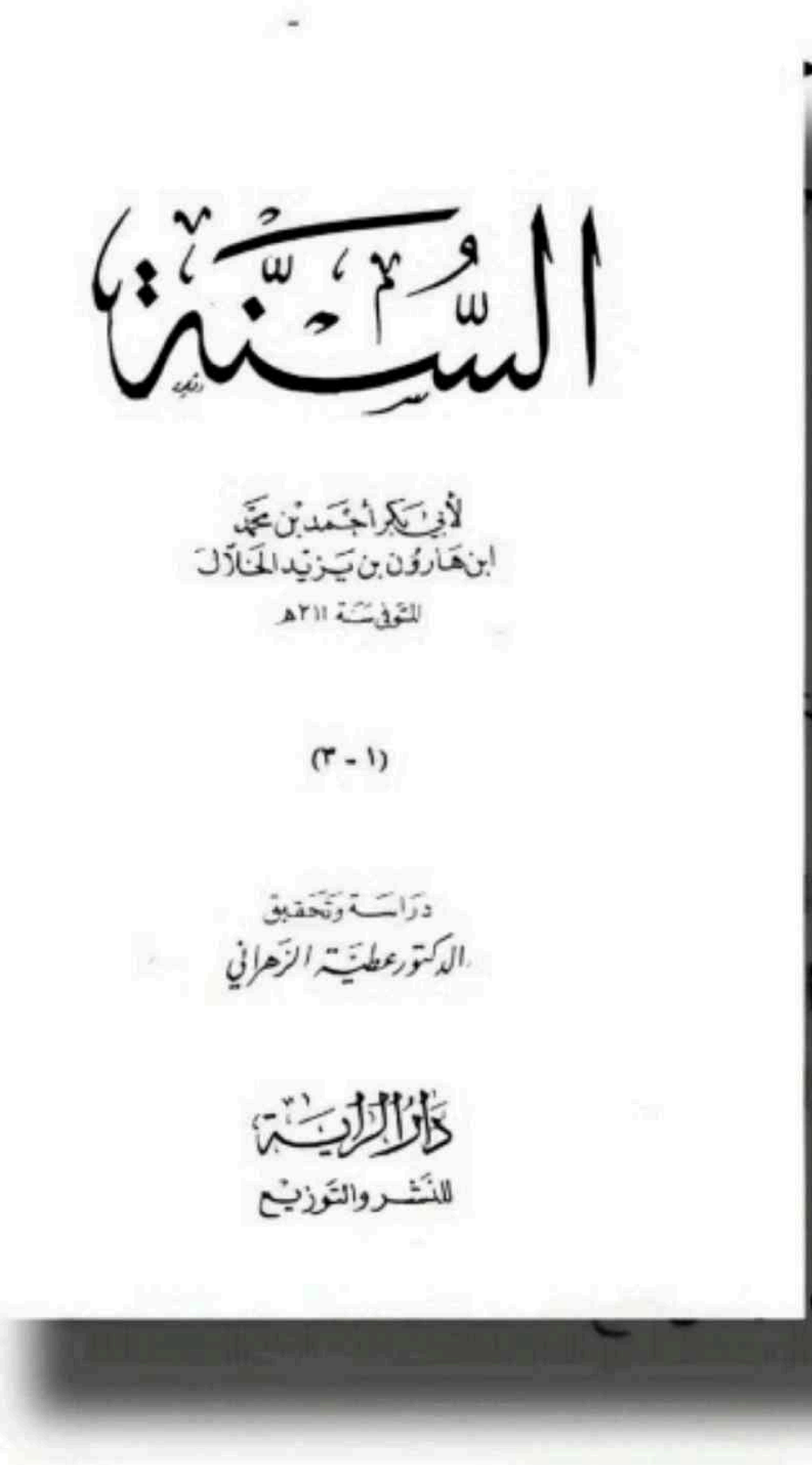

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ا
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ا
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ا
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ،
أفضل من الصحابي .

حافظ ابن حجرؒ صحیح بخاری 7109 صلح حسنؓ حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اس میں دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ رعایا کا بہت خیال رکھنے والے تھے، مسلمانوں پر انتہائی شفیق تھے، حکومتی معاملات میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور ہر معاملہ کے انجام کار سے بخوبی آشنا تھے۔

(فتح الباری 13/66)

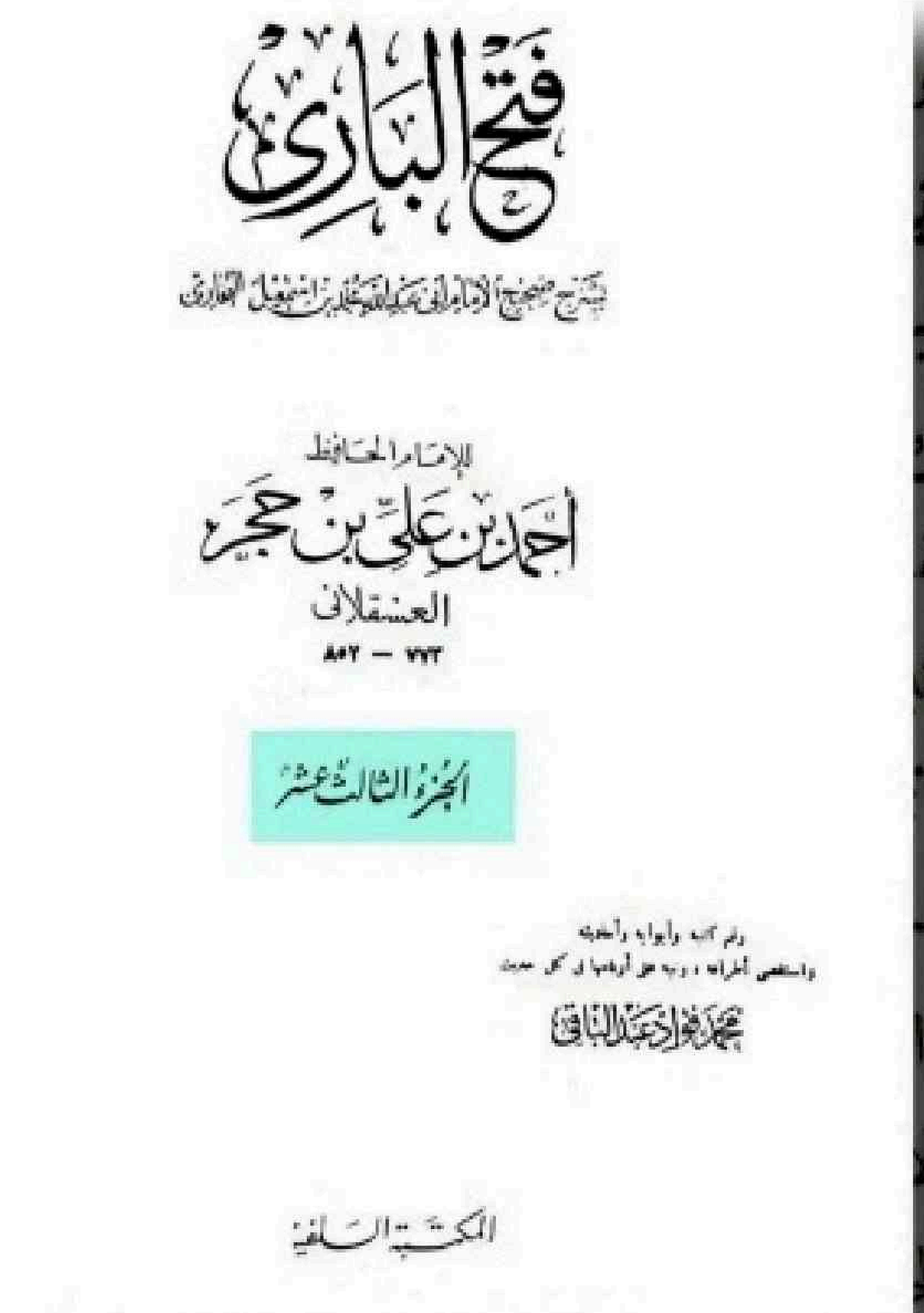

فيما أخرجه الاسماعيلي عن الحسن بن سفيان عن الصلت بن مسعود عن
« سمعت الحسن سمعت أبا بكرة » وهؤلاء كلهم من رجال الصحيح ، و
التين خطأ الباجي فقال : قال الداودي الحسن مع قربه من النبي ﷺ
لا يشك في سماعه منه وله مع ذلك صحبة . قال ابن التين : الذي في ال
البصري من أبي بكرة . قلت : ولعل الداودي إنما أراد رد توهم من
ظاهر وانما قال ابن المديني ذلك لأن الحسن كان يرسل كثيراً عمن لم يلق
أبي بكرة مرسلة فلما جاءت هذه الرواية مصرحة بسماعه من أبي بكرة
عن الدارقطني من أن الحسن هنا هو ابن علي في شيء من تصانيفه ، وا
البخاري أحاديث عن الحسن عن أبي بكرة ، والحسن انما روى عن الأ
لم يسمع من أبي بكرة ، لكن لم أر من صرح بذلك ممن تكلم في مرا
والبزار وغيرهم ، نعم كلام ابن المديني يشعر بأنهم كانوا يحملونه على الا
النبي ﷺ يخطب جاء الحسن فقال) وقع في رواية على بن زيد عن الح
يوماً إذ جاء الحسن بن على فصعد اليه المنبر » وفي رواية عبد الله بن محمد المذكورة « رأيت رسول الله ﷺ على المنبر والحسن بن على الى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول » ومثله في رواية ابن أبي عمر عن سفيان لكن قال « وهو يلتفت الى الناس مرة واليه أخرى » . **قوله** (ابني هذا سيد) في رواية عبد الله بن محمد « ان ابني هذا سيد » وفي رواية مبارك بن فضالة « رأيت رسول الله ﷺ ضم الحسن بن على اليه وقال : ان ابني هذا سيد » وفي رواية على بن زيد « فضمه اليه وقال : ألا إن ابني هذا سيد » . **قوله** (ولعل الله أن يصلح به) كذا استعمل « لعل » استعمال عسى لاشتراكهما في الرجاء ، والأشهر في خبر « لعل » بغير « أن » كقوله تعالى ﴿لعل الله يحدث﴾ . **قوله** (بين فئتين من المسلمين) زاد عبد الله بن محمد في روايته « عظيمتين » وكذا في رواية مبارك ابن فضالة وفي رواية على بن زيد كلاهما عن الحسن عند البيهقي ، وأخرج من طريق أشعث بن عبد الملك عن الحسن كالأول لكنه قال « واني لأرجو أن يصلح الله به » وجزم في حديث جابر ولفظه عند الطبراني والبيهقي « قال للحسن : إن ابني هذا سيد يصلح الله به بين فئتين من المسلمين » قال البزار : روى هذا الحديث عن أبي بكرة وعن جابر ، وحديث أبي بكرة أشهر وأحسن اسناداً ، وحديث جابر غريب . وقال الدارقطني : اختلف على الحسن فقيل عنه عن أم سلمة ، وقيل عن ابن عيينة عن أيوب عن الحسن ، وكل منهما وهم . ورواه داود بن أبي هند وعوف الأعرابي عن الحسن مرسلا . وفي هذه القصة من الفوائد علم من أعلام النبوة ، ومنقبة للحسن بن على فانه ترك الملك لا لقلة ولا لذلة ولا لعلة بل لرغبته فيما عند الله لما رآه من حقن دماء المسلمين ، فراعى أمر الدين ومصلحة الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علياً ومن معه ومعاوية ومن معه بشهادة النبي ﷺ للطائفتين بأنهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان بن عيينة يقول عقب هذا الحديث : قوله « من المسلمين » يعجبنا جداً أخرجه يعقوب بن سفيان في تاريخه عن الحميدي وسعيد بن منصور عنه . وفيه فضيلة الإصلاح بين الناس ولا سيما في حقن دماء المسلمين ، ودلالة على رأفة معاوية بالرعية ، وشفقته على المسلمين ، وقوة نظره في تدبير الملك ،

ابن شہاب زہری ؒ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ ؓ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطاب ؓ کی سیرت پر عمل کیا۔ اس میں ذرا برابر کوتاہی نہیں کی۔

(السنة لأبي بكر الخلال : 683، وسنده صحيح)

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، [٦٩/أ] قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) .

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا(١٠) قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام(١١)، عن أبيه(١٢) عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ٥٩٩/١ .

(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .

(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .

(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن احتمال التقاؤهما وارد لأن محمد بن بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي سنة ٢٦٥ ، وله اثنتان وتسعون سنة كما في تهذيب التهذيب ٢٩٦/٧ ، ٧٤/٩ .

(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد بـ... حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت مـ... والتعديل ١٦٢/٥ .

(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .

(٧) معمر بن راشد .

(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .

(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء عل... فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملو... الفتاوى ٤٧٩/٤ .

(١٠) ابن يحيى الشامي .

(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ر...

(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

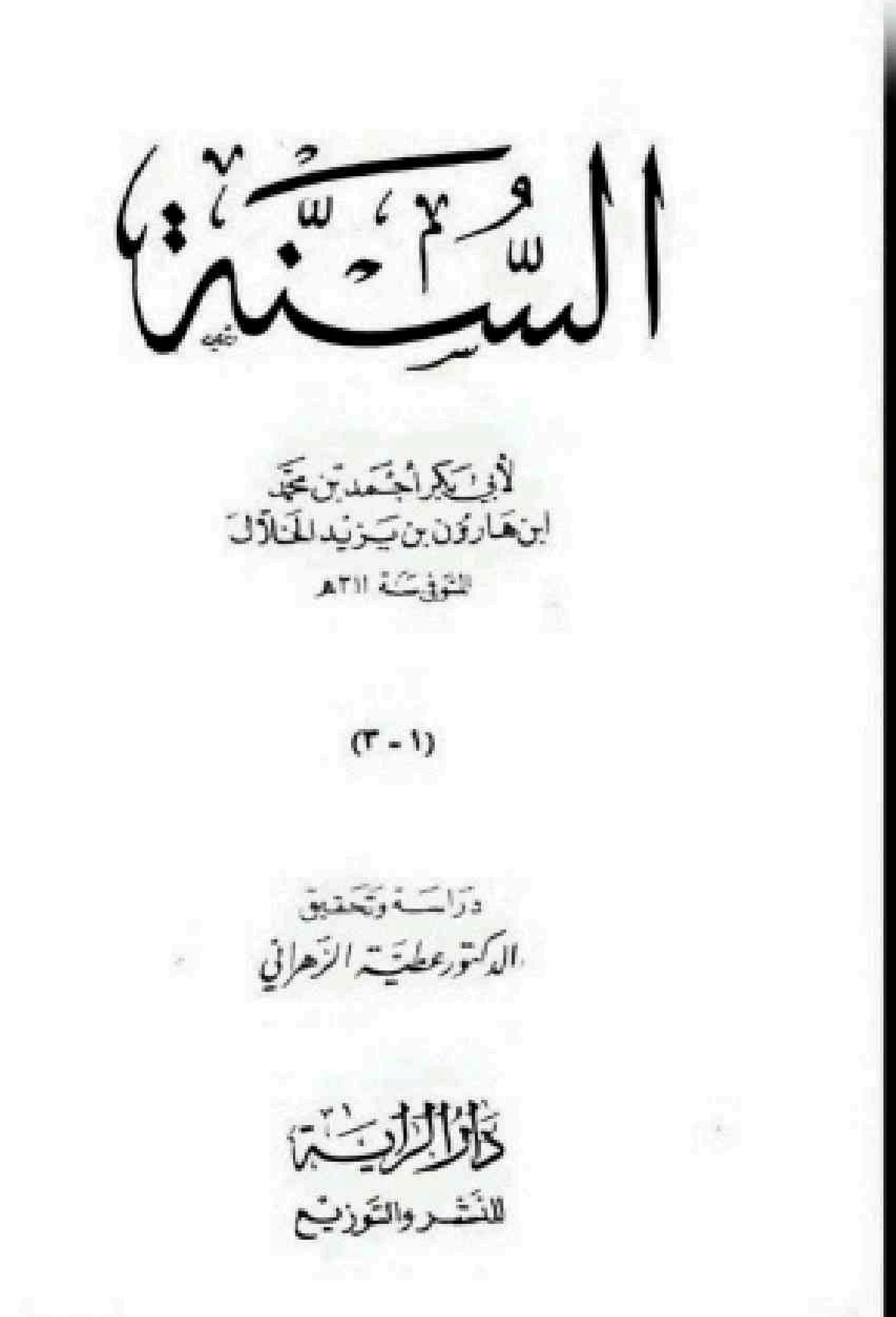

علامہ عینی حنفیؒ لکھتے ہیں کہ سیدنا حسنؓ کے (خلافت سونپنے) بعد سیدنا معاویہؓ کی خلافت پہ اجماع ہو گیا تھا۔

(البناية شرح الهداية 15/8)

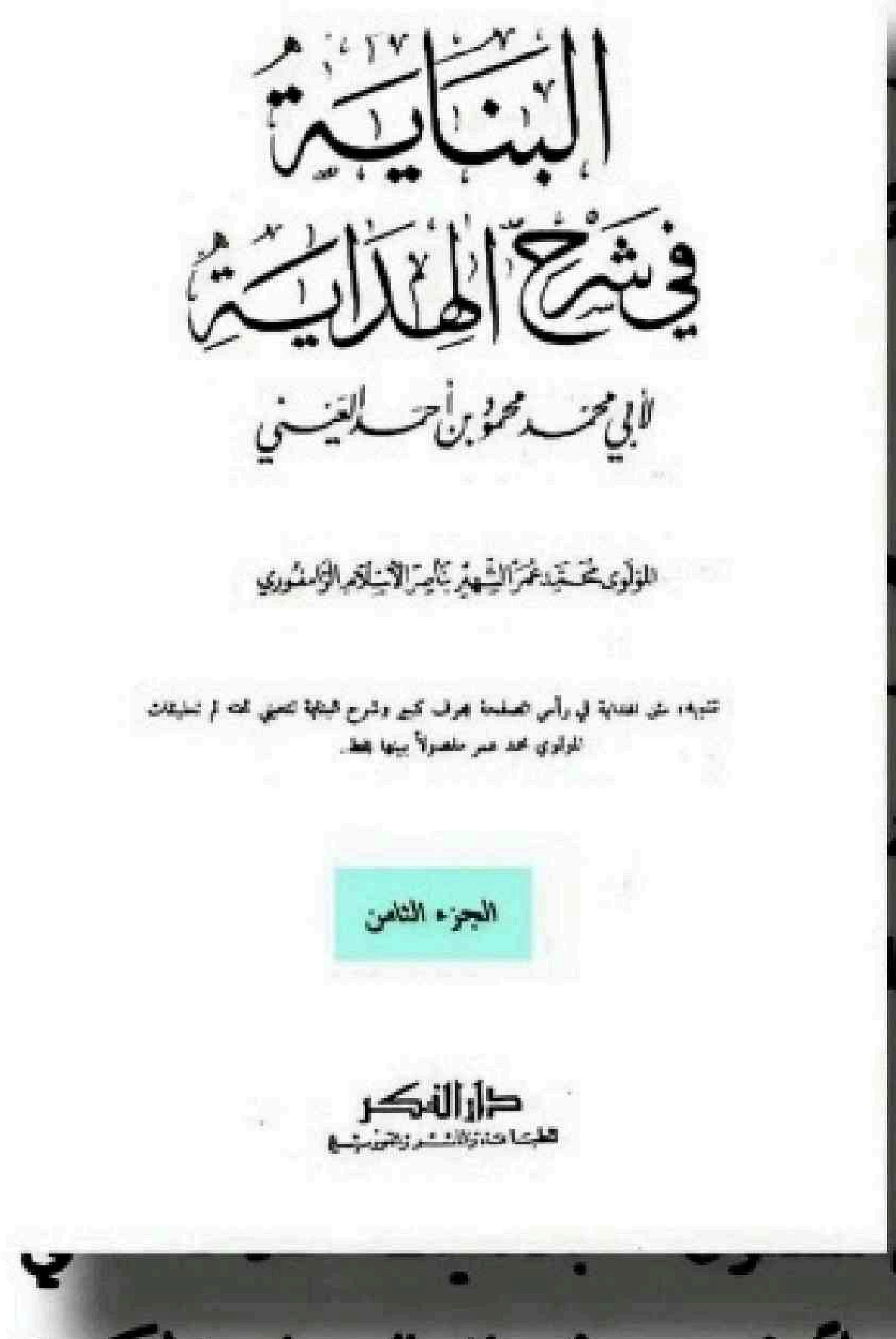

ولأن من طلبه يعتمد على نفسه ، فيحرم، و
ربه فيلهم ، ثم يجوز التقلد من السلطان الجا
لأن الصحابة « رض » تقلدوا من معاوية «
بيد علي رضي الله عنه في توبته ، والتاب

... الحـديث ، ولفظة أبي داود « رح » في طلب القض
وزاد عليه قوله ، واستعان عليه وكل اليه ، ومن لم يط
يسدده ، ولفظ الترمذي من ابتغاء القضاء وسأل شفعا
أنزل الله عليه ملكاً يسدده قوله ، وكل على صيغة المبني
فوض أمره اليها ، ومن فوض أمره إلى نفسه ، كان مخذولاً غيره مرشد إلى الصواب ، لكون النفس أمارة بالسوء ، قوله يسدده أي يلهمه الرشد ويوفقه للصواب .

(ولأن من طلبه) أي القضاء (يعتمد على نفسه) في الورع والعـلم والفطنة ، فيصير معجباً ، فلا يلهم الرشد ، ويحرم التوفيق ، وهو معنى قوله (فيحرم ومن أجـبر عليه يتوكل على ربه) ومن يتوكل على الله فهو حسبه (فيلهم) أي الرشد والصواب (ثم يجوز التقلد) أي تقليد القضاء (من السلطان الجائر كما يجوز من العادل لأن الصحابة رضي الله عنهم تقلدوا) أي القضاء (من معاوية « رض ») ابن أبي سفيان لما انفرد بالأمره وخالف علياً رضي الله عنه .

(والحق) أي والحال أن الحق (كان بيد علي رضى الله عنه في نوبته) أي في خلافته لأن الخلافة كانت له بعد عثمان رضي الله عنه بالنص ، وقيد بقوله في نوبته احـترازاً عن مذهب الروافض ، فإنهم يقولون الحق مع علي « رض » ، في جميع نوب الخلفاء في نوبة أبي بكر وعمر وعثمان « رض » ، ومع أولاده بعد علي « رض » ، وعند أهل السنة « رح » معاوية « رح » ، كان باغياً في نوبة علي رضي الله عنه ، وبعده إلى زمان ترك امير المؤمنين حسن « رض » الخلافة اليه فانعقد الإجماع على خلافة معاوية « رض » بعده (والتابعين) بالنصب عطفاً على قوله لأن الصحابة « رض » (تقلدوه) أي القضاء (من الحجـاج)

سیدنا عمر فاروقؓ معمولی معیار رکھنے والے حاکم نہیں تھے؛ وہ گورنر مقرر کرتے وقت عدل، دیانت، دینی بصیرت، انتظامی صلاحیت اور رعایا کے حقوق کو سامنے رکھتے تھے۔ صحیح مسلم میں ان کا اصول واضح ہے کہ گورنر اس لیے مقرر کیے جاتے ہیں کہ وہ انصاف کریں، لوگوں کو دین و سنت سکھائیں اور ان کے حقوق ادا کریں۔ (صحیح مسلم: حدیث 1258) پھر اسی بااصول اور انتہائی محتاط خلیفہ نے سیدنا معاویہؓ کو بھی گورنر مقرر فرمایا۔ اتنے محتاط اور عادل خلیفہ کا سیدنا معاویہؓ کو گورنری دینا پھر اپنی شہادت تک اسے اس عہدے پر برقرار رکھنا سیدنا معاویہؓ کی بڑی فضیلت اور مضبوط تاریخی شہادت ہے۔

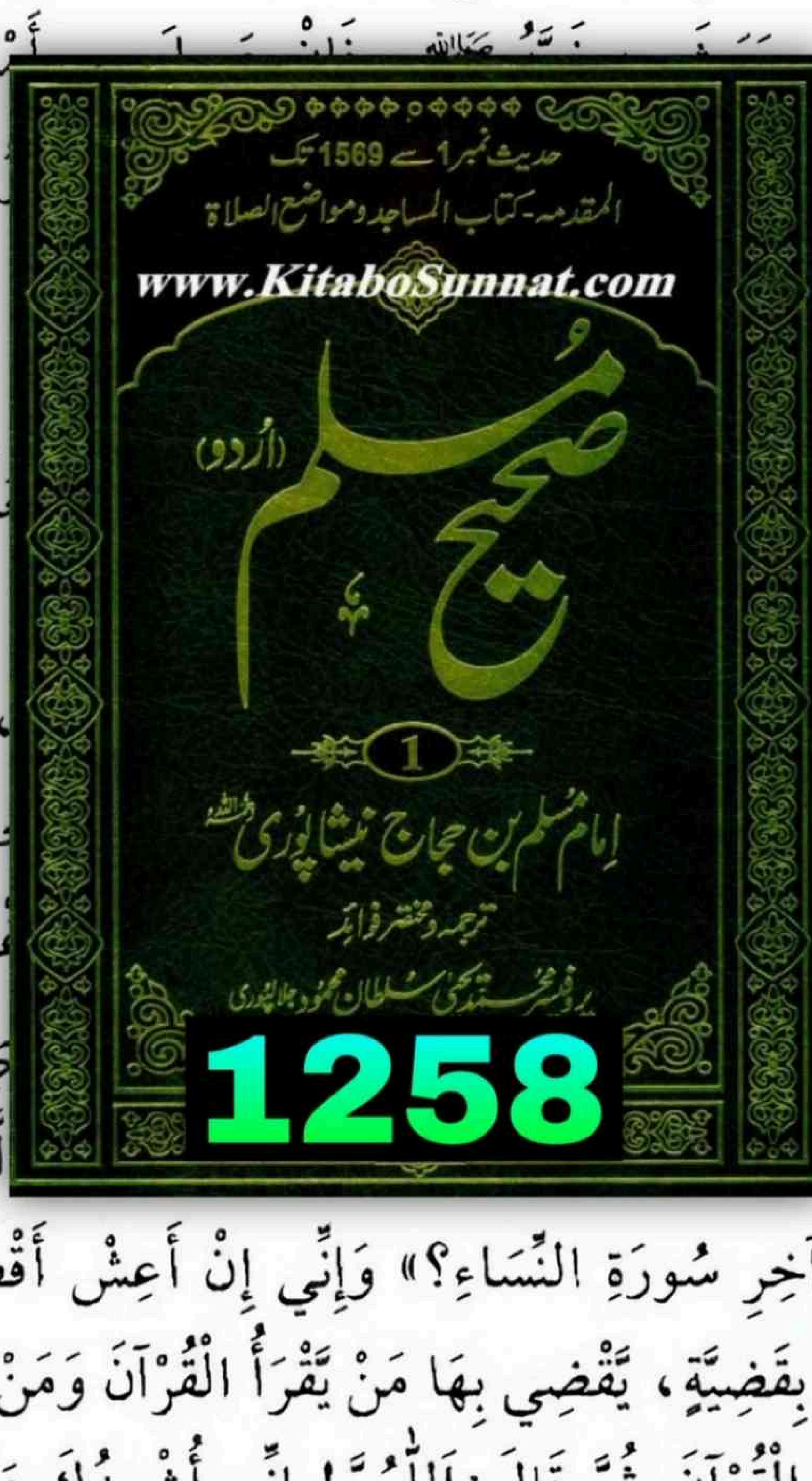

فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ؟» وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ، يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلٰى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ، وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَمْرِهِمْ. ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ، هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ، أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

اس شریعت کو جس کے ساتھ اس نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اگر مجھے جلد موت آجائے تو خلافت ان چھ حضرات کے باہمی مشورے سے طے ہوگی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ جن کو میں نے اسلام کی خاطر اپنے اس ہاتھ سے مارا ہے، وہ اس امر (خلافت) پر اعتراض کریں گے، اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے، پھر میں اپنے بعد جو (حل طلب) چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ان میں سے میرے نزدیک کلالہ کی وراثت کے مسئلے سے بڑھ کر کوئی مسئلہ زیادہ اہم نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی مسئلے کے بارے میں اتنی دفعہ رجوع نہیں کیا جتنی دفعہ کلالہ کے بارے میں کیا اور آپ نے (بھی) میرے ساتھ کسی مسئلے میں اس قدر سختی نہیں برتی جتنی میرے ساتھ آپ نے اس مسئلے میں سختی کی حتی کہ آپ نے انگلی میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: ''اے عمر! کیا گرمی کے موسم میں اترنے والی آیت تمھارے لیے کافی نہیں جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے؟'' میں اگر زندہ رہا تو میں اس مسئلے (کلالہ) کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ (ہر انسان) جو قرآن پڑھتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے اس کے مطابق فیصلہ کر سکے گا، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں شہروں کے گورنروں کے بارے میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے لوگوں پر انھیں صرف اس لیے مقرر کر کے بھیجا کہ وہ ان سے انصاف کریں اور لوگوں کو ان کے دین اور ان کے نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے اموالِ فے ان میں تقسیم کریں اور اگر لوگوں کے معاملات میں انھیں کوئی مشکل پیش آئے تو اسے میرے سامنے پیش کریں۔ پھر اے لوگو! تم دو پودے کھاتے ہو، میں انھیں (بو کے اعتبار سے) برے پودے ہی سمجھتا ہوں، یہ پیاز اور لہسن ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب مسجد میں آپ کو کسی آدمی سے ان کی بو آتی تو آپ اسے بقیع کی طرف نکال دینے کا حکم صادر فرماتے، لہٰذا جو شخص انھیں کھانا چاہتا ہے وہ انھیں پکا کر ان کی بو مار دے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”معاویہ رضي اللہ عنہ کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کو حضرت عمر رضي اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضي اللہ عنہ نے ایک علاقے کا امیر مقرر کیا اور وہ اُس وقت اتنا تجربہ نہیں رکھتے تھے، لیکن انہوں نے اس علاقے کو سنبھالا اور اس کا مکمل اعتبار سے خیال کیا اور اپنی سخاوت اور بردباری کے ساتھ لوگوں کو راضی رکھا۔“

[سیر أعلام النبلاء - ط الرسالة، ۳/۱۳۲]

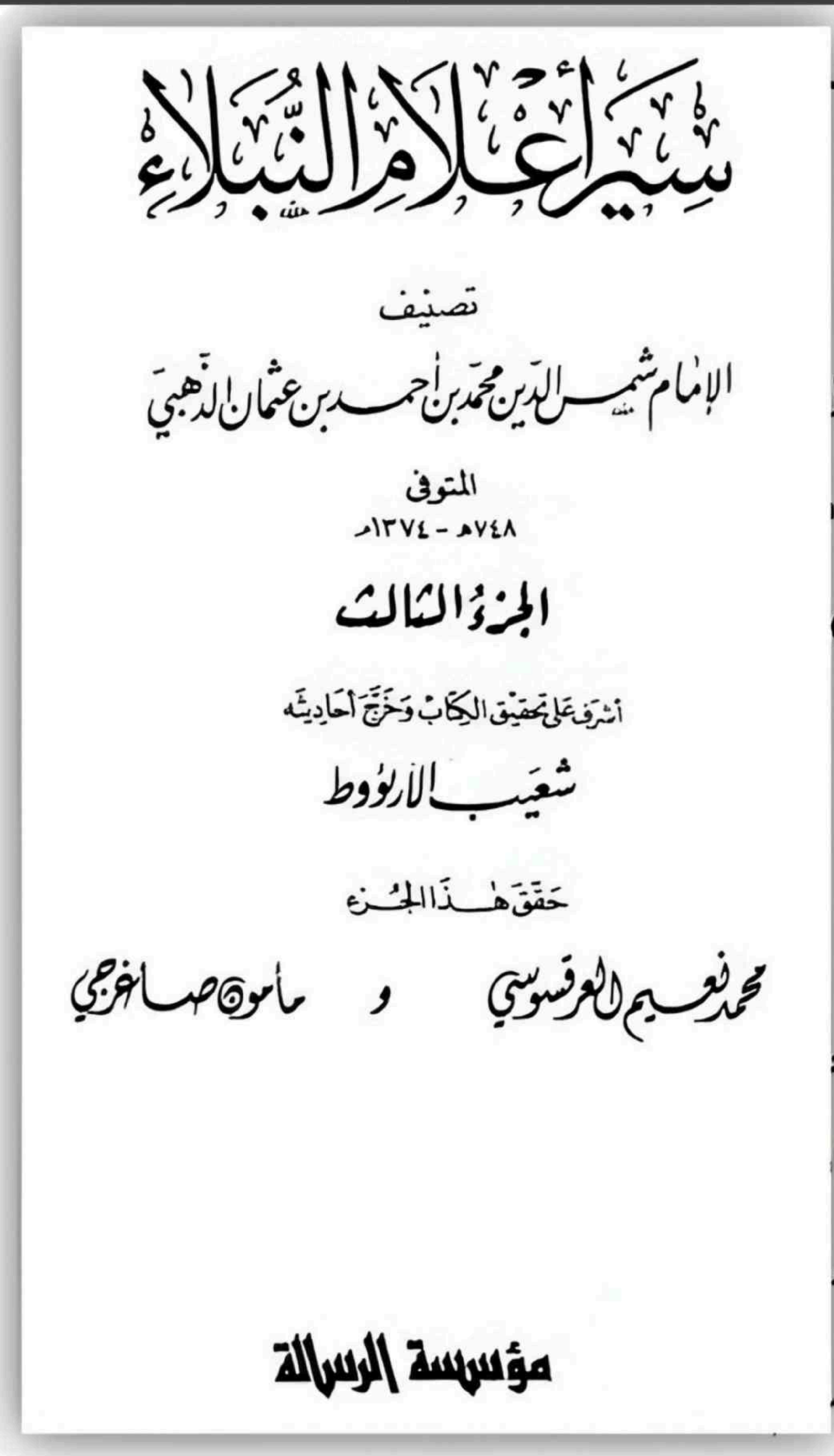
سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

الأصم : حدثنا أبي ، سمعتُ

ﷺ في فضل معاوية شيء[1] .

ابن فُضَيل : حدّثنا يزيدُ بن

الأحوص ، عن أبي بَرْزَة ؛ كنا مع ال

انظروا ما هذا ؟ فصعدتُ فنظرتُ ،

فجئتُ فأخبرتُه ، فقال : « اللهم أركسه

دَعّاً[2] » .

هذا مما أنكر على يزيد .

ابن لهِيعة : عن يونس ، عن

على الشام أميرين ، أبا عبيدة بنَ الج

يزيد . فنعاه عُمر إلى أبي سفيان ، فقا

فقال : وصلَتْكَ يا أميرَ المؤمنين رح

وقال خليفة : ثم جَمَع عمرُ ال

قلت : حسبُكَ بمن يُؤمِّره عُمر ، ثم عثمان علىٰ إقليم ـ وهو ثغر ـ فيضبطُه ، ويقومُ به أتمَّ قيام ، ويُرضي الناسَ بسخائه وحلمه ، وإنْ كان

---

(١) ابن راهويه : هو إسحاق ، وقد أورد الخبر الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٧ .

(٢) يزيد بن أبي زياد الهاشمي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن ، وشيخه فيه وهو سليمان بن عمرو بن الأحوص مجهول الحال ، وهو في « المسند » ٤ / ٤٢١ ، ونسبه الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٨ لأبي يعلىٰ ، وقد ذكره ابنُ الجوزي في « موضوعاته » وقال : لا يصح ، يزيدُ بن أبي زياد كان يتلقن . وله شاهد بنحوه يزيدُه وهناً ، رواه الطبراني في «الكبير» عن ابن عباس . وفيه عيسى بن سوادة النخعي وهو كذاب . وركست الشيء وأركسته : إذا رددته ورجعته ، والدَّعُّ : الطرد والدفع .

(٣) انظر « تاريخ دمشق » ١ / ٢١٨ لأبي زرعة .

(٤) « تاريخ خليفة » : ١٥٥ ، ١٧٨ .

شیخ الاِسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”عمر رضي اللہ عنہ لوگوں کے حالات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور سیاسی امور میں سب سے زیادہ ذہین تھے اور خواہشات نفسانی سے سب سے زیادہ دور تھے اپنے دورِ خلافت میں کسی بھی اپنے قریبی رشتہ دار کو والی مقرر نہیں کیا، یقیناً وہ تو والی (امیر یا گورنر) صرف اسی کو مقرر کرتے تھے، جس کو وہ لائق سمجھتے تھے، امیر معاویہ رضي اللہ عنہ کو بھی اسی وجہ سے انہوں نے امیر مقرر کیا کہ وہ انہیں لائق سمجھتے تھے۔“

[منہاج السنۃ النبویۃ، ۸/۱۴۲]

وأما حمله إلى عند يزيد[1] فباطل، وإسناده منقطع[2].

وعمه يزيد الرجل الصالح هو من الصحابة، تُوفى فى خلافة عمر، فلما مات ولَّى معاوية مكان أخيه. وعمر من أعلم الناس بأحوال الرجال، وأحذقهم فى السياسة، وأبعد الناس عن الهوى، لم يُولِّ فى خلافته أحداً من أقاربه، وإنما كان يختار للولاية من يراه أصلح لها، فلم يولِّ معاوية إلا وهو عنده ممن يصلح للإمارة.

ثم لما تُوفى[3] زاد عثمان فى

وكانت الشام فى خلافة عمر أربع

والأردن. ثم بعد ذلك فُصلت قِنَّسْ

هذا عُمِّرت حلب وخربت قِنَّ

المسلمين وأهل الكتاب.

وأقام معاوية نائبا عن عمر و

سنة، ورعيته شاكرون لسيرته وإح

قتال علىّ.

ومعلوم أنه خير من أبيه أبى س

١٨٠/٤ ولاية أبيه، فلا يقال: إنه / لم ت

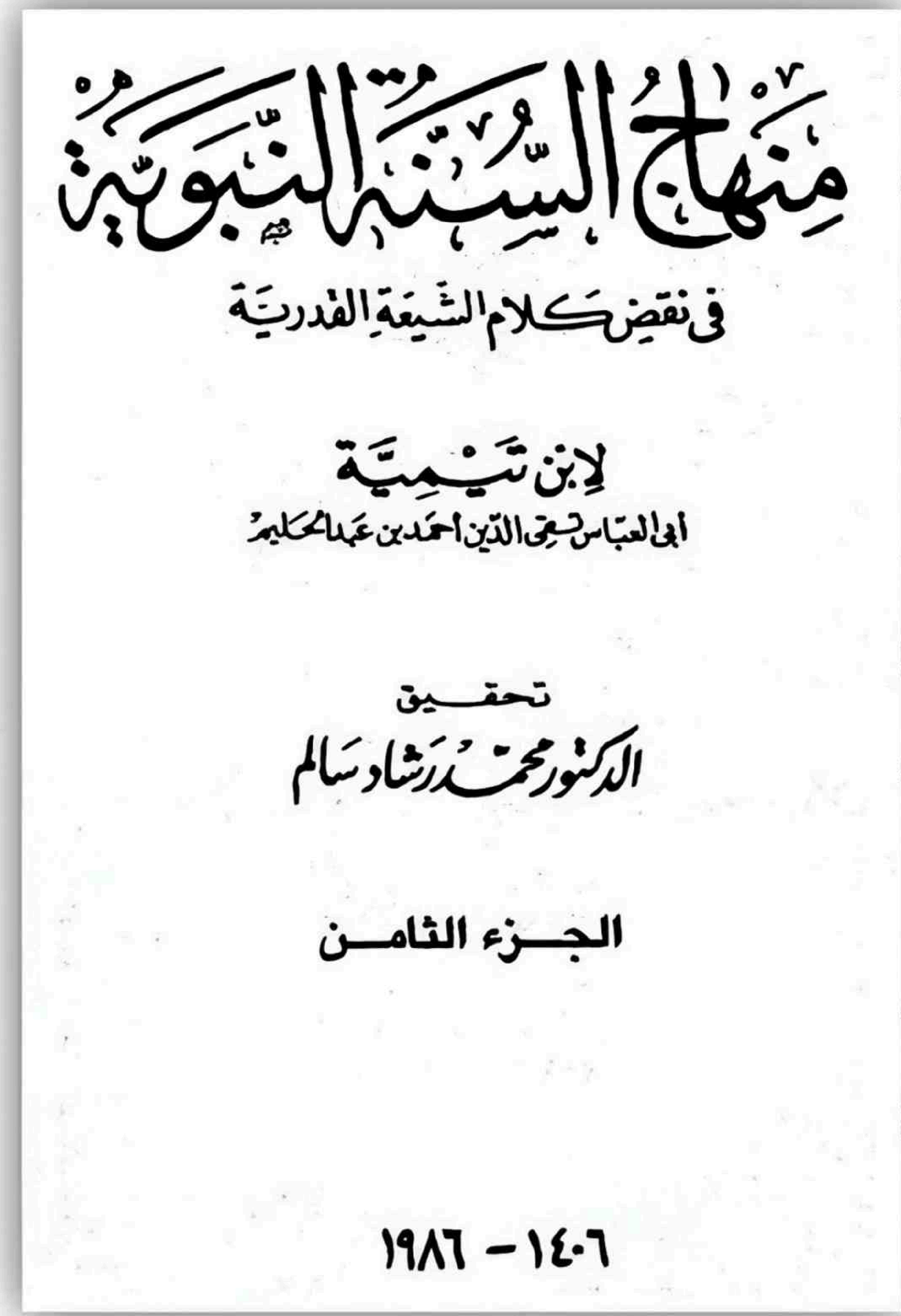
مِنهَاج السُّنّة النَّبَوِيَّة
فى نقض كلام الشيعة القدرية
لابن تيمية
أبى العباس تقى الدين أحمد بن عبد الحليم
تحقيق
الدكتور محمد رشاد سالم
الجزء الثامن
١٤٠٦ - ١٩٨٦

---

(١) م: إلى يزيد.

(٢) قال ابن كثير فى «البداية والنهاية» ١٩٢/٨: «وقد اختلف العلماء بعدها فى رأس الحسين هل سيّره ابن زياد إلى يزيد أم لا، على قولين، والأظهر منهما أنه سيّره إليه، وقد ورد فى ذلك آثار كثيرة، فالله أعلم». وانظر «البداية والنهاية» ١٩١/٨-١٩٨.

(٣) ن، م: ثم لما تولى عثمان. وفى (م) شطب على كلمة «عثمان».

خلافتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ علیہ کے بارے میں امام محدث محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

”حضرت معاویہ رضي اللہ عنہ کئی سالوں تک (حکومت کے معاملے میں) عمر بن خطاب رضي اللہ عنہ کی سیرت کے مطابق عمل کر رہے تھے، اس مسئلے میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کی۔“

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ٢/٤٤٤، رقم: ٦٨٣، قال المحقق: الدكتور عطية الزهراني: إسناده صحيح]

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا (١) نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر (٢) فيكم فوق ثلاث قالوا : [٦٩/أ] إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو (٣) وما كره . والله عز وجل غير (٤) .

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر (٥) قال : ثنا أبو أسامة (٦) قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر (٧) ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم (٨) منها شيئاً (٩) .

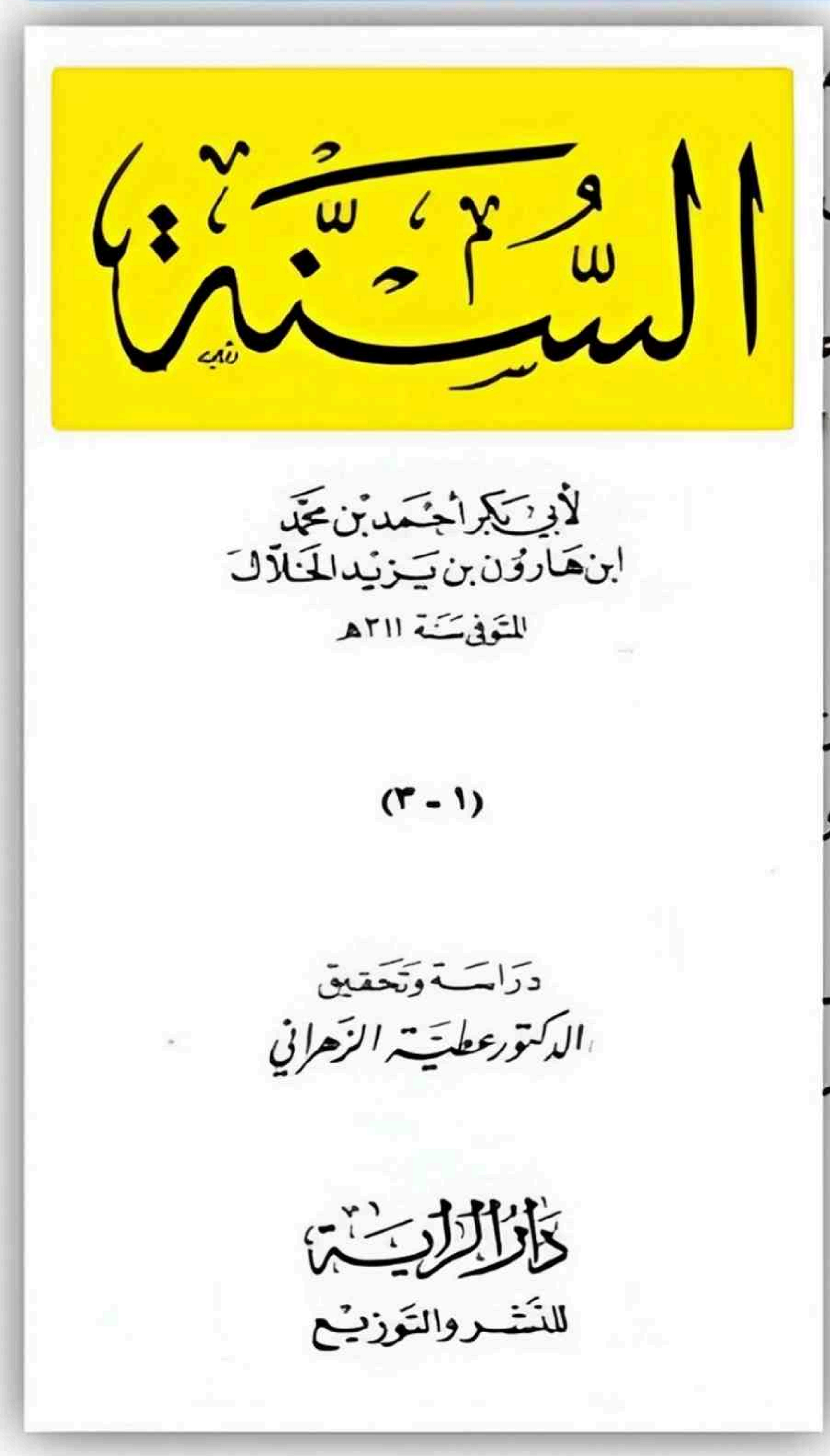
السُّنَّة
لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ
(١ - ٣)
دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني
دار الراية
للنشر والتوزيع

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا م
حديث وكيع ، عن هشام (١١)، عن

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي ع
(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود ا
(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .
(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن
محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن
بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب تو
كما في تهذيب التهذيب ٧/٢٩٦ ، ٩/٧٤ .
(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حم
حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمع
والتعديل ٥/١٦٢ .
(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .
(٧) معمر بن راشد .
(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .
(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء على أن معاوية أفضل ملوك هذه الأمة فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملوك ، كان ملكه ملكاً ورحمة . . . الفتاوى ٤/٤٧٩ .
(١٠) ابن يحيى الشامي .
(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ربما دلس .
(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

مؤمنوں کے ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن بطتہؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی ہیں۔ ان کے فضائل کو بیان کیا کرو۔

(الشرح والابانة على أصول اہل السنة والديانة 177)

٣٢٥- ويُحِبُّ جميعَ أصحابِ رسولِ الله ﷺ على مَراتِبِهم، ومنازِلِهم أوَّلًا فأوَّلًا: مِن أهلِ بدرٍ، والحُديبيةَ، وبيعةِ الرِّضوانِ، وأُحُدٍ.

فهؤلاءِ أهلُ الفضائلِ [٢١/أ] الشَّريفةِ، والمَنازِلِ المُنيفةِ، الذين سبقت لهُم السَّوابقُ، رحمهُم الله أجمعين.

٣٢٦- وتترحَّمُ على أبي عبدالرَّحمنِ مُعاويةَ بن أبي سُفيان، أخي أمِّ حبيبَةَ زوجةِ رسولِ الله، خالِ المؤمنين (١) أجمعين، وكاتبِ الوحي.

وتذكرُ فضائلَهُ، وتروي ما رُوِيَ فيه عن رسولِ الله ﷺ؛ فقد

٣٢٧- قال ابنُ عُمرَ: كنَّا مع رسول الله ﷺ فقال: «**يدخُلُ عليكُم مِن هذا الفَجِّ رَجُلٌ مِن أهلِ الجنَّةِ**». فدخل مُعاوِيةُ رحمهُ الله (٢).

قال ابن القيم في «زاد المعاد» (١٠٦/١): وكانت أحبَّ الخلق إليه، ونزل عذرها من السَّماء، واتفقت الأمة على كُفرِ قاذفها، وهي أفقه نسائه وأعلمهن ...

(١) في «السُّنة» للخلال (٦٥٧) أن أبا طالب سأل الإمام ... وابن عُمر خال المؤمنين؟ قال: نعم، مُعاوية أخو أم حبـ... وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمهما. قلت: أ...

وفيه أيضًا (٦٥٩): عن أبي الحارث قال: وجهنا ر... ما قولك رحمك الله فيمن قال: لا أقول: (إن مُعاوية ... المؤمنين)؛ فإنّه أخذها بالسّيفِ غصبًا؟ قال أبو عبـ... هؤلاء القوم، ولا يُجالسون، ونُبيّن أمرهم للنّاس.

وذكر غير واحد الخلاف بين أهل السُّنة في إطلا... لأمهات المؤمنين. انظر: «منهاج السُّنة» (٣٦٩/٤)...

(٢) رواه ابن عدي في «الكامل» (٣٣٠/٢)، والخلال (٤... (٢٧٧٩). قال في «العلل المتناهية» (٤٤٩-٤٥١):

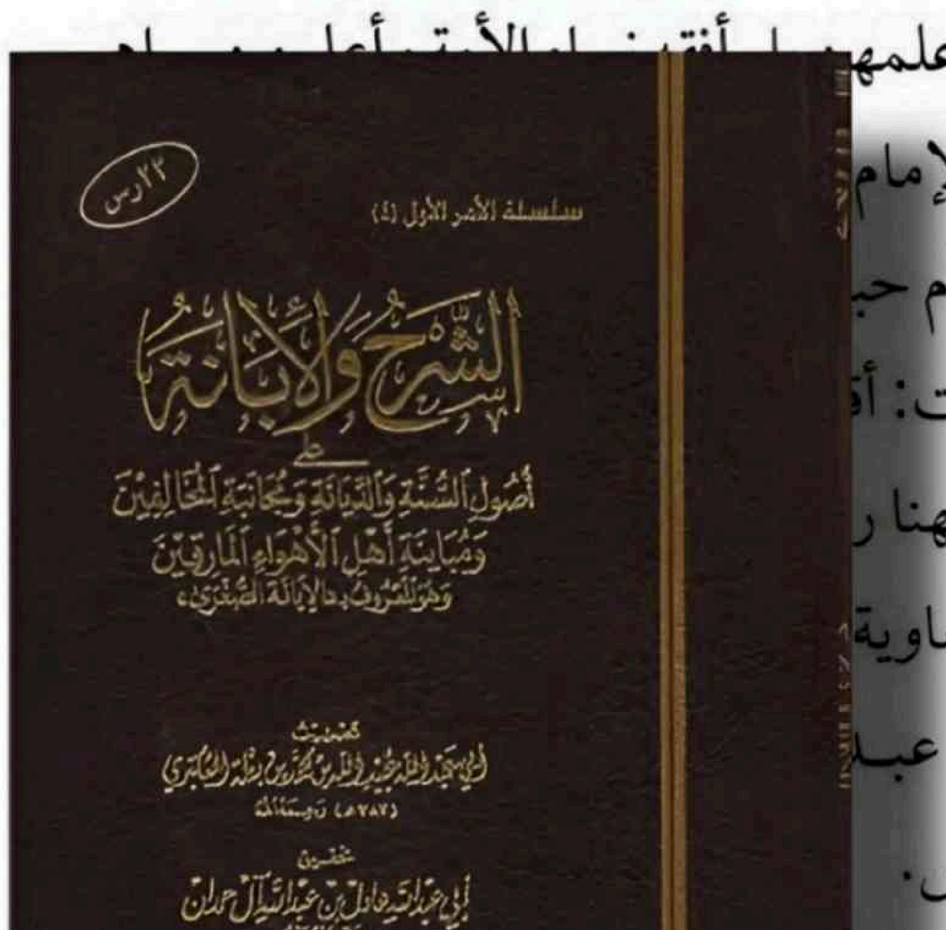

مؤمنوں کے ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابو الحسین ابن ابی یعلیٰ رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی رب العالمین ہیں۔

(الاعتقاد 43)

والزبير(١) وسعد(٢) وسعيد(٣) وعبد الرحمن بن عوف(٤) وأبو عبيدة بن جراح(٥) ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم. ومعاوية(٦) خال المؤمنين، وكاتب وحي رب العالمين.

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة(٧) والمجسمة.

---

(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد
القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم با
وقعة الجمل.

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن
أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهم
وهو آخر العشرة وفاة، انظر التقريب (ص ٢

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي،
٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين، انظر التقريب

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الح
العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ. وقيل

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن
القرشي، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيدة
بدراً، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة، انظر التقريب (٧٤٦ ص) رقم (٣١١٥).

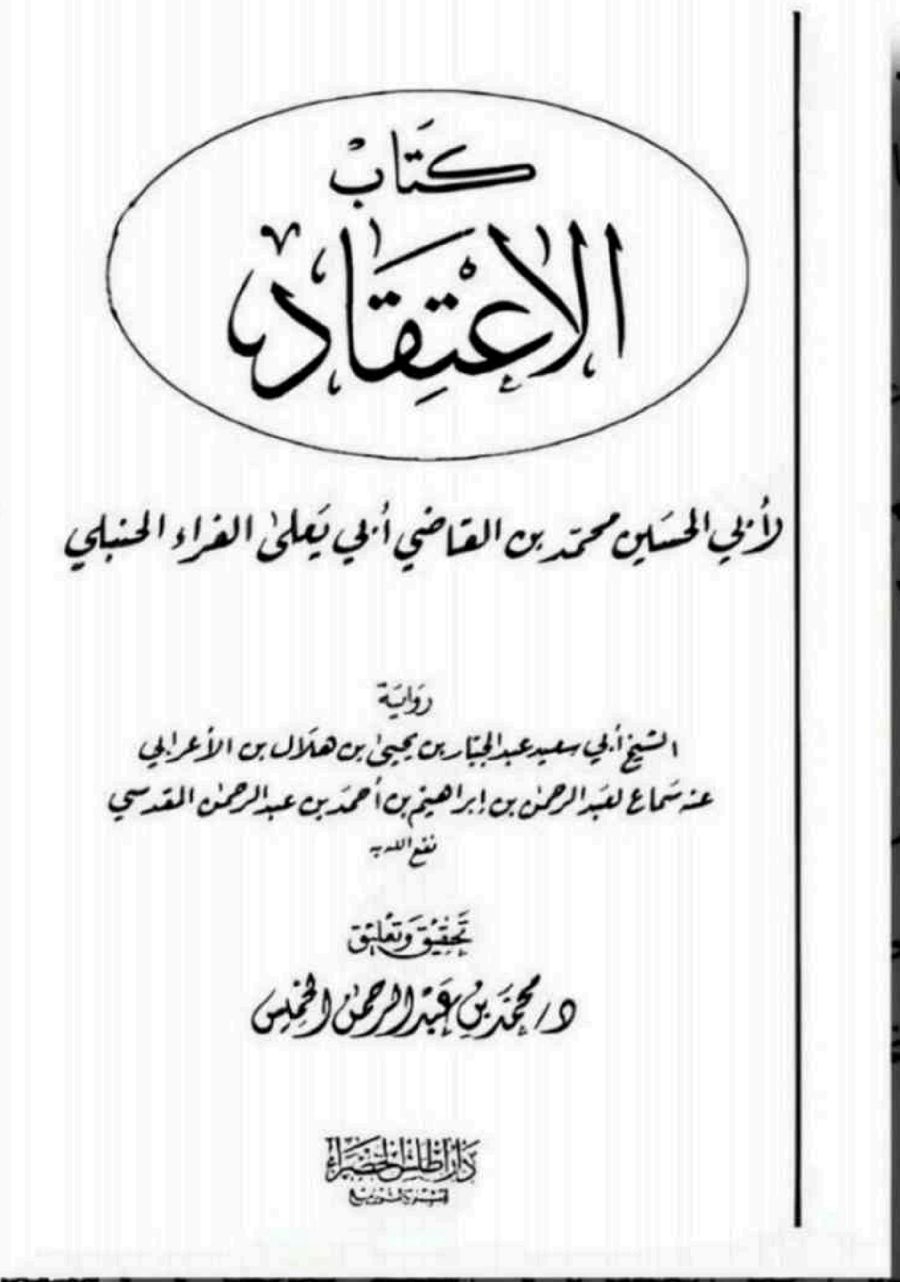

(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي، أبو عبد الرحمن الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨).

(٧) المشبهة: هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة: الحكمية: أصحاب هشام بن الحكم الرافضي، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية، وأنه طويل عريض، طوله مثل عرضه.

مؤمنوں کے ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس [٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ...
وسئل :/ من أفضل: معاوية أو عمر ب... [٦٧/أ]

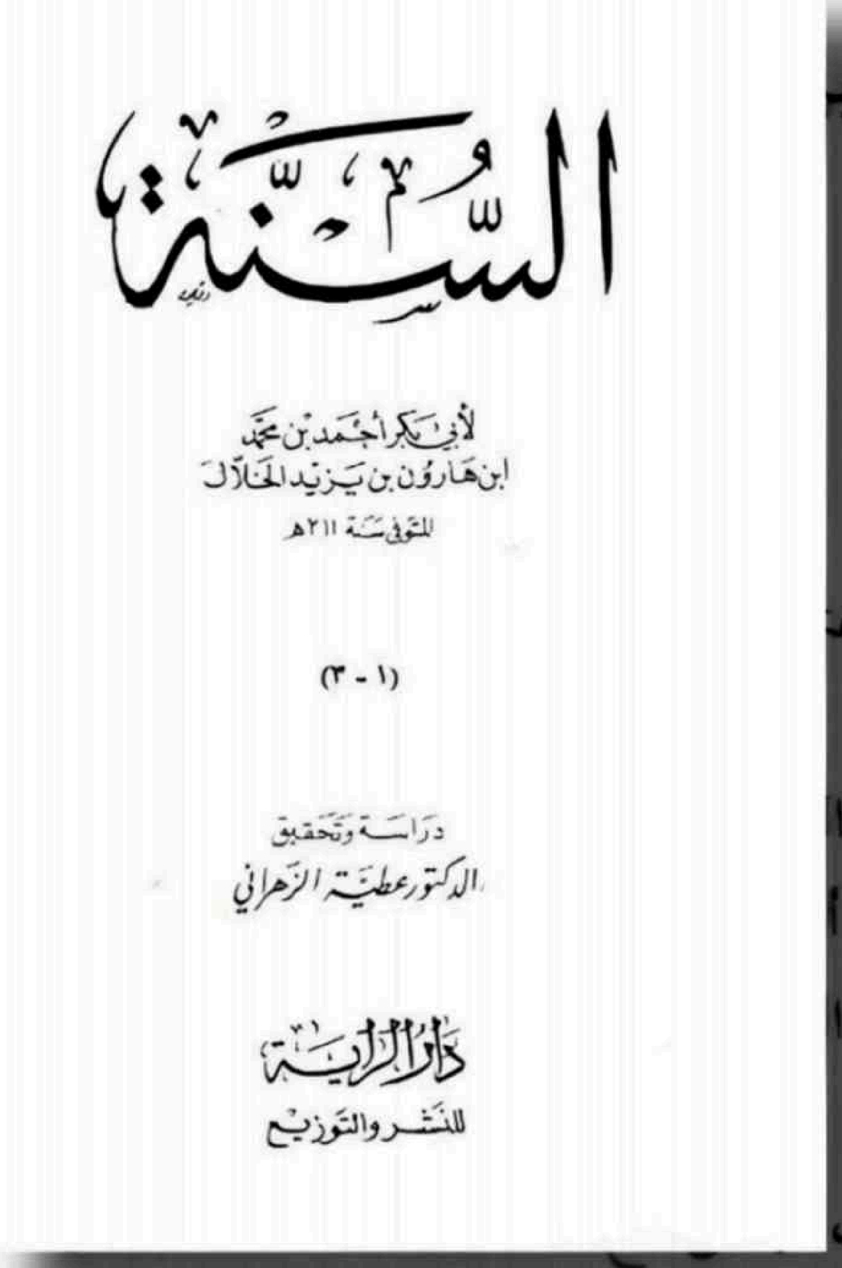

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع...
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ا...
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ...
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ...
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ...
أفضل من الصحابي .

مؤمنوں کے ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

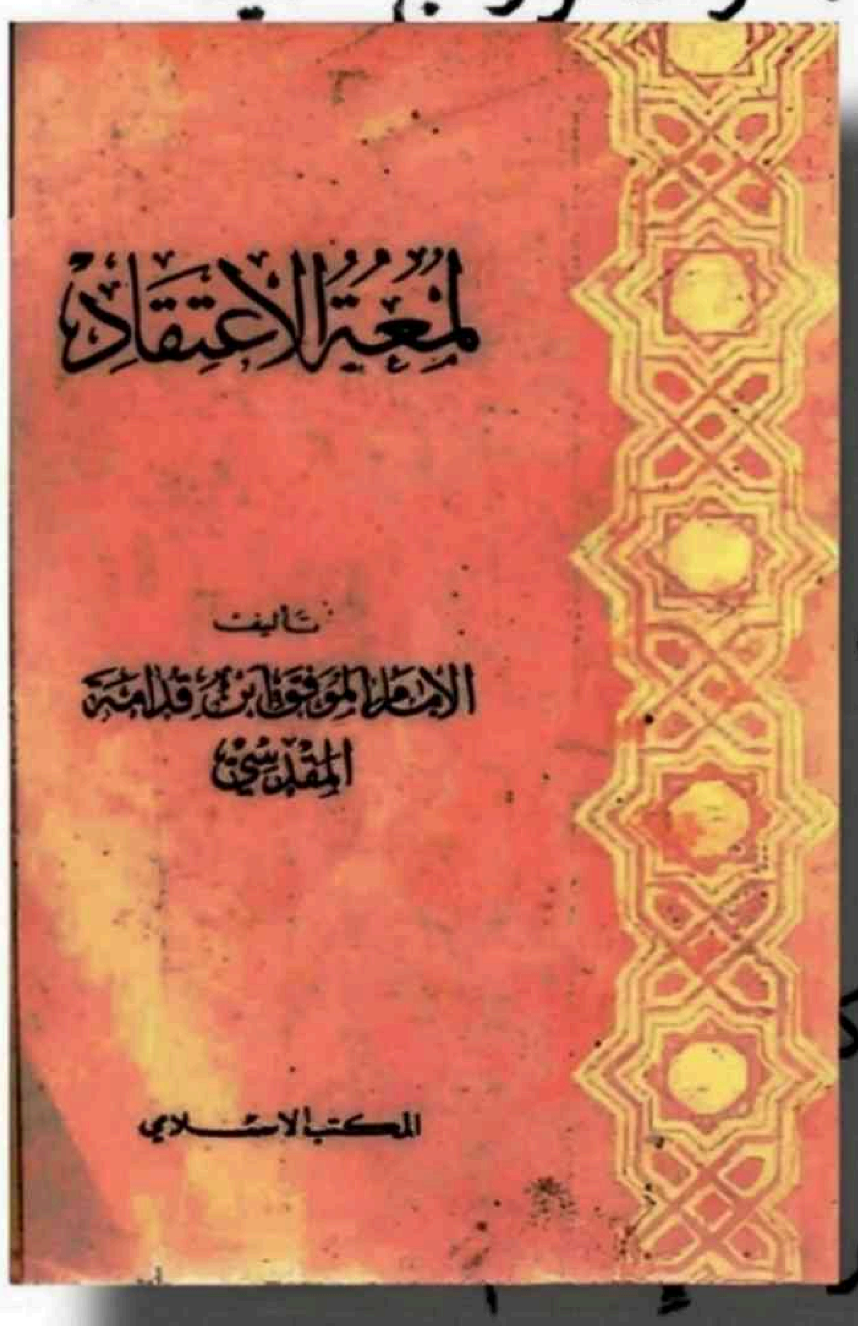

ومن السنة : هجران ...
ومباينتهم ، وترك الجدال ...
الدين ، وترك النظر في ...
والاصغاء إلى كلامهم ، وكـ...
بدعة ، وكل متسم بغير ...

سیدنا
مؤمنون کے ماموں معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح البخاری کے شارح امام اصبہانیؒ اہل حدیث کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: سیدنا معاویہ بن ابوسفیانؓ کو وحی الہی کا کاتب و امین، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سواری پہ سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة للصبهانى 232/1)

مخلوق، منه بدا وإليه يعود، ومن قال: إنه مخلوق فهو كافر بالله جهمي، ومن وقف في القرآن فقال: لا أقول: مخلوق ولا غير مخلوق فهو واقفي جهمي، ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو لفظي[1] جهمي، ولفظي بالقرآن وكلامي بالقرآن وقراءتي وتلاوتي للقرآن قرآن، والقرآن حيثما تلي وقرىء وسمع وكتب وحيثما تصرف[2] فهو غير مخلوق/وأن أفضل الناس [٤٦/أ] وخيرهم/بعد رسول الله ﷺ أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم عليّ الرضا رضي الله عنهم أجمعين، فإنهم الخلفاء الراشدون المهديون، بويع كل واحد منهم يوم بويع، وليس أحد أحق بالخلافة منه[3]، وأن رسول الله ﷺ شهد للعشرة بالجنة، وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، وأن عائشة الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله مبرأة من كل دنس، طاهرة من كل ريبة، فرضي الله عنها، وعن جميع أزواج رسول الله ﷺ أمهات المؤمنين الطاهرات وأن معاوية بن أبي سفيان كاتب وحي الله وأمينه، ورديف رسول الله ﷺ وخال المؤمنين رضي الله عنه، وأن الله عز وجل استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تأويل، فالاستواء معقول، والكيف فيه مجهول، والإيمان به واجب، والإنكار له كفر، وأنه جل جلاله مستوٍ على عرشه بلا كيف، وأنه جل جلاله بائن من خلقه والخلق بائنون منه، فلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لأنه الفرد البائن من خلقه، الواحد الغني عن الخلق، علمه بكل مكان، ...
لا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في ال...
وما تكنه الصدور ﴿وما تسقط من ورقة إلا يعلمها...

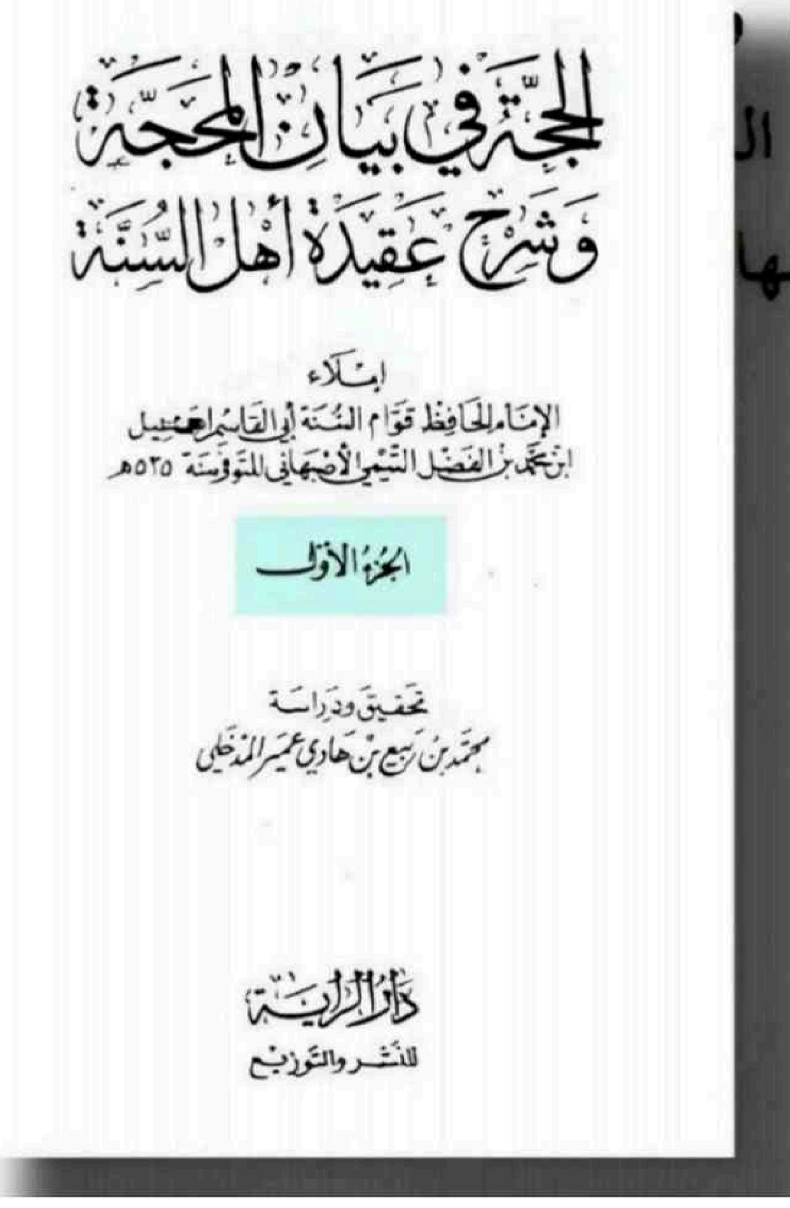

---

(١) تقدم تعريف الواقفة واللفظية.

(٢) في جـ «يصرف».

(٣) في الأصل «منهم» وهو خطأ.

(٤) في جـ «ولا يعزب».

مؤمنوں کے سیدنا ماموں معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی رب العالمین ہیں، فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(تاریخ دمشق 59/55)

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي يكنى أبا عُبَيْد الله، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين(١).

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبُو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبُو عُبَيْد الله مُعَاوِيَة بن صَالِح(٢)، قال ابن زَبْر: وقال أَبُو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي(٣).

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخْر أَبي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبُو عَبْد الرَّحْمٰن، الأُمَوي(٤)

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أَبي(٥).

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثْمَان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد الله بن عبّاس، وأَبُو س...

وجرير بن عَبْد الله البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد الل...

وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبُو إدريس الخولا...

الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبُو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم، ...

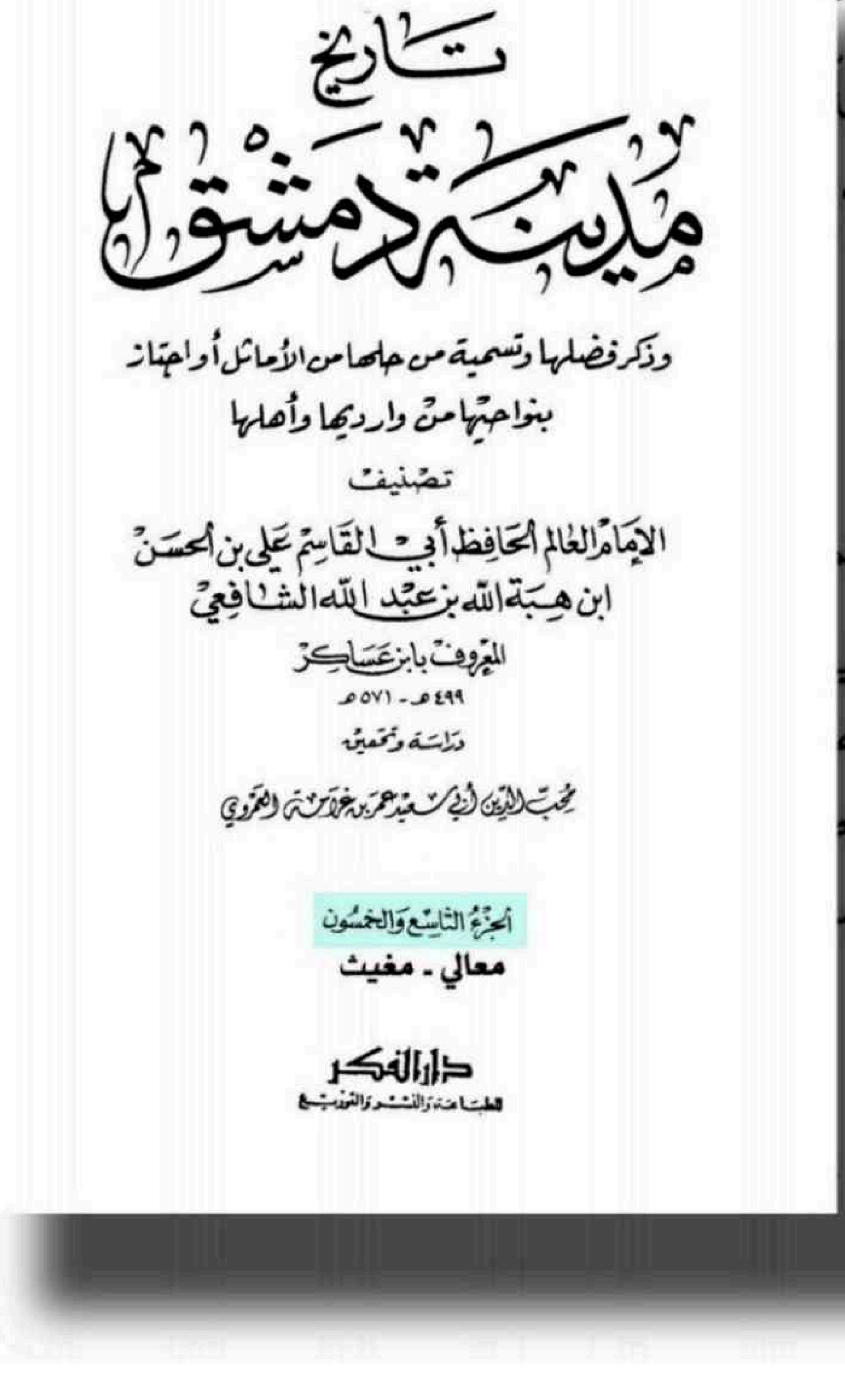
تاريخ مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء التاسع والخمسون
معالي - مغيث
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

(١) تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١.
(٢) تهذيب الك...
(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في...
(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإ... الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب ... لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للس... ٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.
(٥) أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.
(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في...

مؤمنوں کے ماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو حارث احمد بن محمد صائغ ؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل ؒ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعوی ہو کہ میں معاویہ ؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، بلکہ انہوں نے یہ لقب بزور باز و اختیار کر لیا ہے؟ فرمایا : یہ بات انتہائی بری اور نا قابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں ۔

(السنہ للخلال : 659 وسندہ حسن)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله (١) يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا (٢) .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٣) حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس (٤) .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » (٥) (٦) .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر ... [٦٧/أ]

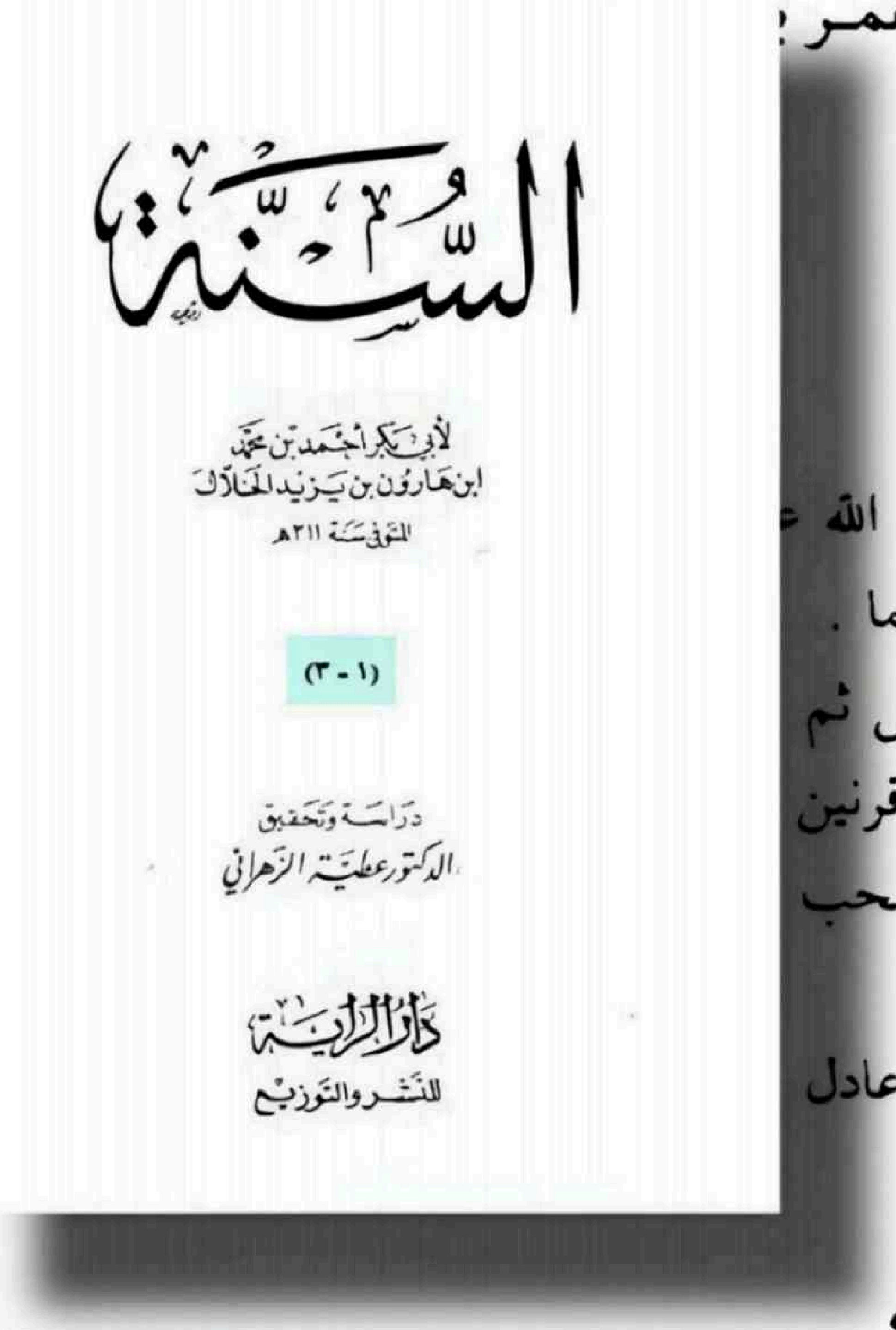

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع... وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ... عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ... باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ... فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ... أفضل من الصحابي .

مؤمنوں کے سیدنا ماموں معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عمر بن سمرة الجعدي رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ خال المومنین مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی اور خلیفہ ہیں۔

(طبقات فقهاء اليمن الجعدى 47/1)

فصل

ثم ولى خالَ المؤمنين ، وكاتب وحى رب العالمين ، معدن الحلم والحكم ، والمشار إليه بالفضل والكرم ، أعلم أقرانه ، وأسخى أهل زمانه ، أبو عبد الرحمن معاوية بن أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشى .

أسلم عام الفتح ، وولى الشام لعمر وعثمان عشرين سنة ، وولى الخلافة [٣٨] عشرين سنة إلا شهراً . توفى بدمشق سنة ستين ، وهو ابن اثنتين وثمانين . وقيل : ابن ثمانى وسبعين سنة .

بلغ معاوية أن أهل الكوفة بايعوا الحسن بن علىّ ، فسار يريد الكوفة ، وسار الحسن يريده . فالتقوا بموضع من الكوفة ، فصالح الحسن بن على معاوية ، وبايع له ودخل (معه)(١) الكوفة ، ثم انصرف معاوية إلى الشام ، واستعمل على الكوفة المغيرة بن شعبة . وقد صوَّب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فعل الحسن بقوله : إن ابنى هذا سيّد ، وسيصلح الله ... المسلمين(٢) (فكان ذلك صلحه لمعاوية ، وسل...

وأبوه أبو سفيان أسلم قبيل فتح مكة ح... صلى الله عليه وسلم صدقات الطائف ، وذهب... رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والأخرى يوم ...

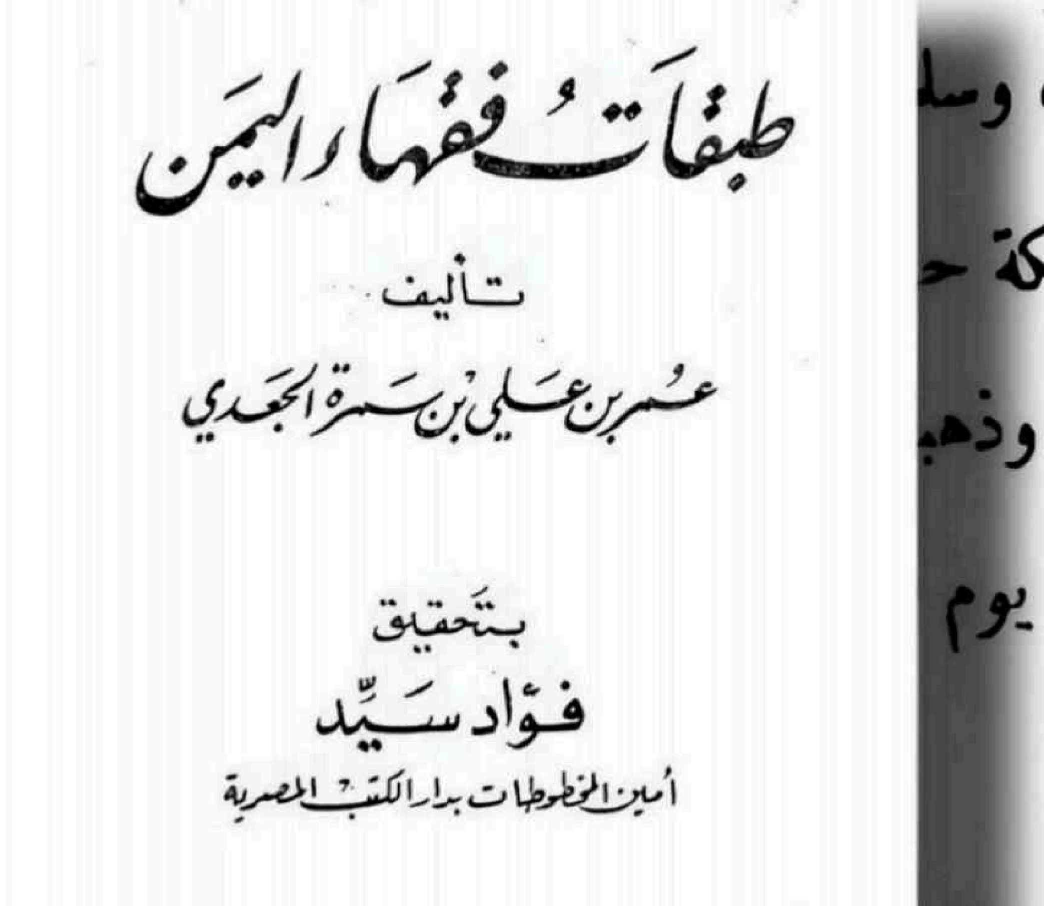

(١) تكملة من ح وع .

(٢) الحديث فى البخارى وفيه : ولعل الله ... على البخارى ٦ : ٤٢٠ و ١١ : ٣٦٠ .

(٣) زيادة من ع .

(٤) تكملة من ح وع .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضي اللہ عنہما کے مابین ہونے والی جنگ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا: ”میں ان سب کے متعلق اچھی بات ہی کہتا ہوں۔“

[مناقب الإمام أحمد، ص:۲۲۱، إسناده حسن]

سياق قوله فيما شَجر بين الصحابة :

أَخبرنا محمد بن ناصر ، قال : أنبأَنا الحسن بن أُحمد الفقيه ، قال : أخبرنا محمد بن أَحمد ، قال : حدثنا ابن سَلْم[3] ، قال : أخبرنا أَحمد بن

---

(١) تحرف في (د) و (ف) إلى : « الحصين » .

(٢) بموحدتين مضمومتين وسكون اللام « تبصير المنتبه » ١٠١/١ .

(٣) تحرف في (د) و (ف) إلى : « أسلم ».

٢٢٠

عبد الخالق ، قال : حدثنا أبو بكر المَرُّوذي ، قال : قيل لأبي عبد الله أحمد بن حَنبل ونحن بالعسكر ، وقد جاءَ بعض رُسل الخليفة فَقال : يا أَبا عبد الله ، ما تقولُ فيما كان بينَ علي ومُعاوية ؟ فقال أَبو عبد الله : ما أَقول فيهم إلا الحُسنى . قال المَرُّوذي : وسمعتُ أَبا عبد الله وذُكر له أَصحاب رسول الله ، فقال : رَحمهم الله أجمعين ، ومُعاوية وعَمرو بن العاص وأَبو موسى الأَشعري والمغيرة كلُّهم وصَفهم الله تعالى في كتابِه فقال : ﴿ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ﴾[1] .

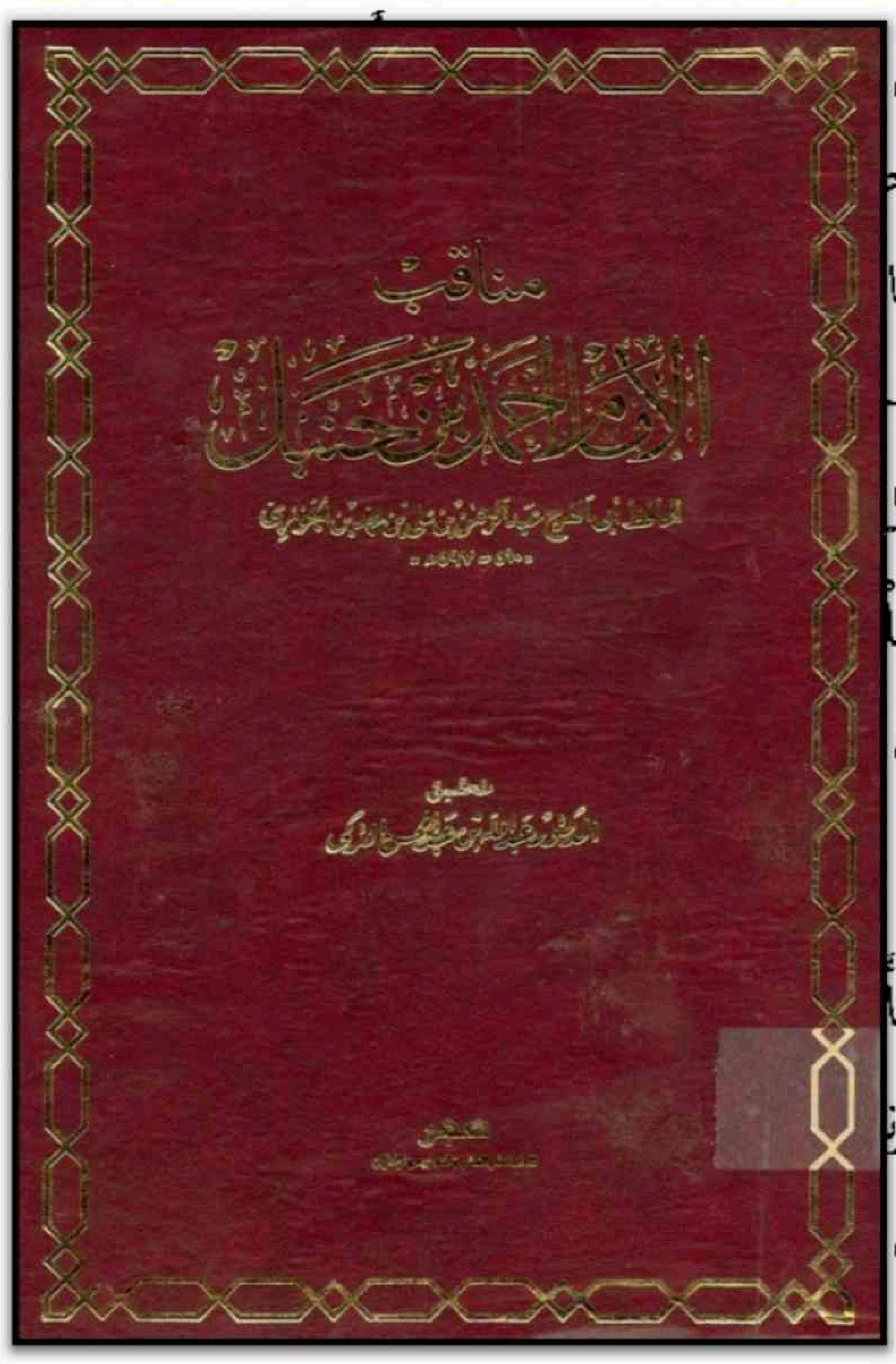

أَخبرنا أَبو مَنصور عبد الرحمن بن
ثابت ، قال : أَخبرني الحسن بن مُحـ
عثمان الصَّفّار ، قال : حدثنا أَبو القا
قال : حدثني أَبي ، قال : حضرتُ أَ
علي ومُعاوية ؟ فأَعرضَ عنه ، فقيل ل
هاشم . فأَقبل عليه فَقال : اقرأ : ﴿ تِ
كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

سياق كلامه في الرافضة :

أُخبرنا محمد بن ناصر ، قال : أنبأَ
محمد بن أَحمد الحافظ ، قال : أخبرنـ
قال : قلتُ لأَبي : مَن الرافِضي ؟ قال

---

(١) سورة الفتح : ٢٩ .

(٢) سورة البقرة : ١٤١ .

(٣) « طبقات الحنابلة » ١٨٢/١ .

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے اس نے اپنے اندر مصیبت کو چھپایا ہوا ہے اس کے دل میں برائی ہے اسی وجہ سے اُن پر حملہ کرتا ہے حالانکہ وہ (انبیاء کے بعد) لوگوں میں سب سے بہترین اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب تھے۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٢، ص:٤٧٧، رقم: ٦٥٨، إسناده صحيح]

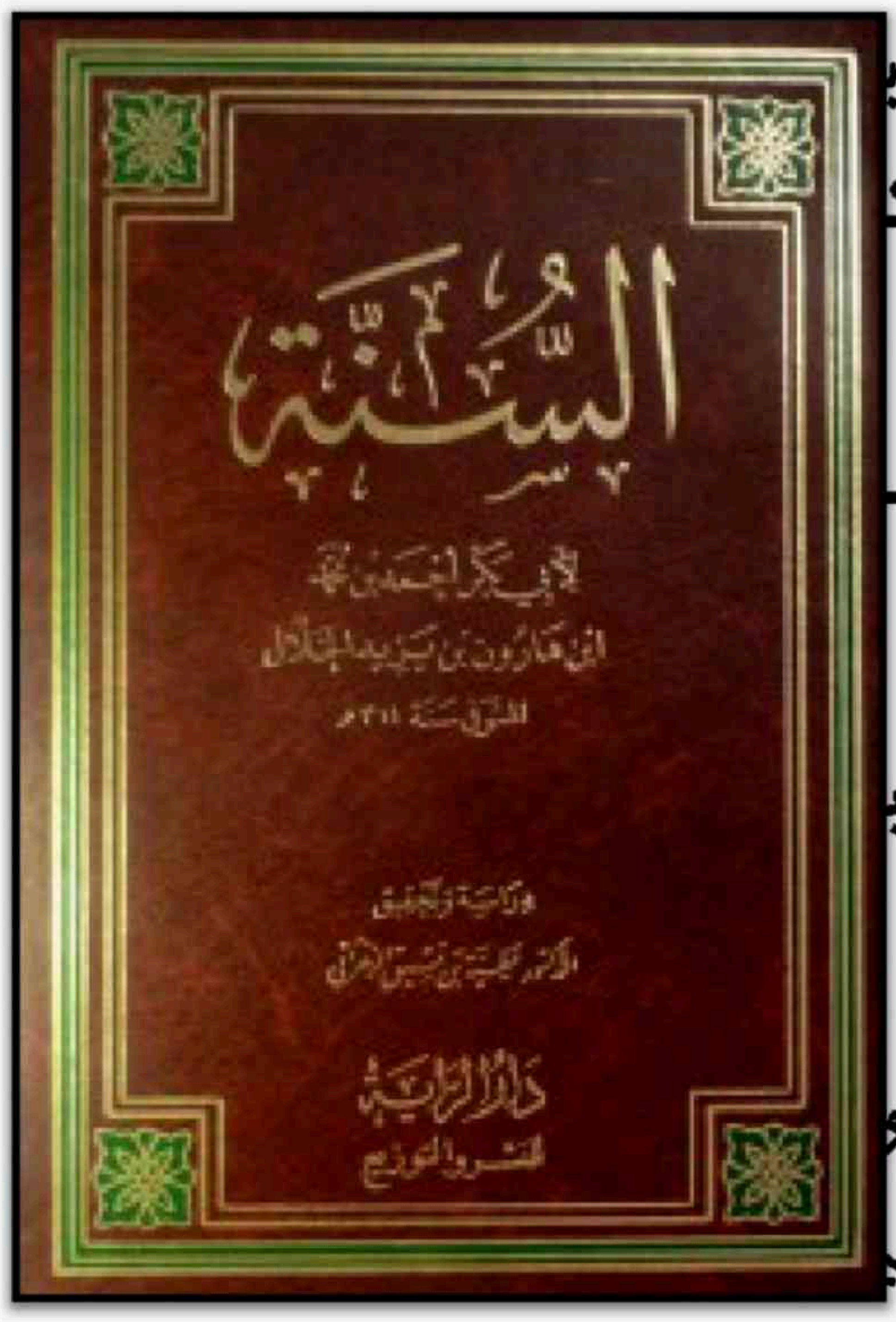

الله سنة سبع وعشرين أنا وأبو جعفر بن إب
نترحم على أصحاب رسول الله ﷺ ك
العاص ، وعلى أبي موسى الأشعري ،
وصفهم الله في كتابه فقال : ﴿سيم
السجود﴾ (١) .

٧٥٦ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت أب
رسول الله ﷺ فقال : رحمهم الله أجمعين

٧٥٧ ـ أخبرنا صالح بن علي الحلبي من آل ميمو
الله ويترحم على أصحاب رسول الله أجمع

٧٥٨ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٤) حدثهم قال : سمعت أبا عبد الله يقول : قال ﷺ : «خير الناس قرني (٥)» ، فلا يقاس بأصحابه أحد من التابعين ، وقال أبو عبد الله : من تنقص أحداً من أصحاب رسول الله ﷺ فلا ينطوي إلا على بلية وله خبيئة سوء ، إذا قصد إلى خير الناس وهم أصحاب رسول الله ﷺ حسبك (٦) .

٧٥٩ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : حدثني عبد الصمد (٧) قال : قال

---

(١) في إسناده الحسين بن صالح العطار لم أجد ترجمته .

(٢) إسناده صحيح . وهو مذهب السلف الدعاء للصحابة والترضي عنهم والقول فيهم بالحسنى ، والسكوت عما شجر بينهم واعتقاد أنهم أفضل الخلق بعد الأنبيا .

(٣) إسناده صحيح : وفيه متابعة صالح للمروذي في رواية هذا القول عن أحمد .

(٤) أحمد بن محمد الصائغ .

(٥) حديث صحيح ، وتقدم تخريجه .

(٦) إسناده صحيح . وتقدم نحو هذا المعنى عن أحمد .

(٧) ابن محمد العبداني : كما ذكر المزي فيمن روى عن بشر الحافي وذكره أبو يعلى ولم يذكر حالته . طبقات الحنابلة ١/٢١٨ .

امام ابو حارث احمد بن محمد صائغ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعویٰ ہو کہ میں معاویہ رضي اللہ عنہ کو کاتب وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، انہوں نے بزور شمشیر غصب کی؟ فرمایا: یہ بات انتہائی بری اور ناقابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گم راہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔“

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۲، ص:۴۳۴، رقم:۶۵۹، إسناده صحيح]

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس [٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله

[١/أ] وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر بن عبد العزيز ؟ قال : من رأى

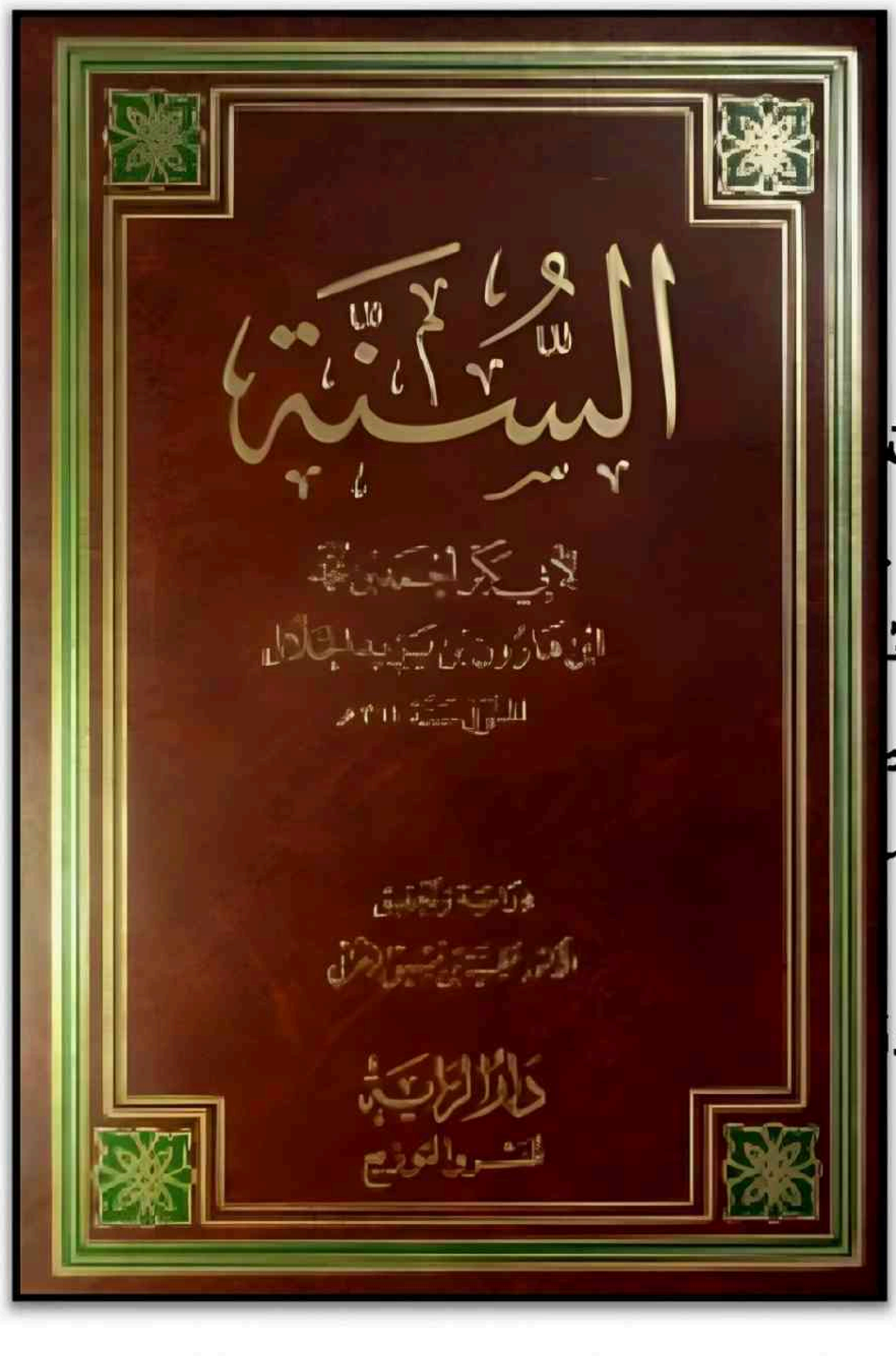

(١) الحمال البزار أبو موسى .

(٢) إسناده صحيح .

(٣) أحمد بن محمد الصائغ .

(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما

(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ث
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرني
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صح
فتح ٣/٧ .

(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عاد
أفضل من الصحابي .

امام عبد الملک بن عبد الحمید المیمونیؒ (ثقة فاضل) فرماتے ہیں:

"میں نے امام احمدؒ سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: "قیامت کے دن میری قرابت داری اور میرے نسب کے علاوہ ہر ایک کے حسب و نسب کا تعلق منقطع ہو جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے، میں نے کہا تو کیا یہ تعلق داری سیدنا معاویہؓ کو حاصل ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالکل یہ شرف ان کو بھی حاصل ہے، فرمایا: جو ان کے لئے ہیں اور وہ سیدنا معاویہؓ کے لئے بھی ہیں، ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٢، ص:٤٣٢، رقم:٦٥٤، إسناده صحيح]

فقـال : قد جـاء(١) .

٦٥٣ ـ وأخبـرني محمـد بن علي أن مهنـا حـدثهم قـال : سـألت أحمـد عن معـاوية بن أبي سفيـان فقال : لـه صحبة . قلت من أين هـو ؟ قـال : مكي قطن الشام (٢) (٣) .

٦٥٤ ـ وأخبرني عبد الملك بن عبـد الحميد الميمـوني قال : قلت لأحمـد بن حنبـل : أليس قال النبي ﷺ : « كـل صهر ونسب/ينقـطع إلا صهري ونسبي » (٤) ؟ قال : بلى ، قلت : وهذه لمعاوية ؟ قال : نعم له صهر ونسب ، قال : وسمعت ابن حنبل يقول ما لهم ولمعاوية .. نسأل الله العافية (٣) .

٦٥٥ ـ وأخبرني محمد بن علي قال : ثنا أبو بكر الأثـرم قال ، ثنـا إسحاق بن محمـد المـدني (٥) ، عن عبـد الله بن جعفـر بن عبـد الـرحمن بن

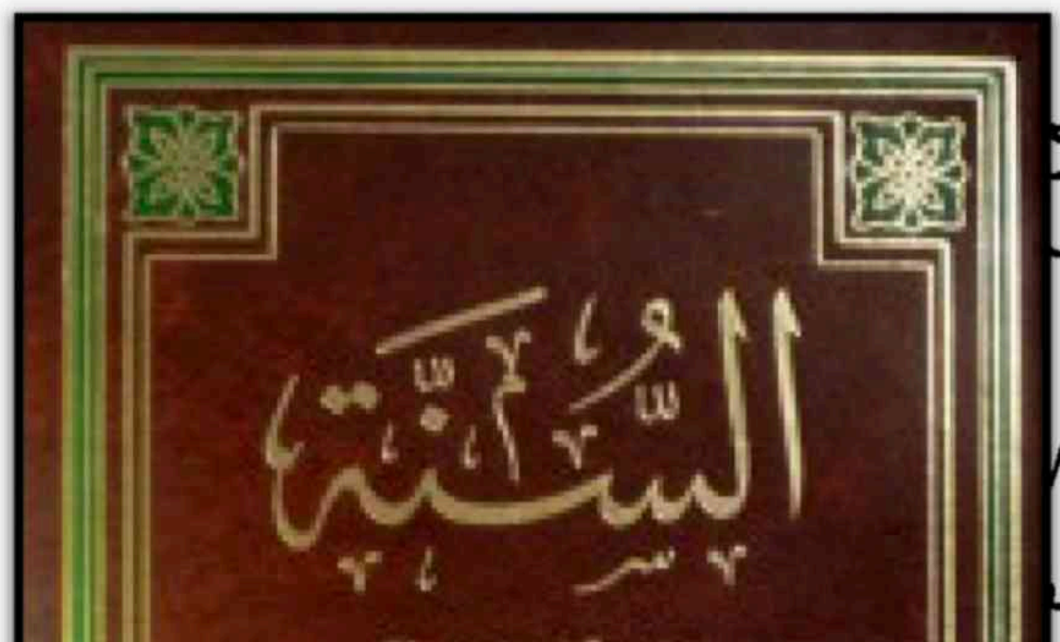

= الاستخلاف ، حديث (٧٢٢٢ ، ٧٢٢٣) ، فتـ
عن جابر وفي بعض ألفـاظه : مـا وليهم اثنا عـ
يـزال أمر النـاس ماضيـاً . . . ، كتاب الإمـارة
١٤٥٣ . وأحمد في عدة مواضع ١/٣٩٨ ، ٥/
(١) إسناده صحيح . ومـا قول أحمـد (قد جـاء) فـ
ﷺ فقال بعضهم : بدأ بخـلافة الخلفـاء الأربـ
مـروان وأولاده الأربعة وبينهم وعمر بن عبد العـ
والقـول الثاني : أنـه إشارة إلى عـدد الخلفـاء
الرافضة أن هذا الحديث خاص بأئمتهم ادعاء لا
(٢) كان والياً عليها من قبل عمر بن الخطاب ، ثم
قتل عثمان خرج يطلب قتلة عثمان وإظهار الحـ
صلح الحسن معه اجتمع الناس على إمرته .
(٣) إسناده صحيح .
(٤) سيأتي هذا الحديث قريباً .
(٥) ابن إسمـاعيل . . . ابن أبي فـروة المـدني ، صـدوق كف بصـره فسـاء حفـظه من العاشرة ، تقريب التهذيب (١/٦٠) .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اصحاب رسول کا ذکر کر کے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے ،حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن عاصؓ، حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سب پر اللہ کی رحمت ہو۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”سجدوں کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔“

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٣، ص:٤٩٣، رقم: ٧٨٠، إسناده صحيح]

٧٧٨ ـ أخبرني محمد بن يحيى الكحال أن أبا عبد الله قال: الرافضي الذي يشتم(١).

٧٧٩ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: سألت أبا عبد الله عن من يشتم أبا بكر وعمر وعائشة؟ قال: ما رآه على الإسلام، قال: وسمعت أبا عبد الله يقول: قال مالك (٢): الذي يشتم أصحاب النبي ﷺ ليس لهم سهم، أو قال: نصيب في الإسلام (٣).

٧٨٠ ـ وأخبرني عبد الملك بن عبد الحميد قال: سمعت أبا عبد الله قال: من (شتم) أخاف عليه الكفر مثل الروافض، ثم قال: من شتم أصحاب النبي ﷺ (لا) نأمن أن يكون قد مرق عن الدين (٤).

٧٨١ ـ أخبرنا زكريا بن يحيى (٥) قال: ثنا أبو طالب (٦) أنه قال لأبي عبد الله: الرجل يشتم عثمان؟ فأخبروني أن رجلاً تكلم فيه فقال: هذه زندقة (٧).

٧٨٢ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: سألت أبي عن رجل شتم رجلاً من أصحاب النبي ﷺ فقال: ما أراه على الإسلام (٤).

٧٨٣ ـ أخبرني يوسف بن موسى (٨) أن أبا عبد الله سئل وأخبرني علي بن عبد الصمد (٩) قال: سألت أحمد بن حنبل عن جار لنا رافضي يسلم

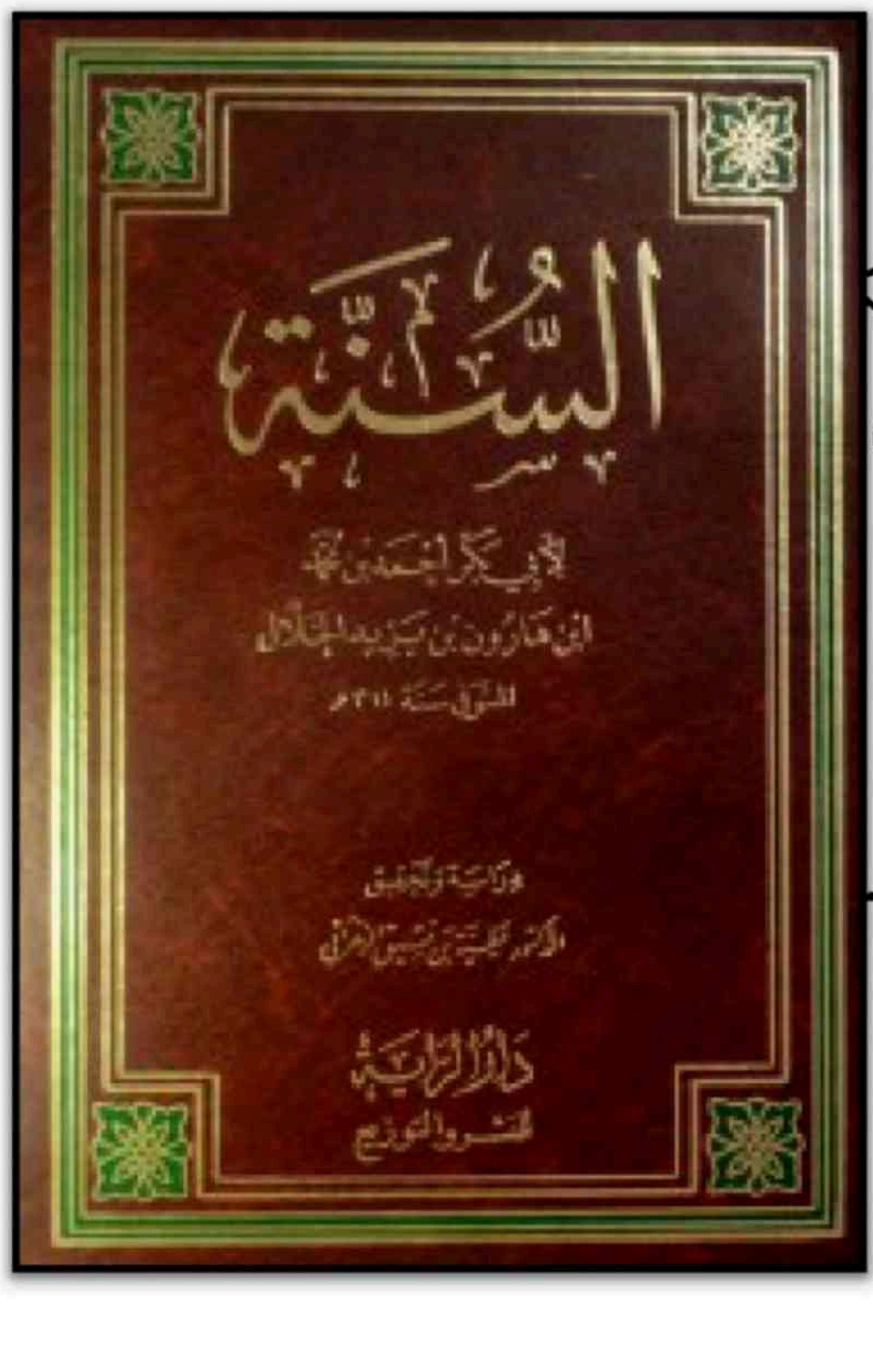

(١) إسناده صحيح.
(٢) ابن أنس.
(٣) إسناده صحيح وهذا تصريح من الإمام أحمد في تك
كذلك مالك، وأبو عبيد القاسم بن سلام، والفريابي
(٤) إسناده صحيح.
(٥) الناقد.
(٦) أحمد بن حميد المشكاني.
(٧) إسناده صحيح، وقد قال كثير من السلف أن الرفض
يلج منه من أراد الطعن في الإسلام والمسلمين.
(٨) ابن راشد.
(٩) هما اثنان الطيالسي، والمكي، والمؤلف لم يميز.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:
”معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیزؒ؟ فرمایا: معاویہؓ ہی افضل ہیں، ہم اصحاب رسول کا کسی کے ساتھ موازنہ نہیں کرتے۔“

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٢، ص:٤٣٤، رقم: ٦٦٠، إسناده صحيح]

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس [٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر بن عبد العزيز ؟ قال : من رأى [أ]

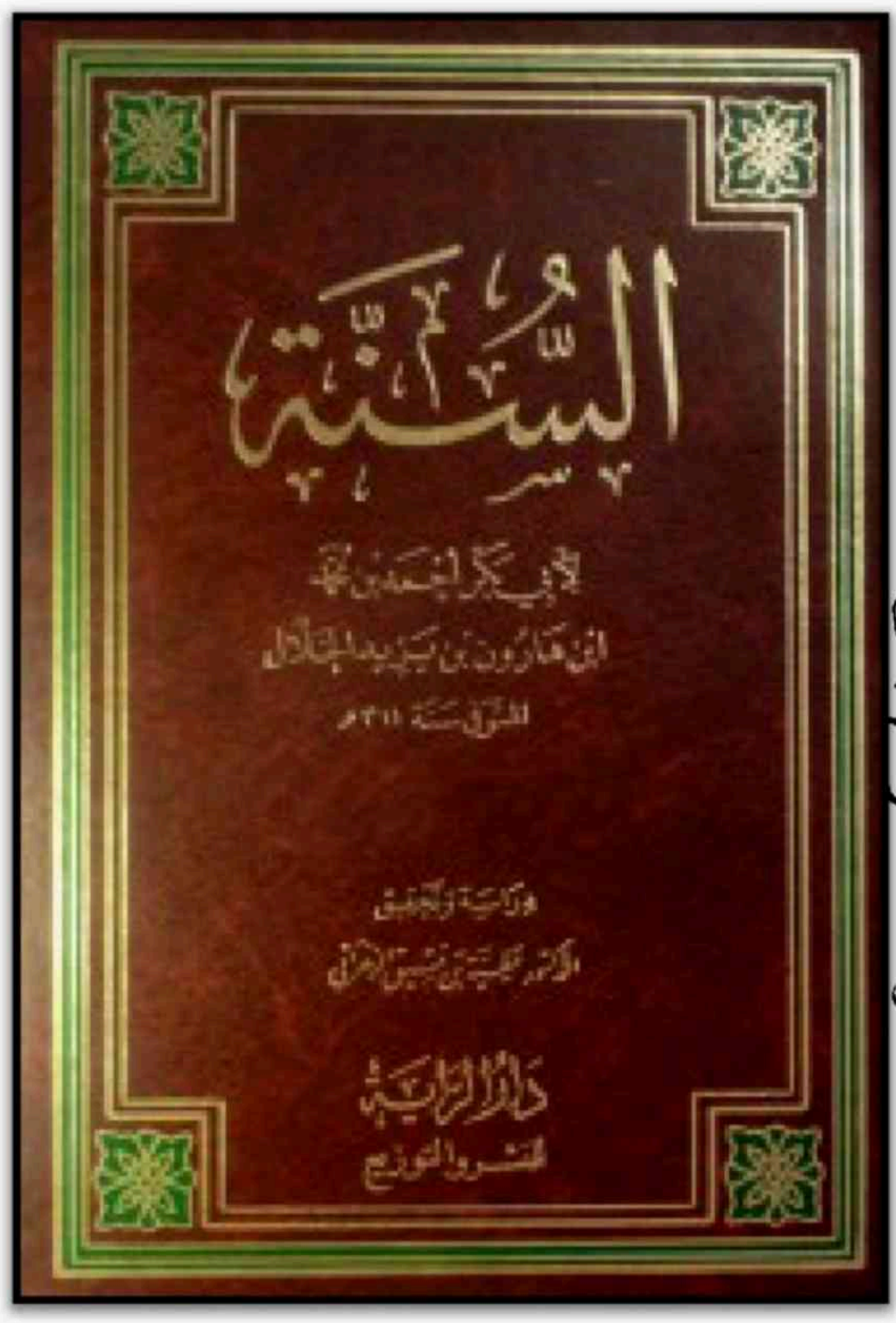

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل
أفضل من الصحابي .

امام محمد بن احمد ابو علی الھاشمی القاضی رحمہ اللہ کا شمار امام احمدؒ کے ارشد تلامذہ میں ہوتا ہے۔ موصوف عقیدہ اہل السنتہ کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
”ہم ان کے کسی معاملہ میں اختلاف کے متعلق بحث نہیں کرتے اور اچھے ذکر کے علاوہ ان کے ذکر میں خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان کے باہم مشاجرات میں کوئی دخل اندازی نہیں کرتے۔“

[طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى –ت الفقي، ج:٢، ص:١٨٥]

شهد لهم بالجنة ، وقُبض وهو عنهم راض . وأفضل هؤلاء العشرة الأبرار : الخلفاء الراشدون المهديون ، الأربعة الأخيار . وأفضل الأربعة : أبو بكر، ثم عمر، ثم عثمان ، ثم على عليهم السلام . وأفضل القرون : القرن الذين يلونهم . ثم الذين يلونهم . ثم الذين يتبعونهم .

وأن نتولى أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم بأسرهم ، ولا نبحث عن اختلافهم فى أمرهم ، ونمسك عن الخوض فى ذكرهم ، إلا بأحسن الذكر لهم .

وأن نتولى أهل القبلة ممن ولى حرب المسلمين على ما كان فيهم : من على ، وطلحة ، والزبير ، وعائشة ، ومعاوية . رضوان الله عليهم . ولا ندخل فيما شجر بينهم ؛ اتباعاً لقول رب العالمين (٥٩: ١٠ والذين جاءوا من بعدهم يقولون : ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان . ولا تجعل فى قلوبنا غِلًّا للذين آمنوا ربنا إنك رءوف رحيم)

وذكر أبو على بن شوكة قال : اجتمعنا جماعة
أبى على بن أبى موسى الهاشمى . فذكرنا له فقرنا و
فإن الله سيرزقكم ويوسع عليكم . وأحدثكم فى مثل
سنة من السنين وقد ضاق بى الأمر شىء عظيم ،
جميعه ، ونقضت الطبقـة الوسطى من دارى ، و
وقعدت فى البيت فلم أخرج ، و بقيت سنة ،فلما كا
يدق، فقلت لها : افتحى الباب ، ففعلت ، فدخل
لم يجلس حتى أنشدنى ، وهو قائم :
ليس من شدة تصيبك إلا سوف تمضى وسـ
لا يضق ذرعك الرحيب فإن النـ
قد رأينا من كان أشفى على الهلا ك ،
ثم خرج عنى ، ولم يقعد ، فتفاءلت بقوله ،

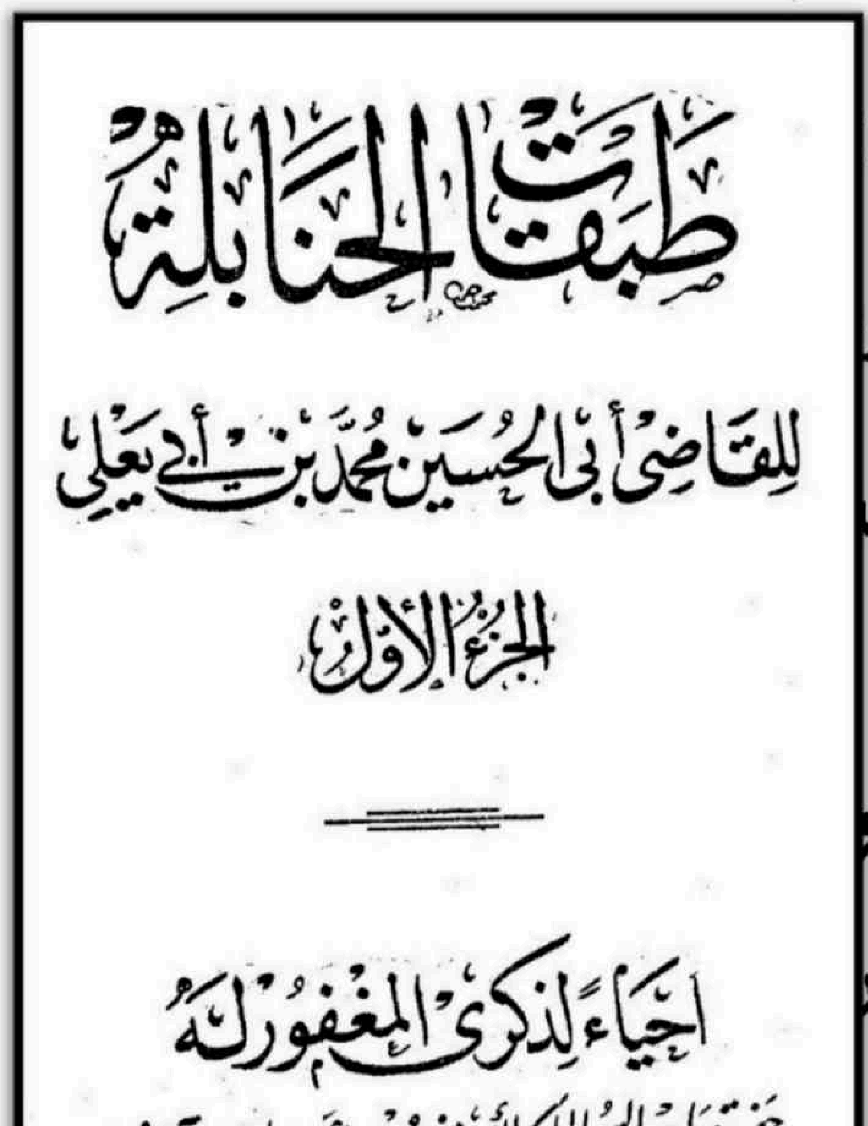
طبقات الحنابلة
للقاضي أبي الحسين محمد بن أبي يعلى
الجزء الأول
إحياء لذكرى المغفور له
حضرة صاحب السمو الملكي الأمير منصور بن عبد العزيز آل سعود
المتوفى في رجب سنة ١٣٧٠
غفر الله له وأمطر على قبره شآبيب رحمته
وقف على طبعه وصححه
محمد حامد الفقي
مطبعة السنة المحمدية
٥ شارع غيط النوبي – القاهرة
ت ٧٩٠١٧

امام إسحاق بن إبراهیم بن هانئ النیسابوری (ت ۲۴۱ھ) بیان کرتے ہیں: "امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ جو شخص سیدنا معاویہؓ کو برا بھلا کہتا ہو، کیا اس کے پیچھے نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ فرمایا: اس کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جاسکتی، نہ اس کی عزت کی جائے گی۔"

[مسائل الإمام احمد بن حنبل روایۃ إسحاق بن إبراہیم بن ہانئ النیسابوری، ج:۱، ص:۶۰، رقم:۲۹۶]

٢٩٤ سألته عن : الرَّجُل يُربي ، أيصلى خلفه ؟

قال : وما رِباه ؟

قلت : يعطي الدينار بالدينار ، وفضل ثلاثة دراهم ،أو أكثر أو أقل ؟

قال : لا يُصلّى خلفه .

٢٩٥ وسئل عمن يقول : لفظي بالقرآن مخلوق ، أيصلّى خلفه ؟

قال : لا يصلّى خلفه، ولا يجالس، ولا يُكلم، ولا يُسلّم عليه . /

٢٩٦ وسئل عن : الذي يشتم معاوية ، أيصلى خلفه ؟

قال : لا يُصلّى خلفه، ولا كرامة(١) .

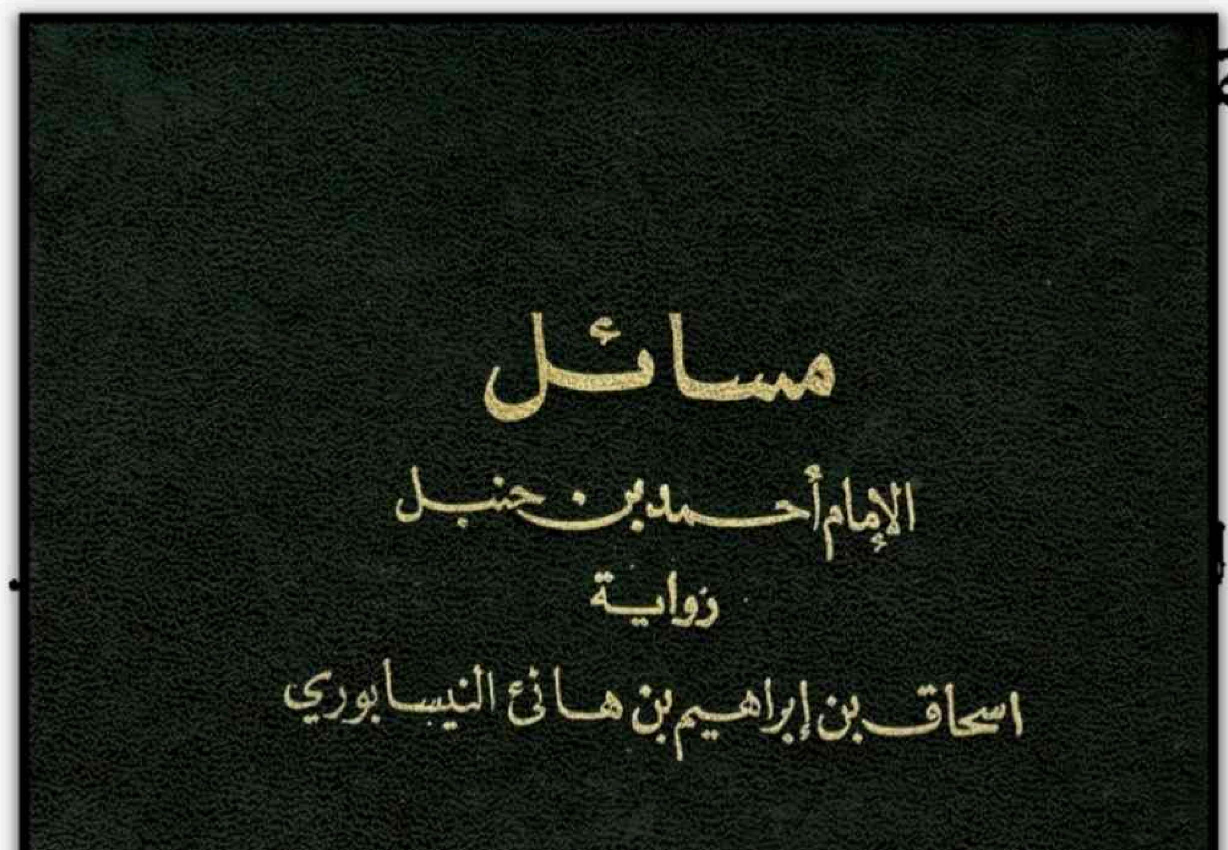

٢٩٧ وسئل عن : إمام صلى بق

لم يمسح برأسه فصلّى بهم ؟

قال أبو عبدالله : يعيد الصلاة

وأعادوا ، وإذا ذكر وهو خارج من ال

٢٩٨ وسألته عن : الرجل يدخل

على غير وضوء ، كيف يصنع ؟

قال : يخرج من الصف .

٢٩٩ وسألته عن : الإمام يركع

أينتظرهم ؟

قال : قدر ما لايشقُّ على من خلفه

---

(١) تواتر مثل هذا الجواب عن الامام أحمد وغيره من الأئمة . وهذا هو الحق نحو أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم . وهم الذين نقلوا لنا هذا الدين ونشروه .

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:
"کیا ہم اس شخص سے (حدیث) لکھ سکتے ہیں جو کہتا ہے کہ حضرت معاویہؓ بغیر اسلام کے یا کافر ہو کر فوت ہوئے؟ آپؒ نے فرمایا: نہیں، پھر آپؒ نے فرمایا: اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو بھی کافر قرار نہیں دیا جاتا۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۲، ص:۴۴۷، رقم: ۶۹۱، إسناده صحيح]

أبا عبد الله يكتب عن الرجل إذا قال : معاوية مات على غير الإسلام أو كافر ؟ قال : لا ، ثم قال : لا يُكَفَّر رجل من أصحاب رسول الله ﷺ (١) .

٦٩٢ ـ أخبرني يوسف بن موسى (٢) أن أبا عبد الله سئل عن رجل شتم معاوية يصيره إلى السلطان ؟ قال : أخلق أن يتعدى عليه (١) .

٦٩٣ ـ أخبرني محمد بن موسى (٣) قال سمعت أبا بكر بن سندي (٤) قرابة إبراهيم الحربي قال : كنت أو حضرت أو سمعت أبا عبد الله وسأله رجل يا أبا عبد الله لي خال ذكر أنه ينتقص معاوية وربما أكلت معه ، فقال أبو عبد الله مبادراً : لا تأكل معه (١) .

٦٩٤ ـ أملى علي أبو القاسم بن الجبلي (٥) قال : ثنا محمد بن حميد (٦) قال: ثنا سلمة بن الفضل(٧)، عن محمد بن إسحاق(٨)، عن محمد بن جعفر بن الزبير (٩) ، عن عبد الله بن الزبير ذكر من كتب للنبي ﷺ فذكر عبد الله بن الأرقم(١٠) وذكر معاوية (١١).

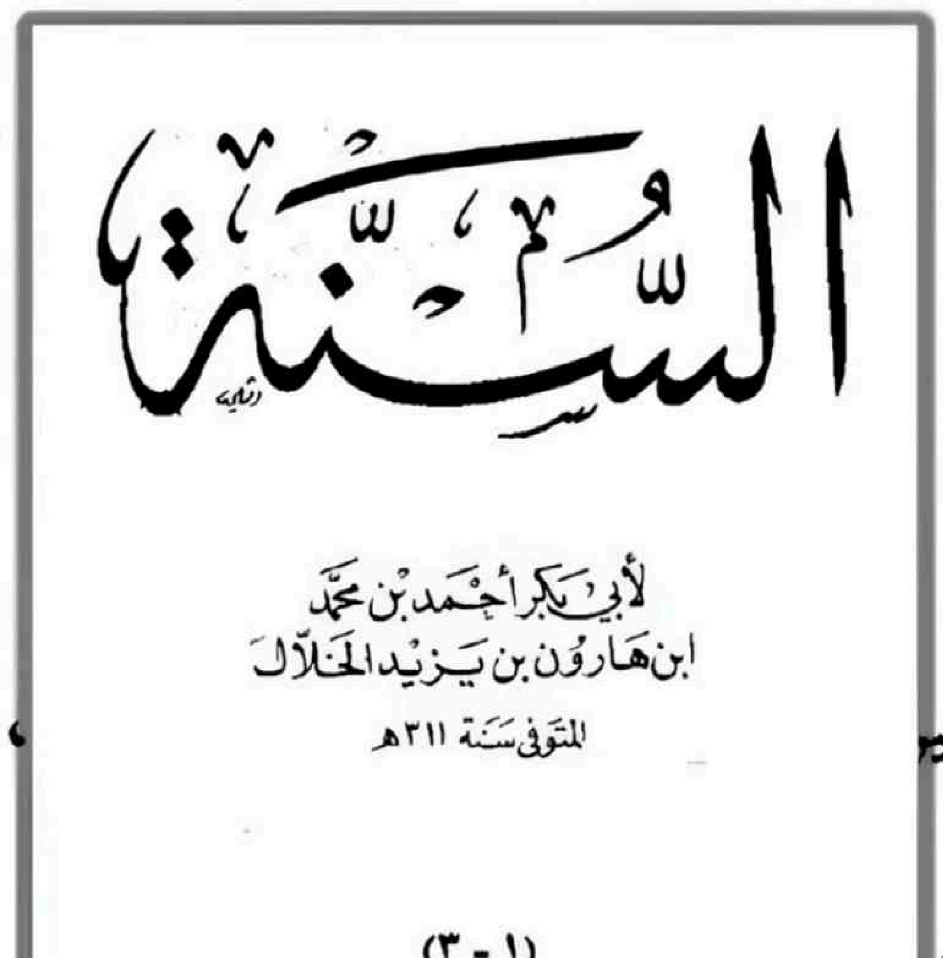

(١) إسناده صحيح .
(٢) ابن راشد .
(٣) ابن أبي هارون الوراق .
(٤) هو حبيش بن سندي .
(٥) إسحاق بن إبراهيم .
(٦) ابن حيان الرازي ، حافظ ضعيف وكان ابن معي
تقريب التهذيب ٢/١٥٦ .
(٧) الأبرش الأنصاري مولاهم ، صدوق كثير الخطأ من
(٨) ابن يسار ، صدوق يدلس .
(٩) ابن العوام ثقة .
(١٠) ابن عبد يغوث : صحابي معروف ولاه عمر بيت ... ن
تقريب ١/٤٠١ .
(١١) إسناده ضعيف .

امام احمد بن حنبلؒ کا منہجِ اہلِ سنت

امام احمد بن جعفر الاصطخریؒ نے امام احمد بن حنبلؒ سے منقول عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا:
"صحابہ کرامؓ کے محاسن بیان کیے جائیں، ان کی برائیاں اور باہمی اختلافات بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ جو شخص صحابہؓ کو گالی دے، ان کی تنقیص یا طعن کرے، وہ بدعتی، رافضی اور خبیث ہے۔ صحابہؓ سے محبت سنت، ان کے لیے دعا قربت اور ان کی پیروی باعثِ فضیلت ہے۔"

[طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى -ت الفقي، ج:١، ص:٣٠]

من قال هذا القول لا يرى الاغتسال من الاحتلام . وقد رُوِى عن النبى صلى الله عليه وسلم « أن رؤيا المؤمن كلام يكلم الربُّ عبده(١) » وقال « إن الرؤيا من الله عز وجل » و بالله التوفيق .

ومن الحجة الواضحة الثابتة البينة المعروفة : ذكر محاسن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم أجمعين ، والكف عن ذكر مساويهم ، والخلاف الذى شَجَرَ بينهم . فمن سبَّ أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أحداً منهم ، أو تنَقَّصه أو طعَن عليهمْ ، أو عرَّض بعيبهم ، أو عاب أحداً منهم : فهو متبدعٌ رافضى خبيث مخالف ، لا يقبل الله منه صَرْفاً ولا عَدْلاً . بل حبهم سنة ، والدُّعاء لهم قربة ، والاقتداء بهم وسيلة ، والأخذ بآثارهم فضيلة .

وخير الأمَّة بعد النبى صلى الله عليه وسلم : أبو بكر ، وعمر بعد أبى بكر ، وعثمان بعد عمر ، وعلى بعد عثمان . ووقف قوم على عثمان . وهم خلفاء راشدون مهديون ، ثم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هؤلاء الأربعة خير النَّاس . لا يجُوز لأحد أن يذكر شيئاً من مساويهم ، ولا يطعن على أحدمنهم بعيب ، ولا بنقص . فمن فعل ذلك فقد وجب على السُّلطان تأديبه وعقوبته ، ليس له أن يعفو عنه ، بل يعاقبه و يستتيبه ، فان تاب قَبِلَ منه ، و إن ثبت عاد عليه بالعقوبة وخَلَّده الحبس ، حتى يموت أو يراجع .

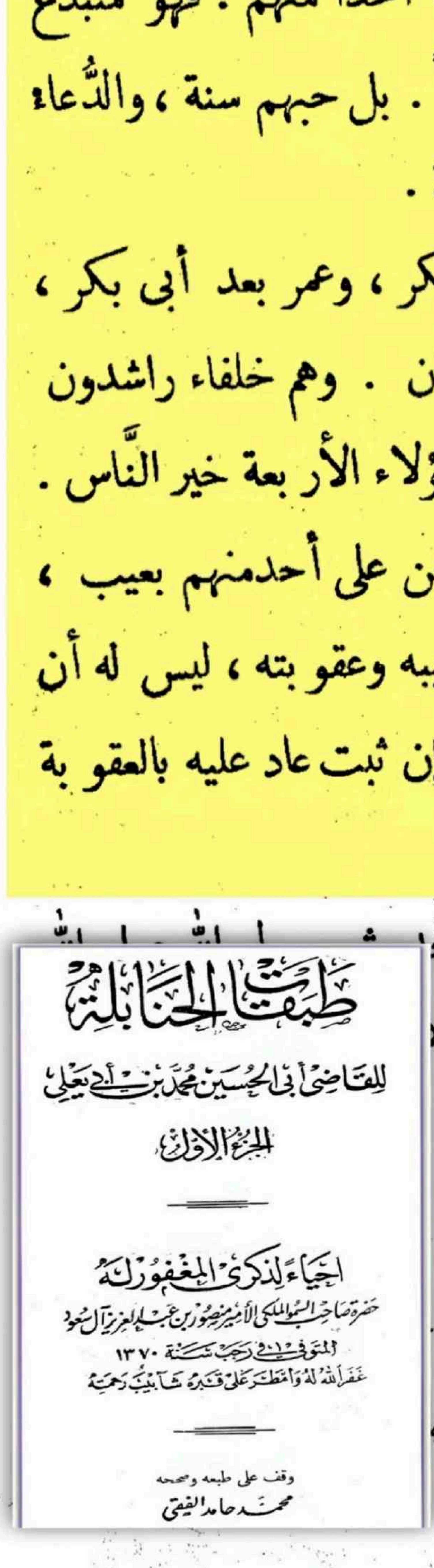

و يعرف للعرب حقها وفضلها وسابقتها ويحبهم ، ... عليه وسلم . قال « حبهم إيمان ، و بغضهم نفاق » ولا ... وأراذل الموالى الذين لا يحبون العرب ، ولا يقرون ... ونفاقاً وخلافاً

ومن حرَّم المكاسب والتجارات ، وطيب المال من و... وخالف ، بل المكاسب من وجهها حلال . فقد أحلها الله ...

---

(١) فى نسخة القرشى « يكلم العبد ربه »

ایک شخص نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا:
"اے ابو عبد اللہ، میرے ماموں کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ معاویہؓ کی تنقیص کرتا ہے، اور میں کبھی کبھار اس کے ساتھ کھاتا ہوں تو ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبل) نے فوراً فرمایا: اس کے ساتھ مت کھانا۔"
[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۲، ص:۴۴۸، رقم:۶۹۳، إسناده صحيح]

أبا عبد الله يكتب عن الرجل إذا قال : معاوية مات على غير الإسلام أو كافر ؟ قال : لا ، ثم قال : لا يُكَفَّر رجل من أصحاب رسول الله ﷺ [1] .

٦٩٢ ـ أخبرني يوسف بن موسى [2] أن أبا عبد الله سئل عن رجل شتم معاوية يصيره إلى السلطان ؟ قال : أخلق أن يتعدى عليه [1] .

٦٩٣ ـ أخبرني محمد بن موسى [3] قال سمعت أبا بكر بن سندي [4] قرابة إبراهيم الحربي قال : كنت أو حضرت أو سمعت أبا عبد الله وسأله رجل يا أبا عبد الله لي خال ذكر أنه ينتقص معاوية وربما أكلت معه ، فقال أبو عبد الله مبادراً : لا تأكل معه [1] .

٦٩٤ ـ أملى علي أبو القاسم بن الجبلي [5] قال : ثنا محمد بن حميد [6] قال: ثنا سلمة بن الفضل[7]، عن محمد بن إسحاق[8]، عن محمد بن جعفر بن الزبير [9] ، عن عبد الله بن الزبير ذكر من كتب للنبي ﷺ فذكر عبد الله بن الأرقم[10] وذكر معاوية [11].

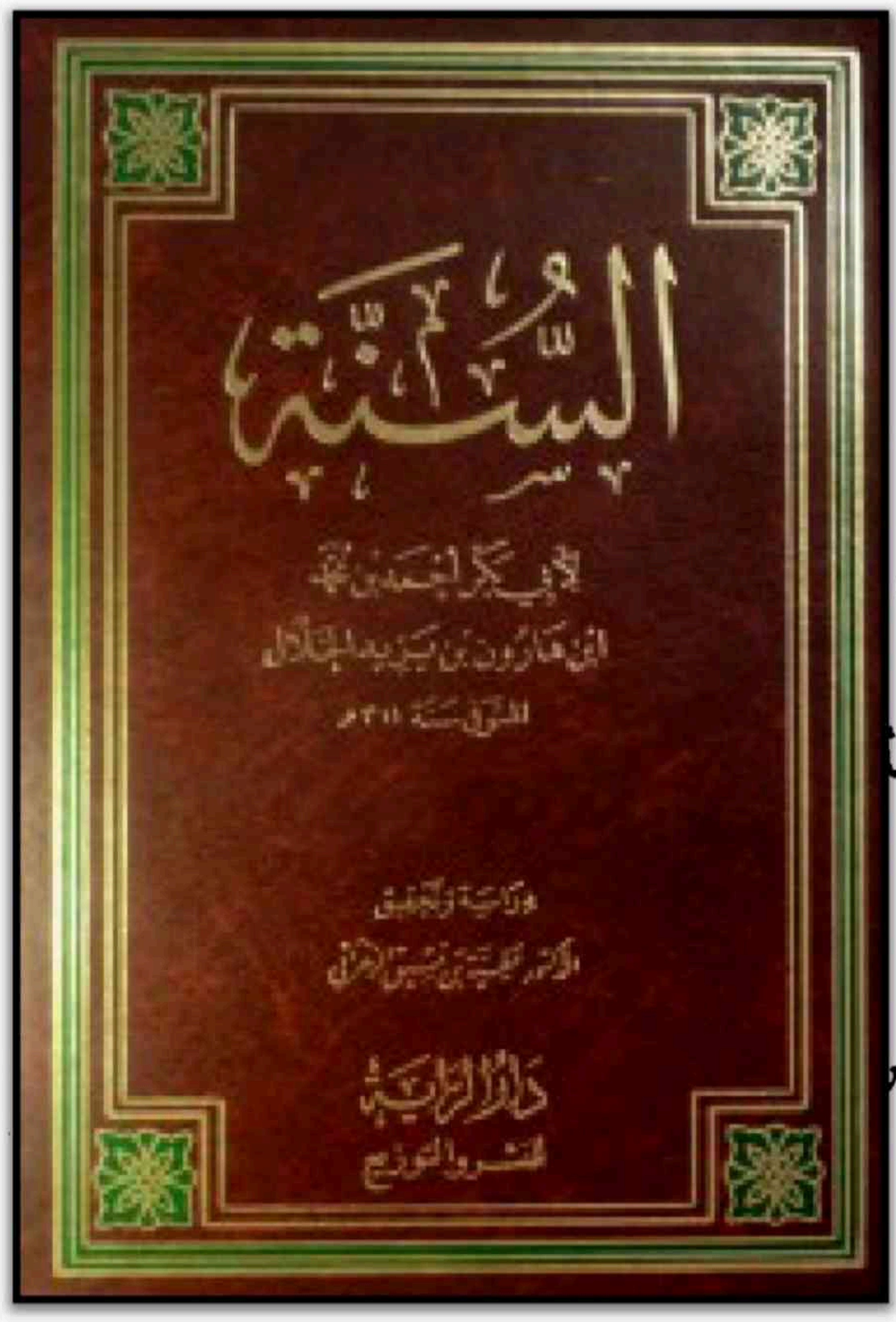

(١) إسناده صحيح .
(٢) ابن راشد .
(٣) ابن أبي هارون الوراق .
(٤) هو حبيش بن سندي .
(٥) إسحاق بن إبراهيم .
(٦) ابن حيان الرازي ، حافظ ضعيف وكان ابن
تقريب التهذيب ١٥٦/٢ .
(٧) الأبرش الأنصاري مولاهم ، صدوق كثير الخط
(٨) ابن يسار ، صدوق يدلس .
(٩) ابن العوام ثقة .
(١٠) ابن عبد يغوث :صحابي معروف ولاه عمر
تقريب ٤٠١/١ .
(١١) إسناده ضعيف .

امام یوسف بن موسی بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
"امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو سیدنا معاویہ رضي اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے اس کو کوئی حکمران کے پاس لے جائے؟ آپؒ نے فرمایا لائق ترین یہی ہے کہ اسے سزا دی جائے۔"
[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۲، ص:۴۴۸، رقم:۶۹۲، إسناده صحيح]

أبا عبد الله يكتب عن الرجل إذا قال : معاوية مات على غير الإسلام أو كافر ؟ قال : لا ، ثم قال : لا يُكَفَّر رجل من أصحاب رسول الله ﷺ (١) .

٦٩٢ ـ أخبرني يوسف بن موسى (٢) أن أبا عبد الله سئل عن رجل شتم معاوية يصيره إلى السلطان ؟ قال : أخلق أن يتعدى عليه (١) .

٦٩٣ ـ أخبرني محمد بن موسى (٣) قال سمعت أبا بكر بن سندي (٤) قرابة إبراهيم الحربي قال : كنت أو حضرت أو سمعت أبا عبد الله وسأله رجل يا أبا عبد الله لي خال ذكر أنه ينتقص معاوية وربما أكلت معه ، فقال أبو عبد الله مبادراً : لا تأكل معه (١) .

٦٩٤ ـ أملى علي أبو القاسم بن الجبلي (٥) قال : ثنا محمد بن حميد (٦) قال: ثنا سلمة بن الفضل(٧)، عن محمد بن إسحاق(٨)، عن محمد بن جعفر بن الزبير (٩) ، عن عبد الله بن الزبير ذكر من كتب للنبي ﷺ فذكر عبد الله بن الأرقم(١٠) وذكر معاوية (١١).

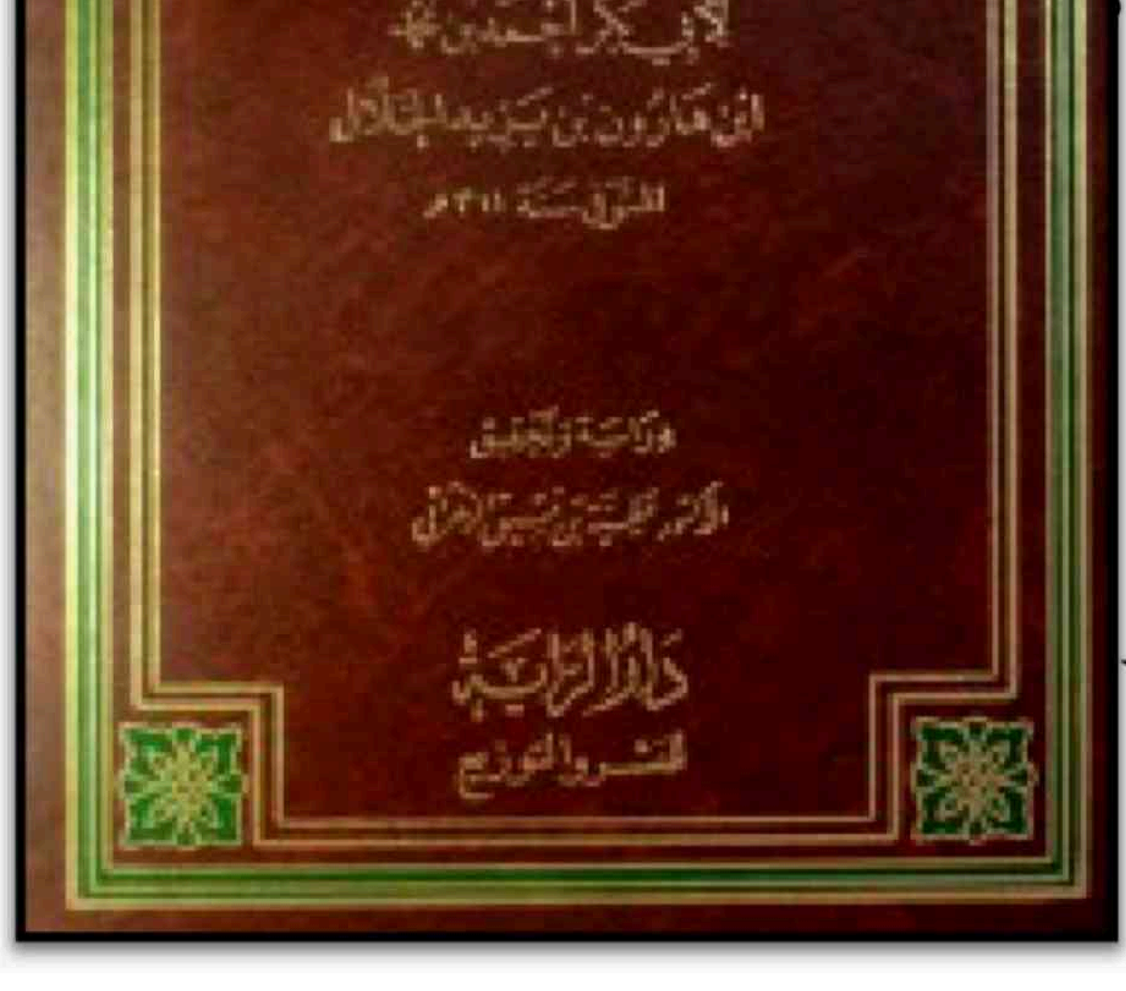

(١) إسناده صحيح .
(٢) ابن راشد .
(٣) ابن أبي هارون الوراق .
(٤) هو حبيش بن سندي .
(٥) إسحاق بن إبراهيم .
(٦) ابن حيان الرازي ، حافظ ضعيف وكان ابن
تقريب التهذيب ٢/١٥٦ .
(٧) الأبرش الأنصاري مولاهم ، صدوق كثير الخطأ
(٨) ابن يسار ، صدوق يدلس .
(٩) ابن العوام ثقة .
(١٠) ابن عبد يغوث : صحابي معروف ولاه عمر
تقريب ١/٤٠١ .
(١١) إسناده ضعيف .

امام احمد بن حمید ابو طالب رحمہ اللہ نے ابو عبد اللہ احمد بن حنبلؒ سے پوچھا:
”کیا میں کہوں گا: معاویہؓ خال المومنین ہیں؟ اور ابن عمرؓ خال المومنین ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں، معاویہ نبی ﷺ کی زوجہ امِ حبیبہ بنتِ ابی سفیان کے بھائی ہیں، اور اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے۔ اور ابن عمرؓ نبی ﷺ کی زوجہ حفصہؓ کے بھائی ہیں، اور اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے۔ میں نے کہا: کیا میں کہوں گا: معاویہؓ خال المومنین ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں۔“

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۲، ص:۴۳۳، رقم:۶۵۷، إسناده صحيح]

المسور بن مخرمة (١) عن أم بكر بنت المسور بن مخرمة (٢) عن المسور بن مخرمة (٣) قال : قال رسول الله ﷺ : « ينقطع كل نسب إلا نسبي وسببي وصهري »(٤) .

٦٥٦ ـ أخبرني محمد قال : ثنا أبو بكر الأثرم قال : ثنا عبد الله بن عمر (٥) قال : ثنا أبو المحياة التيمي (٦) ، عن عمر بن بزيع (٧) قال : سمعت علي بن عبد الله بن عباس (٨) وأنا أريد أن أسب معاوية فقال لي : مهلاً لا تسبه فإنه صهر رسول الله ﷺ (٩) .

٦٥٧ ـ أخبرني أحمد بن محمد بن مطر ،وزكريا بن يحيى أن أبا طالب (١٠) حدثهم أنه سأل أبا عبد الله : أقول معاوية خال المؤمنين ؟ وابن عمر خال المؤمنين ؟ قال : نعم معاوية أخو أم حبيبة بنت أبي سفيان زوج النبي ﷺ ورحمهما ، وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمهما ، قلت : أقول معاوية خال المؤمنين ؟ قال : نعم (١١).

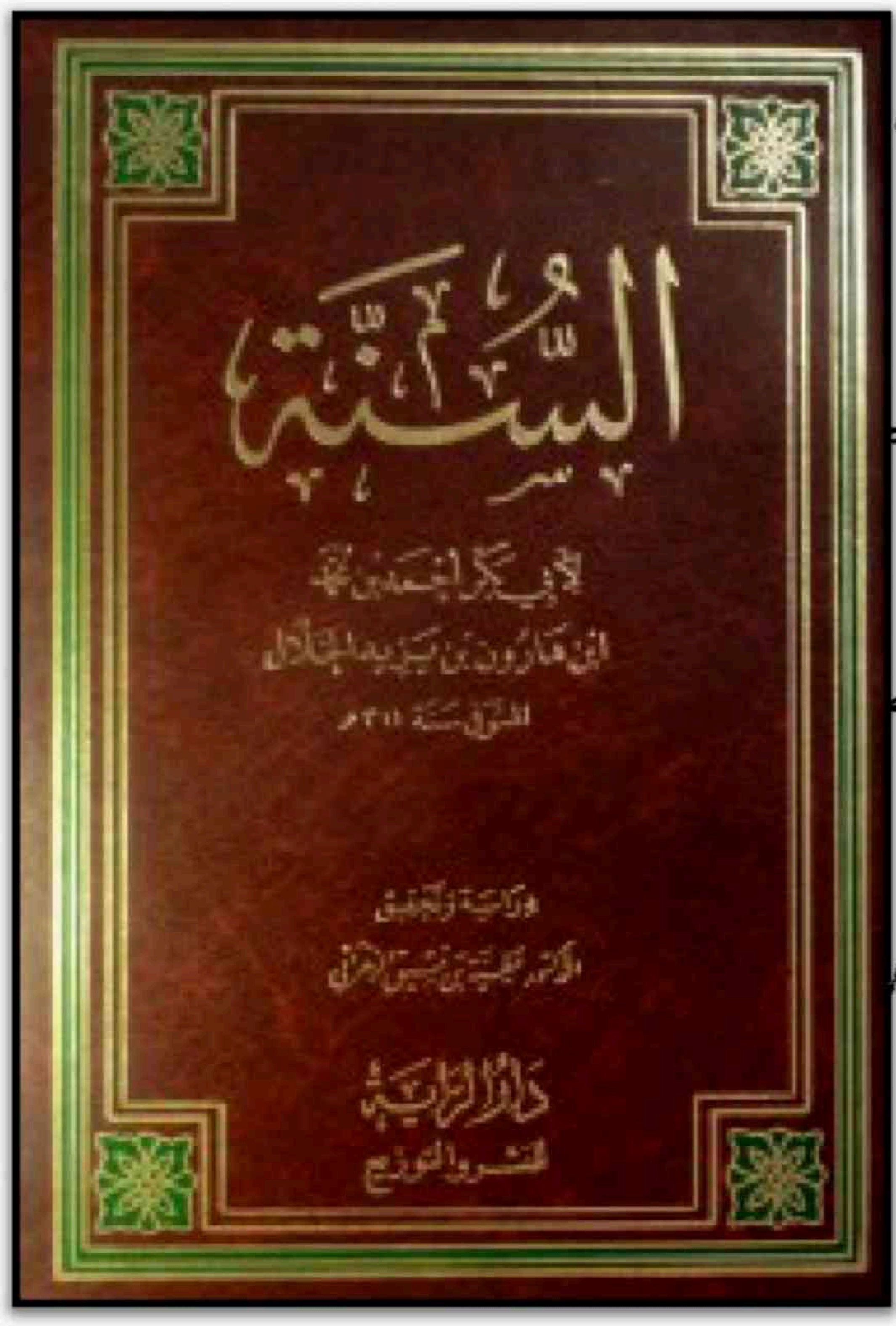

---

(١) أبو محمد المدني المخرمي ، ليس به بأس من
(٢) مقبولة من الرابعة ، تقريب ٢/٦١٩ .
(٣) ابن نوفل له ولأبيه صحبة .
(٤) إسناده حسن . وقد أخرجه أحمد ، عن أبي
جعفر ثنتا أم بكر بنت المسور عن عبيد
زيادة ٤/٣٢٣ .
(٥) ابن أبان القرشي الكوفي ، قال أبو حاتم : ص
والتعديل ٥/١١٠ ، وميزان الاعتدال ٢/٤٦٦
(٦) اسمه : يحيى بن يعلي التيمي أبو المحياة.
(٧) الأزدي ، مجهول الحال ، ميزان الاعتدال :٣/
(٨) الهاشمي أبو محمد ، ثقة عابد .
(٩) وإسناده ضعيف .
(١٠) أحمد بن حميد المشكاني .
(١١) إسناده صحيح .وهي خوولة اعتبارية أي باعتبار أن أختيهما من أمهات المؤمنين أزواج رسول الله ﷺ ورضي عنهن ولأن أخو الأم خال . فمن هذا الباب ، والله أعلم .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"معاویہؓ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیزؒ؟ فرمایا: معاویہؓ ہی افضل ہیں، ہم اصحاب رسول کا کسی کے ساتھ موازنہ نہیں کرتے۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٢، ص:٤٣٤، رقم: ٦٦٠، إسناده صحيح]

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله (١) يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا (٢) .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث (٣) حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس (٤) .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » (٥) (٦) .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله
وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر بن عبد العزيز ؟ قال : من رأى [أ]

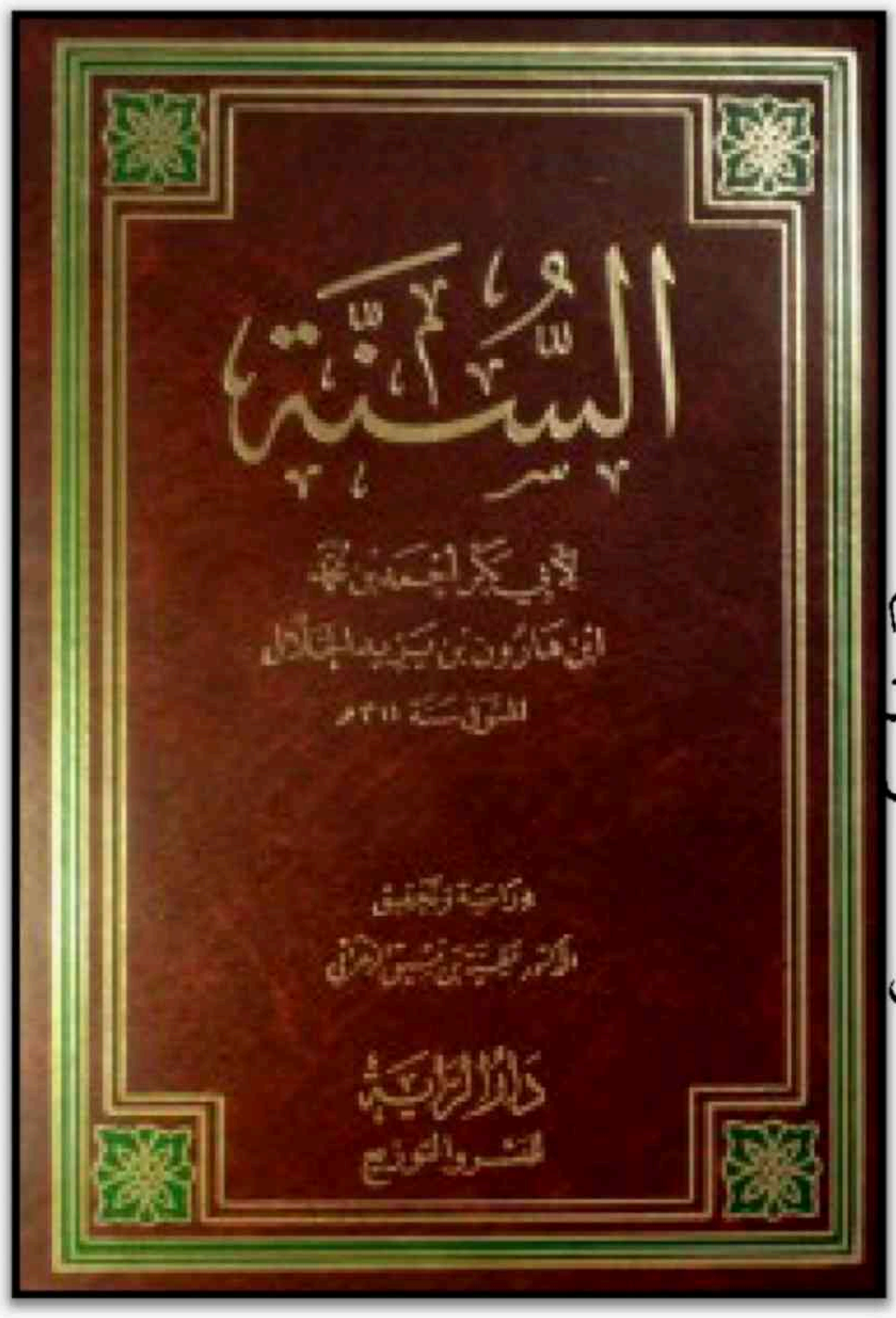

(١) الحمال البزار أبو موسى .

(٢) إسناده صحيح .

(٣) أحمد بن محمد الصائغ .

(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .

(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب
فتح ٧/٣ .

(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل
أفضل من الصحابي .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
جو (صحابہ کو) برا بھلا کہے، مجھے اس پر کفر کا خدشہ، جیسے روافض ہیں۔
جس نے اصحاب نبی ﷺ کو برا بھلا کہا، مجھے اس کے متعلق خوف ہے کہ وہ دین سے نکل جائے۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:۳، ص:۴۹۳، رقم: ۷۸۰، إسناده صحيح]

٧٧٨ ـ أخبرني محمد بن يحيى الكحال أن أبا عبد الله قال: الرافضي الذي يشتم(١).

٧٧٩ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: سألت أبا عبد الله عن من يشتم أبا بكر وعمر وعائشة؟ قال: ما رآه على الإسلام، قال: وسمعت أبا عبد الله يقول: قال مالك(٢): الذي يشتم أصحاب النبي ﷺ ليس لهم سهم، أو قال: نصيب في الإسلام(٣).

٧٨٠ ـ وأخبرني عبد الملك بن عبد الحميد قال: سمعت أبا عبد الله قال: من (شتم) أخاف عليه الكفر مثل الروافض، ثم قال: من شتم أصحاب النبي ﷺ (لا) نأمن أن يكون قد مرق عن الدين(٤).

٧٨١ ـ أخبرنا زكريا بن يحيى(٥) قال: ثنا أبو طالب(٦) أنه قال لأبي عبد الله: الرجل يشتم عثمان؟ فأخبروني أن رجلاً تكلم فيه فقال: هذه زندقة(٧).

٧٨٢ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: سألت أبي عن رجل شتم رجلاً من أصحاب النبي ﷺ فقال: ما أراه على الإسلام(٤).

٧٨٣ ـ أخبرني يوسف بن موسى(٨) أن أبا عبد الله سئل وأخبرني علي بن عبد الصمد(٩) قال: سألت أحمد بن حنبل عن جار لنا رافضي يسلم

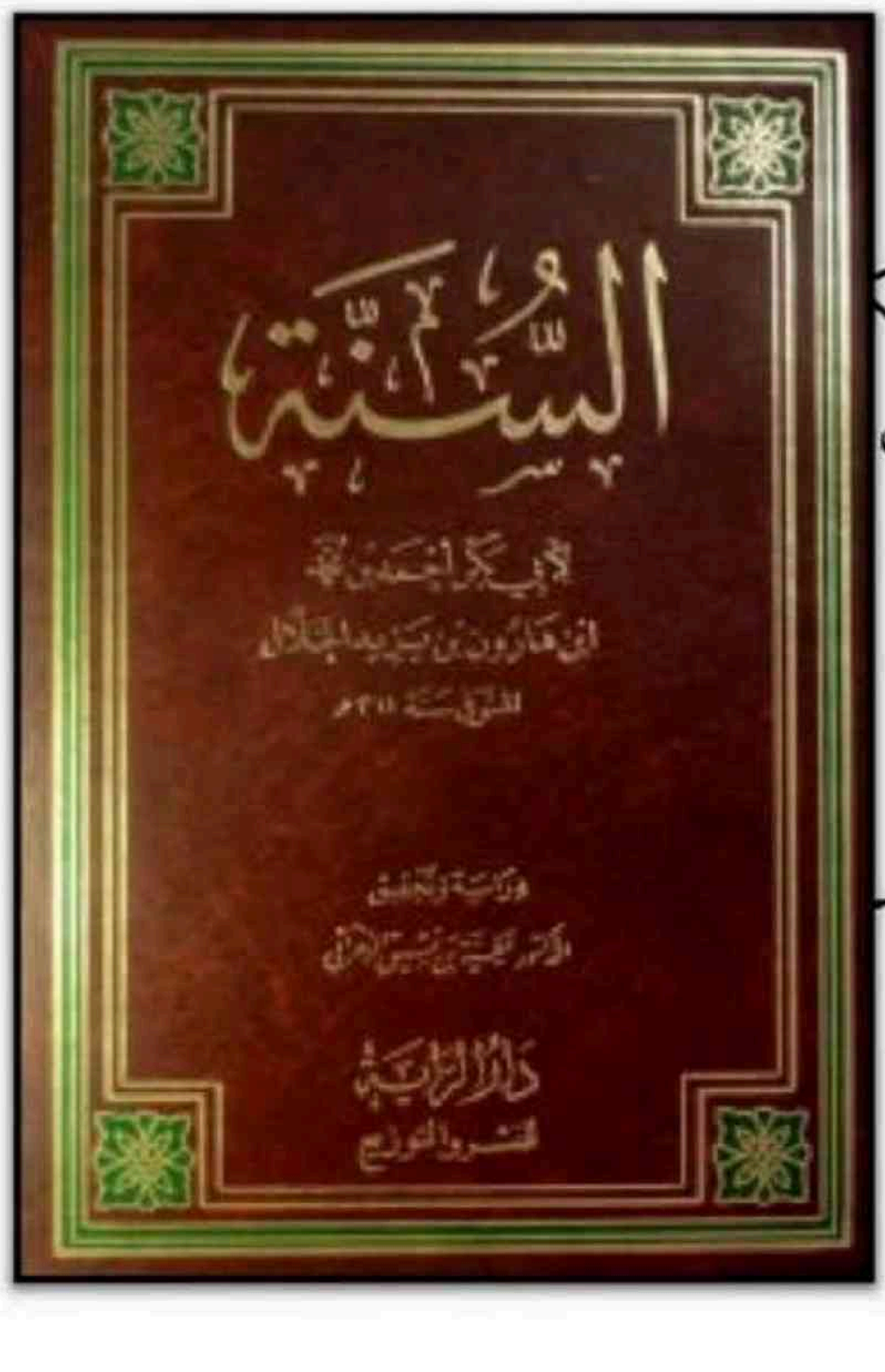

(١) إسناده صحيح.
(٢) ابن أنس.
(٣) إسناده صحيح وهذا تصريح من الإمام أحمد في تـ
كذلك مالك، وأبو عبيد القاسم بن سلام، والفريابي
(٤) إسناده صحيح.
(٥) الناقد.
(٦) أحمد بن حميد المشكاني.
(٧) إسناده صحيح، وقد قال كثير من السلف أن الرفض
يلج منه من أراد الطعن في الإسلام والمسلمين.
(٨) ابن راشد.
(٩) هما اثنان الطيالسي، والمكي، والمؤلف لم يميز.

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ایک اور شاگرد امام مسدد بن مسرھد مسربل البصری رحمہ اللہ نے جب امام احمد بن حنبلؒ سے اہل السنۃ کے عقیدہ کی وضاحت چاہی تو امام صاحب نے اس کی جو تفصیل بیان کی اس میں یہ بھی فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضي اللہ عنھم کی خطاؤں سے خاموشی اختیار کی جائے، ان کے فضائل کو بیان کیا جائے اور ان کے آپس میں مشاجرات سے اجتناب کیا جائے۔"

[طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى –ت الفقي، ج:١، ص:٣٤٤]

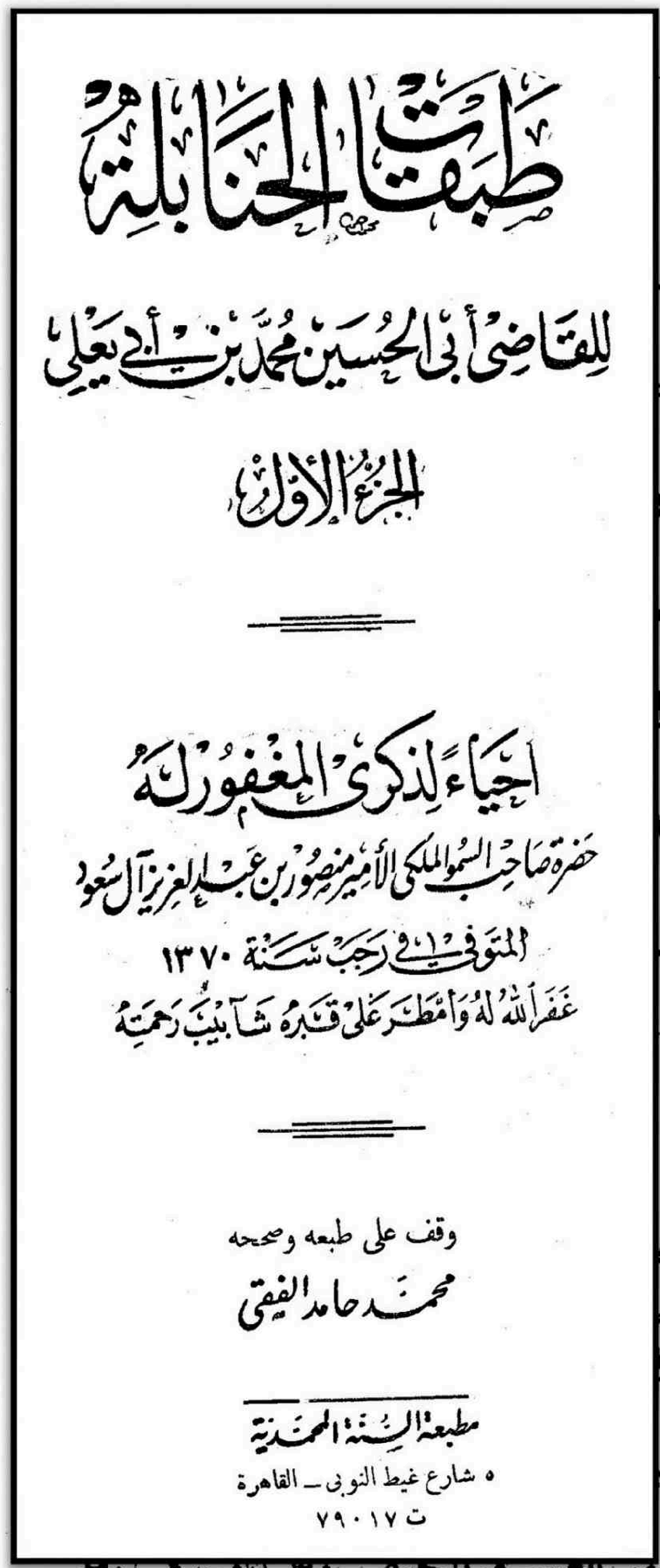
طبقات الحنابلة

للقاضي أبي الحسين محمد بن أبي يعلى

الجزء الأول

احياء لذكرى المغفور له

حضرة صاحب السمو الملكي الأمير منصور بن عبد العزيز آل سعود

المتوفى في ١ رجب سنة ١٣٧٠

غفر الله له وأمطر على قبره شآبيب رحمته

وقف على طبعه وصححه

محمد حامد الفقي

مطبعة السنة المحمدية

٥ شارع غيط النوبى – القاهرة

ت ٧٩٠١٧

وخلق لها أهلا ، ونعيمها دائم . ومن زعم أنه
النار قبل خلق الخلق . وخلق لها أهلا . وعذ
لا محالة . وأن الله يُخرج أقواماً من النار بشف
كلم موسى تكليماً . واتخذ إبراهيم خليلا . الم
حق . وعيسى ابن مريم رسول الله وكلمته ،
بمنكر ونكير ، وعذاب القبر . والايمان بملك
الأجساد فى القبور ، فيُسألون عن الإيمان وال
والصور قَرْن ينفخ فيه إسرافيل ، وأن القبر ال
معه أبو بكر وعمر ، وقلوب العباد بين إصبعين
فى هذه الأمة لا محالة . وينزل عيسى ابن مريم
من الشبهة فهو منكر ، واحذروا البدع كلها
عليه وسلم خيراً من أبى بكر الصديق رضى الله
خيراً من عمر . ولا بعد عمر عين نظرت خير
عين نظرت خيراً من على بن أبى طالب رض
هم والله الخلفاء الراشدون المهديون – وأن نشهد للعشرة بالجنة . وهم أبو بكر وعمر
وعثمان ، وعلى ، وطلحة والزبير ، وسعد وسعيد ، وعبد الرحمن بن عوف الزهرى ، وأبو عبيدة بن الجراح ، ومن شهد النبى صلى الله عليه وسلم له بالجنة شهدنا له بالجنة ورفع اليدين فى الصلاة زيادة فى الحسنات . والجهر بآمين عند قول الإمام (ولا الضالين) والصلاة على من مات من أهل هذه القبلة وحسابهم على الله عز وجل . والخروج مع كل إمام فى غزوة وحجة . والصلاة خلفهم صلاة الجمعة والعيدين . والكف عن مساوئ أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، تحدثوا بفضائلهم وأمسكوا عما شجر بينهم ، ولا تشاور أحداً من أهل البدع فى دينك ، ولا ترافقه فى سفرك . ولا نكاح إلا بولى وخاطب وشاهدى عدل . والمتعة حرام إلى يوم القيامة .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ایک اور شاگرد امام محمد بن حبیب الاندرانی رحمہ اللہ امام صاحب سے اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سب صحابہ بڑے ہوں خواہ چھوٹے کے حق میں رحمت کی دعاء کرو، ان کے فضائل بیان کرو اور ان کے درمیان ہونے والے مشاجرات سے اجتناب کرو۔"

[طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى –ت الفقي، ج:١، ص:٢٩٤]

هذا فلان بن فلان ، ما كذّب بك . ولقد كان يؤمن بك و برسولك عليه السلام
اللهم فاقبل شهادتنا له . ودعا له وانصرف

وقال محمد بن حبيب : قال أحمد : كتب
بن العلاء

ومات – يعنى محمد بن حبيب – سنة

٤٠٣ – محمد بن حبيب الأندراني

منها : رسالة فى السنة . فقال : سمعت
أهل السنة والجماعة : من يشهد أن لا إله إلا
ورسوله ، وأقر بجميع ما أتت به الأنبياء
ولم يشك فى إيمانه ، ولم يكفر أحدا من أه
الأمور إلى الله عز وجل . وفوض أمره إلى
من عند الله . وعلم أن كل شىء بقضاء الله
لمحسن أمة محمد صلى الله عليه وسلم ، وتخوف على مسيئهم . ولم ينزل أحدا من أمة محمد جنة ولا نارا باحسان اكتسبه ، ولا بذنب اكتسبه ، حتى يكون الله عز وجل الذى ينزل خلقه حيث يشاء ، وعرف حق السلف الذين اختارهم الله لصحبة نبيه . وقدَّم أبا بكر وعمر وعثمان . وعرف حق على بن أبى طالب ، وطلحة ، والزبير ، وعبد الرحمن بن عوف ، وسعد بن أبى وقاص ، وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل على سائر الصحابة . فإن هؤلاء التسعة الذين كانوا مع النبى صلى الله عليه وسلم على جبل حراء . فقال النبى صلى الله عليه وسلم « اسكن حراء ، فما عليك إلا نبى أو صديق أو شهيد » والنبى صلى الله عليه وسلم عاشرهم ، وترحم على جميع أصحاب محمد صغيرهم وكبيرهم . وحدث بفضائلهم وأمسك عما شجر بينهم . وصلاة العيدين والخوف والجمعة والجماعات مع كل أمير برّ أو فاجر . والمسح على الخفين فى السفر

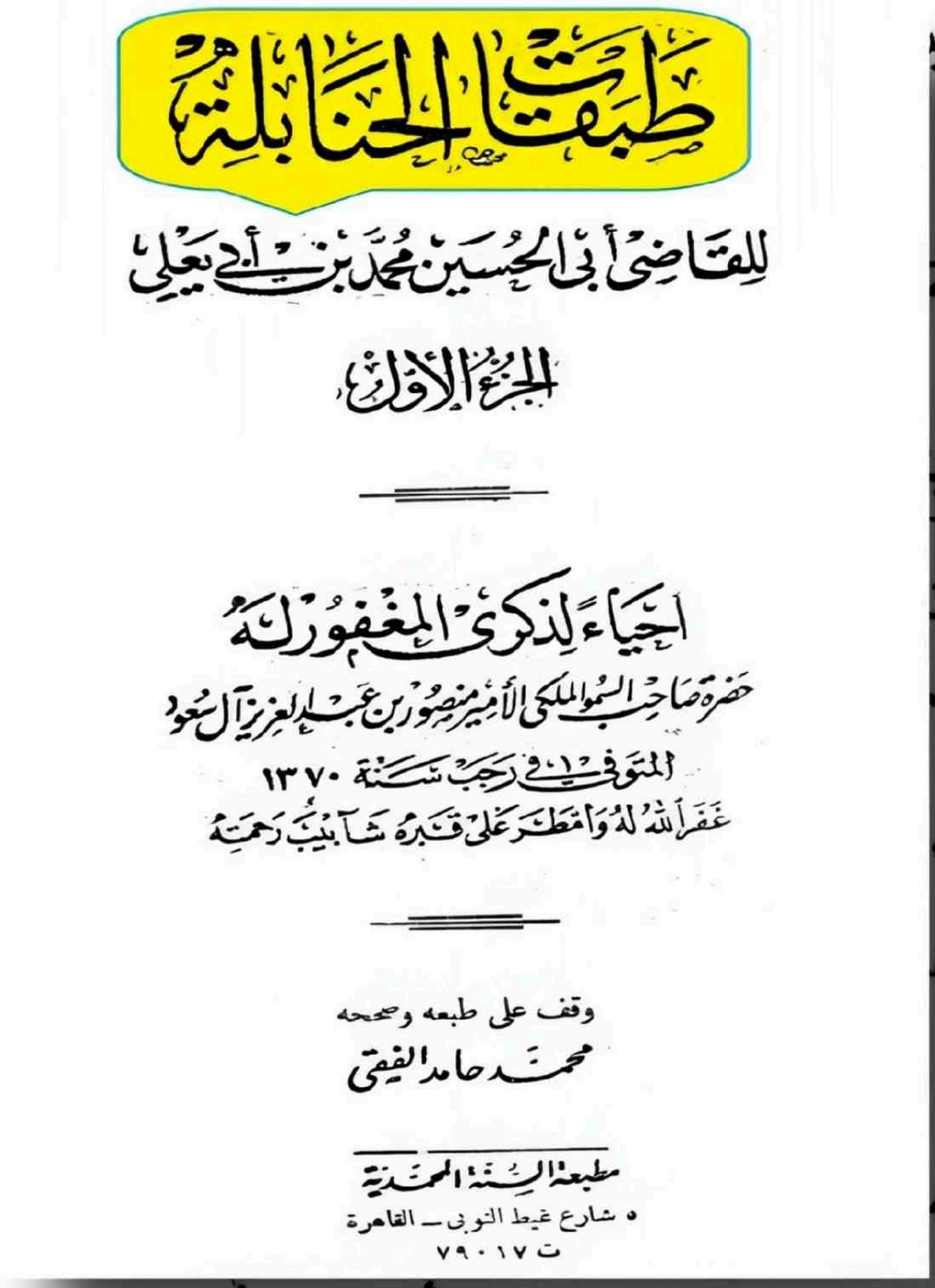
طبقات الحنابلة
للقاضي أبي الحسين محمد بن أبي يعلى
الجزء الأول
إحياء لذكرى المغفور له
حضرة صاحب السمو الملكي الأمير منصور بن عبد العزيز آل سعود
المتوفى في ١ رجب سنة ١٣٧٠
غفر الله له وأمطر على قبره شآبيب رحمته
وقف على طبعه وصححه
محمد حامد الفقي
مطبعة السنة المحمدية
٥ شارع غيط النوبي – القاهرة
ت ٧٩٠١٧

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”اے ابو الحسن؟ اگر آپ کسی شخص کو کسی صحابی کی برائی کرتے سنیں، تو آپ اس کے اسلام پر تہمت لگادیں۔“

[الحجة في بيان المحجة، ج:٢، ص:٤٢٧، رقم:٨٣١، إسناده صحيح]

٨٣١ ـ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا هبة الله، وَأَخْبَرَنَا مُـحَمَّد بن عبد الرَّحْمَن، أَخْبَرَنَا عبد اللـه بْـن مُحَمَّد بن زِيَاد، حَـدَّثَنَا عبد الْملك بن عبـد الحميد الْمَـيْمُونِيّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ رحمه اللَّهُ يَقُولُ: مَا لَهُم ولِمعاوِيَةَ؟ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

وَقَالَ لِـي: يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ إِذَا رَأَيْتَ أَحَداً يَـذْكُرُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسُوءٍ فَاتَّهِمْهُ عَلَى الإِسْلَامِ (١).

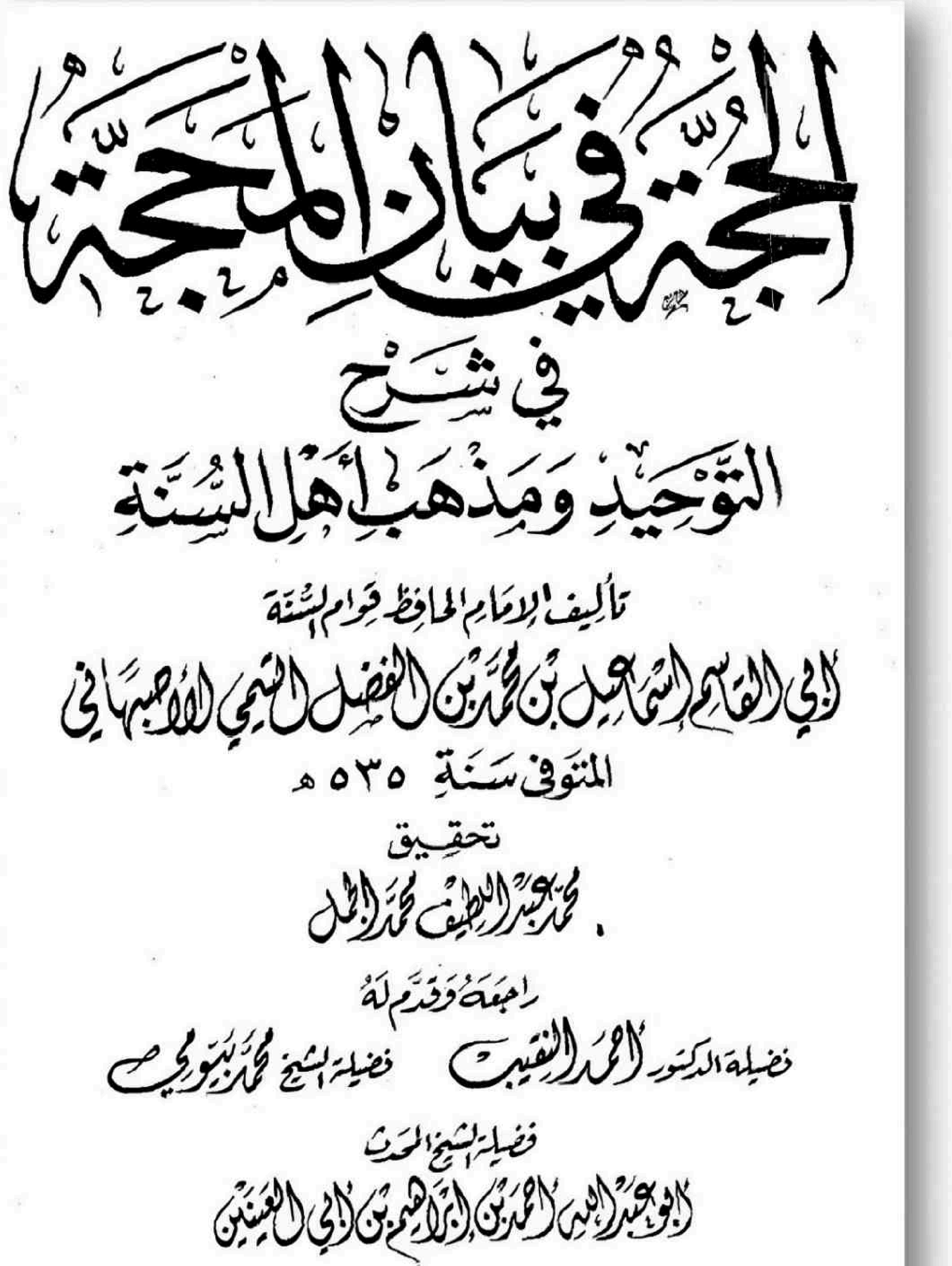
الحجة في بيان المحجة
في شرح
التوحيد ومذهب أهل السنة
تأليف الإمام الحافظ قوام السنة
أبي القاسم إسماعيل بن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني
المتوفى سنة ٥٣٥ هـ
تحقيق
محمد عبد اللطيف محمد الجمل
راجعه وقدم له
فضيلة الدكتور أحمد النقيب   فضيلة الشيخ محمد بيومي
فضيلة الشيخ المحدث
أبو عبد الله أحمد بن إبراهيم بن أبي العينين
الجزء الثاني   دار الفاروق

———

= وهو باطل ، وأحمد بن عـمران قال
زرعة وفيه مجاهيل ، وقد اختلف في
أخرجـه الخطيب في تاريخه «٢/٩٩»
وزاد في أحد اللفظين : « ألا لا تصل
اللعنة » .

وكلا الوجهين لا يصح .

والحديث ضعفه العلامة الألباني في الضعيفة «٣٠٣٦» وضعيف الجامع «١٥٣٦» .

(١) « صحيح » أخرجه اللالكائي «٢٣٥٩» والخلال في السنة «٦٥٤» من طريق عبد الملك بن عبد الحميد الميموني به .

وسنده صحيح .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جو (صحابہ کو) برا بھلا کہے، مجھے اس پر کفر کا خدشہ، جیسے روافض ہیں۔ جس نے اصحاب نبی ﷺ کو برا بھلا کہا، مجھے اس کے متعلق خوف ہے کہ وہ دین سے نکل جائے۔"

[السنة لأبي بكر بن الخلال، ج:٣، ص:٤٩٣، رقم: ٧٨٠، إسناده صحيح]

٧٧٨ ـ أخبرني محمد بن يحيى الكحال أن أبا عبد الله قال: الرافضي الذي يشتم(١).

٧٧٩ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال: سألت أبا عبد الله عن من يشتم أبا بكر وعمر وعائشة؟ قال: ما رآه على الإسلام، قال: وسمعت أبا عبد الله يقول: قال مالك (٢): الذي يشتم أصحاب النبي ﷺ ليس لهم سهم، أو قال: نصيب في الإسلام (٣).

٧٨٠ ـ وأخبرني عبد الملك بن عبد الحميد قال: سمعت أبا عبد الله قال: من (شتم) أخاف عليه الكفر مثل الروافض، ثم قال: من شتم أصحاب النبي ﷺ (لا) نأمن أن يكون قد مرق عن الدين (٤).

٧٨١ ـ أخبرنا زكريا بن يحيى (٥) قال: ثنا أبو طالب (٦) أنه قال لأبي عبد الله: الرجل يشتم عثمان؟ فأخبروني أن رجلاً تكلم فيه فقال: هذه زندقة (٧).

٧٨٢ ـ أخبرنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: سألت أبي عن رجل شتم رجلاً من أصحاب النبي ﷺ فقال: ما أراه على الإسلام (٤).

٧٨٣ ـ أخبرني يوسف بن موسى (٨) أن أبا عبد الله سئل وأخبرني علي بن عبد الصمد (٩) قال: سألت أحمد بن حنبل عن جار لنا رافضي يسلم

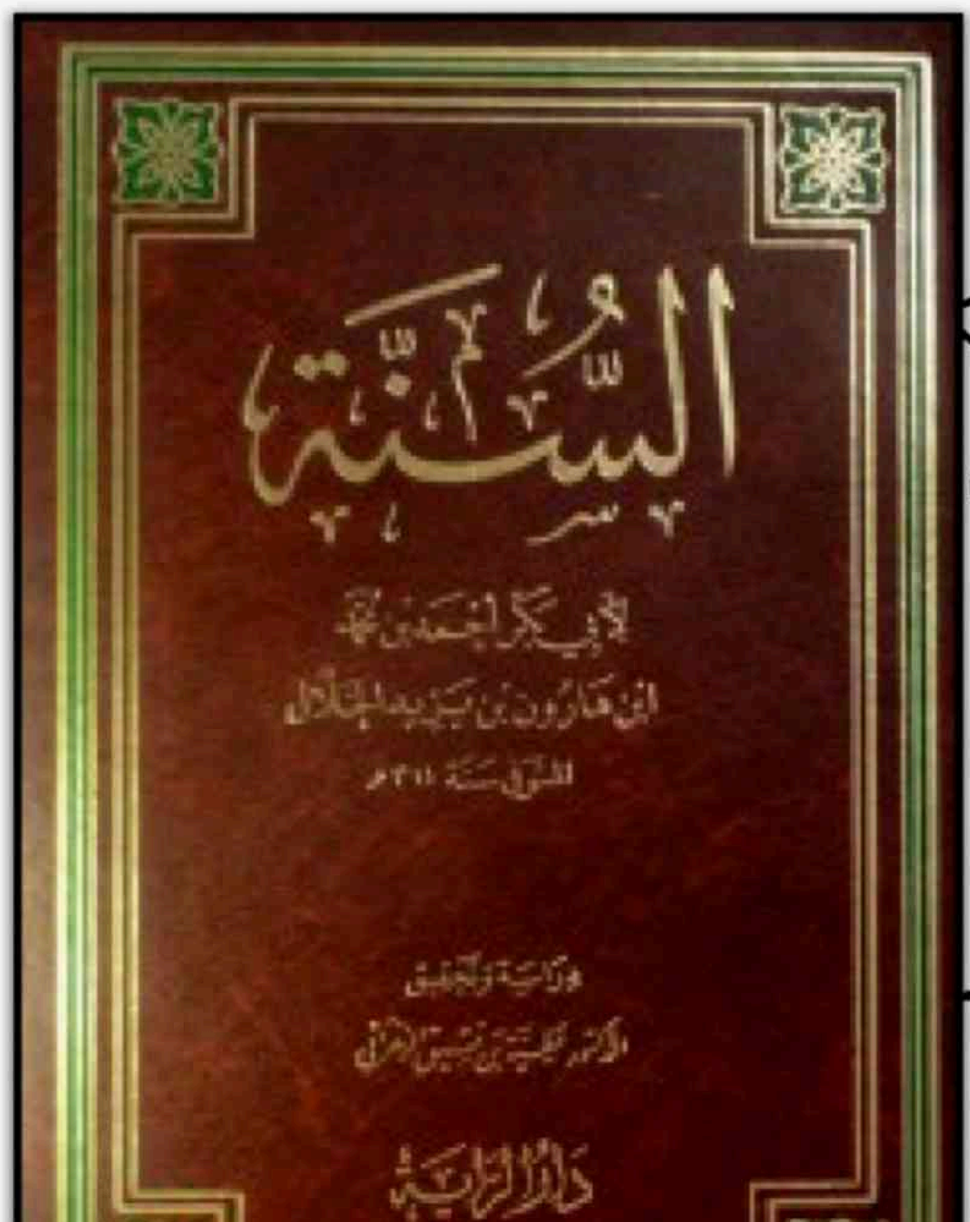

(١) إسناده صحيح.

(٢) ابن أنس.

(٣) إسناده صحيح وهذا تصريح من الإمام أحمد في تـ
كذلك مالك، وأبو عبيد القاسم بن سلام، والفريابي

(٤) إسناده صحيح.

(٥) الناقد.

(٦) أحمد بن حميد المشكاني.

(٧) إسناده صحيح، وقد قال كثير من السلف أن الرفض
يلج منه من أراد الطعن في الإسلام والمسلمين.

(٨) ابن راشد.

(٩) هما اثنان الطيالسي، والمكي، والمؤلف لم يميز.